# تاریخ راحت افزا

تالیف

سیّد محمد علی الحسینی

شایع کردہ

سیّد خورشید علی

مطبوعہ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

# تاریخ راحت افزا

تالیف

سیّد محمد علی الحسینی

شایع کردہ

سیّد خورشید علی

مطبوعۂ اعظم اسٹیم پریس حیدرآباد دکن

# باب اول

## سلاطین تیموریہ ایران و توران

---

## باب دوم

## سلاطین تیموریہ ہندستان

(تمت بالخیر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

راحت افزا سلاطین تیموریہ کی تاریخ ہے جس میں سنہ ۷۳۶ھ سے سنہ ۱۱۷۳ھ تک کا سنہ وار تذکرہ ہے۔

اس کتاب کو مولف نے دو باب میں تقسیم کیا ہے۔

پہلا باب ان سلاطین تیموریہ کے مختصر حالات سے متعلق ہے جنہوں نے ایران و توران میں حکومت کی۔

دوسرے باب میں ہندوستان کے سلاطین تیموریہ کا مفصل تذکرہ ہے۔

اس دوسرے باب میں نواب آصف جاہ بہادر۔ نواب ناصر جنگ شہید نواب مظفر جنگ اور نواب صلابت جنگ کے حالات۔ دکن میں سلطنت آصفیہ کی تاسیس۔ اس کے استحکام اور اس کے عروج کی پوری تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

یہ واقعات و حالات مولف کے زمانہ کے ہیں اور عینی مشاہدات معتبر روایات اور ثقہ بیانات پر مبنی ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو خاص وقعت اور اہمیت حاصل ہے۔

بلکہ اس عہد کے معتبر و مستند ماخذات میں شمار ہونے کا حق رکھتی ہے۔
کتاب کے آخر حصہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ کتاب کی ترتیب کی تکمیل سنہ ۱۱۶۳ھ
میں ہوئی۔

مولف کتاب سید محمد علی ابن محمد صادق الحسینی کے اجداد علم و فضل میں
مشہور اور عراق و خراسان میں دینی و دنیوی خدمات پر فائز تھے۔
ان کے والد کا برہان پور میں داروغہ توپ خانہ ہونا اس کتاب سے ظاہر
ہوتا ہے (صفحہ ۵۵)

راحت افزا کے علاوہ سید محمد علی الحسینی نے ایک اور تاریخ بھی مرتب کی
ہے (سنہ ۱۱۴۸ھ) جو دنیا کی عام تاریخ ہے۔ اس کا نام برہان الفتوح ہے۔ یہی
کتاب نظر ثانی اور اضافہ کے بعد مرآۃ الصفا کے قالب میں جلوہ گر ہوئی۔
راحت افزا نواب میر نجف علیخاں بہادر شمشیر جنگ کی فرمائش پر
لکھی گئی ہے۔

میر نجف علی خاں کی بہادری اور وفا شعاری کے کارناموں سے
نواب ناصر جنگ شہید نواب مظفر جنگ بہادر اور نواب صلابت جنگ بہادر
کے عہد کی تاریخیں اور تذکرے بھرے ہوئے ہیں۔
راحت افزا بہت کمیاب کتاب ہے۔ اس کے دو نسخے کتب خانہ آصفیہ
میں ہیں۔

ایک نسخہ ۱۲ رمضان المبارک ۱۱۵۸ھ کا لکھا ہوا ہے جو تالیف کے چودہ (۱۴) سال بعد کا مخطوطہ ہے۔ کاغذ قدیم اور خط پختہ ہے۔ صورت ہی سے اس کی قدامت ثابت ہے۔ نسخہ کے آخر میں حسب ذیل عبارت تحریر ہے:۔

این چند کلمہ تواریخ حسب الارشاد نواب عالیجناب
صوری و معنوی القاب صفوی نقاوہ دودمان مصطفوی
سلالہ خاندان مرتضوی آقا میر موسی رضا خاں صاحب
صفوی مد ظلہ العالی بتاریخ دوازدہم شہر رمضان المبارک
۱۱۵۸ھ نبوی صلعم کاتب کمترین غلامان آل
رسول الثقلین علیہ السلام ماہی مذنب مظفر حسین حیدرآبادی

یہ مخطوطہ کتابت کی غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔ تاریخ و آثار قدیمہ کے فاضل اور مشہور اہل قلم حکیم سید شمس اللہ قادری صاحب نے اس نسخہ کے چند صفحات "مہم ارکاٹ" کے زیر عنوان دلچسپ کارآمد یادداشت کے ساتھ اپنے رسالہ "تاریخ" میں (۱۹۴۰ء) طبع و شائع کئے ہیں۔

دوسرے نسخہ کی کتابت ۱۶ رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ کو ختم ہوئی ہے کاغذ سفید فلس کیپ لندن کے ولیم غیرس مین کے کارخانہ کا بنا ہوا ہے۔ خط بہت معمولی ہے۔ نسخہ کے آخر کی عبارت یہ ہے:۔

کاتب الحروف سید باقر ولد سید محمود بتاریخ

شانزدہم شہر رمضان المبارک ۱۲۹۰ھ ہجری

بہ اتمام رسید۔

اس نسخہ میں بھی غلطیاں بکثرت ہیں۔

راحت افزا کی ایک نقل نواب عالم یار جنگ بہادر کے پاس ہے۔اس نقل کی غلطیاں سب سے بڑھی ہوئی ہیں۔

بہرحال ان سب کی مدد سے طباعت کیلئے ایک نسخہ مرتب کیا گیا جس میں ان تینوں نسخوں کی مشترک غلطیاں تو باقی رہ گئیں کیونکہ ان کی اصلاح اور حواشی وغیرہ کا کام ماہران فن کیلئے چھوڑ دیا جانا مناسب سمجھا گیا لیکن یہ نسخہ مقابلۃً متذکرہ ہر نسخہ سے زیادہ صحیح ہے۔

ہندوستان کے دور اسلامی کی بعض نادر و نایاب قلمی تاریخوں کو طبع اور محفوظ کرا دینے کے ایک دیرینہ ذہنی خاکے میں راحت فزا کی باری ابھی بعد میں تھی لیکن حالات کچھ ایسے رونما ہوئے کہ سلسلہ کی پہلی کتابوں کے متعلق مزید تاخیر اور انتظار ناگزیر ہو گیا۔راحت افزا کی طباعت کے بعض اسباب پیدا ہو گئے جن میں سب سے زیادہ نواب عالم یار جنگ بہادر کا اشتیاق داخل ہے۔نواب عالم یار جنگ بہادر نے نہ صرف اپنا نسخہ عنایت فرمایا بلکہ اور بھی ایسی سہولتیں پیدا فرما دیں جن کی وجہ سے کئی مشکلیں آسان ہو گئیں۔علاوہ ان کے علمی اور تاریخی ذوق کے اس کتاب کو نواب عالم یار جنگ بہادر پر ایک خاص حق بھی ہے۔وہ نواب میر نجف علیخان بہادر

شمشیر جنگ کے احفاد میں ہیں۔ اس لئے جو کتاب میر نجف علی خاں نواب
شمشیر جنگ بہادر کی فرمائش پر لکھی گئی ہو اس کو طبع اور محفوظ کر دینے میں میر عالم علیخاں
نواب عالم یار جنگ بہادر کی مساعی کا شامل ہونا قدرتی طور پر ضروری تھا۔

طباعت وغیرہ کے مختلف مراحل کی تکمیل میں مولوی مرزا حبیب اللہ بیگ
صاحب اور مولوی مرزا محمود بیگ صاحب سے مجھے بڑی مدد ملی۔ اس دشوار کام کے
سر انجام میں ان حضرات نے شدید زحمتیں برداشت کیں۔ میں ان کا بہت ممنون
اور متشکر ہوں۔

مرزا محمود بیگ صاحب خان بہادر مرزا حیدر بیگ مرحوم سابق کوتوال
بیرون بلدہ کے فرزند ہیں اور اورنگ آباد کی قدیم عمارات اور تاریخی مقامات کے
متعلق بڑے دلچسپ معلومات رکھتے ہیں۔

راحت افزا کے طبع و شائع کرنیکی اس وقت سب سے بڑی غرض یہ ہے
کہ عام طور پر یہ قابل قدر کتاب تاریخ سے دلچسپی رکھنے والے علمی حضرات کی دسترس سے باہر نہ رہے
کامل صحت اور خوشنمائی کے ساتھ اس کے طبع ہونیکی کوشش افسوس کہ ناکام رہی
جوہر شناسان علوم و معارف سے امید ہے کہ اس کا چنداں خیال نہ فرمائیں گے اور
ان کوتاہیوں کے باوجود اس کو قبول فرمائیں گے۔ فقط

حیدرآباد دکن۔ ۱۲۔ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ ۶۔ مارچ ۱۹۴۷ء روز پنجشنبہ

سید خورشید علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بمبتدائے ہر شئی حمد و ثنائے واحد غالبی است بے ابتدا و منتہائے ہمہ اشیا و سپاس و ستایش حکیم قدیمی است بے انتہا۔ خالقے کہ بہ یک اشارہ کُن فیکون نُہ فلک نیل گون را بے ستون مرتفع افراختہ و صانعے کہ بساط زمین را بر بسیط ماء معین پہن و مفروش ساختہ و بہ دست باری قدرت خود عناصر اربعہ را بہ امتیاز امزجہ بعضے را بر بعضے متراکم گردانیدہ۔ خلقت ارواح و اجساد نمودہ و یک دیگر را با اضداد طبایع و امزجہ گرم محبت و مخلوط ہم فرمودہ و سطح زمین را محاط و چرخ برین مدور را بر آں محیط گردانیدہ۔ و ارکان مذکور با امزجہ از گرم و سرد و تر و خشک بہ کمال رسانیدہ و بہ قدرت کاملہ خود ابو البشر را بہ تشریف شریف اِنَّا جَعَلْنَاكَ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً بہ خلافت خطیب غبرا بہ تقدیر ابدی و ازلی سرفراز و بہ حکمت شاملہ بے نیازی خود برائے نظم و نسق عالم پادشاہان ضابط و عادل از اصناف بنی آدم از کتم عدم بہ منصہ ظہور آوردہ ممتاز گردانیدہ و گوہر وجود پاک طینتان عالی ہمت را

از خباثت و دنائت مصفی و مجلی و ذات والا صفات صافی نہاداں والا ہمت را از رزالت و کثافت مبری و معری ساختہ و از جلال پر کمال خود برخے را بہ عزت تمام و دبدبہ مالا کلام بہ نوعی قوت و زور بازو عطا کردہ و شوکت و شجاعت شاں از ایوان کیواں درگزرانیدہ و نام نامی ایشاں را تا صفحہ روزگار باقی است باقی گزاشتہ۔

نظم

تعالی اللہ اے از تو بود ہمہ | وجود تو اصل وجود ہمہ
مبری از این و ازاں دانمت | نہ دانم چنیں یا چناں خوانمت
جز ایں نیست آگہ ز صنع تو کس | کہ ہر ہست از ہستی تست و بس
زمین و زماں صنع پرکار اوست | تعالی اللہ ایں کار ہا کار اوست
جز ایں ہیچش نہ دانم من ناشناس | کہ پر تو بود زاں چہ گیرم قیاس
نمایند ہر صورت از پیش و پس | بود پر تو ذات بے چون و بس
دریں پردہ کس محرم راز نیست | در راز او بر کسے باز نیست

تَعَالَی اللہُ عَمَّا یَصِفُوْنَ۔

و بعد از تحمید ملک حمید و ثنا و ستایش خداوند مجید نعت و صفت شہریارے است کہ صیت آوازہ او از جبروت و ملکوت درگزشتہ و پادشاہے کہ علو شان و رفعت مکانش از عالم علیین گوئے سبقت بردہ و رسالت پناہے کہ بہ رسالتش گرگ بے زباں بہ شہادت زباں کشودہ۔ و نبوت دستگاہے کہ بہ ادائے نبوتش سوسمار در دست اعرابی بہ نطق درآمدہ۔

سفیرے کہ زبان بہ پیام آوری خالق یکتا دلیل راہ ہدی برائے خلق گشتہ و مبلغے کہ برائے تبلیغ
باوجود ناخواندگی زبان فصاحت در عالم بلاغت مانند تیغ مصری آختہ و پیام آورے کہ بہ وساطت
روح الامین بوجہ انسیت رب العالمین تمام مخلوقین را صراط المستقیم ہدایت نمودہ و امینے کہ
گاہے زبان حق بیان بجز صدق و راستی نہ کشودہ و حبیبے کہ بجز محبت ذات الوجود بہ دیگرے دل نہ بستہ۔

## نظم

| | |
|---|---|
| سپہر وفا بحر احسان علم | جہان کرم کوہ انصاف و حلم |
| محمدؐ کہ رشح بقا جام اوست | جہاں روشن از پرتو نام اوست |
| رسولؐ عرب شاہؐ امیؐ لقب | دلیل عجم رہنمائے عرب |
| بہشت برین لالہ باغ او | جہاں روشن نور مازاغ او |
| بہ اکرام خاص و بہ فضل عمیم | شفاعت گر روز امید و بیم |
| چراغے کہ شد دیدہ را عین نور | چہ نورے کز و چشم بد باد دور |
| در انگشت او خاتم سروری | قوی پشتش از مہر پیغمبری |

صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَسَلَامُہٗ عَلَیْہِ۔

و بعد از حمد خدا و نعت رسول واجب الاقتدا معرفت و ثنا سائی خلفائے راشدینؓ و
ائمہؒ اہل یقین کہ جانشینان حضرت سید المرسلینؐ و نگاہ دارندۂ اوامر دین و حافظ امور مسلمین و
مومنین شمع شبستان ہدایت و چراغ تاریکی از برائے راہ معرفت اند رِضْوَانَ اللّٰہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔
امابعد بموجب ارشاد کرامت بنیاد کوکب فروزندہ ارجمندی ستارہ درخشندۂ صبح سربلندی

تاج سپہر سعادت افسر ملک مہابت بسیط آستاں ملک پاسباں ظفر علم فتح نشاں جوہر شمشیر حیدری نگین خاتم ید صفدری ابر فیض وجود و سخا سحاب لطف و مرحمت و عطا کیوان جاہ مشتری بارگاہ آفتاب سپہر فتوت قمر تاباں برج فخامت مریخ صولت ناہید بہجت سہیل نگیں سحاب ہمت بحر جود و معدن کرم قلزم خوبی و کان ہم فارس میدان ارجمندی راکب فرس سربلندی

نظم

| | |
|---|---|
| معراج کمال اہل دانش | منہاج جلال آفرینش |
| آئینۂ صورت نکوئی | مرآت جمال خوب روئی |
| معنی صحیفۂ مہ و خور | مبنی کتاب چار عنصر |
| راز ملکوت را ہم آواز | بحر جبروت را گہر ساز |
| انیست ملک زندگانی | سدّرہ فتنۂ زمانی |
| آبادی خطّۂ دل وجاں | معموری شہر بند امکاں |

اعنی جناب مستطاب معلے القاب نواب میر نجف علی خاں بہادر شمشیر جنگ ادام اللہ ظلہ العالی این نسخہ دل کشا کہ موسوم بہ راحت افزا گشتہ مشتمل بر خلص تواریخ است این بندہ حقیر و کمینہ سراسر تقصیر محمد علی ابن محمد صادق الحسینی شروع بہ تالیف نمود و این کتاب مشتمل است بر دو باب :۔

باب اوّل در ذکر پادشاہان تیموریہ صاحب قران کہ در ایران و توران پادشاہت کردہ اند۔

باب دوم در ذکر پادشاہان عظیم الشان صاحب قرانیہ کہ از فضل ایزد مستعان بہ پادشاہی ہندوستان بلند آوازگشتہ اند۔ الی یومنا ہذا۔

## باب اوّل

### در ذکر ملوک صاحب قرانیہ تیموریہ کہ در بلاد ایران و توران پادشاہی کردہ اند

بہ داں کہ صاحب قران امیر تیمور گورگان بن امیر ترغائی بن امیر توکل بن پلنگر یونان بن امیر انجل بن قراخان یونان بن سوغونخ خجن بن ابروجی برلاس بن قاجولی بہادر بن تومنہ خاں بن بایسنقر خاں بن قندوخاں بن دونومین خاں بن یوقاخاں بن لوزنجر قان بن الانقوا۔ ولادت باسعادتش دوم شعبان و بہ روایت بیست و پنجم شعبان سنہ ہفت صد و سی و شش بہ وقوع پیوست و در سنہ ہفت صد و شصت و یک تغلق تیمور خاں بن الیاس خواجہ بن دوا خاں نبیرہ چغتائی خاں برائے تسخیر سمرقند آمدہ بود۔ صاحب قران با امیر حاجی برلاس رفیق بودند ملازمت تغلق تیمور خاں نمودہ بہ منصب حکومت تومانات شہر سبز یافتند و قدرے جمعیتے بہم رسانیدند و در سنہ ہفت صد و شصت و دو امیر حسین بن امیر مسلا بن امیر قدغن یونانی از امیر بایزید جلائر و امیر تیمور مدد طلبید و امیر تیمور بہ مدد او شتافتہ کیقباد ختلانی را بہ قتل آوردند و اکثر بلاد ماوراءالنہر در تصرف امیر حسین درآمد و در سنہ ہفت صد و شصت و سہ تغلق تیمور خاں بار دیگر لشکر بہ ماوراءالنہر کشید۔ امیر بایزید جلائر مقتول گشت و امیر حاجی بہ گریخت و امیر تیمور منظور نظر او گشتند و بعد از معاودت خاں مذکور امیر تیمور با امیر حسین ملحق شد و ہر دو بہ تقریبے دستگیر علی بیگ جونی قربانی شدند

و محمد بیگ جونی قربانی برادر علی بیگ ایشان را از قید خلاص کرده و در سنه هفت صد و شصت
و هفت فی مابین امیر حسین نونانی و امیر تیمور گورگانی سوء المزاجی به وقوع پیوست و در سنه هفت صد
و هفتاد فی مابین صاحب قران و امیر حسین مصالحت شد و امیر تیمور متابعت امیر حسین قبول نمود
و در هفت صد و هفتاد و یک در میان امیر تیمور و امیر حسین به مخالفت و مخاصمت رو داده و در
ماه شعبان سال مذکور محاربه عظیم به میان آمد و امیر حسین اسیر و دست گیر گشته از نظر صاحب قران
به گذشت و امیر تیمور او را به امیر کیخسرو که یکے از کسان او را امیر حسین کشته بود سپرده او امیر حسین را
با دو پسرش نهم رمضان المبارک به قتل رسانید و روز چهارشنبه دوازدهم رمضان به ساعت نیک
بر تخت سلطنت جلوس فرموده۔ در آں وقت از عمر شریفش سی و پنج سال گزشته بود۔
سی و هفت سال در ملک گیری و پادشاهت به کمال استعداد و استقلال اشتغال داشت
و فتوحاتے که آں جناب را رو داده از حد و حصر بیش تر است۔ یازده حشم مکرر محاربات
نمود او را دست گیر نموده به قتل رسانید و خوارزم را از صوفی یوسف به مصالحت به گرفت
و عازم ترکستان گشته فتوحات متعدد نمود و به مغولستان رفته آں دیار را متصرف گشت
و امیر زاده میران شاه را به عزم تسخیر رخصت فرمود و هرات و اسفراین و سیستان و گرم سیر
و قندهار به دست شاه مذکور مفتوح شد و در سنه هفت صد و هفتاد و هشت یورش
سه ساله بر خود قرار داد و مکرر با توقتمش خاں پادشاه دشت قبچاق جنگ ها نموده شهر تبریز را
مفتوح ساخت و فتوحات بسیار در سنین متعدده نصیب او شد و در سنه هفت صد
و نود و چهار به عزم یورش پنج ساله از سمرقند کوچ نموده استرآباد را به گرفت و به مازندران

توجہ نمود و اولاد میر قوام الدین مرعشی کہ بادشاہ مازندران بہ آں ہا تعلق داشت مستاصل نمود
و از آں جا بہ شیراز رفت محاربہ نمود۔ بعد جنگ عظیم مظفر و منصور شد و جمیع آل و اولاد آل ما را
بہ قتل رسانید و شیراز را بہ پسر خود شیخ عمر بہادر ارزانی داشت و بہ سمت ہمداں کوچ کرد
و آذر بائجان را با التمام مفتوح ساخت و حکومت آں ملک بہ میرزا میراں شاہ مفوض گشت
و از آں جا بہ دار السّلام بغداد رفت و فتح بغداد نمود و بہ زیارت مراقد آئمہ و اولیائے آں جا
مشرف گشت و بہ نجف اشرف و کربلائے معلی رفتہ شرف اندوز زیارت گردید و فتح قلعہ
تکریت فرمود و در آں فتح عمر شیخ مرزا بہ تیر اہل قلعہ مقتول گشت و حکومت تمام بلاد خراسان
تا فیروز کوہ دری بہ شاہ زادہ میرزا شاہ رخ مقرر گشت و شب جمعہ بیست و یکم ذی حجہ ۷۹۹ھ
میرزا بایسنقر بن میرزا شاہ رخ متولد گردید و در سنہ ہشت صد صاحب قران گیتی ستان
عازم بلاد ہندوستان شد و جنگ ہائے بسیار نمود۔ اکثر بلاد و نواح ہندوستاں را بہ تسخیر خود
در آورد و با کفار قلاع و حصار آں ذات محاربات نمود و در سنہ ہشت صد و یک ۸۰۱ھ اوائل
محرم بہ صوب کابل رسید و در ماہ صفر کابل را مفتوح ساخت و حکومت کابل و ملتان بہ پیر محمّد
بن جہانگیر نبیرہ خود عطا فرمود و پیر محمّد ملتان را مفتوح ساخت و بیست و نہم ربیع الاولیٰ
صاحب قران از آب جون کہ عرف جمنا گویند عبور نمود و در ہفتم ربیع الآخر با سلطان محمود بادشاہ
دہلی و ملّو خاں کہ یک لک و بیست ہزار سوار و چہل ہزار پیادہ و صاحب ہفت صد فیل بودند
محاربہ عظیم کردہ مظفر و منصور شد و ہشتم ربیع الآخر دہلی را مفتوح گردانید و روز جمعہ دہم ربیع الآخر
خطبہ بنام صاحب قران خواندند و روز پنجشنبہ شانزدہم دہلی را غارت کرد و بیست و چہارم شہر مذکور

که روز جمعه بود از دهلی به سمت سمرقند معاودت فرمود و خضر خان را به پادشاهت دهلی برگزید۔ و
یازدهم رجب به کابل رسید و بیست و یکم شعبان به سمرقند وارد شد و در سنه هشت صد و
دو هشتم محرم الحرام روز چهارشنبه به قصد یورش هفت ساله از سمرقند بیرون آمد و درین سال
تیمور قتلق اغلان پادشاه اوزبک و ملک ترقوق پادشاه مصر و تغوز خان پادشاه ختا و خضر خان
پادشاه مغولستان ازین جهان فانی رخت بربستند و آن سال را مرگ شاهان می گفتند و
در آن سال سلطان احمد جلایر مختل گشت و شیروان نامی را از غلامان خود به قتل رسانید و
دو هزار کس به نوکران خود به کشت و پیش قرا یوسف ترکمان رفت و هر دو به بغداد آمدند و
بغداد را غارت نموده از بیم او الا دمیرزا عمر شیخ گریخته نزد ایلدرم بایزید خوندکار رفتند و
در سنه هشت صد و سه صاحب قران به سمت شهر سیواس الغار فرمود و در صفر قلعه بهنی و ستی
را مفتوح ساختند۔ روز یکشنبه نهم ربیع الاول در نواح حلب رسیدند و پانزدهم شهر مذکور
کوچ کرده فتح حلب نمودند و بیست و یکم ماه مذکور بعلبک را به تصرف در آوردند و سوم جمادی الاولی
از بعلبک عازم سمت شام شدند۔ روز سه شنبه نوزدهم شهر مذکور با سلطان فرخ بن ترقوق
پادشاه مصر و شام مصاف دادند و در ظاهر دمشق جنگ نمودند و فتح آن بلده فرمود و سلطان
منهزم گشت و روز جمعه بیست و دوم جمادی الاولی در دمشق در مسجد بنی امیه خطبه به نام امیر تیمور
گورگان خواندند و صاحب قران امر نمودند که اهل دمشق را غارت کنند و اهالی آن شهر را اسیر نمایند
چنان چه روز چهارشنبه غرهٔ شعبان دمشق به غارت رفت و اکثر اهالی شهر به انتقام
خون حضرت امام حسین علیه الصلوٰة والسلام که به شمشیر امیر تیمور را این تهمت گفته بود۔ فرد

به قتل رسیدند و اسیر گشتند و تمام شهر را آتش داده سوختند و اکثر مقبره ہائے بنی اُمیہ
خراب کردند و قبرہا را بشکستند۔ پس از شام معاودت فرمود۔ روز یکشنبہ بیست و ہفتم
ذی قعدہ بغداد را مفتوح ساخت و امر بہ قتل عام بغدادیان فرمود۔ سلطان فرخ خود را در آں
روز بہ دجلہ انداخت و در ذی حجہ صاحب قران بہ دار السلطنت تبریز معاودت فرمود و در سنہ
ہشت صد و چہار ایلچی ایلدرم بایزید خوندکار روم در تبریز آمدہ ملازمت صاحب قران نمود
و چوں آدابے کہ منظور نظر بود بہ ظہور نہ رسید بر ہم زدگی واقع شد۔ روز یکشنبہ ہفتم شعبان
بہ عزم رزم ایلدرم بایزید کوچ فرمود در عرض راہ قلعہ ترتوم را از گرجیان مفتوح ساخت۔
ششم رمضان قلعہ کماخ بہ سعی امیرزادہ محمد سلطان از رومیان مسخر گشت و اکثر قلاع روم
بہ تسخیر درآمد و در ماہ ذی حجہ تقارب فریقین رو دادہ نوزدہم شہر مذکور فی مابین دو پادشاہ
عالی جاہ حرب صعب عظیم بہ وقوع پیوست و بعد از کوشش و کشش بسیار از طرفین از قضائے
خالق انس و جان قیصر اسیر و دستگیر سپاہ صاحب قران شد۔ ایلدرم بایزید را از نظر
بہ گزرانیدند۔ امیر تیمور او را منظور نظر فرمودہ بہ دل جوئی و رضا طلبی اش سعی فرمودہ
بار دیگر او را پادشاہ خوندکار روم فرمودہ معاودت نمودند و در ۸۰۵ھ قلعہ ازمیر را از
فرنگیہ مفتوح ساخت و در شعبان امیرزادہ محمد سلطان ابن الابن صاحب قران کہ سی و نُہ
سال عمر داشت وفات یافت و در سنہ ہشت صد و شش در محرم قلعہ کرتپن را از گرجیان
اخذ نمود و قلعہ فیروزکوہ مازندران بہ تسخیر درآوردہ در سنہ ہشت صد و ہفت اخل

نیشاپور شد ودر ربیع الاول شروع جشن شاہزادگان نمود و عجب سامانے کہ لائق
چنیں صاحب قران بود فرمود و بعد از انقضائے جشن و سور بہ عزم تسخیر ملک خطائی
با ہشت صد ہزار سوار و پیادہ از سمرقند بیروں آمدند۔ در ماہ رجب مریض گشتہ صاحب بستر
شدند و شب چہارشنبہ ہفدہم شعبان یک بارگی دست از تسخیر ممالک کوتاہ نمودہ در مضجع
خاک پا درا ز بہ آرام تمام خفتند۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ
ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ؕ

امرا بہ خلیل سلطان بن میرزا میراں شاہ کہ درآں وقت در موضع تاشقند استقامت
داشت بیعت کردند و درآں وقت بیست و یک سالہ بود۔ غرۂ رمضان بر تخت سمرقند
جلوس نمود۔

شاہ رخ پادشاہ بن صاحب قران امیر تیمور گورگان پانزدہم رمضان
بر تخت ہرات و خراسان جلوس نمود۔ پادشاہے بود رعیت پرور و عدالت گستر و فتوحات
در عہد خود نمود و در سنہ ہشت صد و ہشت میرزا سلطان حسین نواسہ صاحب قران
با میرزا خلیل سلطان در سمرقند جنگ نمود و منہزم گشت و میرزا پیر محمد بن جہانگیر کہ ولی عہد
صاحب قران بود نیز با میرزا خلیل محاربہ نمود۔ در سنہ ہشت صد و نہ میرزا عمر بن میرزا میراں
شاہ بعد از شکست یافتن از جنگ برادرش میرزا ابابکر بہ ملازمت شاہ رخ پادشاہ
مشرف شد و در ربیع الآخر میرزا شاہ رخ استرآباد را مفتوح ساختہ حکومت آں جا بہ میرزا عمر
ارزانی داشت و در ہماں ماہ ایالت طوس و کلات و ابیورد و نسا و نیشاپور و سبزوار را

بہ میرزا الغ بیگ پسر خود مقرر فرمود و در رمضان میرزا پیر محمد بن جہاں گیر ولی عہد صاحب قران
بہ دست پیر علی بہ قتل رسید و میرزا عمر کہ بہ حکومت استرآباد سرفراز شدہ بود بر عزم بزرگ وار
بغی اختیار کرد و بہ جنگ آمد و در روز دوشنبہ نہم ذی قعدہ کشتہ شد و قرا یوسف ترکمان
و سلطان احمد جلائر از قید سلطان فرخ خلاصی یافتند و سلطان احمد بغداد را بہ گرفت و تبریز را
نیز متصرف شد و میرزا ابا بکر عازم تبریز گردید و سلطان احمد جلائر بہ گریخت و میرزا ابا بکر با قرا
یوسف محاربہ نمودہ منہزم گشت و بار دیگر با قرا یوسف در ہمیں سال اتفاق محاربہ واقع شد و
میرزا میراں شاہ دریں معرکہ بہ قتل رسید و اہل حرم او بہ دست قرا یوسف اسیر گشتند
و میرزا ابا بکر منہزم گردیدہ بہ کرمان رفت و آں جا نیز از سلطان اویس منہزم شد و در سنہ
ہشت صد و دہ شاہ رخ حکومت بلخ بہ میرزا قندز بن پیر محمد بن جہاں گیر ارزانی داشت و
او برادر خود میرزا اسکندر را مقید نمودہ پیش شاہ رخ فرستادہ و شاہ رخ او را مطلق العنان
ساخت و او گریختہ نزد برادرش رفت و ہم چنیں وقایع بسیار در پادشاہت شاہ رخ پادشاہ
روئے داد کہ اگر ہمہ نوشتہ شود کلام امیر تیمور بہ طول می کشد و بعضے از احوال اولاد او
بہ قلم می آرد۔ میرزا ابوبکر بن میرزا میراں شاہ در کرمان کشتہ شد و در سنہ ۸۱۵ھ میرزا علاء الدین
بن بایسنقر در سنہ ہشت صد و بیست متولد گردید و میرزا سعد وقاص بن محمد سلطان بن جہاں گیر
بن صاحب قران کہ پیش قرا یوسف رفتہ بود در سنہ ہشت صد و بیست و یک فوت شد
و در سنہ ہشت صد و بیست و پنج میرزا ابوالقاسم بابر بن میرزا بایسنقر متولد گردید و در سنہ ۸۳۷ھ
میرزا بایسنقر بن شاہ رخ پادشاہ کہ از عمرش سی و ہفت سال چہار ماہ منقضی گشتہ بود وفات یافت

و در سنه هشت صد و سی و هشت میرزا ابراهیم سلطان پسر پادشاه فوت شد و حکومت
فارس که به او مقرر بود به پسرش میرزا عبدالله استقرار یافت و در سنه هفت صد و چهل و هشت
میرزا جوگی پسر کوچک تر پادشاه فوت شد و در سنه هفت صد و پنجاه میرزا شاه رخ پادشاه
در شهر رے روز یکشنبه بیست و پنجم ذی حجه به درد معده جهان فانی را وداع نمود۔

میرزا علاء الدین علاء الدوله بن بایسنقر بن شاه رخ شاه در محرم الحرام ۸۵۱ھ به جائے
جد بزرگ وار بر تخت سلطنت جلوس نمود و میرزا عبداللطیف بن میرزا الغ بیگ جده اش
گوهر شاد آغا را غارت کرده بود ازیں جهت میرزا علاء الدوله او را دست گیر نموده مقید ساخت۔
و میرزا الغ بیگ از سمرقند به عزم گرفتن تخت هرات حرکت نموده به کنار آب آمویه رسیده
با میرزا علاء الدوله مصالحت نموده میرزا عبداللطیف را خلاص ساخته برگشت و میرزا عبداللطیف
بار دیگر با میرزا علاء الدوله مخالف شد و میرزا الغ بیگ را به عزم رزم مصمم ساخته باز از آب
جیحون که آمویه باشد عبور نموده به محاربه میرزا علاء الدوله شتافت و فی مابین محاربه صعب واقع
شد و میرزا علاء الدوله منهزم گردید۔

میرزا الغ بیگ گورگان بن شاه رخ ولادت باسعادت در سنه ۷۹۶ھ واقع شد۔ پادشاهے
بود فاضل و دانش مند و در علوم متداوله و ریاضی و نجوم و هیئت ماهر که در سنه ۸۳۵ھ در سمرقند
در ایام شاه زادگی و حکومت آں جا از جانب پدر به اتمام رسانیده و خود آں عمل را با جمعے از
دانش مندان منجمیں به عمل آورده به هر تقدیر بعد از انهزام میرزا علاء الدوله در سنه ۸۵۲ھ بر تخت
هرات مستقل گشت و سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میران شاه و میرزا یار علی از قید

به گریختند و جمعیت نمودند و میرزا الغ بیگ به محاربه میرزا یار علی روانه شده و میرزا یار علی هزیمت یافته و میرزا الغ بیگ حکومت هرات به میرزا عبداللطیف ناخلف خود تفویض نموده به سمرقند رفت و میرزا یار علی به هرات آمده شهر را به گرفت و میرزا عبداللطیف گریخته به سمرقند روانه شد و میرزا الغ بیگ که به سمرقند رفته بود میران شاه قوچین که از محبان میرزا عبداللطیف بود میرزا الغ بیگ را به شهر راه نه داد و میرزا عبداللطیف به پدر رسیده پدر و پسر باهم ملاقات کردند۔ پدر را به گرفت و حواله عباس نامی که میرزا الغ بیگ پدر او را کشته بود نمود۔ عباس میرزا مذکور را به قصاص پدر خود در ۸۵۳ھ از میان برداشت و میرزا یار علی که شهر هرات را گرفته بود به دست امرایان میرزا ابوالقاسم بابر بن میرزا بایسنقر کشته شد۔

میرزا ابوالقاسم بابر ولادتش در ۸۳۵ھ بود۔ غره محرم الحرام ۸۵۳ھ بر تخت هرات مستولی گردید۔ پادشاهے بود خوش خلق و صاحب همت و اختلاف بسیار در سلطنت او واقع شد۔

و میرزا عبداللطیف پدرکش که در رمضان سالے که پدر را کشته به جائے پدر نشسته بود در همان سال به دست بابا حسین کشته شد۔ زیاده از شش ماه شاهی نه کرد۔

و میرزا عبدالله بن ابراهیم سلطان بن شاه رخ به جائے میرزا عبداللطیف بر تخت سمرقند نشست ۔

میرزا محمد سلطان بن بایسنقر به هرات لشکر کشید و درمیان هر دو برادر جنگ به وقوع پیوست و میرزا ابوالقاسم بابر منهزم گشت و میرزا محمد سلطان در ۸۵۴ھ بر تخت هرات نشست و سکه و خطبه به نام خود کرد و میرزا ابوالقاسم بابر به جرجان رفت و میرزا علاء الدوله که بعد از فوت شاه رخ بر تخت جلوس نموده بود از سیستان لشکر فراهم آورده با میرزا محمد سلطان

جنگ کردہ منہزم ساخت و در ہرات جلوس نمود۔ ناگاہ بار دیگر میرزا ابوالقاسم بابر با جمعیت
بہ ہرات رسید و میرزا علاءالدولہ منہزم گشت و در ہرات سکہ و خطبہ بنام خود نمود ۸۵۵ھ۔
میرزا علاءالدولہ بہ دست میرزا ابوالقاسم بابر دست گیر شد و در موضع جسارال با میرزا
محمد سلطان نیز محاربہ عظیم رو داد و میرزا محمد سلطان نیز دست گیر گردید پس میرزا ابوالقاسم
بابر میرزا محمد سلطان را بہ قتل رسانید و در چشمان میرزا علاءالدولہ میل کشید و در سنہ مذکور
سلطان ابوسعید بن سلطان محمد بن میرزا میران شاہ سمرقند را بہ گرفت و میرزا عبداللہ شیرازی
بہ قتل رسانید در ۸۵۶ھ میرزا علاءالدولہ باوجود کوری از حبس برادر بہ گریخت و پناہ بر قوم
ارلاد برد و جمعیت بہم رسانیدہ بار دیگر بہ محاربہ میرزا ابوالقاسم بابر کمر بست۔ اما زود منہزم
گشت و نزد میرزا جہاں شاہ بن قرا یوسف رفت و در ۸۵۷ھ میرزا جہاں شاہ صفہان و قم
و کاشان و طہران گرفت و شیراز را بہ تصرف خود آورد و میرزا ابوالقاسم بابر امر بہ قتل
خلیل سلطان بن میرزا محمد بن جہاں گیر کہ در خبوشان بود فرمود و سلطان ابوسعید ہرات را بہ گرفت
و بابر معاودت نمود و سلطان ابوسعید منہزم گردید و میرزا ابوالقاسم بابر بہ تعاقب سلطان
ابوسعید تا سمرقند عنان نہ کشید و شہر را محاصرہ نمود۔ فی مابین صلح واقع شد و میرزا ابوالقاسم بابر
برگشتہ داخل ہرات شد و در ۸۶۱ھ روز سہ شنبہ بیست و پنجم ربیع الآخر در مشہد مقدس
میرزا ابوالقاسم بابر بہ اجل طبعی در گذشت۔

میرزا شاہ محمود بن میرزا ابوالقاسم بابر بر تخت ہرات بہ جائے پدر جلوس نمود و
میرزا ابراہیم بن علاءالدولہ سپاہ فراہم آوردہ و میرزا شاہ محمود چوں مقابلہ او نہ توانست

راه فرار پیمود۔

میرزا شاہ ابراہیم روز سہ شنبہ ماہ رجب بر تخت ہرات جلوس نمود و در شعبان با میرزا شاہ محمود در حوالی مشہد مقدس جنگ صعب واقع شد و میرزا شاہ محمود شکست یافتہ بہ گریخت۔

سلطان ابو سعید بن سلطان محمد بن میرزا میران شاہ روز سہ شنبہ بیست و پنجم شعبان یکہ تازنا گاہ از سمرقند رسیدہ داخل بلدہ ہرات شدہ بر فراز تخت صعود گشت و وجوہ دینار و دراہم را بہ نام خود مزین ساخت و در رمضان گوہر شاد آغا والدہ میرزا بایسنقر زوجہ شاہ رخ پادشاہ را بہ قتل رسانید و دریں اثنا خبر رسید کہ میرزا احمد و میرزا جوگی پسران میرزا عبد اللطیف پدرکش در سمرقند خروج کردہ اند سلطان ابو سعید عازم سمرقند شد و در شوال ہر دو شاہ زادہ جنگ نمودند و میرزا احمد کشتہ شد و میرزا جوگی رو بہ گریز نہاد۔ در ماہ صفر ۸۶۲ھ میرزا شاہ ابراہیم داخل ہرات شدہ بار دیگر جلوس فرمودہ و ہفتم جمادی الآخر میرزا علاء الدولہ نزد پسرش در ہرات آمدہ و در ماہ شعبان میرزا جہاں شاہ بن قرا یوسف قرا قوینلو یکہ و ناگاہ از آذربائجان آمدہ ہرات را جبراً و قہراً مفتوح ساختہ جلوس نمود و چوں خلل در ملک واقع شد و در آخر سال برگشتہ بہ دار الملک خود رفت و در ۸۶۳ھ بار دیگر سلطان ابو سعید از سمرقند معاودت نمودہ ہرات را متصرف شد و سکہ و خطبہ بہ نام خود ارزانی داشت و با میرزا علاء الدولہ پسرش میرزا ابراہیم جنگ نمود و آں ہا منہزم گشتند و در قندز با میرزا سنجر نیز حرب کرد و میرزا سنجر کشتہ شد و میرزا ابراہیم در رمضان بہ اجل معہود در گزشت و سلطان ابو سعید قلعہ تیرہ نو را مفتوح ساخت و میرزا شاہ محمود کشتہ شد و میرزا سلطان حسین بایقرا کہ در حدود استرآباد بود

سبزوار را تاخت نمود۔ در سنہ ۸۶۴ھ سلطان ابوسعید بر جرجان لشکر کشید و سلطان حسین میرزا منہزم گردید و میرزا علاء الدولہ در محرم سال مذکور وفات یافت و در بیست و یکم صفر نعش او را بہ ہرات آوردند و در سنہ ۸۶۵ھ میرزا جوگی بن عبداللطیف در حوالی سمرقند خروج کرد و سلطان ابوسعید برائے مدافعت بہ سمرقند شتافت و میرزا جوگی در موضع شاہ رخیہ متحصن گردید و سلطان حسین میرزا ہرات را محاصرہ کرد و سلطان ابوسعید از استماع ایں خبر معاودت نمود و سلطان حسین میرزا منہزم گشت و در سنہ ۸۶۶ھ سلطان ابوسعید برائے حرب سلطان حسین میرزا بہ استراباد رفت و سلطان حسین منہزم گردیدہ و سلطان ابوسعید حکومت آں جا بہ پسر خود سلطان محمود تفویض نمودہ بہ ہرات معاودت نمود و خواجہ معز الدین وزیر خود را در دیگ آب جوشاں انداخت و در سنہ ۸۶۹ھ از ہرات بہ مرو رفتہ آں جا قشلاق نمود و باز آمدہ داخل ہرات شد و در سنہ ۸۷۰ھ میرزا بایسنقر بن میرزا ابوسعید متولد شد و سلطان ابوسعید جشن ختانت شاہزادگان شروع نمود و سور عظیم بجا آورد و تکلفے فرمود کہ عقل از احصائے آں قاصر است و در سنہ ۸۷۲ھ میرزا جہاں شاہ بن قرا یوسف ترکمان برائے محاربہ با میرزا حسن بیگ بایندری کہ آں ہا را آق قوینلو نیز گویند بہ دیار بکر رفت۔ در اول صلح گونہ شد و آخر برہم خوردہ و فی مابین حربے عظیم واقع شد و میرزا جہاں شاہ بہ دست اسکندر لشکری بہ قتل رسید و میرزا یوسف و میرزا محمدی پسران میرزا جہاں شاہ دستگیر شدند و اوذن حسن بیگ و میرزا حسن بیگ ہر دو امر بہ قتل فرمود و بعد از کشتہ شدن میرزا جہاں شاہ پسرش حسین علی ہفتاد ہزار سوار جمع نمودہ از سلطان ابوسعید مدد خواست کہ اگر آں جناب بہ ملک عراق نہضت فرمایند ملک آذربائیجان

را از دل و جان پیشکش می کنم - لہذا سلطان ابوسعید بہ عزم رزم میرزا حسین بیگ و امداد حسین علی
در اوائل شعبان از ہرات کوچ نمودہ و عراق و آذربائجان را تا تبریز بہ تصرف خود درآورد و حسین علی
آمدہ ملازمت نمود و از نزد میرزا حسین بیگ برادر زادہ اش ایلچی شدہ ملحق شد و او منظور نظر
نہ گشت و در سنہ ۸۷۳ھ بیست و دوم رجب فی مابین سلطان ابوسعید و امیر حسین بیگ حربے
صعب اتفاق افتاد و افواج سلطان ابوسعید منہزم گشتند - از قضاء سلطان اسیر و دست گیر
شدہ و بہ امر اوزن حسن مقتول گشت و دولت او منتقل بہ سلطان حسین میرزائے بایقرا گردید -
ذکر اولاد صلبی سلطان ابوسعید نمودہ بعد ازاں بہ ذکر احوال سلطان حسین پردازیم -

سلطان محمود بن سلطان ابوسعید بعد از استماع کشتہ شدن پدر دوم رمضان
بہ تخت ہرات نشست - درین ضمن سلطان حسین ہرات را جبراً و قہراً بہ گرفت - سلطان محمود
فرار نمودہ نزد برادر خود سلطان احمد بہ سمرقند رفت و چندگاہے نزد برادر بود - در سنہ ۸۸۰ھ
از برادر گریختہ بدخشان و قندز و بغلان را بہ گرفت و چوں سلطان احمد کہ بادشاہ سمرقند بود
در سنہ ۸۹۹ھ فوت شد سلطان محمود بہ جلدی تمام آمدہ بادشاہ سمرقند و بخارا شد و در سنہ ۹۰۰ھ
او نیز ازیں جہان فانی بیروں رفت - شاہ رخ بن ابوسعید کہ بادشاہ غزنین و کابل و توابع
و لواحق بود وفاتش در سنہ ۹۰۱ھ واقع شد - میرزا عبد الرزاق پسر شاہ رخ بہ جائے پدر نشست
و در سنہ ۹۰۲ھ میرزا مقیم بن امیر ذوالنون سلطنت از و بہ گرفت - میرزا عمر شیخ کہ بادشاہ اندجان
بود وفاتش در سنہ ۸۹۹ھ بہ وقوع پیوست - سہ پسر داشت میرزا ظہیر الدین بابر و میرزا
معز الدین جہانگیر و میرزا ناصر سلطان - میرزا الغ بیگ بن سلطان ابوسعید در سنہ ۹۲۹ھ فوت شد -

## سلطان حسین بن غیاث الدین منصور بن میرزا بایقرا بن میرزا عمر شیخ بن امیر تیمور

پادشاہے بود صاحب کمال و ہنرمند و صاحب اقبال و طالع بلند۔ علماء و فضلاء و شعراء و منشیان قرب و منزلت عظیم و صلہ ہائے وافر می یافتند و خلایق بہ رفاہ تام می گزرانیدند۔ ولادتش در سنہ ۸۴۲ھ واقع شد و والد ماجدش میرزا غیاث الدین منصور در سنہ ۸۴۹ھ فوت شد۔ و بعد از فوت پدر بہ ہمراہی میرزا ابوالقاسم بابر روزگاری گزرانید و بعد آں سلطان ابوسعید رفیق گشت و نوکری بہم رسانید و میرزا سنجر معز الدین بن پیر محمدؒ جہانگیر بن صاحب قران دختر خود را بہ عقد او درآورد و ہمیشہ در فکر دولت و سلطنت بود تا آنکہ استرآباد را بہ گرفت و اکثر حرکات می نمود تا آنکہ در شعبان در سنہ ۸۷۳ھ خبر قتل سلطان ابوسعید بہ سمعش رسید۔ خود را بہ ہرات رسانید و سلطان محمود را منہزم ساخت۔ روز جمعہ دہم رمضان المبارک بہ ساعت سعد طالع فرخ بر تخت ہرات جلوس نمودہ پادشاہ شد و در ذی حجہ شروع بہ ساختن باغ جہاں نما نمود و در سنہ ۸۷۴ھ فیروزہ بیگم والدۂ پادشاہ فوت شد و میرزا یادگار محمدؒ بن میرزا سلطان محمدؒ بن میرزا بایسنقر بن شاہ رخ پادشاہ بہ امداد میرزا حسن بیگ ان قونیلو پادشاہ آذربائجان و عراق بر ہرات لشکر کشید و در آخر ربیع الاولی فی مابین او و سلطان حسین جنگ شد و میرزا یادگار منہزم گردید و در ذی حجہ بار دیگر میان ہر دو جنگ واقع شد۔ از قضاء شکست بر لشکر سلطان حسین افتاد منہزم گشت و میرزا یادگار محمدؒ بہ ظفر اختصاص یافت و بیست و نہم محرم الحرام در سنہ ۸۷۵ھ بر فراز تخت ہرات مستقلی گردید و خطبہ بہ نام میرزا حسین بیگ و بعد ازاں بہ نام خود خواندند و بہ پادشاہی خراسان خود را دل خوش نمود و بیست و پنجم صفر میرزا سلطان حسین چوں بلائے ناگہاں

به ایلغار خود را به هرات رسانید و میرزا یادگار محمد در باغ زاغان شب به شرب خمر اشتغال داشت و
میرزا سلطان حسین او را دستگیر نموده همان ساعت به قتلش رسانید و بار دیگر به استقلال تمام
پادشاه و فرمان روا گشت ۔ و چون به سمع سلطان حسین رسید که سلطان محمود بن سلطان ابوسعید
بلخ را به تصرف درآورده است سلطان حسین به جنگ او رفت و فی مابین حربے صعب واقع شد
و سلطان حسین قرین فتح و ظفر گشته بلخ را به تصرف خود درآورده و وزارت دیوان اعلیٰ را
به نظام الدین امیر علی شیر در آخر شعبان مقرر فرمود ۔ عجب وزیر باتدبیر و صاحب کمال
عالی قدر بلند اقبال بود و حکومت بلخ به امیر مظفر برلاس ارزانی داشت ۔ احمد مشتاق که حاکم بلخ
بود آمده ملازمت نمود و در سنه [illegible]ھ حکومت بلخ به برادر اعیانی خود میرزا بایقرا تفویض فرمود
و در سنه [illegible]ھ از عجائب و بدائع آن است که در موضع خواجه خیران من اعمال بلخ از عهد حکومت
میرزا بایقرا برادر کلان سلطان حسین میرزا مزارے ظاهر شد و دراں لوحے بود که برآں مرقوم
بود که این قبر علی ابن ابی طالب است و در آں جا مردمان به زیارت مشرف می شدند اما این
امر امریست که عاقل بہیچ وجه من الوجوه باور نمی کند و نجف اشرف را مرقد مبارک شاه اولیاء
می دانند و در سنه ۹۰۲ھ میرزا بایقرا حاکم بلخ وفات یافت و ایالت بلخ به درویش علی برادر امیر علی شیر
مقرر شد و در سنه ۹۰۳ھ بیگه سلطان بیگم دختر میرزا سنجر زوجه پادشاه و والده بدیع الزمان که
مطلقه پادشاه بود وفات یافت و در سنه ۹۰۶ھ شاه غریب میرزا پسر پادشاه فوت شد
و حکومت استراباد به سلطان مظفر حسین میرزا تفویض یافت و بدیع الزمان میرزا عقوق پدر
ورزید و سلطان حسین میرزا برائے تادیب پسر به بلخ رفت و در بیست و نهم شعبان محاربه واقع شد

و بدیع الزمان راه فرار پیموده به قندز رفت و پادشاه بلخ را محاصره کرده بلخ را به گرفت و به
حسین ابراهیم میرزا حکومت آن جا عطا نمود و محمد زمان میرزا ابن بدیع الزمان میرزا در ایام محاصره
در بلخ متولد شد و حسین مظفر میرزا به حکومت استراباد مقرر گشته بود روانه شد و فی مابین او و
محمد مومن میرزا ابن بدیع الزمان که در استراباد بود محاربه واقع شد و محمد مومن میرزا دستگیر
گردید۔ مظفر حسین میرزا او را نزد پادشاه فرستاد و شاه زاده نزد جدش مقید گشت و به مکر و خدعه
خدیجه بیگی آغا والدهٔ مظفر حسین میرزا مقتول گردید و چون بدیع الزمان میرزا ازین واقعه مطلع گشت
کمر به محاربه او بسته از قندز به استراباد آمد و بیست و پنجم شعبان در سنه ۹۰۳ھ در اخوین حرب
در پیوست۔ بدیع الزمان منهزم گشت۔ مظفر حسین میرزا قرین فتح و ظفر گردید و بالآخر فی مابین
بدیع الزمان میرزا و پادشاه مصالحت واقع شد و حکومت سیستان و فراة به او تفویض یافت
و در سنه ۹۰۴ھ محمد حسین میرزا بر مظفر حسین میرزا لشکر کشید و استراباد را به تصرف در آورد و مظفر حسین
میرزا هزیمت یافته نزد پدر شتافت و ابوالمحسن وغیره در ابیورد از سبب شرارت خدیجه بیگی آغا بغی
اختیار نمودند و سلطان حسین میرزا به جنگ هر دو پسر شتافته و در میان پدر و پسران ناخلف
محاربه به وقوع پیوست و هر دو شاه زاده منهزم گشتند و سلطان احمد میرزا به اجل طبعی درگذشت
و در سنه ۹۰۶ھ سلطان حسین میرزا به قصد تادیب محمد حسین میرزا که به خودسری استراباد را متصرف
شده بود روانه شد و محمد حسین میرزا هزیمت را غنیمت دانست و بدیع الزمان میرزا به اتفاق
امیر ذوالنون از سیستان خود را به هرات رسانیده شهر را محاصره نمود و چون این واقعه به سمع
سلطان رسید به زودی خود را به هرات رسانید و بدیع الزمان میرزا به گریخت و آخر شعبان

آنچه که عذر تقصیرات خود را معروض داشته پادشاه از گناهان و عقوق او درگزشت به مصالحت
نمود و حکومت بار دیگر به او تفویض فرمود و در سنہ ۹۰۶ھ سلطان حسین میرزا بار دیگر برائے تادیب
محمد حسین میرزا عازم استراباد شد و محمد حسین میرزا فرار اختیار نمود و نزد پدر کسان فرستاده
التماس عفو تقصیرات در میان آورد و پادشاه تقصیرات او را معاف فرموده ایالت جرجان
را به او ارزانی داشت و محمد محسن میرزا نیز ملازمت پدر کرد و امیر نظام الدین علی شیر از مرض سکته
روز یکشنبه یازدهم جمادی الآخر جهان فانی را وداع نمود و محمد شبستانی خان مشهور به شیبک خان
بن بداغ سلطان بن ابوالخیر خان از اولاد جوجی خان بن چنگیز خان عزم تسخیر ماوراء النهر و ترکستان
نموده ظاهر سمرقند را مخیم نمود و سلطان علی میرزا والی سمرقند و بخارا لاعلاج ملازمت کرد و
محمد خان شبستانی او را به قتل رسانید۔ سکه و خطبه در هر دو شهر به نام خود زد و خواند و این واقعه
روز جمعه دهم جمادی الثانی به ظهور پیوست. و ظهیر الدین بابر پادشاه چوں این خبر مسموع نمود در
وقتے که محمد خان به تسخیر ملک دیگر مشغول بود خود را به ایلغار تمام به سمرقند رسانید و شهر را به گرفت
و بخارا را نیز در تصرف خود در آورد و چوں این خبر به محمد خان شبستانی رسید در سنہ ۹۰۶ھ بار دیگر معاودت
نموده سمرقند و بخارا را مفتوح ساخت و محمد معصوم میرزا ابن سلطان حسین به اجل موعود درگزشت
و حیدر میرزا ابن سلطان حسین نیز ازیں جهاں به سرائے دیگر انتقال نمود و اسکندر میرزا ابن میرزا بایقرا
برادر زاده پادشاه نیز وفات یافت و در سنہ ۹۰۹ھ محمد خان شبستانی نواح بلخ را غارت کرد
و بدیع الزماں میرزا منهزم گشت و محمد خان بے حصول فتح ازاں سمت معاودت کرد و فریدوں حسین میرزا
گریخته نزد برادرش محمد حسین میرزا به استراباد رفت و محمد حسین میرزا به مرض حصبه درگزشت و در سنہ ۹۱۱ھ

ظہیرالدین بابر پادشاہ بہ کابل رفتہ بہ مصالحت از محمد مقیم ولد امیر ذوالنون ارغون کابل را بہ گرفت و بدیع الزماں میرزا بلخ را گزاشتہ بعد از عقوق و عصیان بے شمار بہ ملازمت پدر رسید و در رمضان پادشاہ بدیع الزماں میرزا را کنار آب مرغات فرستادہ و خسرو شاہ پسر امیر ذوالنون بہ قندز رفتہ بود بہ دست او زیکے بہ قتل رسید و ابراہیم حسین میرزا وفات یافت و در سنہ ۹۱۱ھ حکومت قاین بعد از وفات ابراہیم حسین میرزا برادر اعیانی او ابن حسین میرزا مقرر گشت و پادشاہ یعنی سلطان حسین میرزا بہ عزم رزم محمد شیبک خاں از ہرات برآمد و مریض گشت و در ذی حجہ بہ عزم سفر آخرت بر تخت رواں سوار شدہ در مضجع خاک آرام یافت۔ مدت عمر شش شصت و نہ سال بود و بعد از وفات آں پادشاہ عالی جاہ بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا بہ شراکت بر تخت ہرات جلوس نمودند و چنیں اتفاق ہرگز واقع نہ شدہ بود کہ دو پادشاہ بر یک تخت و دو شمشیر در یک غلاف بہ گنجند۔ اما از سبب خدیجہ بیگی آغا ایں امر بہ وقوع پیوست و در سنہ ۹۱۲ھ محمد خاں شیبانی آیل امان را تاخت کرد و ظہیر الدین بابر پادشاہ بہ ہرات آمدہ با بدیع الزماں میرزا و مظفر حسین میرزا اتفاق نمود۔ بہ اتفاق ہم دیگر لشکر بر محمد خاں بہ کشیدہ و ہر سہ پادشاہ بہ اتفاق از ہرات برآمدند و محمد محسن میرزا مشہور بہ کپک میرزا اتفاق نہ کرد بلکہ مدعی سلطنت شد۔ ازیں جہت ایں جمعیت برہم خورد و بابر پادشاہ از پیش ایشاں برآمدہ متوجہ کابل شد و محمد خاں بلخ را مفتوح ساخت و در سنہ ۹۱۳ھ تیمور سلطان بن محمد خاں و عبداللہ خاں بن محمود سلطان شہر ہرات را محاصرہ کردند و امیر ذوالنون در محرم کشتہ شد و بدیع الزماں میرزا فرار اختیار نمودہ بہ قندہار رفت و مظفر حسین میرزا بہ استرآباد رفت و محمد خاں

شهر هرات را به گرفت و قلعه اختیارالدین و حصار بره تورا نیز مفتوح ساخت در سنه ۹۱۳ھ تیمور سلطان
و عبدالله سلطان در ظاهر مشهد مقدس نزول کردند و ابوالحسن میرزا و محمد محسن میرزا دست گیر شدند
و به امر آیان دو شاه زاده ناهنجار به قتل رسیدند و بعد ازاں به قاین رفتند و با ابن حسین میرزا جنگ
کردند و ابن حسین میرزا انهزام یافته نزد شاه اسمٰعیل صفوی رفت و بابر پادشاه قندهار و زمین داور
را به تسخیر خود درآورد و مظفر حسین میرزا در استراباد فوت شد و در سنه ۹۱۵ھ محمد خاں شیبانی
کرت ثانی به ایران آمده استرآباد و اعیان را تسخیر نمود و بدیع الزماں میرزا به ملازمت شاه اسمٰعیل رسید
و فریدون حسین میرزا در معرکه محمد خاں کشته شد و ابن حسین میرزا که به خدمت شاه اسمٰعیل صفوی
رسیده بود فوت شد و در سنه ۹۱۹ھ بدیع الزماں میرزا از پیش پادشاه صفوی مرخص گشته
به موضع جرجان لشکر کشید و آں جا کارے نه ساخت۔ به هندوستاں رفت و آں جا نیز
طالعش یاری نه کرد۔ باز پیش شاه اسمٰعیل آمد و شاه او را در موضع شنیب غازاں متوطن
گردانید و هزار دینار از دیوان تبریز روزینه تنخواه کرد چوں سلطان سلیم خوندکار بر تبریز لشکر
کشید بدیع الزماں میرزا همراه او به استنبول رفت و آں جا بعد از چهار ماه در سنه ۹۲۰ھ به علت
طاعون درگذشت و پسرش محمد زماں میرزا با پادشاه اسمٰعیل مکرر جنگ هائے بسیار کرده
آخرالامر دست گیر شد و شاه او را پیش ظهیرالدین پادشاه فرستاد۔ بابر پادشاه او را
حکومت بلخ داد و چندگاهے متابعت نموده بغی اختیار نمود و کارهائے او مختل بود
در محاربه شیر خاں در سنه ۹۴۶ھ غرق شد و سلطنت تیموریه ایران به صفویه انتقال یافت
لهذا باب دیگری پردازد۔

# باب دویم

در ذکر سلاطین رفیع المکان عالی شان تیموریہ کہ در ہندوستان پادشاہی و فرماں روائی کردہ اند۔ از ابتدائے یومنا ہذا۔ از امیر کبیر صاحب قران شروع نمودہ تا زمان حال بہ قلم صداقت رقم بطریق اختصار و نہایت اجمال می آرد۔

## صاحب قران امیر تیمور گورگان

احوال آں جناب انموذجی از مفصل در باب اول گزشت بہمین بیت اکتفا می نماید۔

### نظم

سلطان تیمور آں کہ مثل او شاہ نبود — در ہفصد و سی و شش در آمد بہ وجود

در ہفصد و ہفتاد و یکے کرد خروج — در ہشت صد و ہفت کرد عالم بہ درود

وآں جناب را چہار پسر بود۔ جہاں گیر میرزا۔ عمر شیخ میرزا۔ میرزا میراں شاہ و میرزا شاہ رخ و وزرائے ایشاں کہ کارگزاری می کردند سیورغتمش اغلان و امیر شیخ نور الدین و امیر شاہ ملک و تردی بیگ و امیر برندق و خواجہ یوسف و امیر خداداد و امیر شمس الدین محمد و امیر سیف الدین و امیرداد و ارغون شاہ وغیر ایشاں و قبر امیر تیمور در سمرقند است۔

میرزا میراں شاہ پسر سیوم صاحب قران است۔ ولادتش در ۷۶۹ھ واقع شد۔ و در زمان حضرت صاحب قران حکومت عراق و عجم و آذربائیجان بہ جناب مرزا مفوض بود و بعد از فوت صاحب قران میرزا ابابکر پسر میرزا میراں شاہ سکہ و خطبہ بنام پدر کرد و چوں میرزا میراں شاہ

مرض خبط دماغ داشت پسر کارگزاری می کرد۔ بیست و چہارم ذی قعدہ درسنہ ۸۱۰ھ در جنگ قرا یوسف ترکمان کشتہ شد و او را پنج پسر بود۔ ابوبکر میرزا۔ عمر میرزا۔ سلطان محمدؐ میرزا۔ سلطان محمود میرزا سی و دو نغ تمش میرزا قبرش در سہرورد و تبریز واقع است۔

سلطان محمدؐ میرزا بہ سببے ہمراہ میرزا الغ بیگ روزگاری گزرانید و پسرہا بیش آداب جہاں باقی از میرزا الغ بیگ حاصل می نمود۔ وفات میرزا درسنہ ۸۴۳ھ واقع شد۔ دو پسر داشت۔ ابوسعید میرزا۔ منوچہر میرزا۔ قبرش در سمرقند است۔

سلطان ابوسعید پادشاہ۔ احوالش در طبقہ اول تیموریہ رقم زدہ کلک بیان گردید۔ وفاتش درسنہ ۸۷۳ھ واقع شد۔ نہ پسر داشت۔ موضع قبرش در ماوراء النہر است۔

عمر شیخ میرزا پسر چہارم سلطان ابوسعید است۔ در سمرقند درسنہ ۸۶۰ھ متولد شد و درسنہ ۸۷۳ھ بر تخت فرغانہ و اندجان جلوس نمود۔ روز شنبہ چہارم رمضان ۸۹۹ھ از بام کبوترخانہ افتادہ بہ اجل ناگہاں بہ تہہ خانہ قبر انتقال فرمود۔ مدت عمرش سی و نہ سال بود۔ سہ پسر داشت۔ بابر میرزا و جہانگیر میرزا و ناصر میرزا۔ وزیرا و امیر محمدی کوکلتاش بود و قبرش در فرغانہ است۔

ظہیر الدین محمدؐ بابر پادشاہ ششم محرم الحرام درسنہ ۸۸۸ھ از بطن قتلق نگار خانم بنت یونس خاں کہ از اولاد چغتائی خاں بن چنگیز خاں بود متولد گشت و روز سہ شنبہ پنجم رمضان درسنہ ۸۹۹ھ بر تخت اندجان جلوس فرمود و تا مدت یازدہ سال با سلاطین چغتائی و اوزبک نبردہائے عظیم کردہ غالب گشتہ درسنہ ۹۰۳ھ بایسنقر میرزا پسر سلطان محمود محاربہ نمودہ غالب گشتہ

و در ۹۰۶ھ با محمد خاں سیستانی جنگ نمود و در ۹۰۹ھ متوجہ بدخشاں و کابل شد و خسرو شاہ
والی بدخشاں متابعت قبول نمود و در ۹۱۱ھ کابل مفتوح شد و عازم فتح قندھار گشت و دریں سال
زلزلۂ عظیم در کابل واقع شد و تا یک ماہ زلزلہ بود و در ۹۱۷ھ سمرقند را فتح نمودہ ہشت ماہ
فرماں دہی کرد۔ در ۹۱۸ھ با عبداللہ خاں جنگ عظیم واقع شد و چشم زخم عظیم رسید۔ راہ
ولایت حصار پیش گرفت۔ بار دیگر بہ اتفاق امیر نجم الثانی کہ سپہ سالار شاہ اسمٰعیل صفوی بود
در پائے قلعہ غجدوان با ازبک جنگ عظیم واقع شد و نجم الثانی بہ قتل رسید و بابر بادشاہ
متوجہ کابل شد و دل از ماوراءالنہر برکندہ کردہ رو بہ تسخیر ہندوستان آوردہ بہ سبب باز گشت۔
بار دوم در ۹۲۴ھ متوجہ ہندوستان شدہ بود۔ از سبب بے اتفاقی رفقا بہ کابل برگشت
و در ۹۲۵ھ بابر بادشاہ بہ جانب بجور متوجہ شد و در اثنائے راہ زلزلۂ عظیم واقع گردید نیم ساعت
نجومی ماندہ۔ و سلطان علاء الدین سوادی در اندک زمانے فتح قلعہ بجور فرمود و نزد سلطان ابراہیم
لودہی ایلچی فرستاد و بعد ازاں در ربیع الاولیٰ روانہ کابل شد و بار چہارم در ۹۳۰ھ عازم
ہندوستان شد و لاہور را تسخیر فرمودہ برگشت و داخل کابل شد۔ بار پنجم روز جمعہ غرۂ صفر ۹۳۲ھ
بہ تسخیر ہندوستان عزم جزم نمودہ میرزا کامران را حاکم قندھار فرمودہ ہفدہم صفر باغ وفا منزل گاہ
ساخت و چہارم ربیع الاولی بہ سیال کوٹ رسید و بیست و چہارم ربیع الاولی قلعہ بلوت مفتوح
ساخت و نہم رجب با سلطان ابراہیم ولد سکندر سلطان کہ پادشاہ ہندوستان بود نزدیک
پانی پت حربے عظیم واقع شد۔ با سلطان ابراہیم یک لک سوار و ہزار فیل بود و نزد بابر پادشاہ
دوازدہ ہزار سوار۔ فتح نصیب بابر پادشاہ شد و بیست و نہم رجب در خور ہر کس انعام وافر داد و

انعام و سوغات بہ کابل فرستاد و ہمت عالی و سخاوت بے شمار از حد و قیاس بجا آورد و دہلی
و آگرہ تا بہار در تصرف بابر پادشاہ آمد و در ۹۳۲ھ رانا سانگا زمین دار اودے پور و چیتور کہ
با جمعیت عظیم و افواج بسیار با سپاہ زمین داران و مرہٹہ و مارواڑ و انبیہر و میوات و بہدور
با مجموع راجپوتیہ کہ جمع گشتہ بودند محاربہ صعب واقع شد و بسیارے از فوج رانا و راجپوتیہ
علف شمشیر شدند و رانا فرار اختیار نمود و فتح عظیم کہ در وہم و خیال کسے نہ بود نصیب پادشاہ
عالی جاہ شد و در ۹۳۵ھ چندیری را مفتوح ساخت و در ۹۳۶ھ بہ سمت بہار رفت و آں جا
با نصرت شاہ والی بنگالہ مصالحت نمودہ برگشت و در ۹۳۷ھ شاہ زادہ ہمایوں بیمار شد۔ اطبا
از معالجہ آں عاجز آمدند۔ بابر پادشاہ تصدقات بسیار داد و الماسے کہ یک قطعہ بہ وزن ہشت
مثقال از غنایم سلطان ابراہیم بہ دست آمدہ بود تصدق نمود و خود سہ مرتبہ گرد سر گردید۔
چنانچہ در مزاج شاہ زادہ تخفیفے و در نفس بابر ثقل و گرانی ظاہر شد۔ تا آنکہ سیوم جمادی الاولی
وفات یافت۔ مدت عمرش پنجاہ سال کامل بود عادل و سخی و شجاع باذل و مدبر و چہار پسر
در وقت وفات حی و قایم بودند۔ ہمایوں پادشاہ و میرزا کامران در قندہار و میرزا عسکری و
و میرزا ہندال در سرہند۔ و وکیل ایشاں امیر نظام الدین خلیفہ و وزیر ایشاں شاہ منصور و
سلیماں میرزا و خواجہ کلاں بیگ و قبرش در کابل است۔

ابوالنصر نصیر الدین محمد ہمایوں پادشاہ پادشاہے بود نیکو سیر و مہربان و کریم و جود و
بخشائش وافر و در علم و کمال بر سلاطین تیموریہ رجحان دارد۔ چہار دہم ماہ ذی قعدہ در ۹۱۳ھ
در قلعہ ارک کابل از بطن ماہم بیگم کہ از اشراف خراساں بود متولد گشت و در شاہ زادگی فتوحات

نموده و بعد از فوت پدر بر تخت سلطنت جلوس فرموده حکومت کابل و قندهار به میرزا کامران و سرکار
سنبهل به میرزا عسکری و سرکار الور به میرزا هندال و بدخشان به میرزا سلیمان داد و قلعه کالنجر را
محاصره نموده مبلغے پیشکش گرفته صلح فرمود و در سنه ۹۴۱ھ عازم بنگاله شد و چوں از سلطان بهادر
گجراتی تمرد ظاهر شد عنان عزیمت به سمت گجرات معطوف داشت و محاربه به میان آمد و سلطان بهادر
به جانب ماندو فرار نمود- از آں جا بعد از معاودت پادشاه به گجرات رفت و محمد زماں میرزا
پسر بدیع الزماں از بابر پادشاه روگرداں شده پیش شاه گجرات بود به لاهور رفت و در
آں جا کارے نه ساخته باز به گجرات آمد و باز درمیان پادشاه و سلطان گجرات جنگ شد
و سلطان بهادر گریخته به کهنبایت رفت و همایوں پادشاه تعاقب فرمود و او به بندر دیب
رفت و پادشاه چهار ماه در کهنبایت بود و از آں جا آمده جاپانیر را مفتوح ساخت و از آں جا
بار دیگر با عماد الملک که غلام و سرخیل شاه گجرات بود محاربه واقع شد و گجرات را فتح نموده
میرزا عسکری را در گجرات گزاشته به برهان پور آمده و از آں جا به سمت اجین کوچ فرمود
و در سنه ۹۴۳ھ میرزا عسکری از گجرات به آگره روانه شد و گجرات بار دیگر به تصرف سلطان بهادر
آمد و میرزا عسکری بغی اختیار نموده با میرزا هندال که از جانب همایوں پادشاه بود جنگ
واقع شد و میرزا عسکری شکست یافت و در سنه ۹۴۳ھ سلطان بهادر از سبب فرنگیان در دریا
غرق شد و محمد زماں میرزا گجرات را متصرف گردید و در همیں سال شورش شیرخاں افغان
برخاست و صوبه بهار را متصرف شد و بنارس را تاخت نموده قلعه چنار گره منزل خود ساخت
و چوں همایوں پادشاه به نواح قلعه رسید شیرخاں گریخته و بعضے از بلاد بنگاله را به تصرف خود

درآورد و درہماں وقت محمد زماں میرزا آمدہ ملازمت پادشاہ کردہ مخلع گردید و در سنہ ۹۴۵ھ ہمایوں پادشاہ بہ بنگالہ رفت و نصیب شاہ والی بنگالہ ہمراہ بود۔ شیر خاں با پسرش سلیم خان کہ جلال خاں نام داشت بہ سمت رہتاس بہ گریخت و ہمایوں پادشاہ در بنگالہ بہ جہاد مشغول بود کہ ناگاہ میرزا ہندال بغی اختیار نمودہ از دار الخلافت آگرہ متصرف شد۔ ازیں جہت شیر خاں فرصت یافتہ بنارس را متصرف شد و میرزا کامران از لاہور آمدہ میرزا ہندال را از حرکت ناپسند باز داشت و در سنہ ۹۴۶ھ پادشاہ را با شیر خاں کنار آب گنگ محاربات روئے داد و بعد از فتوحات شکست بر لشکر پادشاہ واقع شد۔ چنانچہ محمد زماں میرزا در آب غرق شد و شیر خاں بہ تسخیر بنگالہ عازم گشت و در سنہ ۹۴۷ھ در روز عاشوراء با شیر خاں محاربۂ عظیم واقع شد و مردم بسیار بہ قتل آمدند و شکست بر لشکر پادشاہ افتاد و پادشاہ بہ دار الخلافت رفت و ہجدہم محرم بہ دہلی رسید و ہفدہم صفر بہ سرہند نزول فرمود و غرہ ربیع الاولی داخل لاہور شد و با برادران کنگاش نمود۔ چوں بے اتفاقی ایشاں ملاحظہ فرمود بہ سندہ رفت و بیست و ہفتم رمضان بہ بھکر رسید و در سنہ ۹۴۸ھ روانہ تہتہ شد و آں جا نیز بہ سبب نفاق برادران سکونت نہ توانست نمود و در بیست و یکم محرم الحرام سنہ ۹۴۹ھ بہ جانب اچھنتہ توجہ فرمود و در چہاردہم ربیع الاولی بہ جانب مالدیو عثمان عزیمت گردانیدہ آں جا جنگ واقع شد و بیرام خاں خود را بہ ہزار مکر و حیلہ از چنگال شیر خاں رہانیدہ بہ گجرات آمد۔ در گجرات خود را بہ خدمت پادشاہ رسانید و پادشاہ عازم قندہار گردید و از سبب نفاق برادران قندہار را فتح نمودہ راہ خراسان پیش گرفت و در سنہ ۹۵۰ھ مکتوب بہ شاہ طہماسپ صفوی نوشتہ مصحوب جولی بہادر ارسال داشت و خود بہ سیستان رفت و احمد سلطان شاملو

به لوازم ضیافت پرداخت و چوں نامه به شهریار عجم رسید بسیار خوش حال و شادماں شد و تا سه(۳) روز نقارهٔ شادمانی به نواخت و نامه به نهایت اشتیاق و بر سر نامه ایں بیت نوشته ارسال داشت۔

بیت

اگر ترا گزرے بر مقام ما افتد ہمائے اوج سعادت به دام ما افتد

و فرستاده را به انواع رعایت ہا ممتاز گردانید و فرمانے به محمد خاں شرف الدین اغلی تکلو در خراسان بود نوشت و به امرائے دیگر نیز فرمان صادر شد که ہر کدامے زیاده از مقدور به انواع ضیافت ہا و پیشکش خود را معاف نه دارند و ہمایوں پادشاه غرهٔ ذی قعده داخل ہرات شد و پنجم ذی حجه بر جام نزول فرموده و پانزدہم محرم الحرام در ۹۵۱ھ به مشهد مقدس رسیده سعادت زیارت حضرت امام رضا علیه الصلوٰۃ والسلام حاصل نمود و شاه قلی سلطان حاکم آں جا انواع ضیافت ہا بجا آورد و در جمادی الاولیٰ ہمایوں پادشاه به قزوین رسید و شاه استقبال نموده خود ساماں ضیافت می کرد و ہر روز سیر و شکار باہم روزگار می گزرانیدند و چندگاه داد عیش و عشرت دادند۔ بعد ازاں شاه طهماسپ پسر خود سلطان مراد میرزا را با چندیں امرا و دوازده ہزار سوار تابع ہمایوں پادشاه گردانید و رخصت انصراف ارزانی داشت و ہمایوں پادشاه به سیر تبریز رفت و ازآں جا اردبیل و بعد از طے منازل وارد مشهد مقدس گردید و آں جا شاه زاده با امرائے تابعین در رسید و ازآں جا کوچ فرموده اول قلعه بست را که در تصرف میرزا عسکری بود مفتوح ساخت و در ۹۵۲ھ ہفتم محرم قلعه قندہار را محاصره کرد و بیست و پنجم جمادی الآخر

میرزا عسکری شمشیر در گردن انداخته ملازمت نمود و قلعه مفتوح گردید و دهم رمضان کابل نیز
به تصرف درآمد و در سنه ۹۵۳ھ با میرزا سلیمان والی بدخشان محاربه نموده بدخشان را نیز در تصرف
خود درآورده و درآں جا چندگاه رحلت اقامت انداخت ـ میرزا کامران علے الغفلته بر کابل
رفته آں را مفتوح ساخت و محمد علی داروغه را به قتل رسانید و ہمایوں پادشاه بار دیگر آمده
کابل را محاصره نمود و میرزا کامران روز پنجشنبه ہفتم ربیع الاولی در سنه ۹۵۴ھ از دروازهٔ دہلی
رو به فرار آورده به بدخشان رفت و کابل مفتوح شد و میرزا کامران بدخشان را گرفته
جمعیت بہم رسانیده در سنه ۹۵۵ھ ہمایوں پادشاه بر سر میرزا کامران به بدخشان رفت
و میرزا کامران را در قلعه طالقان محاصره نمود و بالآخر میرزا کامران رخصت مکه معظمه حاصل
نموده قلعه را حواله کرده ملازمت پادشاه نمود و باز عہد و پیمان درمیان آمد و پادشاه
درباره او عنایت ها فرموده به دولت رسانید و ہمایوں پادشاه به کابل آمد و در سنه ۹۵۶ھ
پادشاه فتح بلخ نمود و از سبب نفاق برادران باز واگذاشت و در سنه ۹۵۷ھ درمیان
پادشاه و میرزا کامران محاربه شد و شکست بر لشکر پادشاہی افتاد ـ به بدخشان رفت
و میرزا کامران کابل را مسخر نمود و شاهزاده اکبر را مقید ساخت و میرزا عسکری به حکم
ہمایوں پادشاه روانه مکه معظمه شد و او درہماں جا بود فی مابین مکه و شام به اجل طبعی درگذشت
و در سنه ۹۵۹ھ بیرام خاں بہارلو آمده کابل را متصرف شد و ہمایوں پادشاه او را مخاطب
به خان خاناں و یار وفادار ساخت و میرزا کامران از خوف پادشاه و بیرام خاں گمنام
بود ـ پادشاه بیرام خاں را به قندہار رخصت فرمود و میرزا کامران در ذی قعده شب خوں

بر لشکر ہمایوں پادشاہ آورد و میرزا ہندال کہ مطیع پادشاہ بود قتل گردید و جاگیر او بہ اکبر پادشاہ مرحمت گردید و در سنہ ۹۶۰ھ میرزا کامران را بہ دست آوردہ دیدہ ہایش را از بینائی معطل ساخت و بعضے از مفسدان گوشش زد کردہ بودند کہ بیرام خاں در قندہار ارادہ بغی دارد۔ پادشاہ بہ قندہار رفت و آں چہ گفتہ بودند بر عکس آں ظاہر شد و بیرام خاں مورد مراحم گردید و در سنہ ۹۶۱ھ پادشاہ بہ کابل آمد و یورش ہندوستان برزمہ خود مصمم نمود۔ دریں ضمن قدرے احوال شیر خاں ظاہر می سازد۔

شیر خاں از قوم افغان است و نامش فرید بود پسر حسن خاں بن ابراہیم و ابراہیم جدش سوداگری اسپ می کرد و پدرش حسن نوکر راے مل بود و خودش نوکری ہا می کرد و در آخر نوکر سلطان جنید برلاس شد۔ گویند شبے بہ خواب دید کہ خودش تمام عالم را آتش زدہ است۔ ایں خواب را فقیرے بیان نمودہ بشارت سلطنت داد۔ ازیں جہت در سنہ ۹۴۴ھ باغی شد و با ہمایوں پادشاہ جنگ کرد و مغلوب شد و در سنہ ۹۴۵ھ بار دیگر قوت گرفت و در سنہ ۹۴۶ھ اکثر ملک شرقی ہندوستان بہ دست آورد تا آں کہ در سنہ ۹۴۹ھ بہ استقلال تمام پادشاہ ہندوستان شد و سکہ و خطبہ از وزدہ و خواندہ شد و تمامی سلطنت او از تسخیر بلاد شرقی تا فوتش پنج سال و دو ماہ و سیزدہ روز بود در محل خواب گاہش آتش افتاد۔ بعضے از اعضا آتش سوختہ شد و بعد از چند روز یازدہم ربیع الاول در سنہ ۹۵۲ھ فوت شد۔

سلیم خاں۔ جلال خاں نام داشت و او پسر کلاں شیر خان است۔ بعد از پدر بر تخت دار الخلافت جلوس نمودہ اگرچہ نامش سلیم بود اما با سپاہ بہ درشتی و بد طبعی

گزران می نمود و بار عیت به ملائمت بسر می برد و هشت سال و دو ماه و هشت روز سروری نمود و اکثر اورا با برادرش عادل خاں جنگ ہا روی داد۔ درسنہ ۹۶۰ھ بہ مرض قرحہ در گزشت۔

**فیروز خاں** بہ موجب وصیت پدرش سلیم خاں صاحب ہندوستان گشت و بعد از چند روز مبارز خاں کہ خال فیروز خاں بود ہمشیرہ زادہ را ہلاک ساخت و خود والی ملک گردید۔

**مبارز خاں** الملقب بہ عادل خاں پسر نظام خاں برادر شیر خاں است و برادر زن سلیم خاں حاکم ہندوستان گشت و ہیموں بقال بہ وکالت ایں غفلت پیشہ کہ شب و روز بہ بطالت می گزرانید اشتغال نمود۔ خزائن و اموال و فیلاں اورا عادل شاہ برداشتہ بہ افغانان دیگر محاربات کرد۔

**سکندر خاں** احمد خان نامش بود۔ از اقوام افاغنہ سوریہ سلطنت رسید و از سندہ تا دریائے گنگ بہ تصرف خود درآورد۔ دریں ضمن خبر وصول رایات پادشاہ عالی جاہ گوش زد مردم شد و احوال کشتہ شدن بقال بہ اکبر پادشاہ ظاہر شد۔

**تتمہ احوال ہمایوں پادشاہ** درسنہ ۹۶۱ھ از کابل عازم ہندوستان گشت و در سنہ ۹۶۲ھ در موضع بلکرام رسید و پنجم صفر بہ نیلاب منزل فرمود و بیرام خاں دریں منزل از قندہار آمدہ ملازمت کرد و دوم ربیع الاول داخل لاہور شد و سکہ و خطبہ بنام خود کرد و بیرام خاں و علی قلی خاں سیستانی با افاغنہ حرب صعب نمودہ مظفر و منصور گشتند و ہفتم رجب ہمایوں پادشاہ بہ شہر رسید و آں جا بہ سکندر خاں جنگ واقع شد۔ تا چہل روز بازار جنگ گرم بود۔ تا دوم شعبان سکندر خاں بہ گریخت و ایں فتح عالی بہ نام اکبر پادشاہ نوشتہ شد

وہمایوں پادشاہ دست خود بہ داد و دہش کشود۔ روز پنجشنبہ غرہ رمضان بہ دار الخلافت دہلی رسیدہ سجدات شکر الٰہی بجا آورد و درہمیں سال پادشاہ را فرزندے شد۔ موسوم بہ فرخ فال گردید و در سنہ ۹۶۳ھ صوبہ داری لاہور و پنجاب بہ شاہزادہ اکبر مقرر شد و خان خاناں بیرام خاں بہ اتالیقی شاہزادہ سرفراز گشت و در روز جمعہ سیزدہم ربیع الاول از بام فرود می آمد از زینہ دوم افتاد و شقیقہ منشق شد و طائر روح از جسد پرواز کرد۔ مدت عمرش پنجاہ سال و چند ماہ۔ و آں جناب را دو پسر بود محمد اکبر و محمد حکیم و یک دختر بخت النساء بیگم و وکیل ایشاں امیر ہندو بیگ و وزیر خواجہ سلطان علی مخاطب بہ افضل خاں و خواجہ عطاء اللہ۔ و تاریخ فوتش این است کہ۔

ہمایوں پادشاہ از بام افتاد

جلال الدین ابو الفتح محمد اکبر پادشاہ ولادتش در سنہ ۹۵۰ھ واقع شدہ بود در روز جمعہ سیوم ربیع الآخر در سنہ ۹۶۳ھ بر تخت سلطنت مستقل گشت و ازیں سال سنہ فصلی مقرر گشت۔ و در اول سلطنت شاہ ابو المعالی را مقید ساخت و میرزا سلیمان بن خان میرزا بن سلطان محمود بن سلطان ابو سعید کہ حاکم بدخشاں بود سر بہ فساد برداشت و رو بہ کابل نمود۔ کارے نساختہ با منعم خاں صوبہ دار کابل صلح نمودہ بہ بدخشاں رفت و ہیموں بقال کہ فتنہ انگیزی نمودہ بود با پنجاہ ہزار سوار و ہزار فیل بہ دہلی آمدہ و دہلی را متصرف شد و پادشاہ از لاہور بہ حسن تدبیر خان خاناں بیرام خاں ہیموں بقال ملعون بہ قتل رسید و غنیمت عجیبے بہ دست افتاد و ایں فتح شایان از مساعدت بخت ایں پادشاہ بود۔ از آں جا معاودت نمودہ بہ دفع سکندر رفت

دا ورا در مان کوٹ محاصرہ فرمود و در ۹۶۳ھ قبایل را از کابل طلب داشت و قلعہ مان کوٹ را مفتوح ساخت و بہ لاہور معاودت نمود و در ۹۶۵ھ سلیمہ سلطان بیگم کہ عمہ زاد اکبر پادشاہ بود بہ عقد بیرام خاں در آورد و بہ دہلی تشریف فرمود فیلان را بہ جنگ انداخت و از آں جا بہ آگرہ آمد و در ۹۶۶ھ علی قلی خاں پسر حیدر بیگ سیستانی را از لکھنؤ بہ جون پور فرستاد و او بے جنگ جون پور را مفتوح ساخت و در میان پادشاہ و بیرام خاں اتالیق نزاع بہ ظہور رسید پادشاہ بہ دہلی رفت و جمعیت عظیم بروے داد و امرائے کہ رفیق بیرام خاں بودند اکثر بہ اکبر پادشاہ پیوستند و بیرام خاں در چارہ کار خود فرو رفت و فرمان پادشاہ بہ نام بیرام خاں صادر شد کہ آمدہ ملازمت کند و بالآخر از سبب مفسدان در ۹۶۷ھ بہ محاربہ انجامید و در میان او و شمس الدین خاں انکہ و یوسف محمد خاں پسر کلاں انکہ و امرائے دیگر بہ امر پادشاہ محاربہ شد و بیرام خاں شکست خورد و بعد از حرب ملازمت پادشاہ کرد و رخصت مکہ معظمہ حاصل نمودہ روانہ شد تا آنکہ در احمد آباد گجرات بہ دست افاغنہ در ۹۶۸ھ بہ شہادت فائز گردید "شہید شد محمد بیرام" تاریخ یافتہ اند۔ ۹۶۸
و دریں سال اکثر از ملک مالوہ مفتوح شد و اکبر پادشاہ عازم دیار شرقی شد و قران عظیم بر پادشاہ گزشت کہ بر فیلے کہ سوار بود با فیل دیگر بہ جنگ انداخت و نزدیک بود کہ چشم زخمے برسد اما حافظ حقیقی نگہہ داشت نمود و دریں سال بہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ مشرف شد و در ۹۶۹ھ جنگ سرونک واقع شد و فتح نصیب پادشاہ شد و عبداللہ خاں اوزبک را برائے سر انجام مہم مالوہ تعین فرمود و دریں سال سید بیگ بن معصوم بیگ صفوی ایلچی شاہ طہماسپ آمدہ اسپ ہائے عربی و عراقی و ترکی و دیگر سوغات ہا آوردہ بود از نظر گزشت

واد هم خان به موجب حکم کشته شد و در سنه ۹۷۰ه اعتماد خان خواجه سرا معتمد السلطنت گردید و منعم خان
صوبه دار کابل به خطاب خان خانان سرافراز گردید و خواجه عبدالمجید پٹنه را مفتوح ساخت و به خطاب
آصف خان سربلند گردید و کٹره جهان آباد به جاگیر او مقرر گشت و ملک گکهر به اهتمام امرا مفتوح
گردید و در سنه ۹۷۱ه جزیه که سلاطین سابق از کفار می گرفتند معاف فرمود و میرزا سلیمان سر به شورش
برداشت و میرزا محمد حکیم پناه به درگاه پادشاهی آورد و کابل از میرزا سلیمان مستخلص گشت و
در سنه ۹۷۱ه پادشاه برائے شکار فیل توجه نمود و افیال شکار نموده آوردند و دریں سال شروع
بنائے اکبرآباد که در متانت و استحکام مثل او قلعه در هندوستان نیست به اهتمام قاسم خان
در هشت سال به اتمام رسید و دریں سال خود به جنگ علی قلی خان رفت و او فرار نمود و بعد
ازاں به وسیلهٔ امرا از تقصیر او درگذشت و در سنه ۹۷۳ه برائے فرونشاندن فتنه میرزا حکیم
به سمت کابل رفته و فتنه را فرونشانیده برگشت و فتوحات بسیار نمود و در سنه ۹۷۴ه علی قلی خان و
برادرش بهادر خان بعد از جنگ بسیار به امر پادشاهی کشته شد و در سنه ۹۷۵ه قلعه چتور را
محاصره نموده چند ماه جنگ هائے عظیم شد و بالآخر قلعه را به یورش مفتوح ساخت و دراں روز
از طرفین سی (۳۰) هزار کس به قتل رسیده و فتح عظیم واقع شد و در سنه ۹۷۶ه مهدی قاسم خان که
به حج رفته بود از راه خراسان آمده ملازمت نمود و به فوج داری لکهنؤ بلند پایه گردید و قلعه رنتهور
مفتوح شد و در سنه ۹۷۷ه قلعه کالنجر به تصرف پادشاهی درآمد و در شعبان از آگره به اجمیر برائے
زیارت پاپیاده روانه شد در سنه ۹۷۸ه سلطان مراد از کتم عدم به وجود آمد و در سنه ۹۸۰ه ایلچی
عبدالله خان اوزبک از بخارا آمد و دریں سال پادشاه تسخیر گجرات نمود و شاه زاده دانیال

متولد شد و قلعه سورت مفتوح گشت و از دار الخلافت به ایلغار تمام به گجرات رفت و از
خان اعظم میرزا عزیز کوکل تاش جاں فشانی ها به ظهور پیوست و در سنه ۹۸۲ه یورش شرقی پٹنه
رسید و همت در فتح آن بستند و داؤد خاں والی آں جا هزیمت یافت و پٹنه در تصرف آمد
و بنگاله نیز مفتوح شد۔ داؤد خاں بار دیگر شکست خورده به اریسه رفت و آں ملک را
به تصرف خود در آورده و در سنه ۹۸۳ه امرای گجرات به مناصب ارجمند سربلند شدند و همت
چوکی که درایں دودمان مستمر است مقرر گردید و میرزا سلیمان التجا به درگاه والا آورده حکومت
بنگاله به خان جهاں مقرر شد و منعم خاں خان خاناں فوت شد و در سنه ۹۸۴ه قلعه سوانه که از
قلاع اجمیر است مفتوح گشت و با رانا جنگ شد و رانا به گریخت و قلعه رهتاس به تصرف
در آمد و در سنه ۹۸۵ه سلطان سلیم به منصب ده هزاری و سلطان مراد به منصب هفت هزاری و
سلطان دانیال به منصب شش هزاری سرفراز شدند و دریں سال ستاره ذو ذنب بر آسمان
نمودار شد و صادق خاں را با راجه مدهکر محاربه دست داد و صادق خاں فتح نمایاں نمود و
درایں سال میرزا جعفر برادر زاده غیاث الدین علیؒ از عراق آمده ملازمت نموده و در سنه ۹۸۶ه
قلعه کنهل میر از قلاع ملک رانا بود مفتوح ساخت و فتنه از میرزا حکیم در کابل سرزد و پادشاه
به ایلغار به اجمیر رفت و باز به دار الخلافت برگشت و دریں سال خواجه یحییٰ را میر حاج مقرر فرمود
و مبلغ کثیر مقرر شد که سال به سال به حاجیان می رسیده باشد و در سنه ۹۸۷ه قطب الدین خاں
به اتالیقی شاه زاده محمد سلیم سرفراز گردیده و دریں سال یوسف خاں چک پسر علی خاں چک
که والی کشمیر بود پناه به درگاه والا آورد و دریں به دستوری که الحال مقرر است صوبه دار و دیوان

وبخشی وقاضی وواقعه نویس وداروغه ها مقرر شد وامرائے بہار بنگاله سر به شورش بر داشتند
گوش مالی قرار واقعی یافتند ودر سنه ۹۸۹ه سر پنج مرصع وجیغه به امرا انعام شد وتا این تاریخ رواج سرپیچ
مرصع وجیغه به امرا نه شده بود ورستم خاں فوت شد ودر سنه ۹۹۱ه میرزا محمد رحیم مخاطب به میرزا خاں
به خطاب خاں خاناں سرفراز شده به اتالیقی شاه زاده محمد سلیم مقرر شد ودر سنه ۹۹۲ه اعتماد خاں
را به گجرات فرستادند واز او کار بهتمشی نه شد ومہم آں ولایت به خان خاناں مقرر گردید وخان خاناں
مہم را حسب دل خواه به انجام رسانید ودر سنه ۹۹۳ه کار میرزا سلیمان ومیرزا شاه رخ که در بدخشاں
از جانب پادشاه حکومت می کردند منقلب شد وعبد الله خاں اوزبک بدخشاں را متصرف
گردید ومیرزایان رو باردو کردند وخان خاناں بر سلطان مظفر گجراتی غالب گردید واو فرار نموده
پناه به کاٹھے واڑه برد۔ دو دختر راجه بھگوان داس وراجه کچھواہه را در عقد شاه زاده محمد سلیم
درآورد ودر سنه ۹۹۴ه صوبه داری بنگاله به صادق خاں مقرر شد ومہم آں سمت به اختیار او
فرمود ومیرزا شاه رخ به مہم کشمیر نام زد شد وقاسم خاں را نیز به کشمیر روانه نمود وکشمیر به تصرف
درآمد ودر سنه ۹۹۵ه سلطان خسرو بن سلطان سلیم از دختر راجه بھگوان داس متولد شد ودر
سنه ۹۹۷ه شاه زاده سلطان مراد به مہم دکن نام زد شد وشاه زاده آمده در سر کروہے بالاپور
قصبه بنا کرده شاه پور نام گزاشت وایلچی از نزد عبد الله خاں اوزبک رسید وشاه زاده
پرویز از دختر حسن خاں عم کوکه متولد شد ودر سنه ۹۹۹ه یادگار سلطان شاملو ایلچی شاه عباس
آمده سوغات بسیار از نظر گزرانید ودر سنه ۱۰۰۰ه خان خاناں بر میرزا جانی حاکم تهته غالب آمده والیه
مفتوح گردید وتهته نیز به تصرف درآمد وجونه گڑھ وسومنات مفتوح گشت وسلطان مظفر گجراتی

دست گیر و مقید گردید و در سنه ۱۰۰۱ھ رستم خاں بن بدیع الزماں میرزا ابن بهرام میرزا ابن شاه اسمٰعیل صفوی که حاکم قندهار بود قندهار را پیشکش نموده به منصب پنج هزاری سرفرازی یافت و به صوبه داری ملتان ممتاز گردید و میرزا شاه رخ صوبه دار مالوه شد و در سنه ۱۰۰۲ھ یادگار سلطان به ایران مرخص شد و ضیاء الملک را از جانب خود ایلچی نموده پیش شاه عباس فرستاد و در سنه ۱۰۰۳ھ مظفر حسین میرزا از زمین داور پیشت آمده ملازمت نمود و در زمین داور و قندهار سکه و خطبه بنام پادشاه هندوستان شد و مظفر حسین میرزا به صوبه داری سنبهل سرفراز گردید و فیضی و حکیم همام سفر آخرت کردند و راجه علی خاں والی خاندیس متابعت پادشاه اختیار کرد و شاه زاده مراد و خان خاناں به مهم دکن مرخص شده سعی موفوره به کار بردند و در سنه ۱۰۰۵ھ صادق خاں فوت شد و پسرش جعفر خاں به بخشی گری تن سرفراز گشت و در سنه ۱۰۰۶ھ قلعه دولت آباد مفتوح گشت۔ قلعه کاویل و برناله که از قلاع برار است به تصرف پادشاهی آمد و در سنه ۱۰۰۷ھ ناسک و ترنبک مفتوح گردید و سلطان مراد فوت شد و میرزا جعفر آصف خاں در دیوانی وزارت مستقل گردید و میرزا غیاث ملقب به اعتماد الدوله گشت و قلعه سنونده به تصرف در آمد و سلطان دانیال صوبه دار دکن قلعه اسیر را محاصره فرمود و در سنه ۱۰۰۹ھ قلعه احمدنگر مفتوح شد و پادشاه خود به برهان پور آمد و راجه بهادر خاں بعد از جنگ به مصالحت قلعه را حواله ملازمان اکبر پادشاه نمود و با پادشاهان دکن مصالحت فرمود و پیش عادل الملک و قطب الملک و برید ایلچی فرستاد و در سنه ۱۰۱۳ھ از سبب ضعف و نقاهت اکثر درون دولت خانه می بود و کارکنان به کار پردازی می پرداختند تا آں که دوازدهم شهر جمادی الآخر در سنه ۱۰۱۴ھ درست

از تسخیر ملک فنا بر داشته رو به سرائے بقا برد۔ مدت عمرش شصت و چهار سال بود۔ سه پسر
داشت۔ محمد سلیم و محمد مراد و محمد دانیال و دو صبیه شکر النساء بیگم و آرام بانو بیگم۔ و وکلائے او
بیرام خاں خان خاناں که خان بابا شش می گفت و منعم خاں و بهادر خاں سیستانی و خواجه خاں و
و عبد الرحیم خاں خان خاناں و وزرائے ایشاں خواجه عبد المجید مخاطب به آصف خاں و خواجه
مظفر علی مخاطب به مظفر خاں و راجه توڈرمل و شاه منصور شیرازی وغیره۔ و قبرش در سکندره
اکبرآباد است۔

نور الدین محمد سلیم جهاں گیر پادشاه ولادتش روز چهارشنبه هفدهم ربیع الاول
در سنه ۹۷۷ھ واقع شد و به تاریخ بستم جمادی الآخر روز پنجشنبه در سنه ۱۰۱۴ھ بر تخت سلطنت جلوس نمود
و او پادشاهے بود عادل و قانع و ضابط و در عصر خود ملک گیری نه نمود و در ملک داری اشتغال
داشت و در سال اول خسرو پسر پادشاه باغی شد و در سنه ۱۰۱۵ھ مقید گشت و پادشاه او را
به شاه خرم حواله فرمود و در همیں سال ارجمند بانو بیگم دختر آصف خاں را به شاه زاده خرم
نامزد فرمود و در سنه ۱۰۱۹ھ صبیه مظفر حسین میرزا ابن بهرام میرزائے صفوی را به شاه زاده خرم
عقد بسته دادند و شادی و جشن عظیم به ظهور پیوست و در سنه ۱۰۲۰ھ خان عالم را به ایلچی گری و
سفارت روانه ایران فرمود و نور جهاں بیگم دختر اعتماد الدوله که زن میرزا شیر افگن بود در عقد خود
درآورد و شاه خرم را از دختر مظفر حسین میرزا دخترے شد۔ موسوم به پرهیز بانو بیگم گردید و در سنه ۱۰۲۱ھ
عقد و نکاح ارجمند بانو بیگم المشهور به ممتاز محل واقع شد و به آئین شائسته سر انجام جشن فرمود
و در سنه ۱۰۲۲ھ خسرو را پسرے شد۔ موسوم به بلاقی گردید و به شاه خرم مهم رانا مقرر گردید و شاه زاده

عازم ملک او گشت و پادشاه متوجه اجمیر شد و حور النسا بیگم از ممتاز محل متولد گردید و در سنه ۱۰۲۳ھ
رانا امر سنگھ به معرفت شاه قلی خاں و بکرما جیت آمده شاه خرم را ملازمت نمود و جہاں آرا بیگم
عرف بیگم صاحبه که در عهد شاه جہاں مخاطب به پادشاه بیگم بود از بطن ممتاز محل متولد گردید و در سنه ۱۰۲۴ھ
شاه زاده دارا شکوه از بطن ممتاز محل متولد شد و شب دوشنبه بستم صفر در سنه ۱۰۲۵ھ شاه شجاع
از بطن بیگم مذبور به وجود آمد و هجدهم جمادی الآخر حور النسا بیگم فوت کرد شاه خرم مخاطب به
شاه جہاں گشته صوبه دار دکهن و خان خاناں به تعیناتی شاه زاده مامور گشت و در سنه ۱۰۲۶ھ
دوشنبه ربیع الاول شاه جہاں وارد برهان پور شد و دختر شاه نواز خاں بن خان خاناں
را در عقد خود در آورد و در سنه ۱۰۲۷ھ که سال ولادت عالمگیر پادشاه و شاه زاده پرویز به حکومت
احمد آباد گجرات سر بلند شد و باز موقوف ماند و از سبب افساد نور جہاں بیگم درمیان پادشاه
و شاه جہاں غبار تقاضی ارتفاع یافت و در سنه ۱۰۲۸ھ از بطن دختر شاه نواز خاں شاه جہاں را
فرزندے متولد گردید موسوم به جہاں افروز بود و دو ساله شده فوت کرد و نزدیک برهان پور
با حکام دکهن حرب عظیم واقع شد و بعد از شکست ظفر نصیب شاه جہاں شد و در سنه ۱۰۳۰ھ
زینل خاں سکدلی شاملو که از امرائے عمده شاه عباس صفوی بود به سفارت و ایلچی گری هندوستان
به طمطراق تمام آمده و آں چه حق سفارت و کمال همت بود بجا آورد - هم دریں سال مهابت خاں
بغی اختیار کرد و آصف خاں را مقید نموده و باز پادشاه بر سریر سلطنت متمکن ساخت و آصف خاں
را به پادشاه رسانید و در سنه ۱۰۳۱ھ خسرو پسر جہاں گیر پادشاه که در قید شاه جہاں بود فوت شد
و از ثقات مسموع گشت که شاه جہاں خود از دست خاص به دیار عدم فرستاد و دریں سال

شاہ عباس صفوی بہ خراسان آمدہ علی الغفلہ بہ قندہار رسید وزمین داور را بہ تصرف درآورد وقندہار را مفتوح ساخت ازیں جہت پادشاہ با زینل خاں بے التفاتی آغاز نمود وایلچی این مضمون ادا نمود۔ فرد

درآئین شاہان ورسم کیاں ‏ ‏ ‏ ‏ پیام آوراں ایمن اند از زیاں

ودر سنہ ۳۲ زینل خاں را روانہ ایران نمود۔ ودر سنہ ۳۳ مراد بخش بن شاہ جہاں از بطن ممتاز محل متولد گردید۔ وآں پادشاہ را در مدت سلطنت فتوحاتے کہ رو دادہ چہ از تردد شاہ جہاں و چہ از سعی خان خاناں بلا قید سنین این است۔ قلعہ احمد نگر وقلاع دیگر نظام شاہیہ کہ در عہد اکبر پادشاہ مفتوح شدہ وبعد از آں حکام دکھن بار دیگر متصرف شدہ بودند باز بہ تصرف درآمد وآں پادشاہ را پنج پسر ودو دختر بود خسرو و پرویز ومحمد خرم شاہ جہاں وجہاں دار وشہریار ودو دختر سلطان النساء بیگم وبہار بانو بیگم ودر ابتداء جلوس شریف خان مخاطب بہ امیر الامراء وکیل بود ومیرزا غیاث مخاطب بہ اعتماد الدولہ بہ شرکت وزارت می نمود وبعد از آں وکالت ووزارت میرزا جعفر مخاطب بہ آصف خاں واز تغیر او بہ اعتماد الدولہ ووزارت بہ خواجہ ابو الحسن معموری ووکالت بہ آصف خاں اعتماد الدولہ بود ودر سنہ ۳۷ جہانگیر پادشاہ روز یکشنبہ بیست وہفتم صفر از مرض ضیق النفس مرغ روحش قفس را شکستہ بہ سرائے جاودانی پرواز نمود۔ مدت عمرش شصت سال بود۔

شہاب الدین محمد خرم شاہ جہاں پادشاہے بود عدالت گستر وشہریارے بود رعیت پرور۔ الحق کہ در عدالت وضبط آں پادشاہ بلند بارگاہ کسے را مجال گفتگو نہ بود ودر

و در نگاه بانی و جهان داری مثل او پادشاهی از کتم عدم به وجود نه آمده - در سایه بلند پایه اش عالمیان آسوده و از شیوهٔ دادگستری و خورده پروری جهانیان در مهد امن و امان غنچه آسا به آرام و عیش روزگاری گزرانیدند و از هیبت و شوکت اش گرگ و میش باهم صیغه اخوت خوانده - هیبت و طنطنه بخشائش او به گوش دور و نزدیک رسیده به کمال خوبی و معدلت گستری سی و یک سال و چهار ماه و پانزده روز پادشاهی نمود - ولادت با سعادتش در شهر لاهور سلخ ربیع الاول و در سنه ۱۰۰۰ھ واقع شد - بعد از واقعه جهان گیر پادشاه بلاقی و شهریار را شکست داده دوازدهم رجب در سنه ۱۰۳۷ھ بر تخت سلطنت و دارائی تمام هندوستان فرمان روائی نمود و در سنه ۱۰۴۷ھ علی مردان خان پسر گنج علی خان زنگی از جانب شاه صفوی پادشاه شد و امام قلی خان و داؤد خان پسر الله وردی خان حاکم شیراز را با اولاد و تبعه به کشت و خواست که علی مردان خان را نیز به سیاست رساند از خوف شاه صفوی قندهار را با توابع به پادشاه داد و خود با دوازده هزار کس از غلامان و نوکران و دو پسر ابراهیم خان و گنج علی خان آمده ملازمت نمود - به مناصب ارجمندی یافت و در سنه ۱۰۴۴ھ مهابت خان زمانه بیگ فوت شد - "زمانه آرام گرفت" تاریخ یافته - در سنه ۱۰۴۴ھ سلیمان شکوه بن دارا شکوه متولد شد - تاریخش "سلیمان شکوه" یافته اند - در سنه ۱۰۴۹ھ در ماه مبارک محمد سلطان بن اورنگ زیب مشتهر به سلطان محمد از بطن نواب بائی متولد شد و در سنه ۱۰۵۱ھ یمین الدوله آصف خان پدر ممتاز محل فوت شد و میرزا رستم قندهاری صفوی نیز ازین جهان فانی رخت بربست و در سنه ۱۰۵۳ھ خان دوران به دست خدمت گار کشمیری به قتل رسید و در سنه ۱۰۵۵ھ اسلام خان که وزیر اعظم بود

صوبہ دار دکھن شد و سعد اللہ خاں از یومیہ داری بہ مناصب ارجمند فائز گشتہ بہ مراتب بلند
ارتقا نمودہ وزیر اعظم شد و نورجہاں بیگم دو لک روپیہ سالیانہ می یافت فوت شد و شاہ جہاں
قلعہ بلخ را مفتوح ساخت و آں مملکت را با مملکت بدخشاں و نواح در تصرف خود آوردہ نذر محمد خاں
پادشاہ ترکستان را منہزم ساخت و در ۱۰۵۶ھ شاہ زادہ اورنگ زیب بہادر با علی مرداں خاں
بہ بلخ رفت و دریں مرتبہ از سبب برف و باراں کارے پیش رفت نہ شد۔ سعید خاں بہادر
ظفر جنگ با دو پسر خود کشتہ شد و بلخ را سبحان قلی خاں برادر عبد العزیز خاں متصرف شد و
شاہ زادہ بے نیل مقصود برگشت و در ۱۰۵۷ھ اسلام خاں رضوی کہ صوبہ دار دکھن شدہ بود
فوت شد و در ۱۰۵۸ھ اعظم خاں پدر خان زماں در برہان پور وفات یافت و در ۱۰۵۹ھ شاہ
عباس ثانی یکہ و ناگاہ آمدہ قلعہ قندہار را متصرف شد۔ پادشاہ زادہ اورنگ زیب را با سپاہ
بسیار روانہ قندہار فرمود و شاہ زادہ مدتے قندہار را محاصرہ نمود و با محراب خاں حاکم آں جا
جنگ ہا کردند و چوں ایں خبر بہ سمع شاہ عباس رسید با سپاہ عراق و فارس و آذربائجان
و کرمان و خراسان متوجہ قندہار شد و چوں از سبب برف و باران طاقت در سپاہ ہندوستان
نہ ماندہ بود از استماع آمد آمد شاہ عباس ترک محاصرہ و مجادلہ فرمودہ بہ ہندوستان معاودت
نمود و در ۱۰۶۲ھ دارا شکوہ با فر و شکوہ تمام بہ امر پادشاہ بر سر قندہار رفت و مدتے قندہار
را محاصرہ نمود و چوں بر سپاہ برف و باراں اثر دحام نمود لاعلاج بے تسخیر و فتح برگشت و در
۱۰۶۳ھ روز یکشنبہ ہفدہم ربیع الاول شاہ زادہ محمد اعظم بن اورنگ زیب از بطن
دل رس بانو بیگم دختر شاہ نواز خاں بن میرزا رستم صفوی قندہاری متولد گردید و در ۱۰۶۵ھ

بار دیگر پادشاه شاهزاده محمد اورنگ زیب را با فوج قاهره برائے تسخیر قندهار فرستاد و شاهزاده تا چهار ماه قندهار را محاصره نمود و چوں از راه غیر معهود کمک و اذوقه به محراب خاں حاکم قلعه رسید پادشاه شاهزاده بے نیل مقصود معاودت نمود۔ شاهزاده اورنگ زیب برائے ضبط دکهن حسب الامر عازم شد و در ۱۰۶۶ھ شاهزاده اورنگ زیب خود به قلعه گول کنڈه حیدرآباد محاصره نمود و آں جا با عبدالله قطب الملک مصالحت روئے داد و از آں جا در ماه رجب معاودت فرمود و سیوم شعبان داخل اورنگ آباد کهرکی شد و سعدالله خاں وزیر وفات یافت و در ۱۰۶۷ھ شاهزاده اورنگ زیب به سمت ظفرآباد رفت و در جمادی الآخر آں قلعه را مفتوح ساخت و در ذی حجه قلعه کلیانی را به تصرف در آورد و شاهزاده اکبر متولد شد و نورس بانو بیگم والده اکبر شاه بعد از تولد فرزند بیمار شد۔ در چند روز وفات یافت۔ شاهزاده مرادبخش در گجرات بغی اختیار نمود حکم پادشاه از میان برداشت و در میان او و شاهزاده اورنگ زیب مراسلات در میان آمد و در ۱۰۶۸ھ که آخر سنه در ماه صفر شاه اورنگ زیب داخل اورنگ آباد شد و مرشد قلی خاں دیوان دکن بود مدارالمهام و مشیر گردید و روز پنجشنبه بیست و پنجم ربیع الاولی داخل برہان پور شد۔ یک ماه در آں جا مقام بیست و ششم جمادی الاخری به قصد هندوستان برآمد و روز جمعه بیست و دوم رجب نزدیک اجین با راجه جسونت سنگه و راجه مرهٹه و چون پور که از متوسلان داراشکوه بود محاربه واقع شد و راجه مذکور شکست عظیم یافته به گریخت و هفتم رمضان المبارک در میان شاه اورنگ زیب به اتفاق مرادبخش با داراشکوه جنگ صعب روداد۔ داراشکوه رو به گریز آورد و بیستم رمضان شاه

اورنگ زیب داخل اکبرآباد شد و باقی حالات تدرے از احوال بادشاه فلک جناب گفته خواهد شد

شاه جهان بادشاه را چهار پسر و چهار دختر بود۔ داراشکوه و محمد شجاع و اورنگ زیب و مرادبخش

و چهار دختر۔ پرهیز بانو بیگم و جهان آرا بیگم و روشن آرا بیگم و ثریا بانو بیگم۔ وکالت آں جناب

به آصف خاں بن اعتماد الدوله مقرر بود و وزارت به ارادت خاں۔ از تغیر او به افضل خاں

و از انتقال او به اسلام خاں رضوی و از تغیر او به سعد الله خاں و از انتقال او به میر جمله

معظم خاں و از تغیر میر جمله به جعفر خاں بن صادق خاں و ممالکے که در بادشاهت خود مفتوح ساخت

بندر رهوگلی و قلعه دهارور و قلعه قندهار دکن و قلعه دولت آباد و سرکار کالنه و قلعه جهولنه وغیره چهل قلعه

متعلقه دکهن و پرگنه سنگمیر و گلشن آباد وغیره بیست و هفت پرگنه و قلعه جنیر و ملک بگلانه با قلعه

سالهیر و ملهیر و ولایت تبت که متصل سرحد کشمیر است و قلعه قندهار و مملکت بلخ و بدخشاں

مع قلاع آں۔ اما از قندهار تا ایں جا بعد از فتح در تصرف نه ماند چنانچه گزارش یافت و در سنه

مرقومه مذکور در قلعه اکبرآباد طوعاً و کرهاً گوشه انزوا اختیار نمود۔ در سنه ۱۰۷۶ھ در قلعه اکبرآباد سفر

آخرت اختیار فرموده رفیق روحانیاں گردیده و در ممتاز آباد که الحال به تاج گنج مشهور است

و سابق ممتاز محل زن آں جا مدفون گشته مدفون گشت۔

ابوالمظفر محی الدین شاه اورنگ زیب عالمگیر غازی شهریارے بود در ضبط و نسق بے نظیر

و شاهنشاهے بود در امور خلائق به کمال هوش و تدبیر و در پرورش اهل و رعیت و شیوه

عدالت گستری و طریقه اعتدال و ذره پروری پیش نهاد همت ساخته در اعلام الویه اسلام

مساعی جمیله به کار برده در نگوں ساری اعدام کفر جد و جهد بلیغ فرموده بت خانه ها را خراب ساخته

به جائے اصنام مساجد بنا نهاده به هر تقدیر ولادتش شب یکشنبه پانزدهم ذی قعده از بطن ممتاز محل دختر آصف خان در سنه ۱۰۲۷ه به وقوع آمده "آفتاب عالم تاب" ۱۰۲۷ "گوهر تاج ملوک اورنگ زیب" ۱۰۲۷ تاریخ است و آں جناب را در شاه زادگی فتوحات عظیم دست داد و در چهل سالگی بعد از فرار داراشکوه و قید مراد بخش روز جمعه غره ذی قعده در سنه ۱۰۶۸ه در باغ اعزآباد جلوس فرموده و هفتم آں ماه به سمت ملتان کوچ نمود و در سنه ۱۰۶۹ه هفتم محرم داخل ملتان شد و بیست و پنجم محرم داخل لاهور گشت و چهارم ربیع الاولی وارد شاه جهان آباد شده و هفدهم ربیع الاول به عزم محاربه شاه شجاع برآمد و در سه شنبه بیستم ربیع الاولی با شجاع محاربه واقع شد و او فرار اختیار نموده به ملک دهر به گریخت و در آں جا روزگار حیاتش سپری شد و اورنگ زیب پادشاه قرین فتح و ظفر شد و در پانزدهم جمادی الآخر بار دوم حرب صعب واقع شد و بار دیگر فرار اختیار نموده به ملک جیون خاں کوکهر دستگیر گردیده و بهادر خاں کوکل تاش او را به شاه جهان آباد آورد۔ در باغ خضرآباد سرش از جسد جدا کرده از نظر گذشت روز یکشنبه بیست و چهارم رمضان المبارک بر سریر سلطنت شاه جهان آباد متمکن گشت و خود را ملقب به عالمگیر گردانیده و در سنه ۱۰۷۰ه پسر علی النقی که شاه مراد بخش علی النقی را به قتل آورده بود نزد عالمگیر پادشاه دادخواه شد۔ به موجب امر شرع حکم به قصاص فرمود۔ چنانچه او رفته مراد بخش را از قید هستی خلاصی بخشیده به دار القرار فرستاد و در سنه ۱۰۷۲ه میر جمله معظم خاں خان خاناں دوم رمضان در ملک بنگاله بود بعد از فتوحات عظیم وفات یافت۔ و در سنه ۱۰۷۳ه پادشاه از شاه جهان آباد به سمت لاهور کوچ فرمود و در ماه رجب داخل بلده لاهور شد و غره ذی قعده داخل کشمیر گشت و فاضل خاں خانسامانی وزیر شده فوت ساخت

وجعفر خاں بن صادق خاں وزیر گشت و در سنه ۱۰۷۴ھ بعد از معاودت کشمیر در محرم داخل لاہور شد و در سنه ۱۰۷۶ھ عبد اللہ سلطان فتح اعلی استجلو بطریق ایلچی و سفارت با اسپ ہائے عراقی از نزد شاہ عباس ثانی آمد و پادشاہ اسپاں را بر سر وروازہائے امرائے ایرانی بہ قتل رسانید و مروارید ہائے کہ بہ قدر تخم کبوتر بود در آب جمنا انداخت و در ہمیں سال تربیت خاں را پیش شاہ عباس صفوی بہ ایلچی گری روانہ فرمود و او در آں جا رفتہ ادائے سفارت نمود۔ اما اموال بسیار از شاہ و امرا اخذ کرد۔ ازیں سبب بعد از معاودت ماخوذ گردید و در سنه ۱۰۷۸ھ محمد کام بخش از بطن اودی پوری محل متولد شد و دریں سال پادشاہ داخل اکبر آباد شد۔ روز پنجشنبہ ہجدہم بہ زیارت قبر پدر مستفیض گردید و خیرات و نذورات بسیار بہ درویشاں داد۔ در سنه ۱۰۷۹ھ جہاں زیب بانو بیگم المشہور بہ جانی بیگم بنت دارا شکوہ را در عقد اعظم شاہ درآورد۔ در سنه ۱۰۸۰ھ در ماہ رجب از اکبر آباد متوجہ شاہ جہان آباد شد و چہاردہم داخل شاہ جہان آباد گردید و در سنه ۱۰۸۳ھ برائے تنبیہ افاغنہ کابل از شاہ جہان آباد برآمدہ و چہاردہم صفر داخل باغ فرح بخش لاہور شد و دوازدہم ماہ ربیع الآخر بہ حسن ابدال رسید و در سنه ۱۰۸۵ھ در ماہ شوال از حسن ابدال بعد از تنبیہ افاغنہ دار و مدار نمودہ برگشت و در سنه ۱۰۸۶ھ بیست و دوم محرم داخل شاہ جہان آباد شد و در سنه ۱۰۸۹ھ سلطان محمد پسر کلاں پادشاہ کہ برادر اعیانی شاہ عالم معظم بود رخ در نقاب تراب پنہاں نمود و در سنه ۱۰۹۰ھ ہجدہم محرم بہ زیارت حضرت خواجہ معین الدین چشتی بہ دار الخیر اجمیر رسید و بہ زیارت مستفیض گشت و چند ماہ ماندہ غرہ ربیع الاول وارد شاہ جہان آباد شد و در سنه ۱۰۹۱ھ سیوائے مقہور پسر شاہ جی گھوسلہ کہ غنیم لئیم از آں ملعون نام بہم رسانیدہ در عہد صوبہ داری

خان جهان بهادر کوکل تاش در دکن و صوبه داری کاکر خان افغان به برهان پور آمده بهادر پوره که
یک کروهی شهر است غارت نمود۔ عجب تهلکه در برهان پور رو قع شد۔ و تا این تاریخ کسے
خوف و بیمے از غنیم نه داشت و چون این خبر به سمع عالم گیر پادشاه رسید خورد و خواب بر خود
ناگوار نموده در فکر سیاق و مهم غنیم لئیم افتاد و در سنه ۱۰۹۲ھ شاه زاده محمد اکبر بغی اختیار نموده
چون کارے نه ساخت به ایران پیش شاه سلیمان صفوی پناه برد و آں جا به اعزاز تمام و
اکرام تمام روزگاری گزرانید تا در سنه ۱۱۶۱ھ در مشهد مقدس مدفون خاک پاک گردید و پادشاه
در سنه فوق برائے تنبیه اشقیا از شاه جهان آباد برآمده و دوازدهم ذی قعده که بیست و پنج سال
از پادشاهی آں حضرت گزشته بود داخل برهان پور شد۔ تا سنه (۳) ماه به پرداخت رعایا و ستم
زدگان نموده دلاسا داده و در سنه ۱۰۹۲ھ بیست و سیوم ربیع الاول وارد شهر اورنگ آباد شد
و در سنه ۱۰۹۴ھ در فکر تنبیه غنیم لئیم افتاد۔ فوجے را به سرداری خان جهان بهادر کوکل تاش و
فوج دیگر را به سرداری محمد معظم بهادر شاه و لشکر دیگر را به تبعیت محمد اعظم شاه و گروهے را
به سرداری چین قلیچ خاں وغیره اوزبکیه بر سر غنیم لئیم فرستاد و حروب در میان می آمد و اکثر
فتح پادشاهی می شد و در سنه ۱۰۹۵ھ شهاب الدین خاں پسر چین قلیچ خاں را فرزند خاں خطاب
داده به سرداری فوج مقرر فرمود و از آں بهادر کارهائے مردانه به ظهور رسید و در سنه ۱۰۹۶ھ
داخل احمد نگر شد و غره رجب به شولاپور رسید و بیست و یکم شعبان به رسول پور دو کروهے بیجاپور
نزول اجلال فرمود و قلعه را مرکز وار محاصره فرمود و جنگ ها در میان آمد و مدت ها رد و بدل توپ
و ضرب نزن بود تا آں که در سنه ۱۰۹۷ھ قلعه بیجاپور مفتوح گردید و سکندر والی بیجاپور را از نظر

گزرانیدند و در قلعه دولت آباد مقید گشت و بیست و هفتم ذی حجه داخل شولاپور شد و در سنه ۱۰۹۸ ه
از شولاپور به جانب گلبرگه کوچ فرمود و بهره مند خاں میر بخشی را به تنبیه مرهٹه با فوجی از ایرانیان و
تورانیان ارسال داشت و ذوالفقار خاں بن اسد خاں را نیز با فوج دیگر به کمک بهره مند خاں
فرستاد و درین سال بنا بر مصلحت ملکی پادشاه محمد معظم بهادر شاه را مع چهار پسر در حبس نگاه
داشت و هشتم ربیع الاول به جانب حیدر آباد کوچ فرمود و بیست و پنجم ربیع الاولی داخل حیدر آباد
شد و قلعه گول کنڈه که ابوالحسن با احمال و اثقال خود در آں جا بود و اول غازی الدین خاں بهادر
فیروز جنگ را که بعد از خطاب فرزند خاں به این خطاب سرفراز گشته بود فرستاد و او مدت ها
با ابوالحسن جنگ قلعه می نمود و آخر پادشاه خود در مورچال می آمد و تقید تمامی فرمود چنانچه
بالاخر از سبب مخالفت حسینی بیگ که مدار علیه حیدر آباد بود و مخالفت با ابوالحسن نمود بنا بر در سنه ۱۰۹۹ ه
قلعه به تصرف پادشاهی در آمد و تمام ملک تلنگانه را متصرف گشت و عاملان از خود گزاشت و
ابوالحسن را در قلعه دولت آباد مقید فرمود و خود دوم ربیع الآخر از حیدر آباد به جانب بیدر کوچ
فرمود و چهاردهم داخل شد و چهارم جمادی الآخر داخل گلبرگه شد و یازدهم از آں جا کوچ کرده
بیست و دوم داخل بیجاپور گردید و چند ماه کسرے در آں جا استقامت فرمود و در سنه ۱۱ ه
به جانب بهادر گڑھ کوچ کرده و دوم جمادی الاولی داخل آں شده و از آں جا جا به جا کوچ کرده
روز پنجشنبه بیست و یکم ربیع الآخر باز وارد بیجاپور شد و در سنه ۱۱۰۱ ه محمد اعظم شاه را با فوج گراں
بر سر سنبها فرستاد و پادشاه زاده را با سنبها و رام راجه جنگ ها دست داد و در سنه ۱۱۰۲ ه
پادشاه زاده محمد معظم را از قید خلاصی بخشیده به مناصب ارجمندی سرفراز فرموده به صوبه داری

کابل ممتاز گردانید۔ از یں سال تا سال وفات ہمیشہ با غنیم لئیم محاربات بود۔ گاہے غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ وگاہے ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ تعاقب مقاہیر می نمودند و اکثر مرہٹہ ہا ہم دست بردی نمود چنانچہ در ۱۱۱۴ھ مرہٹا سندھیہ مرہٹہ و پرسوجی گھوسلہ وغیرہ سی ہزار سوار برہان پور را محاصرہ نمود و اکثر پورجات بیرون را سوختند و دیہات دکن ویران کردند و گرانی غلہ در آخر سنین پادشاہت در نہایت عسرت بود و کار بہ مرتبہ رسیدہ بود کہ نان می گفتند و جان می دادند۔ علی الخصوص در برہان پور دو سہ سال حالتے بود کہ در کوچہ ہا و محلہ ہا دہ بیست کس از گرسنگی و فاقہ ہلاک می شدند و مردم اطفال خود را بہ یک نان دو نان می فروختند و کار بہ جائے رسیدہ بود کہ دہ بیست کردہ چراغ آبادی بہ نظر نمی آمد و ہر چند کہ آں پادشاہ غیور سعی ہای نمود و در دفع فتنہ مقاہیر بہ دل و جان می کوشید از سبب مخالفت بعضے امرا فایدہ مترتب نہ شد و قوائے جسمانی نیز از سبب ضعف پیری گداختہ بود و دریں حالت ہر چند کہ امرا بہ عرض می رسانیدند کہ مرہٹہ را قدرے ملک بہ دہند کہ آں ہا گزران بہ کنند پادشاہ قبول ایں معنی نہ فرمود و در مرض الموت در احمد نگر بود۔ دو سال آں جا استقامت داشتہ و "بخجستہ السفر" موسوم ساخت۔ عالم گیر پادشاہ را پنج پسر سلطان محمد[1] کہ در عہد پدر فوت شد و شاہ عالم پادشاہ کہ والدہ ہر دو نواب بائی بود و محمد[2] اعظم شاہ و محمد[3] اکبر از بطن دل رس بانو بیگم دختر شاہ نواز خاں صفوی و کام بخش از بطن اودی پوری محل بود و پنج دختر داشت۔ زیب النسا بیگم کہ در عہد پدر وفات یافت و زینت النسا بیگم کہ در عہد محمد فرخ سیر پادشاہ در سنہ یک ہزار و یک صد و بیست و ہشت فوت شد و بدر النسا بیگم و زبدۃ النسا بیگم و مہر النسا بیگم

و وزارت آں حضرت دراول میر جملہ معظم خاں وبعد ازآں فاضل خاں وازانتقال او بہ جعفر خاں وبعد ازآں اسد خاں نیابتاً وبعدآں اصالتاً تا وفات وزیر بود وخطاب امیر الامرائی داشت۔ بلاد مفتوحہ عہد الیشاں این بود۔ صوبہ تنبہ ملک احتشام وجام وقلعہ جالکام وکوچ بہار از متعلقات صوبہ بنگالہ واکثر ملک سیوا مرہٹہ وقلعہ جالنہ وملک بیجاپور وملک وقلعہ حیدرآباد وآں حضرت در ۱۱۱۸ھ جہان فانی را وداع نمودہ بہ عالم دیگر شتافت۔

محمد اعظم شاہ ولادتش در ۱۰۶۴ھ واقع شدہ بود۔ بعد از وفات حضرت خلد مکان بر تخت سلطنت دکہن جلوس نمودہ سکہ وخطبہ تا سرحد گجرات ومالوہ اجرا یافت۔ پادشاہے بود باہیبت وسیاست وضبط عظیم داشت۔ بہ قصد محاربہ برادر کلاں شاہ عالم بہ ہندوستاں روانہ شد ودر موضع جاجنودہ کروہے اکبرآباد درمیان برادران محاربہ عظیم واقع شدہ اعظم شاہ با دو پسر خود بیدار بخت کہ شاہزادہ بود درنہایت صلاح وسداد ودیگر والاجاہ وبعضے از امرا مثل خدابندہ خاں وتربیت خاں وصفوی خاں وخان عالم دکہنی وبرادرش منور خاں وغیرہ روز یکشنبہ ہفدہم ربیع الاولی در ۱۱۱۹ھ قتیل گشتند وعالی تبار پسر اعظم شاہ وبیدار دل پسر بیدار بخت از نظر شاہ عالم گزشتند ومورد مراحم پادشاہی گشتند۔

محمد کام بخش کہ ولادتش در ۱۰۷۸ھ بود بعد از فوت پدر بہ موجب وصیت پدر بزرگوار بر تخت بیجاپور جلوس نمود وبعد ازآں دست تطاول دراز نمودہ حیدرآباد رانیز متصرف گشتہ تا آں کہ شاہ عالم آمدہ در ۱۱۲۰ھ او را از میان برداشت۔

ابو النصر قطب الدین محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ پادشاہے بود درنہایت

جود و کرم و سخا و شہر یارے بود بہ غایت عالم و فاضل و دانا۔ حاتم طائی غاشیہ بردارش اگر
می کرد بجا و نوشیرواں عادل کمینہ بندہ اش در رقم می داد سزا بود۔ ولادت باسعادتش
شب چہار شنبہ سلخ رجب ۱۰۵۳ھ واقع شد و در شاہزادگی ازاں حضرت کار ہائے عظیم بہ فعل آمد
و در سن شصت و پنج سالگی بعد از وفات خلد مکان در ۱۱۱۹ھ بیست و چہارم محرم در گجرات
شاہ دولا بر تخت سلطنت جلوس نمود و ہفدہم ربیع الاولی بر اعظم شاہ فتح یافت و سلطنت
ہندوستان براو قرار گرفت و اسد خاں را خطاب بہ آصف الدولہ نظام الملک مخاطب ساختہ
وکیل مطلق فرمودہ بہ شاہجہان آباد رخصت نمود و نیابت وکالت بہ خلف الصدق اش
امیر الامرا ذوالفقار خاں مقرر کرد۔ کچہری وکالت علیحدہ برپا شد۔ وزارت بہ منعم خاں المخاطب
بہ خان خاناں مقرر شد و میر بخشی گری بہ ذوالفقار خاں اصالتاً و بخشی تن بہ شاہ نواز خاں
و خان سامانی بہ مختار خاں و او را مخاطب بہ خان عالم بہادر شاہی ساخت و میر آتشی و داروغگی
دیوان خاص و دیگر خدمات بہ اسلام خاں بن صفی خاں بن اسلام خاں رضوی مفوض داشت و
صوبہ داری احمد آباد بہ غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ مقرر شد و او در برہان پور اقامت
داشت۔ چوں فرمان پادشاہ رسید روانہ احمد آباد شد و در ۱۱۲۰ھ بادشاہ خود بہ برہان پور رسید
و روانہ حیدر آباد گشت و قریب بہ حیدر آباد با کام بخش مصاف داد و ذوالفقار خاں و داؤد خاں
و اسلام خاں بہ مقابلہ کام بخش شدند۔ فی الحملہ جنگے واقع شد و کام بخش زخم گراں برداشت
و رمقے از و باقی بود کہ از نظر پادشاہ گزرانیدند و کام بخش پادشاہ زادہ بود سفاک بے باک
و از عقل مطلق بہرہ نہ داشت و اکثر امرائے خود را مثل رستم دل خاں مختاری و سرفراز خاں

و میر ملنگ که احسن الله خاں خطاب یافته بود وغیره را به قتل رسانیده ازیں جهت هیچ کس ازو راضی نه بود۔ درو قتے که جنگ روے داد قلیلے باا و موافقت کردند و همه روگرداں شده به پادشاه پیوستند۔ و کام بخش بعد از برداشتن زخم جاں فرسا دست گیر شد وا ورا به حضور آوردند۔ حکم شد که در خیمه نزدیک دولت خانه فرش از برائے او به گسترند و جهت دیدن او و تسلّی خاطرش خود رفت و چوں حالتش را صعب و تباه معائنه فرمود گفت اے برادر من نه می خواستم که ترا به ایں حالت ملاحظه کنم و کام بخش درجواب گفت من نیز نه می خواستم که شمارا به ایں حالت درنظر آورم و معائنه نمایم۔ بعد ازاں پادشاه به آرام گاه خود تشریف آورده هر چهار شاه زاده را امر فرمود که برائے دیدن عم خود به روید۔ چنانچه شاه زاده ها به حکم پدر بزرگ وار رفتند و کام بخش را ملاقات نموده گفتند که جهاں پناه شمارا اکرر نوشتند و آں چه که لازمه بزرگی و نصیحت بود فرمودند و گرامی ایلچی را کشته بر سر حرف خود بودند و به صلح راغب نه گشتند کام بخش در جواب گفت که ما (۳) برادر بعد از پدر بودیم هر چه تقدیر بود به عمل آمد شما چهار برادر بعد از پدر راه مصالحت در پیش خواهند گرفت و محاربه و مجادله کار نه خواهند فرمود و بعد ازآں ودیعت حیات به تقاضی اجل سپرد و پادشاه خلد منزل بعد از رفع فتنه کام بخش از راه بیدر در ۱۱۲۱ھ به برهان پور رسید و صوبه داری دکهن به ذوالفقار خاں مقرر گردید و داؤد خاں بن خضر خاں پنی را به نیابت خود در دکن گزاشت و از بالائے گهاٹ فردا پور حد دکن و از کوتل در حدود هندوستان قرارداد و شاه زاده معزالدین را مخاطب به جهاں دار شاه و محمد عظیم الدین را ملقب به عظیم الشان و محمد رفیع القدر را مه سوم به رفیع الشان و محمد خجسته اختر را معزز به جهاں شاه گردانیده

و نظامت برہان پور بہ میر احمد خاں خافی کہ در وقت حضرت خلد مکان دیوان شاہ زادہ
بیدار بخت بود مقرر فرمود و خود در ماہ شعبان از برہان پور کوچ کردہ عازم ہندوستان شد
و در ماہ مبارک رمضان در کنار نربدا اقامت داشت و در ہمیں سال خبر رسید کہ میرویس افغان
بہ مکر و خدعہ و شیطنت گرگین خاں حاکم قندہار کہ از جانب شاہ سلطان حسین صفوی حکومت
می نمود بہ قتل رسانید و قندہار را متصرف گشت و پادشاہ او را منصب دادہ بہ خطاب
پادشاہ نواز خاں سرفراز گردانید۔ ہم دریں سال گرو نانک کہ سردار سکھاں و کہتر پیست
سر بہ شورش برداشت۔ در سمت پنجاب وزیر خاں فوجدار سرہند در محاربہ آں
شہید گردید۔ ازیں جہت پادشاہ ۱۱۲۲ھ عازم لاہور شد و ابراہیم خاں بن علی مرداں خاں
کہ بہ صوبہ داری کشمیر شدہ بود در باغ سدرہ رحلت نمود و پادشاہ خلد آرام گاہ در خطبہ
بعد از مدح خلفائے ثلاثہ در مناقب حضرت علیؓ افزود۔ ازیں سبب متعصبان بلاد راہ ناہنجاری
در پیش گرفتہ۔ چنانچہ در احمد آباد گجرات خطیب بیچارہ را از ملک حیات آوارہ کردند۔ افاغنہ
آں جا سر بہ شورش برداشتند و در برہان پور ہم گفتگو شد اما بہ خیر گزشت و دریں سال از سبب
فتنہ و فساد تارا بائی زن رام راجہ بن سیوا میر احمد خاں صوبہ دار برہان پور در ماہ صفر کشتہ شد۔
عجب ہنگامہ در دار السرور برپا شد۔ گویا قیامت پدید آمد و در شہر سوائے سید زین الدین خاں
کوتوال و والد مسود اوراق کہ داروغہ توپ خانہ بود و میر احمد خاں ہر دو برائے محافظت شہر
استقامت داشتند و از سبب ایں دو نفر کہ نہایت اہتمام و سعی موفورہ بجا آوردند از فضل الٰہی
شہر سالم ماند و پورجات بیرون قلعہ را آتش دادند و اکثر منصبداران کہ ہمراہ میر احمد خاں

رفته بودند به قید غنیم در آمدند۔ چنانچه از همه کس چیزے مصادره گرفته گزاشت۔ از فدوی خاں بخشی بیست و پنج هزار روپیه مصادره نموده و مع میر احمد خاں و اولاد نوزده کس شربت شهادت نوشیدند و سید شهامت خاں که در عهد حضرت خلد مکان قلعه دار اسیر بود و نیز با اولاد شهادت یافت و ظفر خاں که شیخ اسمٰعیل نام داشت و از عمده هائے شهر بود و اکثر نیابت صوبه داری صوبه داران به او رجوع می کردند و در شجاعت نظیر خود نه داشت در آں روز با زخم گراں خود را به شهر رسانید و غنیم تا دوازده روز محاصره داشت و هر روز با حصار شهر جنگ بود و شیرزه خاں دکهنی که از امرائے دکهن و مخاطب به سید رستم خاں گشته بود و در بالاپور استقامت داشت به جلدی خود را به برهان پور رسانید و شهر را از محاصره خلاصی داد و از حضور به صوبه داری برهان پور سرفراز شد و در اواخر همیں سال غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ در احمد آباد گجرات ودیعت حیات به متقاضی اجل سپرد و در ۱۱۲۳ھ خان خاناں وزیر اعظم با گرو نانک که رئیس سکهاں و نانک پرستاں بود محاربه نمود و سردار سکهاں قلعه چوبین متصل کوه ناهن ترتیب داده بود و دو توپ چوبین بر برج سوار نموده با برقنداز ان و تیر اندازان وغیره با جمعے محصور گردید و خان خاناں به تسخیر او تعین شد۔ با فوج قاهره پادشاهی قریب به کوهے که مقابل آں قلعه بود فرود آمده به تسخیر قلعه پرداخت و ستر سال بندیله که هفت هزاری و هفت هزار سوار و دلیر روزگار بود به انداختن گولهائے بندوق تزلزل تمام در قلعه انداخت و بسیارے از سکهاں در آں روز داخل دار البوار گردیدند و چوں شام شد برد الانچه که بالایش بالاخانه ساخته بودند گلاب و تنباکو فروش را که از قوم کهتری و مشابهت گرو داشت در آں جا گزاشته خود ها از آں محل استوار فرار اختیار نمودند

وچوں صبح شد آفتاب طلوع نمود خان خاناں بہ یورش پرداخت و قلعہ چوبین رانگین وارد میان گرفتہ مفتوح ساخت و کلا یوے مذکور در بالا خانہ مقید گردید و خان خاناں بہ گمان گرود وراتہ ایماد و تحقیق احوال سرگذشت عرض نمودہ نزد پادشاہ خلد منزل فرستاد و شہریار جہاں مدار امر بہ نواختن نوبت و شادیانہ فرمود و سلاطین و امرایان زبان بہ تہنیت و مبارک باد کشودند و بعد از آں ظاہر شد کہ گروے مذکور بدر رفتہ و کلا یوے تنہا کو فروش بہ دست آمدہ۔ خان خاناں خجالت عظیم کشید و غم و الم تمام ازیں رہ گزر بر خاطرش گزشت و سبب دیگر آں کہ قبل از چند روز ایں واقعہ روئے دادہ کہ مہابت خاں پسر خان خاناں با امیر الامرا یعنی ذو الفقار خاں بہادر در دربار بر فرو ائمہ ناخوشی درمیان آمد و خان خاناں را ایں معنی بسیار ناخوش آمد بہ پادشاہ عرضی نمود چنانچہ حضرت خلد منزل در جواب او طرف داری ذو الفقار خاں نمودہ ایں مصرع را دستخط نمودہ نزد خان خاناں فرستاد۔ مصرع

پادشاہ کامراں بود از گدایاں عار داشت

جملۃ الملک از سبب اعتراض پادشاہی و خجالت سرگذشت و عوارض نفسانی عارض ذاتش گردیدہ و خود تش بہ جوش آمدہ بشورے کہ در بینی او واقع شدہ بود سفر آخرت اختیار نمود۔ فی الواقع وزیر صاحب ہمتے بود۔ آں چناں پادشاہے راچنیں وزیرے فیاض و صاحب ہمتے می باید۔ چنانچہ جاگیر منصبدار عربی بیگی از امر انتخواہ شدہ بود منصب دو سہ سواری بہ خان خاناں عرضی گزرانیدہ۔ رباعی

ایا خان خاناں کشور کشائے | گر از من نہ ترسی بہ ترس از خدائے
کہ جاگیر مسکیں غنی را دہی | غنی مال دار است و مسکیں گدائے

برہان فرد جواب آں فی البدیہہ دستخط نمود۔ رباعی

ہر آں کرد ایں کار را بے رضائے  سرش بر تن او نہ ماند بہ جائے
بریدہ و دریدہ بہ باید شکست  ید و جارحہ دست و حلقوم نائے

و بعد از فوت او ہدایت اللہ خاں پسر عنایت اللہ خاں کشمیری بہ نیابت وزارت سرفراز شد و محمد امین خاں با عبدالصمد خاں بہ مہم گرو نایک نامزد فرمود آں ہر دو امیر رفتہ گرو را منہزم گردانیدند و صوبہ داری خاندیس و نصف صوبہ برار بہ امیر الامرا ذوالفقار خاں مقرر گردید و خان مذکور بہ نیابت صوبہ داری مزبور را بہ داؤد خاں پنی مقرر ساخت و داؤد خاں خود بہ برہان پور آمدہ و بعد از آں بہ ہمشیرہ زادہ خود بایزید خاں را نیابت خود داد و ہیرامن بکسریہ را مدار کل گردانیدہ خود بہ دکھن رفت عجب سودائے و عجب بازارے بود و ہمشیرہ زادہ دیگر علاول خاں را بہ صوبہ داری برار مامور ساخت و حضرت خلد منزل دیوانی برہان پور از عزل محمود یار خاں نوازش بہ نور الدین محمد خاں برادر زادہ وزیر خاں عالمگیری عطا فرمود و دریں سال میان پادشاہ و علمائے لاہور بر سر مذہب منازعہ واقع شد و در بنگالہ فساد میرزا رضی کہ مدت مدید در برہان پور بہ خدمت داروغگی داغ تصحیحہ و خدمات دیگر مامور بود و بعد از آں بہ حیدر آباد رفتہ از سببے در قید کام بخش درآمدہ و بعد از خلاصی نزد حضرت خلد منزل آمدہ مخاطب بہ رعایت خاں گردید و ظاہر شد کہ خود را بہ سند تغلب قلعہ دار رہتاس نمودہ و فرمان بیاضی بہ نام خود ساختہ بر قلعہ عروج کردہ در آں جا رسیدہ خود را موسوم بہ غالب شاہ گردانیدہ خروج نمود و از ایں خبر خلد منزل بہ شاہ زادہ فرخ سیر کہ در بنگالہ بہ نیابت پدر خود

عظیم الشان سرفراز بود اعتراض فرمود و شاہزادہ بیدار بخت پرداخت او را نمودہ پنج ہزاری
کردہ لاچین بیگ قلماق را با فرمان پادشاہی برائے گرفتن فرمان بر سر دروازہ قلعہ رسیدہ
لاچین بیگ او را غافل نمودہ و کارد جہاں فرسا از کمر خود کشیدہ بہ شکم او فرو بردہ و کارش
بہ ساخت و قلعہ بہ تصرف پادشاہی درآمد و در ۱۱۲۴ھ بیستم شہر محرم الحرام حضرت خلد منزل
بہ مرض ہیضہ دنیائے فانی را وداع نمودہ بہ لقائے سرائے عقبیٰ کمر بستہ وارد دار السلام شد
و آں حضرت را چہار پسر بود و وکیلش آصف الدولہ اسد خاں و وزیرش خان خاناں و پس
از وے ہدایت اللہ خاں وزارت بہ نیابت می کرد و بعد از فوت پادشاہ خلد منزل (۲) شاہزادہ
جہاں دار شاہ و رفیع الشان و جہاں شاہ باہم اتفاق کردہ بہ جنگ عظیم الشان کہ از سایر
شاہزادہ ہا بہ مال و شوکت فزونی داشت کمر بہ محاربہ بستند و امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر
رفیق ایں ہر سہ (۳) برادر نام دار و با عظیم الشان امرائے دیگر مثل شاہ نواز خاں صفوی و
اسلام خاں رضوی و مہابت خاں و خان زمان خاں پسر خان خاناں وغیرہ موافقت نمودند
و مدت ہجدہ روز جنگ مورچال بود۔ بہ تاریخ ہشتم صفر روز پنجشنبہ جنگ عظیم بہ وقوع پیوست
و عظیم الشان بہ قتل رسید و اکثر امرا مثل شاہ نواز خاں صفوی و رضوی خاں پسر اسلام خاں وغیرہ
کشتہ شدند و بعد از انفصال مقدمہ عظیم الشان امیر الامرا ذوالفقار خاں بہادر با جہاں دار شاہ
بیعت نمودہ در میان ہر سہ (۳) برادر مقدمہ برہم خوردہ بہ محاربہ انجامید۔ نوزدہم صفر
جہاں شاہ کشتہ شد و بیستم شہر صفر رفیع الشان قتیل گردید۔

ابو الفتح محمد معز الدین جہاں دار شاہ ولادتش در ۱۰۷۱ھ واقع شد۔ پادشاہے

بود کہ ہمیشہ بہ عیش و عشرت اشتغال نمودہ پروائے امور ملکی و مالی نہ داشت و اختیار خود
بہ لعل کنور کنچنی دادہ بود و بعد از کشتہ شدن ہر سہ(۳) برادر بر تخت سلطنت جلوس فرمود۔
امیر الامراء ذوالفقار خاں بہادر نصرت جنگ رستم دل خاں را کہ غازی خاں خطاب یافتہ بود
با مخلص خاں بہادر شاہی بہ قتل رسانید۔ سکہ و خطبہ اش در تمام ممالک ہندوستان رائج گردید
بغیر از بنگالہ از سبب محمد فرخ سیر حکمش جاری نہ گشت و بہ خلاف دستور تیموریہ آصف الدولہ
را دوازدہ ہزاری و وکالت کل و امیر الامراء ذوالفقار خاں بہادر را بہ منصب نہ ہزاری و تفویض
وزارت دیوان اعلیٰ و علی مراد کوکل تاش خاں خطاب داشت بہ منصب ہشت ہزاری و
بہ خطاب خان جہاں بہادر کوکل تاش و بہ خدمت میر بخشی گری و رضا قلی خاں بہ منصب
ہفت ہزاری و بہ خطاب شجاعت خاں و بہ خدمت میر آتشی مقرر گشتند و ہر کسے کہ خواست
و ہر منصبے و خدمتے کہ تلاش نمود موافق خواہش خود بہ عمل آورد و کلاونت و قوالان در عمل
آں پادشاہ عیش دست گاہ بہ مناصب سہ(۳) ہزاری و چہار ہزاری عروج کردند و لشکر
فراواں جمع شد و از لاہور عازم شاہ جہان آباد گردید و محمد فرخ سیر پسر عظیم الشان کہ در
بنگالہ بود و پادشاہ خلد منزل اورا بہ حضور طلبیدہ بود بہ عظیم آباد پٹنہ رسیدہ می خواست کہ
بہ حضور برسد کہ خبر واقعہ جد بزرگ وارش شنیدہ ہماں جا رحل اقامت انداختہ متوقف
گردید و بعد از وصول خبر کشتہ شدن عظیم الشان بر تخت نشست و حسین علی خاں بارہہ کہ
صوبہ دار پٹنہ بود با خود رفیق گردانید و حسن علی خاں ناظم صوبہ الہ آباد عرض داشت بہ جناب
جہاں دار شاہ نمود کہ محمد فرخ سیر نزدیک است و فدوی تاب مقاومت او نہ دارد اگر از

اردوے معلی بہ زودی روانہ ایں دیار می شوند فدوی متابعت اختیار می نماید و در آں ایام شجاع الدین محمد خاں خزانہ از بنگالہ برائے حضور می آورد حسن علی خاں در ہماں جا باز داشت و عرضی بار دیگر بہ محمد فرخ سیر نوشت کہ اگر حضرت خود بہ دولت زود بہ رسند بندہ متابعت شما اختیار می نمایم محمد فرخ سیر از پٹنہ کوچ نمودہ بہ الہ آباد رسید و حسن علی خاں را با خود رفیق ساختہ بہ اتفاق ہر دو برادر نامدار یار ہمہ و امیر خاں پسر امیر خاں کہ عزیز اللہ خاں خطاب داشت و خواجہ عاصم کہ اشرف خاں خطاب یافتہ بود یعنی خان دوراں و احمد بیگ کہ بعد ازاں غازی الدین خاں شدہ بود در روانہ دارالخلافہ گردید و سربلند خاں کہ محمد رفیع نام داشت برادر زادہ بشارت خاں و پسر میرزا افضل مقتدی خاں پیش از آمدن محمد فرخ سیر پیش جہاں دار شاہ رفتہ و بہ صوبہ داری احمد آباد گجرات سربلند گردید و با سپاہ خود روانہ آں سمت شد و جہاں دار شاہ بعد از استماع حرکت محمد فرخ سیر از پٹنہ اعز الدین پسر خود را با فوج فراواں قریب پنجاہ ہزار سوار بمقابل محمد فرخ سیر مقرر کردہ رخصت فرمود و خواجہ حسین خاں برادر کوکل تاش خاں را ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و مخاطب بہ خان دوراں نمودہ با توپ خانہ آتش بار بہ رفاقت شاہ زادہ روانہ ساخت و نواب چین قلیچ خاں بہادر پسر غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ را کہ دراں روز ستمال ساختہ بہ مدد شاہ زادہ از عقب روانہ فرمود و نواب بہ اکبر آباد رسیدہ و از طرف محمد فرخ سیر سید عبداللہ خاں و حسین علی خاں و خواجہ عاصم و احمد بیگ از ہمراہیان چھبیلا رام کہ فوج دار کٹرہ جہان آباد بود و علی اصغر خاں پسر کار طلب خاں بہادر شاہی کہ بہ فوج داری اٹاوہ امتیاز داشت دست از رفاقت اعز الدین برداشتہ

خود را به محمد فرخ سیر رسانیدند و اعزالدین اواخر شوال نزدیک کچهوه لشکر اقامت انداخته
لشکر را حکم خندق کندن و مورچال بستن فرمود و محمد فرخ سیر حسین علی خاں را ہراول نموده
سرداری دست راست مقرر نمود و سادات خاں میر بزرگی با چہار پسر امیر خاں و مخلص خاں که
محمد علی خاں خلد مکانی باشد حواله نمود و سرداری دست چپ به علی اصغر خاں و چھبیلا رام تفویض
فرمود۔ بدوں آں که خود سوار شود حسین علی خاں و امرائے دیگر طرح جنگ انداختند و از پہر روز
برآمده تا سه (۳) پہر شب جنگ توپ خانه بود و بر فوج اعزالدین پادشاه توپ ہای زدند و
دست راست و چپ جنگ ہا در میان آمد تا آں که کار بر اعزالدین تنگ گردید۔ پہر شب باقی مانده
شب بیست و نہم شہر مذکور اعزالدین به اتفاق حسین خاں خیمه و خرگاه و اموال را گزاشته راه
فرار پیش گرفت و غنایم اموال بسیار به دست لشکریان محمد فرخ سیر پادشاه در آمد و
اعزالدین به حال تباه خود را به اکبر آباد رسانید و نواب چین قلیچ خاں بہادر مصلحت در آں
دانسته که او را تا حکم رسیدن جہاں دار شاه نگاه دارد و در ہماں چند روز جہاں دار شاه
نیز قریب اکبر آباد رسید و محمد فرخ سیر کوچ به کوچ از راه قنوج عازم شاه جہان آباد شد
و بعد از قطع منازل نزدیک سرائے محرم خاں که آں طرف جمنا ست نزول اجلال فرمود۔
جہاں دار شاه از اکبر آباد گزشته و بر گھاٹ سموگڈھ دایره نموده بر جنوب اکبر آباد امر بستن پل
فرمود و چوں پل بسته گردید خواست که عبور نماید محمد فرخ سیر حسین علی خاں و چھبیلا رام را
با فوج سنگیں به مقابل جہاں دار شاه ارسال داشت که کسے بر داعیه او اطلاع نه شود و خود
مقابل سرائے روزبہان پایاب از گھاٹ سیامی عبور نمود و چوں ایں خبر به سمع جہاں دار شاه

رسید از آں جا کوچ نمودہ مقابل فوج محمد فرخ سیر دایرہ نمودہ خیمہ و بنگاہ محمد فرخ سیر نہ رسیدہ بود و شدت سرما و باد بہ مرتبہ اتم بود و شب شامیانہ استادہ نمودہ و قناتے کشیدہ بود چنانچہ طناب قنات را امرایان بہ دست خود گرفتہ بودند۔ دریں ضمن عرضی حسن علی خاں کہ مخاطب بہ سید عبداللہ خاں گشتہ بود و ہراولی فوج متعلق بہ او بود رسید کہ قرار چنیں یافتہ کہ فوج جاٹ کہ چہار ہزار سوار اند بہ لشکر شب خوں آرند۔ محمد فرخ سیر از استماع ایں خبر طلایہ فرستاد و بہ خبرداری اشتغال نمود و چوں شب آخر شد ہر دو فوج موافق قابوے خود جویائے تردد جنگ بودند و سیزدہم ماہ ذی حجہ بعد از دو پہر و کسرے فوج ہا باہم مقابلہ روے داد و مقدمۃ الجیش محمد فرخ سیر حسین علی خاں و حسین علی خاں بودند و دست راست اشرف خاں والا شاہی یعنی خان دوراں و داؤد خاں و دست چپ علی اصغر خاں و چھبیلا رام متصل فیل محمد فرخ سیر امیر خاں و سادات خاں و پسر آتش بودند و فتح علی خاں ہمشیر زادہ حسین علی خاں داروغہ توپ خانہ محمد فرخ سیر شروع در توپ اندازی نمودہ و در آں تردد و جاں فشانی نمودہ کشتہ شد و حسین علی خاں بہ کمک او پرداختہ تا بہ جائے او خود را بہ رساند زین الدین خاں پسر کمال الدین خاں و میرزا حسن بیگ اعظم شاہی کہ مخاطب بہ صف شکن خاں گشتہ بود و سمور خاں از فوج محمد فرخ سیر بہ قتل رسیدند و حسین علی خاں از فیل بہ زیر آمدہ جنگ دلیرانہ نمودہ زخم گراں برداشتہ بر زمیں افتاد و سید عبداللہ خاں کہ در عقب حسین علی خاں بود محمد خاں بنگش را ہمراہ گرفتہ دست راست شدہ و ذوالفقار خاں را دست چپ گزاشتہ مایل بہ قفائے قول جہاں دار شاہ در آمدہ تیر اندازی نمودند۔ از دست چپ علی اصغر خاں زخمی شدہ برگشت

وکوکل تاش خاں بہ وصول گولی بندوق روح از قالب تہی نمود چھبیلا رام کہ نشان او در فوج
کوکل تاش خاں ماندہ بود پا قائم نمودہ و امیر خاں بہ کمک او رسیدہ دریں دار و گیر جانی خاں
از طرف جہاں دار شاہ کشتہ شد و فرزند خاں پسر سادات خاں از جانب محمد فرخ سیر
زخم گولی و تیر برداشت۔ دریں ضمن سید عبداللہ خاں بہادر خود را قریب بہ قول جہاں دار شاہ
رسانید و جہاں دار شاہ تاب مقاومت نہ آوردہ متصل فوج کوکل تاش خاں آمد و چوں
از قتل کوکل تاش خاں مطلع شد مع لعل کنور و بہ اغوائے او فرار اختیار نمود و ذوالفقار خاں
با چہار پنج ہزار سوار قریب چہار پنج گھڑی بعد از فرار جہاں دار شاہ استادہ بود۔ عبدالصمد خاں
بہ ذوالفقار خاں گفت کہ بالفعل با محمد فرخ سیر زیادہ از چہار صد سوار نہ ماندہ باید کہ او را
از میان برداشت و اگر خود پادشاہ شوید اول احقر بہ شما بیعت می کنم۔ ذوالفقار خاں
گفت کہ نمک حرامی از ما مردم نہ شدہ و نہ خواہد شد۔ بعد از انتظار بسیار ذوالفقار خاں
بہادر نیز عازم شاہ جہان آباد شد و در عرض راہ با جہاں دار شاہ دوچار شدہ بہ اتفاق
بہ شاہ جہان آباد رسیدند و بہ خانہ نواب اسد خاں بہادر آمدند۔ ذوالفقار خاں خواست
کہ فتنۂ دیگر برپا کند و معزالدین را ہمراہ گرفتہ بہ دکھن رود و نواب آصف الدولہ برایں معنی
ہم داستاں نہ گشتہ معزالدین و ذوالفقار خاں بہادر را مقید ساخت و بعد از انقضائے
جنگ حسین علی خاں بہادر را کہ درمیان زخمی ہا بود از میدان جنگ برداشتہ بر پالکی سوار
نمودہ داخل لشکر ساختند و فیل کہ اعزالدین برآں سوار بود بہ دست آوردہ از نظر پادشاہ
گزرانیدند و اعزالدین زبان بہ مبارک باد پادشاہت کشود و محمد فرخ سیر او را در آغوش

مہربانی کشیدہ بہ طریق نظربند ہمراہ گرفت و صبح روز پنجشنبہ چہاردہم ذی حجہ بہ خیمہ حسین علی خاں رفتہ عیادت پرسی نمودند و سید عبداللہ خاں بہادر و نواب نظام الملک و محمد امین خاں را بہ تعاقب جہاں دار شاہ و ذوالفقار خاں بہادر روانہ نمود و سید عبداللہ خاں بہادر وغیرہ رفتہ بہ ضبط اموال و بندوبست شاہ جہان آباد پرداختند و خانہ بہ خانہ امرایان چوکی نشانیدند و پادشاہ خود نیز کوچ فرمودہ چہاردہم محرم الحرام ۱۱۲۵ھ داخل دیرہ بارہ پولہ شدند۔

محمد فرخ سیر پادشاہ شہریارے نیکو اطوار و جہاں دارے بود با فر و شان و اقتدار۔ در ذی حجہ ۱۱۲۴ھ بر تخت مستقر الخلافہ اکبرآباد جلوس نمود و بعد از تہیہ سفر عازم شاہ جہان آباد گشت و در بارہ پولہ آصف الدولہ بہادر اسد خاں آمدہ ملازمت نمود و حقیقت جہاں دار شاہ و ذوالفقار خاں و مقید بودن آں ہا عرض نمود و ذوالفقار خاں را نیز آوردہ ملازمت فرمود۔ بعد از ساعتے اسد خاں را بہ ڈیرہ او رخصت فرمود و از سبب مکر ہدایت اللہ خاں کشمیری کہ خط پادشاہ بیگم یعنی زینت النساء بیگم بنت عالمگیر پادشاہ را سابق ساختہ پیش پادشاہ مرحوم فرستادہ بود تا ذوالفقار خاں بہادر در قید حیات باشد شما را بہ جز نام از سلطنت بہرہ نہ خواہد بود و پادشاہ بموجب فرمودہ عمہ بزرگ وار بر قتل ذوالفقار خاں عازم بود و بعد از رفتن اسد خاں خلوت فرمود و بعد از آں خود بر خواستہ رفتند و لاچین بیگ مامور بہ تسمہ انداختن و کشتن ذوالفقار خاں شد و آمدہ کار آں امیر با حشمت و جاہ را بہ ساخت و شب سیف اللہ خاں بخشی تن جہاں دار شاہ را از بارہ پولہ بردہ شربت خوش گوار مرگ را بہ مذاق او نیز رسانید و سر او را بر چوب نیزہ برداشتہ از نظر پادشاہ گزرانیدند و میت ذوالفقار خاں

سنہ (۳۱) روز افتادہ بود و بعد از آں بہ موجب حکم پادشاہ در بطن خاک نہاں نمودند و پادشاہ در شاہ جہاں آباد داخل شدہ بر تخت طاؤسی جلوس فرمود و اول حسن علی خاں بہادر را مخاطب بہ سید عبد اللہ خاں نمودہ بودند ملقب بہ یمین الدولہ قطب الملک سید عبد اللہ خاں بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یا وفا بہ خدمت وزارت دیوان اعلیٰ و سید حسین علی خاں بہادر را ملقب بہ امیر الامرا بہادر فیروز جنگ سپہ سردار ساختہ بہ خدمت میر بخشی گری و محمد امین خاں را مخاطب بہ اعتماد الدولہ محمد امین خاں بہادر نصرت جنگ گردانیدہ بہ خدمت تن بخشی و میرزا جعفر شیرازی مخاطب بہ تقرب خاں بہ خدمت خاں سامانی مقرر گشت و معتمد خاں کہ میرزا محمد باقر نام داشت بہ خدمت دیوانی خالصہ تقرر یافت و اسلام خاں بہادر رضوی بہ خدمت میر توزکی و دار وغگی خاص جلو مقرر گردید و امیر خاں بہ خدمت قوربیگی و دار وغگی قورخانہ امتیاز یافت و صوبہ داری دکن بہ نام نواب چین قلیچ خاں بہادر کہ در عہد حضرت خلد منزل خطاب خان دوران خاں یافتہ بود مخاطب بہ نظام الملک بہادر فتح جنگ گردانیدہ مقرر ساخت و صوبہ داری احمد آباد گجرات بہ داؤد خاں کہ در دکن نائب ذوالفقار خاں بود تفویض یافت و دیوانی برہان پور از عزل نور الدین محمد خاں بہ محمد عاقل خاں شد و بیوتاتی برہان پور بہ علی امان خاں و بخشی گری برہان پور بہ قدوی خاں مقرر شد و ایں ہا خود را پیشتر از نواب نظام الملک بہ برہان پور رسانیدند و ظفر خاں کہ خواجہ احمد نام داشت جنازہ عظیم الشان را حوالہ نمودند کہ در دکہن بردہ نزدیک حضرت خلد مکان مدفون سازد و در ہماں نزدیکی جشن ہدایت اللہ خاں و شاہ قدرت اللہ بود و سیدی قاسم حبشی را بہ تسمہ لاچین بیگ کہ خطاب بہادر دل خاں یافتہ بود رسانیدند۔

ازیں جہت رعب وہیبت آں پادشاہ دردل ہا عظیم قرار یافت وآوازہ وطنطنۂ شاہیش درگوش
دور ونزدیک رسید ونواب نظام الملک از شاہ جہان آباد کوچ نمودہ بہ دکہن تشریف آوردند
و بایزید خاں ہمشیرہ زادہ داؤد خاں را از صوبہ داری برہان پور تغییر نمودہ بہ شکر اللہ خاں پسر
عاقل خاں مقرر گردانیدند۔ مرد نیک ذات عالی صفات بود ودر اواخر سال بہ دیوانی دکہن معہ
دیوانی برہان پور از تغییر دیانت خاں و عاقل خاں بہ حیدر قلی خاں اسفرانی کہ میرزا محمد رضا
نام داشت مقرر فرمودہ واختیار عزل ونصب خدمات جزو کل بہ او مقرر نمودند واو در دیوانی
دکہن ضبط قرار واقعی نمود واز حضور بیوتاتی برہان پور از عزل علی امان خاں بہ قاسم علی خاں
شیرازی مقرر شد ودر ۱۱۲۶ھ میر مرتضےٰ پسر میر سید علی برادر معتمد خاں ایلچی از جانب
شاہ صفوی بہ حضور آمدہ ملازمت پادشاہ نمود از دبدبہ وطمطراق عجیب وارد شد و تقرب خاں
خان ساماں بہ تجمل وزینت تمام بہ استقبال او رفتہ۔ برائے تماشائے ورود ایلچی کثرت خلائق
وازدحام مردم بسیار بود وسوغات وتحائف بسیار از نظر پادشاہ گزرانید۔ امرا در تعجب بودند۔
از سبب بعضے غمازاں درمیان پادشاہ وہر دو برادر یعنی قطب الملک وامیر الامرا خصومت
واقع شد۔ سادات از سبب قرب میر جملہ معظم خاں خان خاناں کہ قبل از آں بہ خطاب
عبداللہ خاں پیش از آں شریعت اللہ خاں بود وقرب صمصام الدولہ خان دوراں
برآشفتہ باہم عداوت بہم رسانیدند وازیں سبب بسیار منازعہ ومجادلہ واقع شد وآخر مصلحت
برایں شد کہ میر جملہ در حضور نہ باشد وامیر الامرا بہ جائے دیگر رود۔ بنابر صوبہ داری دکہن از
عزل نواب نظام الملک امیر الامرا حسین علی خاں بہادر مقرر گردیدہ صوبہ داری عظیم آباد بہ میر جملہ

عطا فرمودند و بهر دو امیر به تعلقه خود روانه شدند و پیش از وصول امیر الامراء نجابت خاں تیموری که از عزل شکر اللہ خاں صوبہ دار برہان پور شده بود او را به نیابت صوبہ داری دکھن مقرر نمودند و او در خجسته بنیاد در رفته دخیل کار شد و نواب نظام الملک از خجسته بنیاد بر آمده در کنار دریائے تاپتی اقامت داشتند و نجابت خاں نیابت صوبہ داری برہان پور به شریف بیگ خاں داده بود۔ نواب نظام الملک او را ایے دخل نموده به ظفر محمد خاں مقرر فرموده روانه دار الخلافه گردیده و کنکائی مرہٹہ آمده شہر برہان پور را محاصره نمود و ظفر محمد خاں تردداتِ مردانه به ظهور رسانید و بیرون شہر مکرر محاربات دست داد و پادشاه مرحوم صوبہ داری برہان پور به داؤد خاں داده در گجرات فرمان به او رسید و او خود را به برہان پور رسانید و در ماه جمادی الآخر داخل شہر شد و کنکائی مرہٹہ فرار اختیار نمود و بعد از چندے پادشاه به داؤد خاں فرمان فرستاد و او را به حرب حسین علی خاں تحریص و ترغیب نمود و مکرر در ایں باب فرامین رسید و حسین علی خاں ہشتم شہر شعبان المعظم به برہان پور رسید و متصدیان برہان پور مثل میر اعظم نائب دیوان و قاسم علی خاں بیوتات و علی یار خاں بخشی و محمد انوار اللہ خاں کروره به استقبال حسین علی خاں امیر الامراء شتافتند و حیدر قلی خاں دیوان دکھن احمال و اثقال خود را از خجسته بنیاد ہمراه گرفته به برہان پور آمده کنار نہر تاپتی نزدیک محل ہائے مہابت خاں فرود آمده با امیر الامراء ملاقات نموده مرخص گشته نزد پادشاه رفت و چندگاه حکیم محمد تقی اصفہانی که ساکن ایلچ پور بوده به نیابت او قیام می نمود و بعد از یک ماه امیر الامراء حکیم محمد تقی را معزول نموده دیوانی دکھن به علی نقی خاں پسر دیانت خاں ارزانی داشت و داؤد خاں را مردم شہر به ہزار مکر و حیله بر آورده و او در بہادر پوره ڈیره نمود

و مردم شهر به خوشی وقتی تمام امیرالامرا را در شهر آوردند و تا یک ماه در میان او و داؤد خاں پیغام بود و هر چند که نصائح دل پذیر از جانب امیرالامرا به عمل آمد اصلا داؤد خاں بدون جنگ قبول نه نمود و بالآخر امیرالامرا نهم رمضان المبارک در عین شدت بارش به قصد حرب داؤد خاں برآمد و یازدهم رمضان حرب عظیم واقع شد۔ با امیرالامرا قریب بیست هزار سوار بود و داؤد خاں زیاده از پنج هزار سوار نه داشت۔ حربے نمود که مردم داستان تهمتن و روئین تن را فراموش کردند و هر تیرے که به هر کس زد تا سوفار پنهاں نمود۔ درین حرب اکثر لشکر امیرالامرا رو به گریز آوردند و رستم خاں گرجی و بسالت خاں که سلطان نظر نام داشت و دیگرها به قتل رسیدند و از طرف داؤد خاں هیرامن بکسریه که نائب مناب و مدار المهام بود کشته شد و بارش غریبے درآں روز بود۔ آخر الامر از گولی بندوق و ضرب چند تیر مسافر دیار عدم گردید و درین جنگ میر مشرف که در زمرهٔ امرائے حسین علی خاں بود زخمی گشت ازیں جهت امیرالامرا ملول بود۔ شادیانهٔ فتح و نصرت در لشکر حسین علی خاں به نوازش درآمد و عجب غارتے در لشکر داؤد خاں رو داد که مردم اجلاف و فرومایه بدرهائے اشرفی از اردوئے داؤد خاں به غارت بردند و مدت ها به تحقیق و تفتیش آں گذشت و مردم بسیار اشرفی ها را ربودند و البته[1] را هضم شد و بعد از فتح جسد داؤد خاں سرنگوں نموده و ریش و بروت او را تراشیده و رویش را سیاه نموده به فیل آویخته در شهر و بیرون شهر گردانیدند و ساکنان بلده برهان پور از ظلم آں افغان و بکسریه بے ایمان خلاصی یافتند و امیرالامرا [۲] رو به بیرون شهر دائره نموده پانزدهم رمضان داخل شهر شده دیوانی برهان پور به طالب علی خاں مختاری مقرر فرمود

و نجابت خاں را نزد خود طلب داشته و سید اسد اللہ خاں عمہ زادہ خود مع فیروز علی خاں کہ
خال نسبتی او می شد بہ خجستہ بنیاد ارسال داشت و صوبہ داری برہان پور را بہ برادر خود سیف الدین
علی خاں مقرر فرمود و خود نیز در اوائل ماہ ذی حجہ عازم خجستہ بنیاد گردید و راجہ محکم سنگھ را
مدار المہام امور خود ساخت و فیروز علی خاں را از انتقال عبد الرحمن خاں بن اسلام خاں رضوی
بخشی صوبہ جات دکہن مقرر فرمود و بیرم خاں بن روح اللہ خاں بن خلیل اللہ خاں نعمت اللہی را
از تغیر منصور خاں روز بہانی داروغہ توپ خانہ دکہن مقرر نمود و درین سال گرو نانک را
عبد الصمد خاں دست گیر نمودہ نزد پادشاہ فرستاد و در قفس آہنی محبوس گردید و دیگر احوال
او معلوم نہ شد و در حضور حیدر قلی خاں متصدی بندر سورت شدہ روانہ شد و در آں جا
بہ ضبط و نسق تمام کارگزاری نمود و در سنہ ۱۱۲۸ھ تقرب خاں خان ساماں کہ بعد از فوت معتمد خاں
دیوان خالصہ نیز شدہ بود بہ سبب مرض دق و سل بہ دار البقا خرامید و خان سامانی بہ محمد یار خاں
بن بہمن یار خاں بن آصف خاں مقرر شد و امیر الامرا خود سیف الدین علی خاں را از سبب
فدوی محمد خاں سندہی کہ بہ او خفت رسانیدہ بود معزول گردانیدہ بہ سید اسد اللہ خاں
مشہور بہ نواب اولیا تفویض نمود و راجہ محکم سنگھ را برائے تنبیہ منفا سیر با فوج عظیم
بہ سمت ستارہ ارسال داشت و راجہ مذکور اکثر غنیم لئیم را گوشمالی می داد و پادشاہ
مرحمت خاں بن امیر خاں را فوج داری قلعہ ماندو دادہ رخصت فرمود۔ او بر تعلقہ خود آمدہ
عمل و دخل قرار واقعی نمود و در سنہ ۱۱۲۹ھ درمیان امیر الامرا حسین علی خاں بہادر و غنیم بہ استصواب
محمد انور خاں و سنکرا ملہار مصالحت شد۔ بہ ہر تقدیر از تغیر سید اسد اللہ خاں صوبہ داری

برہان پور بہ جان نثار خان کہ در حضور مقرر گشتہ بود عمل دادند و او پسر خود را داراب خان کہ دختر زادہ خان جہان بہادر کوکلتاش عالم گیری باشد نائب نمودہ و صاحب اختیار امور او فدوی محمد خان سند ہی بود و در سنہ ۱۱۳۰ھ پادشاہ مرحوم محمد مراد کشمیری را کہ وکالت خان خطاب داشت بہ مرتبہ بلند رسانید و رتبہ او را بہ مراتب امرائے دیگر ساخت و رکن الدولہ اعتقاد خان خطاب داد و او را امر بہ جلوس کہ ضابطہ پادشاہان ہند نیست فرمود۔ ازین جہت درمیان پادشاہ و سید عبداللہ خان غبار نقار مرتفع گردید و پادشاہ خواست کہ عبداللہ خان را از معمورہ عالم بہ مطرح خاک رساند و او از قوت سپاہ و تدبیر خود بہ انگاہ داری می نمود حقیقت احوال بہ برادر خود امیر الامرا نوشت و حسین علی خان جان نثار خان را از صوبہ داری برہان پور معزول نمودہ بہ برادر خود سیف الدین علی خان مقرر نمود و او پیشتر آمدہ انوار اللہ خان را کہ از انتقال طالب علی خان مرحوم دیوان و صوبہ شدہ بود نائب نمودہ بہ سمت نربدا رواں شد و امیر الامرا خود از دکھن با سپاہ گراں قریب پنجاہ ہزار سوار از خود و فوج مرہٹہ بہ سرداری بالاجی بشوناتھ عازم ہندوستان شد و آثار بغی و عداوت او با پادشاہ اظہر من الشمس گردید و در ماہ ربیع الاولی سنہ ۱۱۳۱ھ نزدیک شاہ جہان آباد رسید و درمیان ہر دو برادر ملاقات واقع شد و باہم در اخذ پادشاہ مصمم و یک جہت شدند و بعضے امرا نیز بہ آن ہا رفیق گشتند و بہ تدبیر بند و بست قلعہ را از خود نمودند و در ماہ ربیع الآخر حسین علی خان داخل قلعہ شد و بعد از ملازمت پادشاہ برخواستہ بہ محل سرا رفت۔ پردہ از روئے کار برداشتہ بعضے از خویشان خود را بہ اندرون حرم فرستاد و پادشاہ را از محل سرا بہ ظلم تمام برآوردند دست گیر نمودند

دمیل در چشم جہاں بین آں پادشاہ کشیدند و بعد از عاطل گردانیدن از نور باصرہ در قلعہ ارک محبوس ساختند و

رفیع الدرجات بن رفیع الشان بن شاہ عالم را بر تخت نشاندند و نواب

نظام الملک بہادر فتح جنگ را صوبہ داری مالوہ مقرر شد و مبارز الملک سر بلند خاں را بہ صوبہ داری کابل نامزد ساختند و سنکرا ملہار مرہٹہ کہ در عہد حضرت خلد مکان ملازمت نمودہ بود پایہ او را بلند ساختہ و صاحب اختیار دکھن نمودہ فرستادند و محمد[۲] انوار اللہ خاں را بہ صوبہ داری برہان پور ممتاز گردانیدہ ہمراہ سنکرا ملہار بہ اتفاق بالاجی بسوناتھ مرخص نمودہ ہر سہ[۳] روانہ دکھن شدند و سنکرا ملہار بہ دکھن آمدہ بہ ضبط تمام مستولی شد و کشن راؤ پسر خود را نزد سید عالم علی خاں گذاشتہ خود نزد ساہو راجہ رفتہ شرط چند درمیان آوردہ بہ خجستہ بنیاد برگشت و محمد انوار اللہ خاں بہ خجستہ بنیاد رفتہ و ملازمت سید عالم علی خاں نمودہ بہ برہان پور داخل شد و نواب نظام الملک نیز بر تعلقہ صوبہ داری خود داخل اجین گردید و ہر دو برادر یعنی قطب الدولہ و امیر الامراء بہ کوری و حبس آں پادشاہ مظلوم قناعت نہ نمودہ عدم او بر وجود ترجیح داز شدت عداوت و قساوت قلب مسموم ش نمودند و رفیع الدرجات کہ نام او بہ سلطنت اطلاق می شد و آزار نیز داشت در ہماں چند ماہ جہان فانی را وداع نمودہ مقیم سرائے عقبیٰ گردید و بعد از فوت او برادرش را

رفیع الدولہ المخاطب بہ شاہ جہاں نمودہ بر تخت ہندوستاں جلوس فرمود۔ دریں ضمن در اکبر آباد شورش نیکو سیر پسر سلطان اکبر بن عالم گیر خلد مکاں بلند شد و حقیقت این است

که صفی خان بن صفی خان بن اسلام خان رضوی قلعه دار اکبرآباد بود؛ بیدکه دریں وقت شاید زمانه به طالع اور رجوع کند به نواب نظام الملک و راجه جے سنگھ نامه ها نوشت و از آں ها استمداد طلب نموده شاه زاده را به تخت اکبرآباد نشانید و ایں آوازه به گوش هر دو برادر رسید می خواستند که از شاه جهان آباد برآیند که واقعه رفیع الدرجات درمیان آمد۔ بعد از جلوس شاه جهان با لشکر زیاده از چند و چوں عازم اکبرآباد شدند و قلعه را مرکز وار محاصره نمودند و چند گاه رسل و رسائل گولهائے توپ و ضرب زن و عراده درمیان بود و حیدرقلی خان که درهماں اوان از گجرات با فوج خود رسیده بود دریں جنگ از جانب سادات سعی ها نمود اما به جنگ مفتوح نه شد آخر با هزاری قلعه ساخته قلعه را به تصرف درآوردند و با صفی خان که برادرش اسلام خان بهادر رضوی بے اعتدالی ها نمودند۔ نیکوسیر را مع برادر زاده اش به قلعه سلیم گڑه فرستاده مقید نمودند و رفیع الدوله نیز در ماه شوال المکرم به اجل طبعی در اکبرآباد عزم سفر عقبیٰ نموده درگزشت۔

ناصر الدین روشن اختر محمد شاه پادشاه بن خجسته اختر جهاں شاه بن شاه عالم محمد معظم پادشاه بر تخت هندوستان نشست۔ پادشاهے بود ستوده خصلت حمیده سیر و شهریارے موصوف به کثرت حلم و بلندی اختر و در قدرشناسی و ترحم ثانی خود نه داشت۔ روز یکشنبه پانزدهم ذی قعده سنه ۱۱۳۱ه بر تخت اکبرآباد جلوس نمود و سادات صاحب اختیار بودند و آں حضرت را از پادشاهی بجز نامے نه بود و دریں سال دانا بهادر که گرد هر بهادر خطاب یافته بود برادر زاده چهبیلا رام ناگر در اله آباد صوبه دار بود لیکن اختیار نمود۔

هر دو برادر حیدر قلی خان را بر سر او فرستادند و حیدر قلی خان به حسن تدبیر گرد هر بهادر
را در اطاعت آورده به ملازمت پادشاه سرفراز گردانید و فدوی خان که آقا فاضل نام
داشت و مردم اصفهانی بود از انتقال ضیاء الدین خان به دیوانی دکهن سربلند شد و
خود را به خجسته بنیاد رسانیده دخیل کار شد - و نواب نظام الملک که در اجین بود سپاه
زیاده نگاه داشته در سنه ۱۱۳۲ھ به بند و بست واقعی پرداخته هنوز هفت هشت ماه در آن
صوبه جا گرم نه نموده بود و رای امیر الامرا بر آن قرار گرفت که خود را ازین دغدغه فارغ سازد
و غافل از آن بود نواب نظام الملک استنباط این معنی نموده مرحمت خان سادات که
قلعه دار و فوجدار ماندو بود تغییر نموده به بیگلر بیگی خان داده باخود رفیق ساخت - درین
ضمن آمد آمد سید دلاور خان بخشی حسین علی خان بهادر مسموع نموده نواب نظام الملک
از موضع کابته کوچ نموده به موضع سانوه بر نزول اجلال فرموده کوچ به کوچ متوجه دکهن شد
و قبل ازین که نواب نظام الملک در موضع اجین بوده مخالفت انوار الله خان و هزاری احشام
و صدی والان قلعه اسیر استماع نموده بودند - خسرو نام جیله را نزد اسلام الله هزاری و صدی
والان فرستاده خسرو به حسن تدبیر با هزاریان و احشام ساخت نموده به تحریص و تطمیع دل
های آن ها را گردانیده مژده فتح قلعه به نواب نظام الملک داد - نواب موصوف به دریای
نربدا رسیده عبور فرمودند -

رستم بیگ خان که فوجدار سرکار بود ملازمت نمود و فتح سنگه هزاری
زمیندار بهنر به ملازمت رسیده در عرض راه هم نگاه داشت فرمودند و بعد از گذشتن

آب تربدا جیلہ مذکور را مع میر حفیظ اللہ خاں نزد اسلام اللہ ہزاری وغیرہ فرستادند و او
آمدہ بار دیگر ہزاری و صدی والان و احشام را مطیع ساخت۔ چنانچہ ہزاریان وغیرہ
بہ استقبال شتافتہ مرحمت خاں را ہمراہ گرفتہ بہ قلعہ رفتند و مرحمت خاں طالب خاں قلعہ دار
را استمال ساختہ بہ وعدہ و وعید قلعہ را در تصرف آوردہ و طالب خاں مع متعلقان از قلعہ فرود
آمد و نواب نظام الملک از آں جا کوچ کردہ در بیولہ ڈیرہ فرمودند۔ اما چوں آمد آمد نواب
نظام الملک بہ سمت برہان پور بہ تحقیق پیوست محمد انوار اللہ دیوان برہان پور کہ نائب
ناظم صوبہ نیز بود سراسیمہ گشتہ و خود را باختہ شروع بہ بند و بست قلعہ و شہر پناہ نمودہ دروازہ ہائے
شہر بہ منصبداران و ملازمان خود سپردہ از خبر فتح قلعہ اسیر کہ در تصرف نواب در آمد بیشتر از
بیشتر آشفتہ حال گشتہ بود کہ محمد انوار اللہ خاں ناظم صوبہ در خجستہ بنیاد بود و از سید عالم علی خاں
مرخص گشتہ بایلغار تمام خود را مع راجہ بنال کر بہ دو روز و یک شب بہ برہان پور رسانیدہ
در راہ اکثر مردم بہ غارت رفتند چنانچہ پالکی سردار را بردند۔ بہ ہر تقدیر سیزدہم رجب
محمد انوار اللہ خاں بہ محافظت شہر پرداختہ و محمد غیاث خاں و انور خاں بہ محاصرہ شہر
پرداختند و رنبھا بنال کر بہ معرفت محمد غیاث خاں ملازمت نواب نمود۔ درین حالت
ساہوکاران و تجار و اعیان شہر فراہم آمدہ بہ محمد انوار اللہ خاں گفتند در صورت محصور گردیدن
اگر فوج فتح جنگ غالب آید شہر غارت و تاراج خواہد رفت مصلحت چنین است کہ خود
برآمدہ از جنگ میدان انفصال معاملہ نمایند یا در صلح و آشتی وا کنند و محمد انوار اللہ خاں
کہ دل باختہ بود بہ رہنمونی عاقبت اندیشی در صلح وا نمود و شب چہاردہم کہ عالم از نور مہتاب

روشن بود محمد غیاث خاں و انور خاں سوار شدہ در مقابلہ دروازہ لوہار منڈی و شاہ جہان پورہ مہیائے جنگ استادہ بودند۔ محمد انوار اللہ خاں مبارک رو خاں را درمیان انداختہ طالب صلح گردید و صلح بہ معرفت غیاث خاں واقع شد و کلید ہائے دروازہ بہ دست آوردہ بہ سید زین الدین خاں کوتوال امر نمودند کہ منادی بہ گرداند۔ محمد انور خاں با انوار اللہ خاں از شہر برآمدہ بہ ملازمت نواب فتح جنگ سعادت اندوز شدند و نواب نظام الملک لعل باغ را مضرب خیام میمنت فرجام نمودہ بہ دلاسا و تسلی وضیع و شریف پرداختہ و امرایان لشکر را قدغن تمام نمودہ کہ براحدے از سکنۂ شہر تعدی نہ شود۔ درہماں ایام والدہ سید سیف الدین علی خاں برادر امیر الامرا کہ از خجستہ بنیاد بہ قصد رفتن نزد پسر بہ مرادآباد وارد برہان پور گردیدہ بود و اطفال خورد سال سید سیف الدین علی خاں ہمراہ داشت و اشرفی ہا و جواہر وامتعہ و اقمشہ مبلغی با او بود اما نواب نظام الملک بزرگی را کار فرمودہ باوجود عدم خزانہ و در پیش داشتن مہم عظیم اصلا طمع در مال او نہ نمودہ متعرض حال نہ گشتہ بلکہ پسر آقا علی خاں رومی کہ داروغہ توپ خانہ سیف الدین علی خاں برائے بردن والدہ و اطفال خان مذکور آمدہ بود تفقد بہ حال او نمودہ از عطائے خلعت ممتاز نمودہ میوہ برائے اطفال سیف الدین علی خاں فرستادند و دو صد سوار بدرقہ ہمراہ دادکہ تا بہ کنار آب نربدا بہ رساند۔ صوبہ داری برہان پور از عزل محمد انوار اللہ خاں بہ مرحمت خاں بہادر مقرر فرمودند۔ بہ میر علی اکبر خاں از تغیری انوار اللہ خاں دیوانی بلدہ ارزانی داشتند۔ بہ محتشم خاں از عزل محمد واسع خاں بخشی گری دار السرور تفویض نمودند۔ درین ضمن عوض خاں بہادر صوبہ دار برار و

شوہر عمہ نواب نام دار از برار با جمعیت سہ صد سوار و حکیم محمد تقی اصفہانی نیز از ایلچ پور با جمعیت
پانصد سوار آمدہ در لعل باغ ملازمت نمودند۔ خود نیز نگاہ داشت پیادہ و سوار فرمودند۔
دریں ولا خبر رسید کہ سید عالم علی خاں بہ اتفاق سنکرا ملہار فوج نو نگہ داشت و دلاسائے
امین خاں صوبہ دار نادیر نمودہ از خجستہ بنیاد برآمدہ۔ اوایل شعبان نواب نظام الملک قدرے
قبایل را در برہان پور گزاشتہ و بعضے از اموال و اجناس و قبایل را بہ قلعہ اسیر روانہ فرمودہ
از سواد لعل باغ کوچ نمودہ از آب تاپتی گزشتہ شرقی زین آباد را منزل ساختند۔

## مقدمہ جنگ نواب نظام الملک با دلاور علی خاں و کشتہ شدن او با

رفقائے دیگر بہ امر خالق انس و جاں دریں بیں خبر رسید کہ سید دلاور علی خاں بہ رفاقت
سید شمشیر خاں عموزادہ امیر الامرا و بابر خاں و دوست محمد خاں روہیلہ و راجہ بھیم سنگھ
و راجہ گج سنگھ با جمعیت ہجدہ ہزار سوار کار آزمودہ شجاعت پیشہ و افغانان تہور نشان
و راجپوت ہا جاہل بے ایمان از آب نربدا عبور نمودہ از استماع ایں خبر اول دفع فوج
دلاور علی خاں را اہم و اولے دانستہ بہ اہتمام پیش فرستادن توپ خانہ ہمراہ محمد غیاث خاں
و شیخ محمد شاہ فاروقی و دیگر سپاہ پرداختہ خود نیز با لشکر آراستہ متوجہ گردیدند۔ بعد
از آں کہ بہ فاصلہ دو سہ کروہ از رتن پور بہ تفاوت دو کروہ از لشکر سید دلاور علی خاں
فرود آمدند و پیغام ہائے ملائم نصیحت آمیز مشتمل بر دفع قتال و جدال آوردند ہیچ فائدہ
مترتب نہ گشت سیزدہم ماہ شعبان صفوف طرفین مستعد کارزار گردیدہ ہراول و چنداول
آراستہ و نواب نظام الملک شیخ ابو الخیر خاں را در خواصی خود امر نمودہ بر فیل مراد سوار گشتند و

هر دو لشکر سامان وتیاری جنگ نموده مقابل یک دیگر درآمدند۔ ابتدا پیغام گوله توپ دشمن
سوز و غرش بان شعله افروز معرکهٔ جنگ را گرم گیر و دار ساختند۔ از یک طرف عوض خان بهادر
رو به مصاف آوردند و از طرف دیگر محمد غیاث خان هراول جمعی دیگرے قدیم به معرکه کارزار
قدم نهادند قضا را امکان قلب حایل هر دو فوج گردید۔ در حمله اول بر مقابل عوض خان بهادر
به مرتبه جلوریزی و تهوری را کار فرمودند که رخ فیل عوض خان بهادر برگشت بیشترے رو به فرار
آوردند و قریب به بنگاه رسیدند و عوض خان بهادر که برگشتن فیل به اختیار او نه بود بهادرانه
در دفع سادات دست و بازو گشاده با وجود فرار رفقا سررشتهٔ تدبیر از دست نداده
به تلافی پرداخت۔ درین ضمن سادات بارهه خصوص شیر خان و بابر خان به خوشش وقتی آن
که فوج نظام الملک رو به هزیمت نهاده نازان و شادان عنان به عنان جلوریز تعاقب فوج
نمودند۔ قادر داد خان روشانی که مردم همراه او از صدمهٔ فوج سادات رو به فرار آورده
بودند با وجود زخم برداشتن و برگشتن روے فیل روے خود برنه گردانیده تیراندازی می نمود
و در آن گرمی حرب و اجرائی ضرب شیر خان و بابر خان از پا درآمدند و در آن مغلوبه دوست
از دشمن متمیز نمی گشت و فوج عوض خان بهادر به بنگاه رسیده بود نواب نظام الملک سراسیمه گشته در همان
گرمی دار و گیر سید دلاور علی خان بهادر به گمان آن که با نواب نظام الملک زیاده از شش صد سوار نمانده با چهار
پنج هزار سوار جرار دلیرانه مقابل فیل نواب فیل برانده درین وقت به تقدیر قادر مستعان گولی بندوقے از
ذوالفقار بیگ به سید دلاور علی خان بهادر گذشته از صدمهٔ ضرب او غش رو داده سر به زانو فرو برده فیلبان رخ
فیل را برگردانیده تا به فرار پشته فیل را رسانیده که با زاور افاقه حاصل شده چون به هوش آمد فیل را

بار دیگر جانب نواب نظام الملک راندہ کہ ناگاہ گولی جزایل نیز رسیدہ دکارش بہ آخر رسید
و فوج بارہہ ودوست محمد خاں رو بہ ہزیمت گرفتند وراجہ بھیم سنگھ وگج سنگھ وراجپوتان
دیگر از فیل واسپان فرود آمدہ بہ نوعے جنگ کردند کہ قلم از نوشتن آں قاصر است ۔
بہ تردد مرحمت خاں صف فور درراجہ ہائے نامی باچہار پانصد سوار راجپوت وجمعداران
بارہہ سادات کشتہ شدند ولاشش سید دلاور علی خاں بہادر ومرحمت خاں نزد نواب
نظام الملک آوردند وصدائے شادیانہ از لشکر نواب بلند آوازہ گردید واز لشکر نواب
نظام الملک بدخشی خاں ودلیر خاں از ہمراہیان عوض خاں بہادر بہ دیگرے از مردم نامی
آسیبے نہ رسید وعوض خاں ومحمد غیاث خاں وعزیز بیگ خاں وقادر داد خاں باچندے
دیگر زخم برداشتہ وغنایم بسیار واموال بے شمار بہ دست تاراجیان افتاد ۔ سوائے
توپ خانہ وفیلان کہ در سرکار ضبط نمودہ بہ بہادران تقسیم نمود باقی بہ دست ہر کہ افتاد
بہ او معاف فرمود واز معرکۂ کارزار کوچ کردہ بیست ودوم شعبان المعظم قریب بہ بانع
جس ونت خیمہ ہا برپا نمودند۔

ذکر خبر رسیدن کشتہ شدن سید دلاور علی خاں بہ سید عالم علی خاں بہ نہایت
غم والم عازم گشتن بر حریب ووقوع محاربہ وکشتہ شدن او بہ امرایزد منان

وچوں خبر کشتہ شدن سید دلاور علی خاں وغیرہ بہ سید عالم علی خاں کہ درآں وقت بر سر کوتل
فردا پور رسیدہ بود نہایت غم والم بہ خاطر او رو دادہ باتمام فوج از کوتل فردا پور فرود آمدہ
ونواب نظام الملک کلمات نصیحت آمیز از جہت دفع فتنہ وفساد نوشتند ولاشش سید

دلاور علی خاں و شیر خاں و بابر خاں را نزد ایشاں فرستادند و نصائح مفید نه افتاد و بعد از
اثبات حجت نواب نظام الملک بهادر رعایت خاں را در شهر برہان پور گزاشته و محمد انور خاں
و انوار الله خاں و ملک مصطفےٰ و محمود خاں گجراتی را به قلعه ارک فرستاده از دریائے تاپتی
عبور نموده به دو کوچ و یک مقام به کنار دریائے پورنا رسیده نزول اجلال فرموده و از آں
طرف سید عالم علی خاں بهادر نزدیک تالاب ہرتاله فرود آمد و از سبب بارش شب و روز
و شدت گِل و لائی و طغیانی آب و عدم کشتی چند مقام واقع شد۔ بعد از آں نواب نظام الملک
به بالادست آب طرف برار کوچ نمودند و بعد از چند کوچ از گھر پایاب که زمین دار دلالت
کرده بود با تمام فوج از آب عبور نمودند۔ سید عالم علی خاں خبر یافته با فوج خود کوچ نموده
در قصبه پیپل گاؤں راجه مقابل گشت و نواب نیز کوچ فرموده نزدیک سیوا گاؤں که تعلقه
صوبه مذکور است وارد شدند۔ از آں جا از سبب شدت باراں و حرکت مرہٹه و گرانی غله و
کم یابی کاه نواب مضطرب الاحوال گشته از آں جا کوچ کرده به موضع ناک چھری رسیدند۔
در راه دو دفعه دلدل عظیم آمده و به ہزار محنت و خرابی از و عبور فرموده۔ و مرہٹه با عوض خاں
طرح جنگ انداخته و از اطراف و جوانب تاخت و تاراج نموده راه گزشتن نه می داد۔
به ضرب بان و بندوق و تبر رخ آں ہا برگردانیده به ہزار تصدیع سرداران و لشکریان خود را
به موضع ناک چھری رسانیدند۔ عید الفطر در ہماں موضع شد و کاه و دانه به قدر ضرور میسر آمد
و وقت کوچ چند توپ بزرگ را در زمین مدفون ساخته از آں جا کوچ نموده بالاپور را منزل
ساختند۔ کاه و دانه در آں جا وافر به دست آمد و ششم شوال بنگاه متصل قصبهٔ بالاپور گزاشته

بہ تفاوت دوسہ کروہ مقام مصاف مقرر کردہ بہ ترتیب فوج بندی پرداختند۔
محمد غیاث خاں و محمد شاہ داروغہ توپ خانہ و برادر او شیخ نور اللہ و یلبرز خاں وغیرہ
ہراول و عوض خاں و سید جمال خاں و چندے دیگر بر میمنہ و مرحمت خاں بر میسرہ و عبدالرحیم خاں و
متوسل خاں و قادر داد خاں و دلیر خاں و منور خاں کہ از سید عالم علی خاں روگرداں شدہ
بہ نواب پیوستہ بود و داراب خاں و کامیاب خاں پسران جاں نثار خاں ہمراہ قول و فوج
یلتمش بنال کرو رستم بیگ خاں و سیف علی خاں رسالہ دار و ابیوجی سرد سیکھ در جنداول برائے
نگاہ بانی بنگاہ و بہیر مقرر کردند و در خواصی ابوالخیر خاں را مقرر نمودہ بر فیل نشستند در قول قرار گرفتند۔
در وقت سواری دو ہزار سواران با جمعداران رفاقت نہ نمودہ بہ بالاپور رفتند۔ سید عالم علی خاں
بہ استظہار نوزدہ ہزار سوار مرہٹہ وغیرہ و بعضے مبارزان و جمعداران عمدہ مثل غالب خاں
پسر رستم خاں دکھنی و جوہر خاں و محمدی بیگ و صلابت خاں و لطیف خاں پنوار و سید ولی
و محمد اشرف خاں نذر باری ہر یکے را چہار ہزاری و پنج ہزاری نمودہ در استمالت جذب قلوب
آں جماعت کوشیدہ زر نقد و فیل و اسپاں بخشیدہ با خود گرفتہ بود و متہور خاں افغان را
ہراول و غالب خاں باباپا پنڈت دیوان شرزہ خاں و میرزا علی یوسف خانی و سید عالم
بارہہ و امین خاں برادر خان عالم کہ در ظاہر رفیق بود و عمر خاں برادر زادہ داؤد خاں کہ او
نیز مملو از نفاق بود و ترک تاز خاں در باطن دم از فتح جنگ می زد و قدوی خاں دیوان دکھن
بہ دستور و اشرف محمد خاں نائب بخشی دکھن و علی بیگ خاں بخشی نادیر و خواجہ رحمت اللہ
مخاطب بہ شجاعت خاں کہ داروغہ توپ خانہ بود و شمشیر خاں و غیاث الدین خاں فوج دار

گلشن آباد و سرداران مرہٹہ قریب ہجدہ ہزار سوار و جمعے دیگر از سرداران بارہہ جانب
چپ و راست و فوج دیگر کمکی جنداول مقرر نمود و غیاث الدین خاں را در حوضہ فیل باخود ردیف
ساختہ بر فیل سوار گشت۔ چہاردہ پانزدہ ہزار سوار برق انداز کرناٹکی عقب توپ خانہ صف آرا
بودند۔ بہ ترتیب فوج را انتظام داد ششم ماہ شوال از ہر دو طرف فوج ہا بہ تفاوت گولہ وار
مقابل شدند۔ ابتداء دو سہ گولہ از فوج عالم علی خاں بہ لشکر نظام الملک رسیدہ کسے
ضایع نہ شد۔ اول بار گولہ از جانب نواب نظام الملک بہ فوج سید عالم علی خاں رسیدہ
حوضہ فیل سواری لطیف خاں پنوار راجپتاں برداشت کہ حوضہ را ناکارہ و سرنگوں و حوضہ نشیں
را پیادہ ساخت و در فوج تزلزل تمام انداخت و بعد از آں منہور خاں ہراول با امبار زاں
دیگر و ہفدہ فیل سوار و غالب خاں و صلابت خاں با پنج شش ہزار سوار بر فوج ہراول
نواب نظام الملک یورش نمودند۔ دریں صورت مرحمت خاں بہادر کہ سردار دست چپ
بود با آں ہا بہ نوعی جنگ نمود کہ مبارز فلک پنجم زبان بہ تحسین کشود سیدی سرور کہ رفیق
محمد غیاث خاں بود فرار اختیار نمود۔ دریں وقت پائے استقامت اکثر مردم لشکر بہ لغزید۔ بعد
از آں کہ عرصہ کارزار بر محمد شاہ داروغہ توپ خانہ تنگ گردید موافق ضابطہ منہوران
ہندوستان مع شیخ نور اللہ و برادر و جمعے از دلاوران پیادہ شدہ تردد نمایاں کردند
و محمد غیاث خاں کہ یک چشمش کور بود بہ چشم دوم تیر زخم رسیدہ از بینائی معطل ساخت
و دلیر خاں زخمی شد۔ در فوج نواب تزلزل تمام روئے داد۔ دریں اثناء اسمٰعیل خاں
و متوسل خاں و سید سلیمان قادری و تہور دل خاں از لشکر سید عالم علی خاں بہ دست متوسل خاں

کشته شدند و متوسل خاں نیز زخمی شد و متہور خاں از جانب چپ آمدہ و مرحمت خاں در مقابل او جنگ عظیم نمود۔ دریں حالت سید عالم علی خاں ہمراہ فوج قُول و سرداران کہ با او بودند تہوری را کار فرمودہ چناں جلوریز خود را رسانیدند کہ بعضے از ہمراہیان از رفاقت باز ماندند مستانہ وار مردانہ خود را بر فوج نواب نظام الملک انداختہ عوض خاں و مرحمت خاں و عبدالرحیم خاں و قادر داد خاں بہ اتفاق ترددات عظیم بہ منصۂ ظہور رسانیدند۔ دریں وقت خسر پورہ متہور خاں کہ فیل بانی عالم علی خاں می نمود بہ ضرب گولی جاں از قلب تہی نمودہ۔ و غیاث الدین خاں داروغہ توپ خانہ دکن کہ در خواصی سید عالم علی خاں بود و غالب خاں و اباجی و شمشیر خاں و سید ولی و سید عالم بارہہ و علی بیگ خاں بخشی نادر و غیرہ ہشت نہ نفر بعد از تردد نمایاں بہ ملک عدم شتافتند و فیل سید عالم علی خاں تاب صدمہ تیر باراں نیاوردہ برگشت و سید عالم علی خاں با زخم ہائے خوں چکاں رو طرف فوج نواب نظام الملک گردانیدہ فریاد می نمود کہ رخ فیل برگشتہ من نہ برگشتہ ام۔ چوں تیر ترکش ہائے آں شیر بیشۂ بارہہ تمام شدہ بود تیر ہائے کہ بر بدن و حوضہ او می رسید ہماں تیر ہا را برآوردہ بر فوج نواب می انداخت تا آں کہ سید حفیظ اللہ و سید احسن اللہ کہ رفیق دلیر خاں روہیلہ بودند بر سید عالم علی خاں شمشیر می انداخت۔ آخر الامر سید احسن اللہ خود را بلند نمودہ در وقت فرود آمدن شمشیر عالم علی خاں بردیگرے زخمے بر دست سید عالم علی خاں زد کہ دستش بہ برید و از رسیدن زخم ہائے پئے در پئے طائر روحش پرواز نمود۔ چناں تردد در آں کارزار از و بہ ظہور آمد کہ گویا ختم شجاعت و دلاوری بارہہ بر او گردید۔ زیادہ از بیست و دو سال از مرحلۂ عمر طے نہ نمودہ بود۔ مجموع ہفدہ فیل سوار

نامی با جمع کثیر در آں معرکہ کارزار رفیق آخرت او گشتند و بسیارے زخمی شدند و امین خاں
دکھنی و عمر خاں پنی و ترک تاز خاں و فدوی خاں دیوان دکھن و چند نفر دیگر از مردم نامی بعد از
اتمام جنگ خود را نزد نواب فتح جنگ رسانیدند و شادیانہ فتح و نصرت نواختہ شد و سنکراملہار
زخمی شدہ دست گیر شد و فیلان مع توپ خانہ بہ تصرف نواب نظام الملک درآمد و باقی
کل کارخانہ جات بہ تاراج و غارت رفت و دریں جنگ از لشکر نواب نظام الملک
سید سلیمان قادری و شیخ نور اللہ با دو (۲۳) نفر دیگر کشتہ شدند و متوسل خاں و محمد غیاث
خاں و محمد شاہ و کامیاب خاں وغیرہ چند نفر زخمی گشتند و نواب نظام الملک اضافہ ہا
و خطاب در خور ہر یکے مرحمت فرمودند۔ عوض خاں بہادر را شش ہزاری و شش ہزار سوار
با اصل و اضافہ و قسورہ جنگ بر خطاب افزودند و نقارہ و ماہی مراتب عطا نمودند و مرحمت خاں
را پنج ہزاری و پنج ہزار سوار نمودہ بر خطاب غضنفر جنگ افزائش دادند و بہ علم و نقارہ و ماہی مراتب
سرفراز ساختند و محتشم خاں را بخشی دکھن نمودند و میر علی اکبر خاں دیوان برہان پور را با محمد معالی
خاں بخشی بہ رفاقت مرحمت خاں رخصت انصراف برہان پور ارزانی شد۔ بہ نوعے عسرت
خرچ و عدم خزانہ در سرکار روئے داد کہ از حوصلہ تقریر بیرون است۔ چوں خبر کشتہ شدن
سید عالم علی خاں بہ خجستہ بنیاد رسید قبایل حسین علی خاں بہادر و وابستہ ہائے عالم علی خاں
مضطر و مایوس گشتہ برائے رفتن بہ قلعہ دولت آباد بہ قلعہ دار آں جا رجوع آوردند۔ با وجودے
کہ از تغیر نمودن جاگیر و کمی منصب از طرف نواب امیر الامرا حسین علی خاں بہادر بہ قلعہ دار کہ
از عہد حضرت شاہ جہاں قلعہ داری آں جا بہ خاندان مرتضیٰ خاں و سید مبارک نام کہ از سادات

داولاد حضرت سید جلال بخاری روح اللہ تعلق داشت متعلقان آں بار امع نقد وجنس و اموال
اندرون قلعہ گرفت ونواب نظام الملک وغیرہ ذی قعدہ داخل بلدہ خجستہ بنیاد گردیدند۔
قسمے تنگی وعدم خزانہ وزر بود کہ برقصبات وپرگنات صوبہ خجستہ بنیاد سواراں راکہ می فرستادند
پنج روپیہ خرچ می دادند کہ تاخود را در آں جا بہ رسانند ودر آں جا سواران رفتہ برائے تقاضائے زر
کہ ہنوز فصل نہ آمدہ بود طلب می نمودند۔ رعایا بیست وتعل می گزرانیدند واز ہر جانب الجملہ آمدنی
شروع شد کہ خبر آمد آمد امیر الامرا با بادشاہ گرم شد۔ برائے تیاری سامان وفوج تاکید
می نمود۔ چنانچہ در برہان پور رحمت خاں قریب پنج ہزار سوار فراہم آوردہ۔ ونواب نظام الملک
تا آخر سال در خجستہ بنیاد بودند۔

ذکر وصول وقایع واخبار وحشت آثار ہر دو برادر نامدار وتدبیر نمودن در
تلافی آں کار وبرعکس گردیدن بہ امر قادر جبار۔ چوں خبر کشتہ شدن سید دلاور علی خاں و
سید شیر خاں وغیرہ شنیدہ ہر دو برادر نہایت مضطر گشتہ برائے رفتن دکھن ہر روز فکر تازہ
بہ خاطر راہ می دادند ودر ہمراہ بردن ونگاہ داشتن اعتماد الدولہ محمد امین خاں وسواس وہراس
در دل داشتند ومحمد امین خاں خود را بہ نوعے ساختہ بود کہ در ہیچ باب وادہم کس گنجائش آں
نہ داشت کہ مخالفت سادات در دلش خطور نماید۔ اما گاہ گاہ شہرت نزاع ہر دو صاحبان
نامدار با محمد امین خاں زبان زد خاص وعام می گردید ورفق ومدارا بہ نوعے منجر گشت کہ سادات
پنداشتند کہ اِنَّہٗ مِنْھُمْ وباہم قسم وہم عہد گشتند وخاطر سادات از وے بالکلیہ جمع گشت۔
درین ولا خبر کشتہ شدن سید عالم علی خاں بہ ہر دو برادر نامدار رسید۔ جہاں در چشم شاں

واقعی ظلمات گشت خصوص امیرالامرا که هر روز جوئے خوں از چشمہ چشم او جاری بود۔ هردم
آه و حسرت از دل پُر درد او برمی آمد و نمی دانست مآل حال به کجا منجر خواهد شد و محمد امین خاں
بهادر در ماتم پسری عالم علی خاں به نوعے گریاں و اشک ریزاں بود که گویا تمام ماتم برا و واقع
شده و بعد از تفاوت چند روز ظاهر شد که قلعه دار دولت آباد قبایل نواب امیرالامرا را
در قلعه در آورده - پاره تسلی خاطر شد - حاصل کلام آں که سادات بعد کنگاش بسیار رائے
بریں قرار دادند که سید عبدالله خاں بهادر به دارالخلافه رفته استقامت ورزد حسین علی خاں
بهادر همراه پادشاه و امرا متوجه دکهن شود و کمر در انتقام نواب نظام الملک به میان جان قایم
بندد - قریب پنجاه هزار سوار قدیم و نونگه داشت و مردم پادشاهی با خود گرفته مع توپ خانه
آتش بار او اخر ماه شوال پیش خانه به طرف دکهن بر آورده و خود دو کروه سے اکبرآباد کوچ نموده
در اوائل ذی قعده خدمت میر آتشی از انتقال خان جهاں بهادر خال خود به نام حیدر قلی خاں
مقرر گردید و نهم ذی قعده سنه (۳) کروه دیگر کوچ نمودند و چهاردهم ذی قعده حسین علی خاں
از عبدالله خاں مرخص گشته و پادشاه را سوار نموده نزدیک منزل فتح پور به سبب جشن
در آں جا مقام شده و از آں جا کوچ به کوچ سمت جنوبی مرحله پیما گردید - از جمله امرایان قدیم
حامد خاں عموی نواب نظام الملک و حمید الدین خاں و غازی الدین خاں بهادر غالب جنگ
و بیرم خاں و نعمت الله خاں و امیر خاں و صلابت خاں همراه سید عبدالله خاں بهادر ماندند۔
و سید عبدالله خاں نوزدهم ذی قعده از اکبرآباد پنج کروه به سمت شاه جهان آباد کوچ نموده
منزل گزید و محمد خاں بنگش که از مدتے مرهون و ممنون احسان قطب الملک بود پنجاه هزار روپیه

از عبداللہ خاں گرفتہ نفاقے کہ داشت بہ عمل آورد۔

## ذکر کشتہ شدن امیرالامرا حسین علی خاں و سید نوراللہ خاں و سید غیرت خاں بہ تقدیر ملک مستعان

محمد امین خاں می دانست کہ باوجود عہد و پیمان ہرگاہ نواب امیرالامرا قابو یابد کار او را خواہد ساخت ہمیشہ در فکر و تدبیر زوال دولت بارہہ بود۔ سعادت خاں را کہ نامش میر محمد امین ولد میر محمد صادق بن میرزا یحییٰ کہ از سادات نیشاپور بود و در عہد محمد فرخ سیر پادشاہ فوجداری بیانہ داشت و شجاعت و تدبر بہ حد کمال داشت و نزد ہر دو برادر معزز گشتہ بود و بغض خون پادشاہ در دلش جوش می زد با خود رفیق ساخت و میر حیدر خاں کاشغری را برائے قطع ریشہ حیات نواب امیرالامرا حسین علی خاں بہادر راضی ساختہ ہر سہ (۳) باہم محرم راز گشتہ عہد و پیمان آں در اخفا بہ میان آوردند و دیگرے را شریک مصلحت نہ نمودند۔ ششم ذی حجۃ الحرام کہ از لشکر پادشاہ حسین علی خاں بہادر بہ منزل تورہ کہ از فتح پور مسافت سی و پنج کروہ بود رسیدند۔ بعد رسانیدن پادشاہ نزدیک دولت خانہ بہ اظہار برہم خوردن طبع و پدید آمدن تہوع خود را بہ آتش خانہ حیدر قلی خاں رسانیدہ نواب امیرالامرا بعد داخل شدن پادشاہ در حرم سرا از پادشاہ جدا گشتہ ہمیں کہ نزدیک دروازہ کلاں بار رسید میر حیدر خاں کہ نزد حسین علی خاں روشناسی ہم داشت دست از جان شستہ خود را نزد پالکی رسانیدہ التماسے کہ با خود داشت بہ دست نواب مظلوم دادہ او را مشغول خواندن ساختہ زبانی عرض احوال خود و شکوہ محمد امین خاں نمودہ او را غافل ساختہ خنجر آبدار بر پہلوئے آں نامدار زد۔ بہ ہماں زخم جاں ستاں کار حسین علی خاں

ساختہ شد۔ درہماں زودی سید نوراللہ خاں پسر سید اسداللہ خاں ہمراہ پالکی می رفت
بہ ضرب شمشیر سیر حیدرخاں ملعون را از پا در آورد و مسافر دیار عدمش گرداند۔ مغل ہا از
ہر طرف ہجوم آوردہ سید نوراللہ خاں را کشتہ سر حسین علی خاں را بریدہ بہ طریق تحفہ نزد
پادشاہ بردند۔ مقبول خاں خواجہ سرائے امیرالامرا دست و پانزدہ زخم کاری برداشتہ بعد
از دو سہ[3] روز درگزشت و بعضے مردم توپ خانہ حسین علی خاں از اطراف کلاں بار بردند
و سید غیرت خاں ہمشیرہ زادہ نواب امیرالامرا از استماع ایں خبر وحشت اثر در وقتے کہ
بہ خانہ آمدہ و کمر وا نمودہ در فکر حاضری خوردن بود جہاں در چشم او خیرہ و تیرہ می نمود۔ ہماں لحظہ
با جمعیت پانصد سوار کہ موجود بود بر فیل سوار گشتہ متوجہ دولت خانہ و حیدر قلی خاں بہ بند و بست
توپ خانہ اشتغال نمود و سعادت خاں بہ رہ نمونی حیدر قلی خاں و فرمودہ اعتماد الدولہ بہ قوت
بازوئے خود نزدیک محل سرائے پادشاہ وقتے رسید کہ ہوا خواہان ہر دو برادر در حق
پادشاہ بہ نوع دیگری اندیشیدند و والدہ پادشاہ از راہ مہر مادری مانع برآمدن بود۔
سعادت خاں قدم پیش گزاشتہ شال بر روئے انداختہ بہ محل درآمدہ بہ ابرام تمام
دست پادشاہ عالی مقام گرفتہ از محل برآورد و اعتماد الدولہ بر فیل خود سوار نمودہ خود بہ جائے
خواصی نشست۔ حیدر قلی خاں بہ تاکید طلب فیلاں و اسپاں سواری و گردآوری مردم توپ خانہ
پرداختہ با ہماں جمعیت معدودے کہ موجود بود بہ اتفاق قمرالدین خاں و سعادت خاں مقابل
غیرت خاں شدند چوں شیر بیشۂ شجاعت زخم خوردہ نعرہ کناں و ہرزہ گویاں بر فیل
استقامت ورزیدہ داد شجاعت و تہوری پیش قدم گشتہ می داد و دلاوران بارہہ نیز

بهادرانه پا به معرکه کارزار گزاشتند و جمعیت پادشاهی از هر طرف رسیده جنگ هائے
مردانه نمودند و فوج بارهه هر ساعت می افزود۔ حیدر قلی خاں فیل جرأت پیش رانده
دست به قبضه کمان برده به اتفاق برق اندازان حبش و روم هنگامه رزم را گرم ساخت
و قمر الدین خاں و سعادت خاں بهادرانه می کوشیدند و پادشاه خود نیز تیر بر اعدا می انداختند۔
دریں اثناء تاراجیان دست به غارت بازار و کارخانه جات سادات کشادند و خیمه هائے
حسین علی خاں را آتش دادند۔ دریں وقت صمصام الدوله خان دوراں با فوج خود
رسیده شریک تردد گردید۔ در همان آواں گولی بندوق به سید غیرت خاں بهادر که دو زخم
تیر برداشته بود رسید و کار او ساخته شد۔ اکثر کارخانه جات حسین علی خاں مع عرابه هائے
خزانه به منزل رسیده بود۔ قریب به یک کرور روپیه به تاراج رفت و فوج بارهه
رو به هزیمت نهاد و شادیانه فتح و نصرت بلند آوازه گشت و رسته هائے بازار و صرافه
و اکثر کارخانه جات دیگر نیز به تاراج رفت و جواهر خانه و خزانه که عقب مانده بود از آفت
تاراج محفوظ مانده به ضبط پادشاهی درآمد و از هجوم مردم بے سر و پا که بغض سادات
در دل آں ها جائے گیر بود بے حرمتی که بر لاش حسین علی خاں کردند که قلم از ادائے آں
قاصر است۔ و محکم سنگه شش هزاری شد۔ اما قدر آں نه دانسته قابو یافته خود را نزد
سید عبد الله خاں رسانید و راجه رتن چند در دست لچه هائے بازاری گرفتار گشته
به قید اعتماد الدوله درآمد و لاش نواب امیر الامراء و نور الله خاں و غیرت خاں را در
تابوت گزاشته و زربفت بر جنازه انداخته و نماز جنازه خوانده طرف اجمیر روانه ساختند

و سید اسد اللہ خاں مشہور بہ نواب اولیا کہ عمہ زادہ حقیقی نواب حسین علی خاں مرحوم بود اسباب تجمل او بہ حادثہ تاراج رفت۔ مدتے در نظر بند ماند۔ آخر رخصت حج گرفتہ از راہ دکھن بہ زیارت بیت اللہ مشرف گشتہ۔ پادشاہ فدوی دست گاہ اعتماد الدولہ را از اصل و اضافہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دو اسپہ و خدمت وزارت فرمودند و خدمت میر بخشی بہ صمصام الدولہ بہ منصب ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار دو اسپہ و خطاب امیر الامرائی عطا فرمودند و قمر الدین خاں بہادر را بخشی دوم و داروغہ غسل خانہ ہزاری و ہزار سوار اضافہ دادند و حیدر قلی خاں را از اصل و اضافہ شش ہزاری و شش ہزار سوار دو اسپہ مرحمت فرمودہ ملقب بہ معز الدولہ حیدر قلی خاں بہادر ناصر جنگ گردانیدند و سعادت خاں را پنج ہزاری و پنج ہزار سوار ساختہ مخاطب بہ سعادت خاں بہادر بہادر جنگ نمودند و ہم چنیں اضافہ ہا و خطاب موافق مراتب بہ ہر کسے عطا شد و مورد مراحم بے کراں پادشاہی گشتند۔

ذکر آگاہ شدن سید عبد اللہ خاں از واقعہ جاں کاہ و بہ کمال اضطرار رفتن بہ شاہ جہان آباد و بر تخت نشاندن سلطان ابراہیم و عزم کردن بہ جنگ پادشاہ و مآل کار ایشاں بہ امر اللہ و چوں اخبار وحشت آثار بہ سید عبد اللہ خاں رسید جہاں روشن در چشم او مانند شب دیجور تاریک و سیاہ گردید۔ صرفہ در توقف نہ دانستہ متوجہ شاہ جہان آباد گشت۔ بایلغار تمام برائے آوردن یکے از پادشاہ زادہ شجاعت اللہ خاں پسر سید اسد اللہ خاں کہ داماد شس بود با مرتضے خاں روانہ دار الخلافہ گردید و آخر روز بہ تاریخ

هشتم ذی حجه خبر به نجم الدین علی خاں رسید۔ جامه صبر بر قامت بے طاقت درید قبل از آں
که ایں خبر بر زبان منتشر شود به شهرت خلاف خبر جمعے سوار و پیاده همراه کوتوال داده بر خانه
اعتماد الدوله تعین نموده هنگامه و محاصره اطراف حویلی محمد امین خاں درمیان بود و مردم اعتماد الدوله
به مصالح جنگ قایم بودند۔ بعده نجم الدین علی خاں مردم خود را طلبید۔ نجم الدین علی خاں روز عید قرباں
با دل زار و چشم گریاں به نماز عید رفته و سید عبد الله خاں برائے تکلیف سلطنت به خانه ها ے
پسران جہاں دار شاه و نیکو سیر فرستاده آں ها قبول سلطنت نه نمودند۔

سلطان ابراهیم بن رفیع الشان را به سماجت تمام بر تخت نشانده به تفاوت
دو روز داخل دار الخلافه شده ملازمت سلطان ابراهیم نموده غازی الدین خاں بهادر
غالب جنگ را هشت هزاری و خطاب امیر الامرائی و خدمت میر بخشی فرمودند و نجم الدین علی خاں
را بخشی دوم و سید صلابت خاں را بخشی سوم و بیرم خاں را بخشی چهارم مقرر نموده بر مراتب
بے حاصل هر یکے را افزوده در استمالت امرا کوشید۔ تسلی حامد خاں بهادر از بحال نمودن
جاگیر و اعتقاد خاں مغضوب شائسته خاں خال محمد فرخ سیر پادشاه و اسلام خاں بهادر
و صفی خاں را که یومیه مقرر کرده بودند همه را طلبیده به انواع دل بری ها امیدوار ساخته
تکلیف رفاقت نمود و اسلام خاں بهادر و صفی خاں هر دو برادر قبول نه نمودند و گوشه نشینی
را غنیمت دانستند و محمد یار خاں را پیغام رفاقت کردند او نیز ابا نمود و اعتقاد خاں زر معقول
گرفته دو منزل رفاقت داده نایاب شد۔ شروع به نگاه داشت نمودند۔ بخشی سائر و
رساله دار ها در رساله خود اسپ و مادیان و یابو و بار هر چه میسر می شد نگاه می داشتند۔

ہفدہم ماہ ذی حجہ ہمراہ سلطان ابراہیم از دار الخلافہ برآمدہ طرف عیدگاہ فرود آمدند و غلام علی خاں
را با نجابت علی خاں برائے بندوبست شہر و قلعۂ دار الخلافہ با جمعیت معدودے گزاشتند
و چوں سید عبد اللہ خاں بہ منزل پرول رسید سیف الدین علی خاں و شہامت خاں مع
پسر و برادران سید محمد خاں و ذو الفقار علی خاں قریب دہ دوازدہ ہزار سوار با خود داشتند
رسیدند۔ قریب نود ہزار سوار جمع شد و محکم سنگھ نیز بہ خدمت سید عبد اللہ ملحق شد۔
با ایں فوج عظیمہ کہ از لک سوار افزود بود در ماہ محرم سنہ ۱۱۳۳ھ کوچ بہ کوچ بہ مقابلہ می شتافتند۔
و از جانب محمد شاہ حیدر قلی خاں در جذب قلوب مردم توپ خانہ و رسانیدن طلب آں ہا
می کوشید۔ نہم محرم الحرام از اردوئے پادشاہ از موضع شاہ پور گزشتہ خیمہ ہا برپا نمودند۔
میر آتش و امرائے عظام بہ اہتمام ترتیب فوج و پیش بردن توپ خانہ پرداختند۔ دریں
وقت محمد خاں بنگش و عزیز خاں روہیلہ و ثابت خاں و بابر خاں آمدہ رفیق پادشاہ گشتہ
بہ ترتیب فوج قرار دادند۔ حیدر قلی خاں را ہراول و سعادت خاں و محمد خاں بنگش را
طرف یمین و صمصام الدولہ و نصرت یار خاں و دیانت خاں با جمعے جانب یسار و اعظم خاں
را با چندے اشجاعان طرح فوج و قمر الدین خاں و عظیم اللہ خاں و طالع یار خاں با فوج در
جناح و محمد امین خاں و شیر افگن خاں و ہادی خاں و تربیت خاں در قول و میر جملہ و
غیاث اللہ خاں و اخلاص خاں و راجہ گوپال سنگھ و راجہ بہادر برائے محافظت بہیر و بنگاہ
منصوب گردیدند و ہم چنیں اسد علی خاں و سیف اللہ خاں و مجاہد خاں و امین الدین خاں ہم
جمعے از فوج جے سنگھ بہ مدد میمنہ و میسرہ گماشتند و لشکر سید عبد اللہ خاں کہ از چند روز

هراس شب خوں از لشکر ظفر اثر در دل او جا گرفته بود بعد ترتیب فوج بندی نجم الدین علی خاں
و غازی الدین خاں با جمعے از سادات بارہہ و افغانان هراول مقرر گشته بودند از چند
شب بالائے فیل به اتمام می رسانیدند۔ دوازدهم محرم منزل حسن پور که از لشکر پادشاه
سه[۳] کروه فاصله مانده بود مقام نموده به ترتیب فوج پرداخته هراول و جنداول و یمین و
یسار و جناح و قلب و کمین آراسته شب را به صبح رسانیدند و چوں صبح طلوع نمود محمد شاه
پادشاه بر فیل اقبال سوار شده و وقت سواری سر ناپاک راجه رتن چند را از تن پلید
او جدا ساخته سر مذکور را به طریق شگون پیش پائے فیل پادشاه ظفر دستگاه انداختند
و افواج ظفر امواج به پیش آهنگی مورچال توپ خانه به حرکت آمدند و دو پهر روز بلند شده
بود که شروع به توپ انداختن و بان ارسال داشتن نمودند۔ اگرچه از کثرت گوله هائے
توپ و بان برق آشوب بعضے از افواج عبدالله خاں که اکثر بقالان و صرافان که سوار
یابو و برائے ایں چنیں وقتے در رقابو بودند راه فرار پیش گرفتند۔ اما دلاوران بارہہ
بارها قدم پیش گذاشته سینه ها را سپر آتش بلا ساخته حمله هائے رستمانه می نمودند۔
آخر روز سادات جنگ جو خصوص نجم الدین علی خاں مورچال را گذاشته مقابل توپ خانه
در آمد۔ خان دوران و حیدر قلی خاں چوں فیل مست خود را به مقابله نجم الدین علی خاں رسانیده
سد راه گردیدند و نصرت یار خاں و دیانت خاں تردد نمایاں نمودند و چند ضرب توپ
از آں ها به دلاوری و مردانگی به گرفتند و پناه درختان مورچال به دست سادات بارہہ
نه مانده و چوں آفتاب غروب شد و شب چهاردهم شعشعه روشنی قمر بر عالمے ظهور فرمود

حیدر قلی خاں بہادر در اہتمام پیش بردن توپ ہا سعی بلیغ بہ کار برد و منت زر سرخ و سفید بر دست و دامن کارپردازان توپ خانہ می انداخت ولمحہ بہ توپ اندازان و بان داران را فرصت سر خاریدن نہ می داد۔ ہر ساعت و ہر آن گولہ ہائے بزرگ برائے اخذار واح می فرستاد و بعد از انقضائے پنج گھڑی شب عرصہ بر فوج بار ہا تنگ گردید کہ بیشتر صاحبان فیل و جمعداران رو بہ فرار نہادند۔ تا آخر شب آتش بلا و تگرگ اجل می بارید۔ ناچار ازیں سبب غازی الدین خاں و حامد خاں و سیف خاں و صلابت خاں و روح اللہ خاں و چند جمعداران قدیم استقامت ورزیدہ تمام شب بر پشت فیلاں و اسپاں گرسنہ و تشنہ کہ کنار آب بہ تصرف جاٹھہ بود و ہمہ سرداران بہ امید صبح ستارہ می شمردند و چوں آفتاب برآمد بادشاہ حکم یورش نمودند و رستخیز غریب بہ میان آمد۔

نظم

چنان گرم شد آتش کارزار — کہ از نعل اسپاں برآمد شرار

عنان سلامت بروں شد ز دست — غبار زمیں بر ہوا راہ بست

دو دریائے آہن بہ جوش آمدند — ز تاب غضب در خروش آمدند

قدر بال مرغ قضا باز کرد — اجل را قضا رفت و آواز کرد

صمصام الدولہ بہادر داد شجاعت داد و درویش علی خاں داروغہ توپ خانہ در آں دار و گیر کشتہ شد و دو دست علی خاں زخمی شد و بہ نصرت یار خاں زخم تیر رسید و سعادت خاں چوں فیل دماں خود را بہ مدد شاہزادہ بہ ہر طرف کہ می تاخت از کشتہ ہا پشتہ ہا می ساخت

و شیر افگن خاں پانی پتی برادر او لطف اللہ خاں صادق تردد نمایاں بہ ظہور رسانیدند۔
دریں ضمن از لشکریان سید عبداللہ خاں شہامت خاں و برادر او تہور علی خاں و پسر او
عبدالقدیر خاں برادر زادۂ قاضی و عبدالتقی خاں و غلام محی الدین خاں و صبغۃ اللہ خاں کشتہ
شدند و از لشکر پادشاہی سوائے درویش علی خاں مذکور و عبدالنبی داروغۂ توپ خانہ
حیدر علی خاں و بہارام منشی او و میرزا جعفر نبیرہ حسین خاں مشہدی با چند دیگر بہ کار آمدند و
نجم الدین علی خاں دو سہ[۳۱] زخم کاری برداشت و جہاں در چشم او تاریک گردید۔ سید
عبداللہ خاں کہ عرصہ بر برادر تنگ دید بہ مدد نجم الدین علی خاں فیل پیش راندہ و سپاہ
بارہہ را تقویت تازہ بہم رسید و تزلزل در سپاہ پادشاہی رو داد۔ دراں حالت حیدر قلی خاں
و سعادت خاں و محمد خاں بنگش متوجہ حرب گشتہ۔ سید عبداللہ خاں اطلاع یافتہ فیل مقابل
حیدر قلی خاں راند و حیدر قلی خاں با جمعے از بہادران بر سر عبداللہ خاں حملہ آور گردید فرصت
دست و پا زدن نہ دادند و عبداللہ خاں بہ دستور سادات بارہہ کہ عرصہ براں ہا تنگ
می شد پیادہ گشتہ داد مبارزت می داد۔ بہ امید آں کہ سادات رفاقت خواہند نمود۔
اما کسے رفیق آں وقت بدنہ گردید و اکثرے از رفقاء دست از رفاقت برداشتہ متوجہ
شاہ جہان آباد گشتند۔ دراں حال سید عبداللہ خاں زخم شمشیر بر دست و زخم دیگر بہ
پیشانی رسیدہ بود۔ حیدر علی خاں با جمعے از ہمراہان شمشیر برہنہ بہ دست گرفتہ بر سر او رسید۔
عبداللہ خاں بہ اظہار امان جاں کہ من سیدام مخاطب گردید و حیدر قلی خاں ترحم نمودہ
زندہ بہ دست آوردہ مقید نمودہ از نظر پادشاہ گزرانیدہ و حامد خاں را محمد امین خاں

بر فیل خود گرفته نزد پادشاه آورد و غازی الدین خاں بہادر غالب جنگ قریب یک گھڑی
استقامت نموده پارهٔ بهیر که از غارت جاٹهه باقی مانده بود همراه گرفته روانه شد و صدائے
شادیانهٔ فتح پادشاه به اوج مهر و ماه رسیده - پادشاه سید عبدالله خاں را حوالهٔ حیدر قلی خاں
نمود و نجم الدین علی خاں دست گیر شده مقید گشت و کارخانه جات که بعد از غارت تاراجیاں
مانده بود به ضبط پادشاهی در آمد - و بعد از دست گیر شدن عبدالله خاں امیر خاں پناه به باغے
برده در آں جا نشسته بود که هرکاره ها خبر به او رسانیدند که سلطان ابراهیم کلاهے بر سر
و جامه در بر سرگرداں و حیراں نشسته - امیر خاں از خیمه بر آمده سلطان ابراهیم را در باغ آورده
عرضی به پادشاه نمود و پادشاه هر دو را نزد خود طلبید و هر دو نزد پادشاه حاضر شدند -
پادشاه متوجه حال او شده و امیر خاں مورد مراحم گردید و آخر روز جمعه دهم محرم الحرام خبر زوال
دولت بارهه و مقید شدن قطب الملک به دارالخلافه رسید مستورات و عورات
سید عبدالله خاں که زیاده از شمار فراهم آورده بود همه هوش باخته و فرصت وقت را
غنیمت دانسته تا رسیدن چوکی پادشاهی هر چه توانستند با خود گرفته برقع و چادر کهنه بر سر
پوشیده بدر رفتند مگر چندے که نجیبه بودند چادر عصمت بر سر خود کشیده به جائے خود
ماندند - و از سبب نمک حرامی عبدالله خاں کاشی مردود که برائے غارت دست به حرم سرائے
نواب قطب الملک زده بود بار دیگر روپوشیده رو به فرار آوردند و پادشاه عنایت الله خاں
بیوتات را برائے ضبط خانه نواب موصوف به طریق ایلغار به جناح استعجال روانه فرمودند -
پانزدهم محرم به سمت دارالخلافه پیش خانه فرستاده شانزدهم خود کوچ نمودند و نوزدهم محرم

به کوچ هائے طولانی نزدیک دارالخلافه رسیده بعد زیارت حضرت قطب الدین اولیا به اضافه هائے
مراتب امرا پرداختند۔ حیدر قلی خاں را هفت هزاری و هفت هزار سوار و سعادت خاں را به خطاب
برهان الملک و همان قدر منصب و به هر یک از امرا انعام ها و اضافه ها عطا فرموده بیست و دوم
داخل قلعه دارالخلافه گشتند و در آخر محرم سیف الدوله عبدالصمد خاں بهادر دلیر جنگ از لاهور آمده
ملازمت نمود و راجه جے سنگھ نیز به ملازمت رسید و گردهر بهادر از صوبه خود آمده به ملازمت
فائز گردید و در عشر ثانی ربیع الاولی مجلس انعقاد با عالم آرا بیگم دختر پادشاه مرحوم در میان آمده
طرفه جشنے شد که هر یک از امرا لک لک روپیه نذر گزرانند و به هر یک خلعت و جواهر و اضافه
مرحمت فرمودند و معز الدوله به صوبه داری احمدآباد گجرات از تغیری اجیت سنگھ و متصدی
بندر سورت از تغیر قمرالدین خاں ضمیمه میر آتشی عطا فرمودند و حیدر قلی خاں نیابت صوبه داری
احمدآباد به نام شجاعت خاں عرف محمد معصوم شجاعت خانی قرار داده و عقیدت خاں پسر امیر خاں
عالمگیری را صوبه داری عظیم آباد پٹنه مقرر فرموده و قمرالدین خاں بهادر را از عزل حیدر قلی خاں
میر آتشی عطا نمودند۔

ذکر وصول اخبار حضور به سمع نواب نظام الملک و حصول کمال فرح و سرور

روئداد و وقایع دیگر به ظهور پیوست و چوں خبر کشته شدن حسین علی خاں به دکهن رسید نصف
شب باقی بود که نونده رائے دیوان سرکار نواب نظام الملک این خبر را به نواب رسانید۔
همان ساعت امر به نوازش نوبت و شادیانه فرمودند و امرا و مقربان نذورات از نظر گزرانیده
زبان به تهنیت و مبارک باد کشودند و نواب به کمال فرح و سرور حکم به اطعام شادی و نشاط

فرمودند۔ بہ طعام ہائے وافر اکابر و اصاغر را بہرہ ور ساختند و بہ تفاوت یک ماہ خبر فتح ثانی
نیز رسید۔ باعث خرمی مزید و خوشی ہا پدید گردید و در اوایل ہمیں سال نواب نظام الملک
از خجستہ بنیاد بہ عزم روانہ شدن دار الخلافہ برآمدند و در ہرسول مبارز خاں بہادر ناظم صوبہ
فرخندہ بنیاد مع دلاور خاں بعد از کشتہ شدن عالم علی خاں بہ ملازمت رسیدہ بودند شادی
کتخدائی پسر ہائے خود در خجستہ بنیاد بہ طمطراق تمام و مخاطب بہ عماد الملک مبارز خاں بہادر
ہزبر جنگ نمودہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار گردانیدہ ماہی مراتب عطا فرمودہ رخصت
نمودند و خود نیز از ہرسول کوچ فرمودہ روانہ دار الخلافہ شدند و تا بالائے کوتل فرداپور رسیدند
و از بالائے گھاٹ عطف عنان نمودہ بہ جانب دکہن روانہ شدند و مرحمت خاں بہادر را
کہ در عین برسات در خاندیس تردداتِ عظیم نمودہ بود و محاربات قوی کردہ بہ تسخیر اکثر محالات
بہ واقعی می پرداخت اما در شہر از سبب میرزا عبد اللہ و شیخ ہدایت اللہ و شیخ رحمت اللہ
کہ کارگزاران بودند و محمد مظفر بیگ بہاربود داروغہ توپ خانہ دست درازی در بعضے امور
می نمودند و تحقیق و تفتیش اموال بعضے از خویشان نواب امیر الامرا بودند۔ چونکہ زر در خزانہ نبود
و انجام سفر حضور ضرور گشتہ بود بر اکثر مردم دست تظلم دراز کردہ۔ ازیں جہت ساکنان بلدہ زبان
بہ استغاثہ و فریاد کشودند۔ چوں ایں خبر بہ نواب نظام الملک رسید فوجداری کلانہ عوض صوبہ داری
برہان پور با وجود بحالی جاگیر چہار دہ لک روپیہ بہ مرحمت خاں بہادر مقرر فرمودند و عبد الرحیم
خاں عم خود را کہ مخاطب بہ نصیر الدولہ نمودہ بودند بہ صوبہ داری برہان پور ممتاز ساختند
و مرحمت خاں قریب رسیدہ بود نصیر الدولہ سریع تر از برق و باد خود را پیش تر

از رحمت خاں بہ برہان پور رسانید۔ و رحمت خاں بہادر روز دیگر بہ کنار شہر رسید و چند روز بیرون شہر اقامت نمودہ روانہ دارالخلافہ گردید و نواب نظام الملک از موضع اجنٹا کوچ کردہ باز بہ موضع خجستہ بنیاد رسیدہ عضد الدولہ را از موضع برار طلب داشتہ در خجستہ بنیاد بہ نیابت خود گزاشتہ کوچ بہ سمت بیجاپور نمودند۔ امیر خاں و تفاخر خاں و روح اللہ خاں بہ معرفت شاہ نظام الدین کہ از مشائخ بود بہ ملازمت فائز گردید و نواب نظام الملک تفاخر خاں را ہمراہ خود رفیق ساختند و صوبہ داری و قلعہ داری آں جا بہ ابوالخیر خاں عطا فرمودند۔ اما ان چند روزے دخل و عمل نمودہ و چندگاہ نواب نظام الملک در سمت بیجاپور بودند از جا بہ جا فوج داران و پالاگیران بیجاپوری کمر اطاعت بہ میان جاں بستند۔ ابراہیم خاں از کرنول و عبدالنبی خاں از کڑپہ و عبدالغفار خاں پسر دلیر خاں از سانور و بنکاپور بہ ملازمت مستفیض گشتند و از ہر جا خزانہ و زر رعایا سرکار گردید و طلب سپاہ کہ در سرکار شدہ بود بہ موجب قرار واقعی چہار ماہہ تنخواہ دادند۔

انتقال محمد امین خاں و در عشر ثانی ربیع الثانی اعتماد الدولہ بہادر نصرت جنگ وزیر بہ آزار جسمانی کہ زیادہ از چہار پنج روز نہ کشید ازیں جہان فانی رخت بہ سرائے جاودانی کشید و برائے تقرر وزارت کہ حیدر قلی خاں و سعادت خاں و خان دوران و سربلند خاں ہر کدام می خواستند کہ خود وزیر شوند چند روز در ہمیں ترددات اوقات خود را ضایع نمودند و پادشاہ خدمت وزارت بہ کسے مقرر نہ نمودہ نیابت وزارت بہ عنایت اللہ خاں تفویض فرمود و فرمان برائے طلب نواب نظام الملک ارسال داشتند و فرمان وزارت ہونی بہ نواب عالی جناب رسید و نواب طوعاً و کرہاً مقدمہ دکھن را بند و بست نمودہ عضد الدولہ

عوض خاں بہادر را نائب مستقل گزاشتہ و فدوی خاں را از دیوانی دکھن معزول فرمودہ و دیانت خاں را بہ دیوانی دکھن امتیاز بخشیدہ فدوی خاں رخصت مکۂ معظمہ حاصل نمودہ مع برادر خود آقا صالح کہ ذات مقدس بہ کمال صلاح و تقویٰ بود بہ سعادت ادراک حج روانۂ منزل مراد شد و نواب نظام الملک در آخر ماہ ذی حجہ وارد برہان پور شدند و حکیم محسن پسر حکیم عزت اللہ کہ در عہد شاہ عالم خلد مکان خطاب حکیم الممالک داشت ملازمت نمودہ بہ منصب و خطاب خانی سرفراز گردید و نواب پنج شش روز مقام نمودہ در ماہ محرم ۱۱۳۴ھ کوچ نمودہ روانۂ دار الخلافہ گشتند۔ بعد ملازمت پادشاہ پنجم جمادی الاولی بہ خلعت وزارت مع خنجر مرصع و قلم دان مرصع و انگشتری الماس بیش قیمتی سرفراز گشت۔ اما ہر چند نواب نظام الملک خواستند کہ بند و بست وزارت قرار واقعی نمایند لیکن برہم کاران کہ کلمات تمہید آمیز متضمن بر افترائے چند بہ عرض می رسانیدند خصوص کوکی پادشاہ کہ زن سحر آفریں و صاحب جوہر بود با خدمت گار خاں خواجہ سرا کہ مقرب آں حضرت بود ہم دم و ہم راز گشتہ خلل تمام در بند و بست وزارت انداختند و دیگر بعضے امرا بر عکس خاطر نشان پادشاہ می نمودند و معز الدولہ حیدر قلی خاں از راہ چرب زبانی در مقدمات ملکی و مالی دخیل می گردید و نواب نظام الملک دریں ماہ بہ عرض پادشاہ رسانده پادشاہ از راہ نصیحت معز الدولہ را ممانعت نمودہ معز الدولہ متحمل ایں امر نگشتہ نائب میر آتشی در حضور گزاشتہ مرخص گشت و وسط ماہ جمادی الآخر روانہ احمد آباد گجرات گردید و بعد رسیدن بہ احمد آباد جاگیر اکثرے امرا و منصبداران را بہ ضبط خود در آوردہ و فریاد ایں معنی مکرر بہ عرض رسید۔ فرمان نصیحت آمیز مشتمل بر منع ضبط جاگیر مردم بہ او صادر گردید و فائدہ نہ بخشید۔ تا آں کہ جاگیر حیدر قلی خاں کہ در طرف دار الخلافہ

بود عوض جاگیرہائے احمد آباد بہ ضبط درآوردند و سلخ ذی حجہ سید عبداللہ خاں کہ در قید بادشاہ بود فوت شد و از بعضے روایات مسموع گردید کہ سید عبداللہ خاں را مسموم نمودند۔ چناں چہ تاریخ فوتش "حسن مظلوم" یافتہ۔ و چوں خبر ضبط جاگیر دارالخلافہ بہ حیدر قلی خاں رسید بہ بادشاہ و بعضے امرا نوشت کہ ہرگاہ جاگیر بندہ را ضبط نمودند از من نوکری و اطاعت چشم داشت نہ داشتہ باشند۔ بنابر مصلحت وقت بادشاہ صوبہ داری مالوہ و احمد آباد بہ نام نواب نظام الملک مقرر فرمودہ بہ عطائے خلعت و جواہر و فیل و نہ لک روپیہ نقد مقرر ساختند و دوم صفر المظفر ۱۱۳۵ھ نواب نظام الملک از دارالخلافہ برآمدہ متوجہ احمد آباد گردیدند۔ و افواج دکہن بہ موجب امر نواب نظام الملک با عضد الدولہ بہادر ناظم صوبہ برہان پور و دیانت خاں دیوان دکہن و محتشم خاں بخشی با امرایان دکہن بہ کمک رسیدہ ملازمت نزدیک احمد آباد نمودند۔ دریں ولا فرمان بادشاہ وارد شد کہ با حیدر قلی خاں جنگ نہ نمایند کہ او در اطاعت درآمدہ و از خطوط ہائے احمد آباد ظاہر شد کہ حیدر قلی خاں را عارضۂ جسمانی روئے دادہ کار بہ جنوں کشیدہ و او دیوانہ سرشار شدہ۔ راجہ رگھو ناتھ داس کایستھ دیوان و کار پرداز او بود از راہ اجمیر او را بہ شاہ جہان آباد بردہ و فرمان نیز رسیدہ بود لہذا نواب نظام الملک ترک خصومت نمودہ تعاقب او نہ فرمودہ و عموی خود حامد خاں بہادر را بہ نیابت صوبہ داری احمد آباد مقرر ساختہ خود در اوایل جمادی الآخر بہ دارالخلافہ مراجعت نمودند و عضد الدولہ و نصیر الدولہ و امرا و افواج دکہن بہ دکہن مرخص نمودہ و خود از راہ بھوپال و اسلام گڈھ از دست دوست محمد خاں مفتوح نمودہ و نیابت صوبہ داری مالوہ بہ عظیم اللہ خاں

بن رعایت خاں کہ پسر عمہ نواب بود عطا نمودہ روانہ دارالخلافہ گشتند و بعد از رسیدن حضور در میان پادشاہ و وزیر از سبب نفاق کوکی و امرایان ہر روز بہ قسم دیگر خاطر نشان پادشاہ می کردند و پادشاہ را بدظنہ ساختند و در حق نواب عالی جناب تفکرہائے فاسد می نمودند۔ چنانچہ صوبہ داری دکھن بہ پیش کش مبلغے بہ نام عماد الملک مبارز خاں بہادر مقرر نمودند و نواب فتح جنگ صلاح در آں دانستند کہ خود را بہ فکر و تدبیر از دارالخلافہ برآرند۔ چنانچہ در اواخر ربیع الاول ۱۱۳۶ھ بہ رخصت چند روز خواستہ از دارالخلافہ برآمدہ بہ عذر تبدیل ہوا تا سی چہل کروہے دارالخلافہ بر لب دریائے گنگ رسیدہ شکار کنان و صید افگنان تفرج می نمودند و از منزل سورون روانہ دکھن گشتند۔

ذکر تقرر گشتن صوبہ داری دکھن از حضور بہ نام مبارز خاں بہادر صوبہ دار حیدرآباد و اتفاق افغانان و آمدن نظام الملک بہ دکھن و وقوع محاربہ و قساد و مظفر و منصور گشتن نواب نظام الملک بہ امر رب العباد۔ و چوں نواب نظام الملک قریب بہ اجین رسیدہ بودند کہ از جانب دکھن خبر رسید کہ مبارز خاں ناظم صوبہ حیدرآباد بہ اظہار آں کہ صوبہ داری کل دکھن بہ نام او مقرر شدہ از صوبہ حیدرآباد برآمدہ بہ عزم خجستہ بنیاد روانہ گردیدہ و عبد النبی خاں و دلیر خاں و بہادر خاں افغان را نزد خود طلبیدہ عازم خجستہ بنیاد گشتہ و بہ عضد الدولہ از قصد رسیدن خود و خالی نمودن دارالامارہ نوشتہ و بہ ہمیں دستور از نوشتہ جات حضور ظاہر شد کہ بہ مبارز خاں نوشتہ اند صوبہ داری برہان پور و برار کہ بہ عضد الدولہ و نصیر الدولہ مفوض است بعد دخل نمودن صوبہ خجستہ بنیاد ہر دو صوبہ را از ہر دو

امیر انتزاع نمایند و بعد از آں کہ فتوحات روئے دہد نواب نظام الملک را از میان بر چیدن امیر لاعلاج نواب موصوف از مالوہ بہ سمت دکھن متوجہ شدہ و در عشر ثانی شعبان بہ ماندو رسیدند و در آں جا خواجم قلی خاں کہ نامش ذوالفقار بیگ بود برادر بنگلہ بیگی خاں بعد از فوت برادر فوج داری آں جا تعلق بہ او داشت ہمراہ خود گرفتہ و ابوالخیر خاں را بہ خدمت مذکور سرگرم فرمودہ خود از نربدا عبور فرمودند و در اوایل رمضان داخل برہان پور گشتہ و چوں ایام بارش وطغیانی دریا بود کشتی ہا از نواح جمع فرمودہ از دریائے تاپتی و پورنا عبور نمودہ آخر ماہ مبارک رمضان بہ خجستہ بنیاد رسیدند و مکرر خطوط نصائح آمیز و صلح انگیز بہ مبارز خاں نوشتند تا دو ماہ در خجستہ بنیاد بہ دفع الوقت گزرانیدند و اجل مبارز خاں را دامن کشاں بہ طرف خجستہ بنیاد می آورد و از فراہم آوردن جمعیت کہ بہادر خاں برادر داؤد خاں پنی و عبدالفتاح خاں پسر عبدالنبی خاں میانہ و غالب خاں از طرف سعد اللہ خاں متصدی کرناٹک و فوج داران عمدہ دیگر بہ جمعیت شایستہ بہ او پیوستہ بودند و پیادہ ہائے زیادہ از حد شمار فراہم آوردہ بود و روز بروز جمعیت او می افزود۔ لہذا اواخر ذی قعدہ نواب نظام الملک از خجستہ بنیاد کوچ نمودہ بر تالاب جس ونت خیمہ برپا کردند و از آں جا تا روزے کہ جنگ واقع شد متواتر نامہ ہائے نصیحت آمیز صلح خیز بہ مقتضائے اَلصُّلْحُ خَیْرٌ واقع شدہ و خوں ریزی مسلمانان بہ میان نیاید بہ مبارز خاں نوشتند اما از آں جا از سبب حب جاہ و ریاست دکھن مفید نہ افتادہ ارادہ نمود کہ لشکر نواب نظام الملک دست راست یا دست چپ دادہ از راہ دیگر بہ شہر خجستہ بنیاد رسانیدہ بہ تسخیر خود در آورد۔ چنانچہ بہ ایں قصد از مقابل

فوج نواب منحرف شده از دریائے پورنا گزشت و جمعے از سوار و پیاده برائے سد راه لشکر بر کناره ناله قلب گزاشت و بر سرہماں ناله تعین کرد ہائے فریقین جنگ روئے داد و پیش ترے از فوج مبارز خاں با سرداران قتیل و اسیر گردیدند و مردم نواب فتح جنگ با فتح و فیروزی مراجعت کردند۔ القصه نواب نظام الملک به قصد سد راه او گردیدن از آب ناله پورنا گزشت و بیست و سوم محرم الحرام ۱۱۳۷ھ نزدیک قصبه شکر کھیڑه مضاف صوبه برار اتفاق مقابله افتاد و فوج بندی نواب نظام الملک به ایں دستور قرار یافت۔ قادر داد خاں روشانی ہراول و طالب محی الدین خاں نبیره سعد اللہ خاں طرف یمین و اسمٰعیل خاں جانب یسار و کنور چند پسر ستر سال ہمراه برق انداز خاں میر آتش و عطا یار خاں داروغه احشام و توپ خانه جنسی با توپ خانه در پیش فوج ہراول عضد الدوله عوض خاں بہادر را با سید جمال خاں و مقرب خاں و خان عالم دکھنی و متہور خاں و عزیز بیگ خاں با توپ خانه شعله افروز در جناح یمین صف آرائے فوج نمودند و ظہیر الدوله رعایت خاں و محمد غیاث خاں مابین فوج یمین و قول قرار یافتند و نصیر الدوله چین قلیچ خاں بہادر جانب جناح یسار مقرر گردید و سید غضنفر خاں بخشی غازی الدین خاں بہادر با منصبداران تعینه برہان پور به رفاقت او بار ہکله ہائے شتر نال و جزایل دور انداز ہمراه ایشاں تعین نمودند و حرز اللہ خاں را با جمعیت شایسته مامور به سر فوج میان قول و یسار فرمودند و بہادر دل خاں لاچین بیگ را ضمیمه آں فوج و حفیظ الدین خاں بہادر و محمد سعید خاں بہادر نبیره ہائے سعد اللہ خاں به فاصله دو جریب نزدیک قول جا دادند و ہوش دار خاں را که دریں وقت ارادت خاں خطاب یافته در جنداول مقرر ساختند۔

ومحتشم خاں بہادر را با جمعے سرداران برائے کمک ہر جا کہ حاجت باشد مقرر فرمودند وخواجم قلی
خاں بہادر وگوپال سنگھ گوڑ وسلیم خاں بائی با جماعت برادری قراولاں ورسول یارخان افغان
دربیش فوج یلیتمش قرار دادند وخود در قول قرار گرفتند وجمعے از عمدہا مثل خواجہ عبداللہ خاں
واہتدا خاں وبوان ورستم بیگ خاں ونیک نظر خاں بخشئ ناصر جنگ وہمت یار خاں خال
نواب ناصر جنگ وگروہے اہل خدمات معرکہ آرا اگرد مرید ند وترک تاز خاں بہ سرداری وکارفرمائی
فوج مرہٹہ با جمعے از ملازماں بہ سرداری فوج باجی راو وغیرہ مقرر فرمودند واز آں طرف
عماد الملک مبارز خاں نیز فوج بندی پرداختہ غالب خاں را با حسین منور خاں پسر شیخ نظام
دکھنی ہراول ودر عقب او محمد بیگ خاں خال خود را بہ جائے یلیتمش مقرر کردہ ابراہیم خاں
کہ بہادر خاں مخاطب گشتہ بود طرف دست راست خود وعبد الفتاح خاں پسر عبد النبی خاں
میانہ را با پسرہائے دلیر خاں میانہ بہ اتفاق علی خاں با خواجہ محمود خاں وخواجہ اسعد خاں وخواجہ
مسعود خاں وحامد اللہ خاں پسران خود رفیق ساختہ نزدیک قول جا دادہ وخود با خان زماں
خاں پسر خان خاناں بہادر شاہی ومنور خاں وقزل باش خاں ومحمد فایق خاں دیوان
سرکار خود وعرب بیگ خاں ومیر یوسف خاں وجمعے دیگر در قول جا گرفتہ پا بہ معرکہ کارزار گزاشت۔
حاصل کلام ایں کہ ہر دو فوج دریا موج کہ مقابل ہم رسیدند نواب نظام الملک در سبقت
تیز جلوی را کار نہ فرمودہ۔ نہ خواستند کہ خوں ریزی مسلمانان شود وپیش قدمی از ایشاں
بہ ظہور آید۔ تا آں کہ مبارز خاں کہ بہ تفاوت دو(۳) کروہ بنگاہ او بود سوار شدہ و
با وجود حایل بودن نالہ سیاہ قلب خود را بہ مقابل لشکر نواب فتح جنگ رسانیدہ وقبل از

سم[۳۲] بہر روز معرکہ قتال وجدال گرم گردید و از ہر دو طرف بہادران قدم در معرکہ کارزار گزاشتند
و از صدائے توپ ہائے زہرہ گداز کہ درآں دشت پر وحشت چناں پیچید کہ زمین و زماں
بر خود لرزید و از ہمہ سرداران تردداتِ عظیم بہ ظہور رسید و مقرب خاں پسر امین خاں کہ
درمیان پدر و پسر کمال عداوت بود چند روز قبل از مقابلہ ہر دو لشکر دریا موج امین خاں
از فوج نواب نظام الملک روگرداں شدہ خود را با جمعے دیگر از منصبداران برہان پور نزد نواب
مبارز خاں رسانیدہ بہ فیض دولت چہار روزہ رسیدہ بودند۔ روز جنگ پدر و پسر کہ تشنہ خون ہم دیگر
بودہ از آرزو مقابل ہم شدہ شمشیر ہا می زدند۔ مقرب خاں برائے قتل پدر تردد چناں نمود کہ زبان از
احاطہ او بیرون است۔ آخر بہ دست دیگرے قضائے امین خاں رسیدہ بود۔ و از حملہ ہائے فوج
مبارز خاں بہادر پائے استقامت بعضے دل باختگاں از جا لغزید و از صدمات پیا پئے قریب
سیزدہ فیل کہ برآں بہادران معرکہ کارزار بودند از میان فوج نواب فتح جنگ برگشتند چنانچہ بہیر و بنگاہ
بار کردہ عقب فوج استادہ بود۔ نزدیک بہ آں شد کہ از مشاہدہ برگشتن فیلان خلل در استقامت
آں ہا راہ یابد۔ دریں ضمن دیانت خاں دیوان کہ درآں روز ہا مغضوب نواب نظام الملک
گشتہ بہ پائے اعتراض آمدہ و بیمار شدہ بود بہ جائے فوج جنداول با پنجاہ شصت
سوار برادری و ہمراہان دیگر عقب بنگاہ ماندہ بود سدّ راہ آں ہا گردید۔ دریں حالت نواب
مبارز خاں بہادر بعد کشتہ شدن دو پسر بہ اسم مسعود خاں و اسعد خاں کہ بیش تر از فیل
سواران با نام و نشان مسافر سفر آخرت گردیدہ بودند و فیل بان سواری مبارز خاں بہادر
از رسیدن زخم ہائے پیاپے از بالائے فیل افتادہ بود و مبارز خاں

پوشاک خود را به صورت کفن پوشیده و خود فیل بانی می نمود و از رسیدن زخم هائے کاری
کار او نیز ساخته شد و صدائے شادیانۂ فتح و نصرت از فوج نواب موصوف بلند آوازه گردید
تخمیناً زیاده از سه(۳) هزار کس به قتل رسیده بودند و علی هذا القیاس از فوج نواب نظام الملک
سوائے ظهیر الدوله رعایت خان که زخم تیر به حلق او رسیده بود رو به سفر آخرت اختیار کرد و قطبیان
خان به کار آمد و سید غضنفر خان از سبب زخم هائے کاری بعد دو سه(۳) روز گذشت و چند نفر مشهور
نیز به کار آمدند و به مردم دیگر آسیبے نه رسید و نواب نظام الملک برائے تکفین و تدفین مقتولان
و تیمارداری و تدبیر علاج زخمی ها که به اسیری در آمده بودند خصوص هر دو پسر مبارز خان یعنی مرحوم
خواجه محمود خان و حامد الله خان و دلاور خان و محمد بیگ خان امر فرمودند و محمد بیگ خان و عزت بیگ خان بعد
دو سه(۳) روز در گذشتند۔ و جمعے دیگر که سوائے تلف شدن مال زخم ظاهری به آن ها نه
رسیده بود به پرداخت احوال آن ها فرمودند حکیم عزت طلب خان و قزلباش خان و میر ابوالفضل
خان و رضا محمد خان و آقا ابوالحسن سوانح نگار سرکار مچهلی بندر وغیره که دوا و غذا از سرکار
می فرستادند بعد از انفراغ جنگ متوجه خجسته بنیاد شدند و شکر کهیڑه را نام فتح کهیڑه گذاشتند۔
بعد رسیدن خجسته بنیاد و خاطر جمع از بند و بست ملک و شهر باز متوجه حیدرآباد گشتند۔

هم درین سال وزارت به اعتماد الدوله قمر الدین خان بهادر نصرت جنگ مقرر شد۔
و فرمان صوبه داری دکهن مع صوبه داری حیدرآباد به نام نواب نظام الملک از حضور ارسال
داشتند و نواب نظام الملک در اوایل ربیع الاولی از خجسته بنیاد بر آمده به کوچ و مقامات
و اواخر ربیع الثانی به فرخی و فیروزی در حوالی حیدرآباد رسیده در باغ گوشه محل نزول اجلال فرمودند

و بہ تعیین عمال و بندوبست آں ضلع پرداختند۔ پسر مبارز خاں بہ اسم خواجہ احمد خاں از وسواس و توہم بہ پشت گرمی قلعہ و موجود داشتن خزانہ بہ شہرت رسانیدن فرمان صوبہ داری و قلعہ داری بہ نام خود در تمام صوبہ باعث فساد و شورش گردید و تا مدت یک سال برائے دخل نہ دادن عمال و قلعہ داران اطراف نوشتہ فرستاد چنانچہ در ہمیں فتنہ و فساد کاظم علی خاں پسر حاجی منصور کشتہ شد۔ بالآخر نواب نظام الملک خواجہ احمد خاں را مخاطب بہ شہامت خاں و خواجہ محمود خاں را مخاطب بہ مبارز خاں فرمودہ و جاگیرہائے سیر حاصل بہ آں ہا عطا نمودند و آں ہا قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد در ۱۱۳۸ھ حوالہ نواب نظام الملک نمودند و نواب بندوبست ملک و تنبیہ مفسدان و تادیب سرکشان و غم خواری حال زیردستان پرداختند۔

و در حضور معز الدولہ حیدر قلی خاں میر آتش کہ در خس خانہ با زوجہ خود خوابیدہ بود در وقت شب در خس خانہ آتش گرفت زوجہ او نیم سوختہ و چوں اکثر اعضائے معز الدولہ سوختہ بود ہر چند اطبا در معالجہ او کوشیدند فائدہ نہ بخشید۔ تا جہان فانی را پدرود نمود۔ و دریں سال چوں خبر کشتہ شدن مبارز خاں بہادر بہ پادشاہ رسید صوبہ داری مالوہ از تغیر نواب نظام الملک بہ گردہر بہادر برادر زادہ راجہ چھبیلا رام مقرر فرمودند و قلعہ داری ماندو بہ قطب الدین علی خاں کہ از سادات بارہہ بود تفویض نمود و گردہر بہادر بہ مالوہ آمدہ دخیل کارگر دید و عظیم اللہ خاں روانہ حضور گشت و ابوالخیر خاں از جائے خود برخاستہ پیش نواب آصف جاہ آمدہ۔ پادشاہ صوبہ داری احمد آباد گجرات بہ نام مبارز الملک سربلند خاں بہادر دلاور جنگ مقرر فرمودند و سند نیابت صوبہ داری بہ نام شجاعت خاں عرف معصوم قلی بیگ

شجاعت خانی که از پیش آورده‌ہائے حیدر قلی خاں بود و در شجاعت و شہامت و تہور[۳] شہرہ
برادر اشتہار تمام داشتند و با زمین داران آں سرحد بکر ر جنگ نمودہ و غالب گشتہ بودند ارسال داشت۔

## محاربہ حامد خاں با شجاعت خاں و کشتہ شدن شجاعت خاں بامر فادر مناں۔

و چوں سند بہ نام شجاعت خاں رسید حامد خاں بہادر را مطلع ساختند و حامد خاں بہادر را ز سبب
عدم فوج و سامان محاربہ دست از احمد آباد گجرات برداشتہ خود را بہ موضع مہیہ رسانیدہ و
در آں جا استقامت ورزیدہ بہ گرد آوری فوج غنیم پرداخت و بہ ہر نوعے[۴] لک روپیہ
جواہر و اجناس نزدیکسریہ ہا گرو گزاشتہ قرض سودی گرفتہ برائے خرچ سپاہ تقسیم نمودہ منجملہ
آں خرچ معقول جہت مرہٹہ فرستادہ برائے کمک خود طلب داشت و فوج نیز رسیدہ
و وراردوسے حامد خاں بہادر افواج غنیم و جمعداران عمدہ جمعیت عظیم روئے داد بہ قصد
محاربہ شجاعت خاں عطف عنان نمودہ بہ سمت گجرات روانہ شد و شجاعت خاں از احمد آباد
برآمدہ فی مابین حرب در پیوست و کار بہ جائے رسید کہ فیل ہائے سواری ہر دو سردار
قریب بہم رسیدند و فیل حامد خاں بر فیل شجاعت خاں غالب آمد و بہ دندان او
را زیر نمودہ حامد خاں تیرے بر شجاعت خاں انداخت آں تیر در سینہ او جائے گیر
شدہ و شیخ ہدایت اللہ کہ در خواصی حامد خاں بود بہ نیزہ جاں فرسا روح از بدن
شجاعت خاں بہادر جدا ساخت۔ شخصے ضعیف البنیان نحیف البدن کہ در خواصی
شجاعت خاں بود شمشیر را بہ قوت روحانی علم نمودہ و خود را بلند ساختہ بر حامد خاں انداخت۔
کمانے کہ در دست حامد خاں بود بریدہ بر خنصر حامد خاں رسید و حامد خاں کو دست دراز کردہ اورا

گرفته به زیر انداخت و به مردمان خود تاکید نمود که در محافظت او بکوشید. چنانچه
به موجب امر به عمل آوردند و شادیانهٔ فتح و فیروزی بلند آوازه گردید و قرین نصرت و فتح
عظیم داخل شهر احمدآباد شد و به بند و بست شهر پرداخت و ابراهیم قلی خاں برادر شجاعت
خاں که در گجرات بود از توهم خانه‌نشین گشته بود. حامد خاں بهادر محمد علی خاں را نزد او فرستاده
استمالت ساخته امر به ملازمت فرمود و پروانگی شد که با (۳۲) کس آمده مجرائی نموده باشد.
و چوں خبر کشته شدن شجاعت خاں به رستم علی خاں برادر او که رضا قلی نام داشت در
بندر سورت متصدی بود رسید جهان روشن در چشم او از شب دیجور تاریک‌تر گردید.
از بس که غیرت و تهوری که داشت عزم محاربه به حامد خاں برخود جزم نموده به نگاه داشت
فوج و طلب زمین‌داران سرزمین که از مدت مدید باهم آشنا بودند استمداد نمود و پیلاجی
که سردار مرهته بود و در آں حدود سکونت داشت با خود رفیق ساخت و فوج عظیم از
بندر سورت فراهم آورده به ابراهیم قلی خاں برادرش که در گجرات بود و به مجرا و سلام حامد خاں
می‌رسید نوشت که افسوس بر غیرت تو باد آں چه که از تو صادر می‌شود باختن جان که در راه نام و ننگ
از خود دریغ داشتی. چوں نامهٔ رستم علی خاں به ابراهیم قلی خاں رسید عنان عقل را به دست جهل داده
محمد علی خاں را که باعث مجرا و ملازمت او شده بود طلب داشت و از و عذر خواست و رفقای جانی
خود قریب نو کس رفیق او گردیده و لباس زعفرانی که علامت دست از جان شستن گویا که برای
کدخدائی می‌روند و طریق رزم را بزم عروسی به خیال می‌آورند در وقت ابتدائی دربار خود را
به دارالاماره رسانیدند و از هیبت شیران وغا هوش از مستحفظان دروازه دارالاماره پریده و رنگ‌ها

باختہ پراگندہ شدند و ابراہیم قلی خاں مع رفقا داخل دیوان خانہ شدہ برادر زادہ نوندہ رائے کہ متصدی سرکار نواب نظام الملک بود زخمی ساختند و مردان حامد خاں رو بہ گریز گزاشتند و بہ ہماں ہیئت داخل محل سرا گردید۔ حامد خاں دست پسر خود مرحمت خاں را گرفتہ از راہ کھڑکی محل سرا پا بہ بیروں گزاشتہ خود را بہ فوج خود رسانید و ابراہیم قلی خاں داخل محل سرا شدہ بہ جستجوئے حامد خاں پرداخت۔ دریں ضمن از ہر چہار طرف برق اندازان و تیر اندازان بر دیوار ہائے حویلی و محل سرا بر آمدہ بہ انداختن گولی ہائے جاں پراں شروع کردند۔ در اندک زماں قوالب از ارواح تہی ساختند۔

و چوں ایں خبر موحش بہ رستم علی خاں رسید غم و الم او ہزاران ہزار افزود بہ عزم رزم از سورت برآمدہ بیلاجی وغیرہ قریب بیست ہزار کس از نوکران جدید و قدیم و مرہٹہ ہمراہ او بود صفوف سپاہ آراستہ ہر روز سہ[3] چہار کروہ راہ طے می نمود و حامد خاں بہادر نیز بہ عزم پرخاش جنگ بہ افواج خود و مقابلہ بیست ہزار سوار عزم نمودہ از احمد آباد برآمدہ۔ اما فوج رستم علی خاں خیرہ خیرہ تر بودند تا کنارہ دریائے مہی بلا شبہ معرکہ کارزار گرم گردید و فرقہ دیگر از راہ دیگر خفیہ بہ شب ہا آمدہ دست بردی نمودند۔ ازیں سبب ہراس در لشکر حامد خاں بہادر غالب بود و در موضع کنار دریا مضرب خیام حامد خاں بہادر گردید و میر نتھو و صلابت خاں جمعداران عمدہ بہ حامد خاں بہادر پیوستند و چوں لشکر حامد خاں بہادر در ریگستان فرود آمدہ بود و اسپان لشکر از سبب بُعد آب و بہ تنز لشکری رسیدند دریں وقت کہ اسپان لشکر بر لب آب رفتہ بودند ہرکارہ بہ رستم علی خاں ظاہر نمود کہ از سبب رفتن اسپان بہ جہت آب

فوج قلیل با حامد خاں ماندہ است۔ رستم علی خاں بہ موجب فرصت وقت سوار شدہ خبر تیاری
سواری او ہرکارہا بہ حامد خاں رسانیدند و نقیبان برائے تیاری فوج صدائے خود بلند نمودند۔
بہ جلدی و زودی تمام فوج آراستہ و درمیان ہر دو لشکر حرب صعب روئے داد و بیلاجی مرہٹہ
اگرچہ در ظاہر ہمراہ رستم علی خاں بود از سبب حب جاہ در باطن با حامد خاں رفاقت داشت۔
بہ نوعے در آں روز بازار حرب و تنور طعن و ضرب گرم گردید کہ مریخ خوں خوار و فلک کج رفتار
برائے تماشائے آں کارزار انگشت تحیر بہ دندان گزیدند و فوج مرہٹہ بہ تاخت و تاراج ہر دو
لشکر از ہر طرف اشتغال داشتند۔ در آں روز حرب فیصل نہ شد و روز دیگر بہ دستور روز گزشتہ
شدت جنگ بہ نوعے شد کہ معلوم ہم کنان گردید کہ حامد خاں کشتہ شدہ و شادیانہ فتح و ظفر
از طرف رستم علی خاں بلند آوازہ گشت۔ چنانچہ اطراف و جوانب خبر فتح رستم علی خاں انتشار
یافت و روز دیگر آفتاب طلوع نمودہ قضیہ بر عکس ظاہر شد کہ در ہماں موضع رستم علی خاں بہ
قتل رسید و فتح و ظفر حامد خاں بہادر منتشر گردید و افواج رستم علی خاں را مرہٹہ از طرفین
غارت نمود و حامد خاں بہادر بہ نصرت و فیروزی و زندگی دوبارہ روانہ احمد آباد گجرات شد
و چوں طلب سپاہ زیادہ از حد شدہ بود دست تطاول دراز کردہ بہ نوعے در حق رعایا و
ساکنان آں جا ظلم و ستم دیگر واقع شد کہ زبان از وصف آں قاصر است و از آں روز
در احمد آباد دست جور بہ نوعے بلند شد کہ دیگر روئے آبادی کم یاب گردید و کار بہ جائے
رسید کہ ساکنان آں جا بہ تفاریق بہ دیار دیگر رو آوردند۔

بہ ہر تقدیر چوں خبر کشتہ شدن رستم علی خاں و فتح یافتن حامد خاں بہادر بہ پادشاہ رسید

نهایت غم و الم به خاطر ملازمان گزشت و بعد از مصلحت مقرر شد که مبارز الملک سربلند خان
بهادر دلاور جنگ را روانه گجرات نمایند. چنان چه به عمل آمده و مبلغ پنجاه لک روپیه نقد
به مبارز الملک مرحمت فرمودند و سید نجم الدین علی خان برادر سید عبدالله خان را که از قید
خلاص کرده و عفو تقصیرات او نموده با جمعے از امرائے دیگر تعینات سربلند خان گردانیدند و
دلاور جنگ بعد از چند روز خیمه بیرون شهر فرستاده و مدتے برائے گردآوری فوج و نگهداشت
سوار و پیاده اشتغال داشت. تا سه(۳) چهار(۴) ماه همان جا مانده در سنه آینده کوچ نموده ـ

و درین سال نواب نظام الملک میر علی اکبر خان دیوان برهان پور را طلب
حضور نمودند و چوں به حضور رسید به نیابت ارادت خان دیوان دکهن مقرر فرمودند
و محمد عاقل خان را به دیوانی دارالسرور سرفرازی بخشیدند و در سنه ۱۱۳۶ھ مبارز الملک
از دارالخلافه کوچ نموده با فوج عظیم عازم احمدآباد گردید و حامد خان بهادر به قصد
محاربه از گجرات برآمده و غنیم نیز رفاقت نمود. سربلند خان چوں به موضع پٹن رسید
رسل و رسائل نزد حامد خان ارسال داشت که پائے محاربه و جنگ درمیان نه آید
و نصائح و مواعظ بسیار نمود. اما فائده بر آں مترتب نه گشت. و با وجودے که در باب
دخل دادن مبارز الملک نظام الملک به عم خود حامد خان بهادر نوشته بودند اثرے نه کرد
و بخشی حامد خان به طرائق هراولی و بلیغش و با افواج غنیم روئے به محاربه سربلند خان آورد و حامد خان
خود از عقب روانه شد و دار و گیر غریب درمیان آمده تا آں که بخشی حامد خان به قتل رسید و از افواج
سربلند خان چندیں هزار کس کشته شد و شیخ الله یار که سر فوج مبارز الملک بود از راه دیگر به احمدآباد

گجرات داخل شد و احمدآباد را در تصرف آورد۔ درین ضمن رفقائے حامد خاں بہادر مثل شیر نتھو و صلابت خاں و اکثر جمعداران مالوہ وغیرہ کہ رفاقت اختیار نمودہ بودند مصلحت دادند کہ بالفعل جنگ کردن صلاح نیست۔ می باید کہ خود را نزد نواب نظام الملک رسانند۔ دراول حامد خاں قبول این معنی نہ نمود۔ اما بالآخر دست از ملک احمدآباد بردا شتہ از زیر قلعہ راہ خجستہ بنیاد گرفت و سید عاقل خاں دیوان سربلند خاں داخل احمدآباد شد۔ و مبارز الملک خود نیز بعد از چند روز داخل شہر شد و حامد خاں بہادر بہ خجستہ بنیاد رسید و درمیان او و عضد الدولہ آزردگی درمیان آمد و اکثر حامد خاں عضد الدولہ را بہ خواجہ کمال کہ نام اصلی او بود غائبانہ نام می برد و نوکران حامد خاں کہ از او طلب می خواستند بہ تدبیر عضد الدولہ طلب خود را گذاشتہ روانہ ملک ہائے خود گشتند۔

و دریں سال نواب نظام الملک از جانب پادشاہ مخاطب بہ خطاب آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سرفراز گردید و ڈھوکر سنگھ پسر راجہ اجیت سنگھ قابو یافتہ خود را بہ خوابگاہ پدر خود رسانیدہ بہ جمدہر جان ستان او را بہ دارالبوار فرستادہ و میرزا راجہ جے سنگھ از سبب بدگمانی پسر اجیت سنگھ با پدرہ خود بہ چہ نوع پیش آمد و پسر خود را بہ طریق سیر بہ طرف دیگر فرستاد۔

و درہمین سال جعفر خاں ناظم صوبہ بنگالہ کہ محمد ہادی نام داشت و از متوسلان و پیش آوردہ ہائے امانت خاں دیوان دکھن بود و بعد از آں کہ کاردانی از او بہ ظہور رسیدہ بود و در اواخر عہد حضرت خلد مکان مرشد قلی خاں خطاب یافتہ و بعد از آں در عہد

محمد فرخ سیر پادشاه مخاطب به جعفر خان گشته و ناظم صوبه بنگاله گردیده بود و حکومت آن ملک را
به ضبط تمام انجام رسانیده بود و دست از حیات مستعار برداشته به دار القرار شتافت صوبه داری
بنگاله از انتقال او به داماد او شجاع الدین محمد خان که صوبه دار اوریسه و کوکنار بود مقرر گردید
و در اواخر این سال نواب آصف جاه حامد خان بهادر عم خود را به صوبه داری نادر ممتاز
فرمودند و در سنه ۱۱۳۹ه در اردوی نواب آصف جاه باجی راؤ و سلطان جی نبالکر و سرداران
دیگر نیز جمع فرمودند و از باجی راؤ نواب آصف جاه حرکات لغو مشاهده فرموده خواستند که او را
گوشمالی معقول به دهند. ساهو راجه بن سنبها بن سیوا را از سرداری مرهته و راجگی آن قوم
معزول نموده به جای او سنبها بن راجه رام بن سیوا را منصوب سازند. چندرسین بن دهنا
جادو که سابق بخشی فوج آنها بود و در صوبه داری سابق نواب آصف جاه به ملازمت
رسیده نوکر پادشاه شده بود در میان آمده سنبها به وساطت او ملازمت نمود
و به راجگی و سرداری مرهته و سردیسمکهی فائز گردید. سنبها مذکور جابه‌جا گماشتگان
خود را فرستاده و عمل و دخل او در سرکارات و قصبه‌جات و پرگنات و دیهات شد
و مکاسه داران که از طرف باجی راؤ و بهاریه و غیره بودند برخاسته نزد سرداران خود رفتند
و چون ایام برسات و نزول باران رحمت آمده بود حرکتی از آن گروه به عمل نیامد. سنه[3] چهار[4] ماه
به تغافل گذرانیدند و درین سال اصلا در دکهن پاره فساد در میان نیامد. اما در مالوه در میان
گردهر بهادر ناظم صوبه مالوه و ملهار هول کر محاربه عظیم واقع شد و درین معرکه گردهر بهادر جان خود را نثار
اسلامیان نمود و همراهیان او که مسلمان بودند کشته شدند و در مالوه تا ناظم دیگر مقرر گردد اولاد و صحابه فضلت

اجین می نمودند۔ و در ۱۲۰۰ھ غرۂ محرم روز سہ شنبہ بہ نوعے شدت باراں در ممالک دکن بہ وقوع پیوست در حیدرآباد موسی ندی بہ قسمے طغیانی نمود کہ دروازہ ہائے شہر پناہ در آب غرق بودند و اکثر تماشائیان کہ بالائے قلعہ و پشتہ ہا برآمدہ بودند در آب درآمدند و رہ نورد سفر آخرت گردیدند۔ و علے ہذا القیاس در اطراف برہان پور بارش شد کہ چشم بینندہ نہ دیدہ بود و قطرات باران بہ قدر روانہ ہائے کنار بود و تمام شب تا دو پہر روز باران بہ نحوے شدت داشت کہ عقل از ادراک آں قاصر بود و رود تاپتی بہ نوعے طغیان نمود کہ اکثر خانہ ہا کہ در پستی واقع شدہ بود غرق شدند۔ بہ قسمے طغیانی شد کہ تا پیٹھ مہاجنان آب آمد و نصف درگاہ شاہ منصور در آب بود۔ آں کہ بعد از نصف نہار در نیزرگی قطرات و نزول آب تخفیف واقع شد۔ روز دیگر ساکنان بلدہ حیات مجدد یافتند و چہارم محرم آب تاپتی بہ سورت رسید و سکنہ سورت از شدت طغیانی تاپتی تصدیعات بسیار کشیدند۔ چنانچہ تمام شہر سورت تا دو روز در آب غرق بود و ساکنان آں جا بر بالاخانہ ہا کہ عمارت پختہ دارد سکونت داشتند و خرابی بسیار بہ اموال تجار وغیرہ رسید۔

و دریں سال در ماہ ربیع الاولی فساد عظیم بہ عمل آمد کہ با دوازدہ ہزار سوار از نواح خاندیس کوچ نمودہ رو بہ برہان پور گذاشت۔ نصیر الدولہ بہادر ناظم صوبہ خواجہ عبدالوہاب کشمیری را کہ بخشی خویش بود برائے تنبیہ او از شہر بیرون فرستاد و او نزدیک باغ دائرہ نمود۔ علی الغفلہ خیمہ و خرگاہ و توپ خانہ بہ غارت برد و خواجہ عبدالوہاب خاں محافظت جان را اہم دانستہ از راہ دروازہ شاہ جہاں پورہ داخل شہر شد و سعادت خاں عبدار افغان ساکن کھڑکی پورہ

شهید شد و شب کرم یار خاں توپ و رہکلہ ہا را بر داشتہ بہ شہر آورد و بخشی نصیر الدولہ روز دیگر آمده قریب شہر فرود آمد و دوازده مقام نمود و مردم در محافظت شہر پناه مقید بوده شب ہا بہ روشنی مشاعل و چراغ کارکنان و بنایان بہ رخنہ بندی اشتغال داشتند و دو سہ مرتبہ مرہٹہ ہا قریب شہر نمودار شد و بعد از چند روز شہر را محاصرہ نمود و سردار مرہٹہ ودبہاریا پوریا فرود آمد و اکثر پورہ جات بیرون شہر را آتش دادند۔ درین ضمن باجی راؤ نیز رسید و ودبہاریا کوچ نموده سمت مالوه آواره شد۔

اما حقیقت باجی راؤ این است کہ آن شقی در برسات بہ سامان و سرانجام جنگ پرداختہ بہ گرداوری سرداران و فوج مرہٹہ خود آراستہ در موضع جالنہ بہ قصد مقابلہ نواب آصف جاه در آمد و نواب نیز راجہ سنبھا را ہمراه خود گرفتہ با فوج خاصہ و امرایان رکاب و مرہٹہ و ملازمان پادشاہی بہ ہراول عضد الدولہ در مقابل آں سگ بدرگ دائرہ نموده فرمودند کہ شتران خوب جلو و ناقہ ہائے تیز رو کہ در عرف سانڈنی می نامند ہر قدر میسر شود تیار نمایند۔ چنانچہ از برائے خود نیز ناقہ مہیا فرمودند و صفوف سپاه آراستہ نموده دوم ربیع الآخر معرکہ کارزار شروع شد و جنگے چناں رو داد کہ سپاه کفر و ظلمت تاب دلیران اسلام نہ آورده بہ ہیئت مجموعی رو بہ گریز آوردند و نواب تعاقب را پیش نہاد ہمت خود ساختہ عضد الدولہ را بہ تعاقب او امر فرمود و خود نیز از عقب عضد الدولہ روانہ شد تا آں کہ باجی راؤ گریختن را کار فرموده تا برہان پور عناں باز نہ کشید و از سبب کوچ ہائے طولانی از راه لعل باغ گزشتہ خود را بہ موضع نصیر آباد رسانید۔ درین ضمن عضد الدولہ از پیش نواب آصف جاه از عقب او

درآمده در نعل بانع دائره فرمود و چوں لشکریان از سبب تاخت و تاراج تعاقب از اسپ و سوار
و جاقوبران باربردار مانده شده بودند یک مقام فرموده روز سیوم کوچ نمودند و تا بیست و دو کروه
جانب شمالی برہان پور عنان بازنه کشیده و چوں اخبار صحیحه به سمع نواب آصف جاه رسید که باجی راؤ
از راه کوہستان جانب گجرات شتافته به سمت برہان پور معاودت فرمودند که از راه ہمت
ہر جا که ملاقی شود به جہاد پردازند. دو مقام برائے تیاری و سامان لشکر نموده و بعضے مردم را
تغیر و تبدیل فرموده ـ چنانچه عاقل خاں را از دیوانی برہان پور معزول نموده بار دیگر میر علی اکبر
خاں را به دیوانی منصوب ساختند و نیابت دیوانی دکھن به میر علی اکبر بود به محمد عاقل خاں
مقرر فرمودند و شرف الدین خاں را از عزل نقد علی خاں بیوتات برہان پور نموده به
دیار غربی روانه شدند که قریب به بندر سورت است ـ به کوچ ہائے طولانی و الغار
خود را رسانیده و ازیں سفر توہم به مبارز الملک سربلند خاں بہادر که ناظم صوبه احمد آباد
بود ره داده به گمان ایں که نواب آصف جاه با باجی راؤ ہم مصلحت گشته او از پیش و خود
از عقب درآمده قصد او دارند به تردداتِ سامان جنگ پرداخته تا آں که باجی راؤ
قریب به گجرات رسیده به سمت دکن عود نمود و نواب آصف جاه دست از تعاقب او
برداشته به قصد ویران و با خاک برابر نمودن وطن او جانب پونا که مستقر او بود کوچ فرمودند
و به احمد نگر رسیدند ـ آں جا به سمع ایشاں رسید که باجی راؤ بے بنیاد به اورنگ آباد می آید
خود نیز متوجه خجسته بنیاد شدند و باجی راؤ از گھاٹ کساری برآمده خود را به بیضا پور
رسانید ـ غلات و آذوقه که بنجاره ہا به لشکر نواب آصف جاه می آوردند تاخت و تاراج

نمود - نواب به عزم جنگ همان جا بودند و ناله آب که برائے لشکر بود به دست باجی راؤ آمد. گرانی
غله و کمی آب به نوعے شد که خامه از بیان او عاجز است - با وجود غله و تنگی آذوقات هرگاه
جنگ می شد لشکر اسلام غالب بود. دست از آن ناله برداشته جنگ کنان به شام گڈه
رسیدند و در آن جا باجی راؤ به وسیله وسایل عضد الدوله را درمیان انداخته طالب صلح
گردید و نواب آصف جاه اَلصُّلْحُ خَیْرٌ به صلح راغب گشتند و مصالحت فرمودند و مکاسه
داران از جانب آن لعین جابجا به دستور سابق عمل و دخل نمودند و نائبان و مکاسه داران
راجه سنبها خائب و خاسر دست از تحصیل برداشته به مکان اصلی خود شتافتند.
و بعد ازیں نواب آصف جاه روانه حیدرآباد گشتند و در ۱۱۴۱ھ نواب آصف جاه
امر به ساختن قلعه شهر پناه برهان پور از آهک و خشت فرمودند و سابق این حصار از گل و
خشت بود و تمام افتاده ضایع گشته. علیم الله خاں داروغه کچهری دیوانی بلده بود. بایں
کار مفوض گشت و از سمت ناک چهری که شرقی شهر و کنار دریائے تاپتی است شروع
به تعمیر نمود و درین ضمن محمد عظیم بن خواجه عبدالرشید کشمیری را نصف داروغگی شهر پناه مقرر
فرمودند و از جانب جنوب و از سمت دروازه شاه جهاں پوره که آں نیز قریب به دریائے
تاپتی است به ساختن شهر پناه و دروازه ها شروع نمودند و نواب آصف جاه دیوانی فرخنده بنیاد
از عزل میر قاسم خاں به حاجی نقد علی خاں مقرر نمودند و در ۱۱۴۲ھ حامد خاں بهادر که عم نواب آصف جاه
که بعد از نواب غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ بزرگ ترین برادران و در شجاعت و دلاوری شهرهٔ
تمام داشت وارد به دبدبه و کوکبه عظیم معیشت نمود و عمرش به هفتاد رسیده درین وقت

صوبہ دار نادیر بود ودیعت حیات سپرد۔ و در سنہ ۱۱۴۳ھ در ابتدائے سال عضد الدولہ عوض خاں
بہادر قسور جنگ کہ در خجستہ بنیاد نائب نواب آصف جاہ و صاحب تدبیر ملک وشجاع و دلیر
عادل و ضابط بود از قضاء الہی مسافر دار البقا گردیدہ و نواب آصف جاہ سمت فرخندہ بنیاد
بودند۔ ازیں خبر عازم خجستہ بنیاد گشتند و بعد رسیدن بہ اورنگ آباد سید جمال خاں پسر
عضد الدولہ کہ از جانب پدر نائب صوبہ برار بود عزل فرمودہ بہ شجاعت خاں عطا نمودند و
نصیر الدولہ را برائے کار و خدمت بلدہ بہ تعجیل تمام طلب داشتند و چوں نصیر الدولہ
بہ کوتل فردا پور رسید او را تغیر نمودہ بہ جائے او حفیظ الدین خاں بہادر را نصب
فرمودند و ابو الخیر خاں را تعیینات او نمودند و چوں نصیر الدولہ وارد لشکر شد حکم
بہ حفیظ الدین خاں بہادر شد کہ نوبت نواختہ از نزدیک لشکر نصیر الدولہ روانہ
برہان پور شود و چوں حفیظ الدین خاں بہادر داخل برہان پور شد بعد از چند روز برائے
تسخیر ملک موہن سنگھ زمیندار روانہ گردید۔ محال راج پور را محاصرہ نمودہ بہ قلعہ گیری اشتغال فرمود۔

و از حضور محمد خاں بنگش صوبہ دار مالوہ شدہ بہ اجین رسید و نواب آصف جاہ
اواخر شعبان بہ برہان پور رسیدند و دو(۲) سہ(۳) مقام فرمودہ برائے تنبیہ موہن سنگھ عازم گشتند۔
کوچ بہ کوچ خود را بر گھاٹ اکبر پور رسانیدہ تاب مقاومت نہ داشت و قبول پیش کش
نمودہ صلح شد و محمد خاں بنگش بہ کنار نربدا آمدہ بہ ملازمت نواب آصف جاہ فائز گردید
وتا دو سہ(۳) روز بہ طریق مہمان داری در اردوئے نواب بود و نواب آصف جاہ مہربانی و
اشفاق فرمودند و تمام رمضان المبارک کنار نربدا بودند و برائے ملاقات و بازدید

محمد خان بنگش از نربدا عبور نموده شب برگشتند و غرهٔ شوال که روز عید فطر بود از اکبرپور کوچ
فرمودند و تا راج پور حفیظ الدین خان همراه بود۔ و از منزل راج پور نواب آصف جاه قبایل خود
را مصحوب حفیظ الدین خان بهادر به برهان پور فرستادند و میر علی اکبر خان دیوان برهان پور
و صارم علی خان بیوتات را نیز رخصت نمودند و به احمد میر خان پسر میر علی اکبر خان از عزل
علیم الله خان و محمد عظیم داروغگی تعمیر قلعه شهر پناه مقرر ساختند و نمبداران دار السرور را
مرخص گردانیدند و خود از راه کوهستان متوجه خاندیس گشتند سبب آن بود که باجی راؤ
ناپاک در خاندیس سر به فساد برداشت۔ به تعاقب او پرداختند۔ تا ملک بگلانه عنان باز نه
کشیدند و باجی راؤ شقی از وصول نواب آصف جاه خبر یافته بر گریختن که شعار این قوم نابکار است
راه گجرات پیش گرفت و نواب آصف جاه خبر یافته برگشته عازم خجسته بنیاد شدند و حفیظ الدین خان
بهادر با قبایل نواب از برهان پور بر دیره قریب به گهاٹ کساری مرخص گشت و در سنه ۱۱۴۲ھ
پادشاه برهان الملک سید سعادت خان بهادر را از لکهنؤ که تعلقه صوبه داریش بود طلبیدند
و او به حضور آمد علی مردان خان پسر صفی قلی خان از نزد شاه طهماسپ صفوی ایلچی شده آمده بود۔
به معرفت برهان الملک ملازمت نمود و درین سال شاه عبد الغفور فقیر که از ظلم او عالمے
به تنگ آمده بود و پسران و دخترانش کارسازی هائے عظیم نموده پیش می بردند و در نزد
اعتماد الدوله و صمصام الدوله قرب و منزلتے تمام داشت با اولاد خود مقید گشت و خزاین بسیار
از نقد و جنس که از کرور روپیه متجاوز بود به دست پادشاه آمد و ایلچی شاه طهماسپ صفوی
مرخص گشته عازم ایران شد۔

وارادت خاں پسر جاں نثار خاں کہ داماد خان جہاں عالمگیری و خسر پورہ اعتماد الدولہ قمر الدین خاں بہادر بود بازمیں دار جنگ کردہ شہید شد و در ۱۱۴۵ھ محمد خاں بنگش از صوبہ داری مالوہ تغیر شدہ بہ جائے او میرزا راجہ دھیراج کہ جے سنگھ باشد مقرر گردید و تقویت باجی راؤ فی الجملہ شد۔ آری فرد

کبوتر با کبوتر باز با باز　　　کند ہم جنس باہم جنس پرواز

و در ۱۱۶۱ھ فاطمہ بیگم عمہ نواب آصف جاہ یعنی اہلیہ ظہیر الدولہ رعایت خاں بہ موجب امر نواب آصف جاہ صبیہ روشن الدولہ ظفر خاں بہادر کہ بخشی سوم بود با نواب میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ کہ پسر دوم نواب آصف جاہ و فرزند ارشد بود منسوب شدہ بود ہمراہ گرفتہ برائے مواصلت و وقوع عقد نکاح و شادی عروسی از دار الخلافہ برآمدہ و روشن الدولہ عطا یار خاں کشمیری را کہ داروغہ توپخانہ پادشاہی بود ہمراہ دادہ با ساز و سامان امیرانہ و چہار ہزار کس روانہ نمود۔ چوں بہ سمع نواب آصف جاہ رسید محتشم خاں بہادر بخشی را برائے استقبال عمہ مذکورہ و بہو بیگم با فوج کہ اکثر رسالہ داران مثل بدیع الزماں وغیرہ تعینات نمودند کہ روانہ شوند۔ بہ موجب حکم محتشم خاں روانہ گردید و حفیظ الدین خاں بہادر و ابو الخیر خاں نیز از برہان پور رفاقت نمودند و خواجم قلی خاں نیز بہ استقبال رفتہ۔ از اجین تا برہان پور منازل و مراحل طے نمودہ رسیدند و حفیظ الدین خاں بہادر و محتشم خاں بہ ہمراہی بیگم ہا روانہ خجستہ بنیاد شدند و ابو الخیر خاں را برائے محافظت صوبہ برہان پور گزاشتند۔ دریں ضمن اننددروپ دیوان حفیظ الدین خاں و عامل پرگنہ آسیر کہ از جانب سرکار عالی بود بہ ابو الخیر خاں اظہار

نمودند که سردار مرہٹہ غنیم بر رعایائے پرگنہ آسیر جبر می کند دریں ولا دست تطاول زیادہ از حد دراز نمودہ۔ ابوالخیر خاں کہ با او دو صد سوار بیش نہ بود با وجودے کہ با مرہٹہ نہ صد سوار و پیادہ ہائے برق انداز ہمراہ بود سید نورالدین خاں کوتوال را ہمراہ گرفتہ چہار گھڑی روز برآمدہ از شہر برآمد و چہار دہ پانزدہ کروہ طے نمودہ خود را نزد آں ہا رسانیدہ بازار حرب را گرم ساخت و بسیارے از سپاہ مرہٹہ بر خاک ذلت خراب و شصت پنج نفر از سپاہیان مرہٹہ قتیل گشتند و اکثرے از آں ہا زخمی شدند و یک صد و پنجاہ و شش بندوق سطلا غنیمت بہ دست آمد و دو اسامی زن ہائے آں ہا اسیر و دستگیر گشتند و بقیۃ السیف بر اسپ ہائے بے زین سوار شدہ رو بہ گریز نہادند و ابوالخیر خاں معاودت نمودہ چہار گھڑی از شب ماندہ بود کہ داخل شہر شد۔

دریں سال مظفر خاں برادر صمصام الدولہ بہ مہم غنیم بہ حکم پادشاہ برآمدہ در ملک مالوہ یا دید بہ عظیم داخل شدہ تا سرونج رسید۔ غنیم لئیم از راہ دیگر بدر رفت و او بدون حرب و رزم از راہ دیگر بہ شاہ جہان آباد رسید۔

و نواب آصف جاہ اواخر سال از راہ دیوگڈہ و چاندہ برگشتہ وارد برہان پور شدہ داخل دولت خانہ گشتند کہ شاہ مظفر خاں تا کنار تربدا عنان باز نہ کشید و باہم اتفاق ملاقات واقع شود۔ و چوں سمع نواب رسید کہ مظفر خاں عنان بہ صوب شاہ جہان آباد معطوف داشت۔

در ۱۱۴۸ھ ہفتم محرم الحرام کوچ نمودہ خجستہ بنیاد رفتند و پادشاہ برائے تنبیہ غنیم اعتماد الدولہ وزیر و صمصام الدولہ میر بخشی را با سپاہ گراں نامزد فرمودند و آں ہا بہ کوکبہ تمام و

دبدبه مالاکلام هر کدامی به تفاوت سسی کرده داخل مالوه شدند و بیلاجادو شتقی در مقابله اعتمادالدوله درآمد سنه (۳) چهار[۴] دفعه جنگ واقع شد و اعتمادالدوله غالب بود و نواب شهاب الدین خان پسر فیروز جنگ که الحال وزیر و مخاطب به نظام الملک است درهمین حرب وزیر درآن روز متوله گشت و هول کرد و در مقابله صمصام الدوله درآمده از طرفین طالب صلح شدند و باهم صلح نمودند و چون صلح شد هر دو امیر عظیم الشان عازم دارالخلافه گشته به ملازمت پادشاه مستفیض گشتند و در سنه ۱۱۴۴ هجری پادشاه برهان الملک را طلب حضور فرمودند و او عازم حضور بود که زمین دار ازآرزو که سال پیوسته با او درآن جا حرب نموده ارادت خان را شربت شهادت نوشانیده بود و باد غرور به کاخ دماغش راه یافته بود علی الغفله به سعادت خان بهادر ریخت و حسین قلی خان بخشی برهان الملک فرار اختیار نموده و فوج هزیمت یافته رو به وادی فرار آوردند و جنگ صعب واقع شد و برهان الملک به ذات خود پائے استقامت قائم نمود و زمین دار به گمان بهادر جنگ به مقابل فیل خسر سعادت خان بهادر رسانید و نیزه بر سینه او زده او را شهید ساخت درآن وقت تیر از کمان سعادت خان پیک اجل شده جان از قالب آن ملعون تهی نمود و فتح عظیم نصیب برهان الملک شد۔

و درین سال باجی راو شتقی مدتے بر تالاب کانگریه اقامت داشت و راجه جے سنگه برائے صوبه داری مالوه که به باجی راو مقرر شود عرائض می نوشت و به وساطت صمصام الدوله می گزرانید تاآن که پادشاه را برین معنی راضی ساخت و حکومت صوبه داری مالوه به او مقرر گشت۔

هم درین سال نواب آصف جاه نصیر الدوله را باز به صوبه داری برهان پور از عزل

حفیظ الدین خاں بہادر مقرر کردند و حفیظ الدین خاں را فوج داری سرکار بکلانہ و نذر بار عطا فرمودند و در سنہ ۱۱۴۹ھ باجی راؤ با افواج عظیم از دکھن عازم مالوہ شد۔ در آں جا چند روز سکونت نمودہ بہ بندوبست ملک مالوہ بہ قرار واقعی پرداختہ بہ سمت بھدور روانہ شد و مدتے با راجہ بھدوریہ جنگ داشت و بہ موضع ایثر کہ دار الملک آں راجہ بود بہ صعوبت تمام محاصرہ نمودہ و بالآخر قصبہ مذکور کہ از قصبہ جات عمدہ کنار چنبل است و غار ہائے بے حد و گریوہ ہائے بے حصر و بہر ہائے بلند و پست دارد بہ تسخیر خود درآوردہ و دست بہ غارت برآوردہ بہ تاراج اموال ساکنان آں جا پرداخت و آں قصبہ را ویران ساخت ۔ راجہ بھدوریہ طاقت مقابلہ نیاوردہ در بہر ہائے صعب المسالک خود را کشید و بعد از غارت و تاراج بھدوریہ بیلاجادو را ہراول نمودہ بہ مقابلہ برہان الملک فرستاد و خود از آب جمنا عبور نمودہ پنج کروہے اکبرآباد با برہان الملک مصاف داد و محاربہ عظیم بہ وقوع پیوست و از طرفین جم غفیر بہ قتل رسید اما آخر الامر شکست بر لشکر بیلاجادو و مقہور افتاد و ہزیمت یافت و اکثر سرداران او بہ دست لشکریان برہان الملک اسیر و دستگیر شدند و بیلاجادو و باجی راؤ از آں جا عطف عنان نمودہ روانہ سمت شاہجہان آباد گردید و فوج پادشاہی بہ سرداری یکے از کوکہ ہا مخاطب بہ احسن خاں بود برآمدہ و زخمی شدہ رو بہ وادی فرار گذاشت و بعد از خرابی بصرہ اعتماد الدولہ و صمصام الدولہ برآمدہ و چوں ملاحظہ نمود کہ جنگ عظیم خواہد شد فرار نمودہ عازم سمت اکبرآباد شد و امرا ہم تعاقب نہ کردند۔

و درین سال نواب آصف جاہ از سفر سوندہ بدہ نور سعادت فرمودہ آخر ماہ شعبان داخل برہان پور شدند و سہ[۳۱] و نیم ماہ دیگرے در برہان پور سکونت داشتند و حفیظ الدین خاں بہادر

رخصت گرفته با احمال و اثقال روانهٔ دارالخلافه گردید و فوجداری بگلانه از تغیر او به متوسل خان
بهادر مقرر گشت و درین عرض سه و نیم ماه که نواب آصف جاه در شهر برهان پور بودند مکرر
فرامین برائے طلب آصف جاه از حضور می رسید۔ بالآخر عزم را جزم نموده هفدهم ماه ذی حجه
عازم شاه جهان آباد گشتند و میر علی اکبر خان دیوان برهان پور را به نیابت نصیر الدوله صوبه دار
مقرر فرموده رخصت نمودند و از همین منزل خواجه عبدالله خان عزت الله خان را نیز مرخص
گردانیدند و در وقت برآمدن از خجسته بنیاد نیابت صوبه داری دکن به خلعت ارشد خود نواب
نظام الدوله بهادر ناصر جنگ مقرر فرموده بودند و انوار الله خان که دیوان سرکار بود از برهان پور مرخص
ساختند و کوچ به کوچ تا سرونج روانه گشتند و در سرونج چند مقام نموده و با باجی راو عهد و
پیمان چند در میان آورده افواج متعینهٔ دکن مع نصیر الدوله و سید جمال خان و محتشم خان بهادر
بخشی دکن و امرایان دکهنی رخصت فرمودند۔ چنانچه اواخر صفر سال آینده نصیر الدوله وغیره
وارد برهان پور شدند و در سنه ۱۱۵۰ھ در اواخر ربیع الاولی نواب آصف جاه داخل دارالخلافه شده
ملازمت پادشاه نمودند و همه امرایان به استرضائے نواب آصف جاه بودند و صمصام الدوله
مکر می اندیشید تا آن که صوبه داری اکبرآباد از عزل راجه جی سنگه و مالوه از عزل باجی راو به نواب
مقرر گشت و نواب آصف جاه از دارالخلافه کوچ فرموده عازم تعلقات نو گشتند و از راه شیر گده داخل اکبرآباد
شدند و چند روز در اکبرآباد اقامت فرموده محی الدین علی خان پسر محمد خلیل مخاطب به عنایت الله خان خلف
سعدالله خان که برادر حفیظ الدین خان بود به نیابت صوبه داری اکبرآباد مقرر فرموده از جمنا عبور نموده سیر کنان
به اتاوه رسیدند و بندوبست آن ملک که داخل صوبه اکبرآباد بود نموده به کالپی رسیدند و از آنجا به سنار [illegible] دیگر

عبور نموده وارد ہا مو سے شدند و آں جا افواج بندیلہ را مصحوب خود گرفتہ کوچ نموده تا بھوپال
کہ ملک یار محمد خان است رسیدند و باجی راؤ ہم با جمعیت عظیم عازم مالوه شد و ملہار ہول کر
شقی کہ در مالوه اقامت داشت پیش از رسیدن نواب آصف جاه و باجی راؤ بر آں
ملک دست تمرد و شیطنت دراز نموده و باجی راؤ بہ مقابلہ نواب آصف جاه شتافتہ سه[۳]
کروہے بھوپال در مقابل فرود آمده رسد و غلہ را بند نمود و قحط غلہ و عسرت کاه بہ مرتبہ اتم شد
و اکثرے اسپ ہا از عدم قوت و غذا بے قوت و ناتواں شدند و در سپاه حالت نہ مانده
تا یک ماه میدان حرب گرم بود و از طرفین آماده و مہیائے جنگ می شدند از صبح تا شام
در کشاکش و کشمکش حرب و جدال مشغول بودند۔ بالآخر کار بہ مرتبہ رسید کہ یک روپیہ
را یک آثار آرد گندم بلکہ جوار بہ دشواری تمام بہ دست کسے می آمد و بہ کسے میسر
نمی شد۔ دریں حال باجی راؤ بد مآل طالب صلح گشت و نواب آصف جاه نیز التماس
او را قبول نموده مصالحت فرموده صوبہ داری مالوه را بہ او واگزاشتند و خود عازم
شاه جہان آباد شدند و در آں وقت کہ باجی راؤ بہ مقابلہ نواب آصف جاه رفتہ
بود راگھو مقہور کہ مکاسہ دار صوبہ برار و خویش ساہو راجہ بود بہ ہمراہی علی قراول از سرداران
او و بہ پاسکر کہ دیوان او بود با شجاعت خان ناظم صوبہ برار مذکور در بیرون شہر ایلچ پور جنگ نمود و در
ماه مبارک رمضان شجاعت خان شہادت یافت و راگھو مقہور از قصبہ ایلچ پور چیزے گرفتہ دست برداشتہ
و در ہماں ایام کہ باجی راؤ کم نام با آصف جاه در جنگ بود برادر او چمنا جی مقہور در نواح برہان پور
در موضع لشکر خود سکونت داشت۔ نصیر الدولہ در استحکام دیباره و برج شہر پناه و گشت طلایہ

سعی ہا می نمود۔ دریں اثنا نواب ناصر جنگ پسر نواب آصف جاہ از خجستہ بنیاد برآمدہ با افواج عظیمہ دکہن عازم ملازمت پدر بزرگ وار شد وچوں بہ کوتل فردا پور رسید جنبائے سنہور فرار اختیار نمودہ برہان پور از محاصرہ خلاصی یافت وہنوز نواب ناصر جنگ داخل برہان پور نہ شدہ بود کہ خبر صلح شایع شد۔ ازیں جہت داخل برہان پور نہ گشتہ در خیمہ سکونت نمود کہ عنایت نامہ نواب آصف جاہ مشتمل بر صلح رسید و نواب ناصر جنگ کوچ نمودہ باز بہ خجستہ بنیاد معاودت فرمود۔

و درہماں ایام ہر صبح و شام تا سہ چہار ماہ متواتر بر آسمان بہ نوعے شفق می شد کہ ہرگز کسے ملحوظ نہ کردہ بود واز دو گھڑی شب ماندہ تا دو گھڑی روز برآمدہ واز دو گھڑی روز ماندہ تا دو گھڑی شب بلکہ زیادہ ماندہ بود واطفال صغیر از سبب مرض آبلہ واکثر مردم کبیر بہ مرض تپ دو سہ روزہ در برہان پور و خجستہ بنیاد و نواح ہر دو شہر مسافر دار القرار گشتند و اواخر ایں سال نواب آصف جاہ داخل شاہ جہان آباد شدند۔

گفتار در بیان آمدن نادر شاہ پادشاہ ایران با افواج عظیمہ بہ ملک ہندوستان و قوع انقلاب زماں بہ حکم کردگار جہاں۔ درہماں ایام نواب داخل دار الخلافہ شدند ایلچی از نزد نادر شاہ رسید کہ تا قلعہ قندہار را مفتوح ساختیم و افاغنہ کہ از دست ما گریختہ بہ اطراف واکناف شما منتشر گشتہ اند می باید کہ شما فوجے عظیمے برائے استیصال آں قوم مقرر نمودہ روانہ نمایند کہ بہ اتفاق در دفع آں ہا سعی واہتمام بجا آوریم و بعد از رسیدن ایلچی از اخبار متردوین وجواسیس ظاہر شد کہ نادر شاہ عازم سمت کابل است ارادہ ہندوستان دارد و نواب آصف جاہ بہادر در فکر و تردد بودند وامرا خاطر نشان پادشاہ می نمودند کہ محال است

کہ نادرشاہ بہ ایں طرف بہ آید۔ تا آں کہ در ماہ صفر ۱۱۵۱ھ نادرشاہ وارد ملک کابل شد و ناصر خاں کہ ناظم صوبہ کابل بود تاب مقاومت نہ داشت۔ کابل را خالی گزاشتہ وارد پشاور شد۔ نادرشاہ بے منازع کابل را مفتوح ساخت و چندگاہے در آں جا استقامت نمود و باوجود وصول ایں خبر اصلا پادشاہ در دفع آں فتنہ نہ کوشید و ایلچی کہ آمدہ بود جواب نہ یافت۔ باز دریں ضمن خط نادرشاہ پادشاہ بہ پادشاہ و نواب آصف جاہ رسید کہ ایلچی کہ سابق فرستادہ شدہ بود تا حال جواب نہ یافتہ و در نامہ گرم و نرم بہ قلم آوردہ بود و ایں رباعی نیز نوشتہ۔

## رباعی

ما بہ صلحیم و فلک بر سر جنگ است ایں جا　　دل ازیں حادثہ بسیار بہ تنگ است ایں جا
ما تباہی زدگانیم دریں بحر فنا　　تختہ کشتی ما پشت نہنگ است ایں جا

و ازیں طرف نیز خط خشونت آمیز و فتنہ انگیز در جواب رباعی طرح غزل نمودہ بر قرطاس منقوش ساختہ ارسال داشتند۔

## غزل

صلح دور است مصمم ہمہ جنگ است ایں جا　　تنگ دل چوں نہ شوی تیر و تفنگ است ایں جا
تو تباہی زدۂ ملک عدم نزدیک است　　زاں کہ در زیر قدم کام نہنگ است ایں جا

و بعد ازیں خبر رسید کہ نادرشاہ چندگاہے در ملک کابل سکونت نمودہ و با افاغنہ آں جا دار و مدارے کردہ و آں ہا را از خود ساختہ قدم پیشتر گزاشت و ناصر خاں کہ

به پشاور آمده بود آں جا به تهیه جنگ و سرانجام آں مشغول بود و نادر شاه از کوتل ہائے بالا بنگش عبور نموده و در کنار آب جمرود رمیان او و ناصر خاں محاربه رو داد و ناصر خاں تاب جنگ نیاورده ملازمت نمود و پشاور نیز به تصرف نادر شاه آمد و چوں ایں خبر موحش به گوش پادشاه رسید مضطر گشته سی لک روپیه نقد به نواب آصف جاه و بیست لک روپیه به اعتماد الدوله وزیر و بیست لک روپیه به صمصام الدوله بهادر میر بخشی از خزانه عطا فرموده و سرداری تمام لشکر به نواب آصف جاه مقرر نمودند و ناصر جنگ را که در دکهن نائب پدر بود ملقب به نظام الدوله گردانیدند و نواب آصف جاه غرۂ رمضان المبارک خیمه بیروں فرستادند و بعد از آں خبر رسید که نادر شاہ از آب اٹک عبور نموده و ذکریا خاں بهادر صوبه دار لاهور و پنجاب و ملتان چوں تاب مقاومت و مخاصمت نه داشت به صلح ملک پنجاب را به نادر شاه واگزاشت و او قتل کنان و آدم کشاں متوجه دار الخلافه گشت - نواب آصف جاه از دار الخلافه کوچ نمودند و محمد شاه پادشاه نیز هفدهم شوال از دار الخلافه کوچ فرموده عازم حرب نادر شاه شدند و پنج کروه ان طرف پانی پت رسیدند و تهیۂ حرب نمودند و نادر شاه نزدیک به مقابله رسید - دریں ضمن برهان الملک سید سعادت خاں بهادر بهادر جنگ که صوبه دار کورک اور بود با افواج خود قریب به اردوے معلی رسیده داخل لشکر پادشاه شد - درآں وقت ترتیب فوج پادشاهی به ایں قسم بود - نواب آصف جاه هراول و صمصام الدوله بخشی دست راست و اعتماد الدوله وزیر دست چپ و مبارز الملک سربلند خاں و مظفر خاں

ومحمد خان بنگش در جنداول مقرر بودند۔ وچوں برہان الملک ملازمت پادشاہ نمود خزانہ ذخیرہ ایشاں داخل لشکر نہ شدہ بود کہ فوج ہراولی نادر شاہ چند شتر بار بردار برہان الملک را بہ غارت بردند واکثر مردم کہ در بنگاہ بودند بہ قتل رسیدند وایں خبر موحش جاں کاہ وقتے بہ برہان الملک رسید کہ ملازمت پادشاہ نمودہ بہ خیمہ خود رخصت شدہ بود۔ بیرون برآمدہ بہ ارادہ جنگ می خواست سوار شدہ برود۔ نواب آصف جاہ منع نمودند۔ فائدہ برآں مترتب نہ گشت۔ ہماں ساعت بہ قصد محاربہ وانتقام سوار شدہ خود را بہ فوج ہراولی نادر شاہ رسانید وخان دوراں صمصام الدولہ در آں وقت کہ در ہمیں فوج پادشاہی دائرہ داشت برائے کمک برہان الملک عجالتاً با فوج خود روانہ شد ومظفر خاں برادر صمصام الدولہ کہ در جنداول بود چوں شنید کہ برادر بہ کمک برہان الملک بہ محاربہ شتافتہ او نیز با سپاہ خود از روئے استعجال در عقب صمصام الدولہ رواں گردید وبہ جلدی تمام ہر سہ امیر می رفتند ونواب آصف جاہ بہ ترتیب لشکر پرداختہ وصارم علی خاں داروغہ فیل خانہ سرکار خود را بہ خواصی نشانیدہ پیش روئے خیمہ استادہ شدند کہ ہرکارہ خبر آورد کہ صمصام الدولہ فوج مخالف را شکست دادہ وآں ہا را گریزانیدہ قریب بہ اُردوے نادر شاہ رسیدہ۔ نواب بہ پادشاہ ووزیر گفتہ فرستادند کہ زود سوار شوید۔ پادشاہ سوار شدہ بہ آہستگی تمام فیل می راندند واعتماد الدولہ نیز تہاون را کار نہ فرمودہ قدم را پیش نمودند ونواب آصف جاہ کنار نہر رواں شدہ تا بہ توپ خانہ برہان الملک رسیدند کہ آفتاب غروب نمود۔ دریں ضمن معلوم گردید کہ خان دوراں زخم کاری برداشتہ وفیل او

برگشته وارد لشکر شد۔ چنان چہ روز دیگر جان بہ قابض ارواح حوالہ نمود۔ مظفر خاں و شہ دادخاں وغیرہ در معرکہ بہ قتل رسیدند و فیل نثار محمد خاں شیر جنگ از راہ مستی بر فیل عمش برہان الملک حملہ آور گردیدہ باعث شکست شد۔ بالآخر برہان الملک را بعد از رسیدن زخم ہائے کاری دست گیر نمودہ پیش نادر شاہ بردند۔ نواب آصف جاہ بہ پادشاہ عرضی نمود کہ امشب استقامت ورزیدہ فردا بہ ترتیب سپاہ پرداختہ بہ مقابل لشکر دشمن درمی آئیم۔ پادشاہ و امراء داخل خیمہ ہائے خود شدند۔ وچوں خبر جنگ و وقوع حادثہ چنیں بہ سمع اہل اردو رسید از اردوے معلی ازیں صدمۂ عظمیٰ حکم روز محشر و یوم فزع الاکبر بہم رسانید و از پادشاہ و سپاہ در کسے ہوش نہ ماندہ بود۔ بعد از فوت صمصام الدولہ پادشاہ خدمت میر بخشی و جاگیرات او را بہ نواب آصف جاہ مقرر نمودند و نواب آصف جاہ در فکر مصالحت شد و پیغام و سلام درمیان آمد و قول و قرار یافت۔ نواب آصف جاہ برائے ملاقات نادر شاہ رفتند و کلمات صلح آمیز و آشتی خیز درمیان آمد۔ نادر شاہ نواب آصف جاہ را تکلیف نمود کہ پادشاہ خود را طلب دارید کہ باہم صحبت داریم۔ نواب آصف جاہ عرضی نوشتہ پادشاہ را طلب داشتند و پادشاہ عازم ملاقات گشتند و دو پادشاہ سلیمان جاہ باہم قران نمودند بہ اتفاق یک دیگر عازم دار الخلافہ گردیدند و پادشاہ و نادر شاہ بہ اتفاق روز عرفہ نہم ذی حجہ کہ شب نوروز بود داخل دار الخلافہ شدند و نادر شاہ بہ وقت تحویل حمل بہ جشن پرداخت و روز دیگر کہ روز عید اضحیٰ و نوروز بود از قضائے الٰہی برہان الملک سید سعادت خاں بہادر بہادر جنگ از زخم ہائے کاری کہ

داشت روح به عالم دیگر افراخته و چوں قلم قضا و قدر به جاں ستانی بعضے از ساکنان دارالخلافه رقم شده بود شخصے از اجلاف و لچه هائے شاه جهان آباد از پائین قلعه صدا بلند نمود که نادر شاه در قلعه کشته شد و مردم شهر که ایں خبر فرحت اثر شنیدند بے محابا و بے تحقیق قتل سپاه نادر شاه را شروع نمودند و قریب دو سه(۳) هزار کس از سپاه او مقتول گشت و چوں شب درمیان آمد نادر شاه تغافل بلیغ به کار برده و چوں حجاب شب را روشنی صبح برداشت و آفتاب زرد فام از بام فلک به حسرت تمام نمودار گشت نادر شاه به غلغله و طنطنه عظیم از قلعه برآمده به مسجد روشن الدوله رسیده شمشیر از نیام برآورده حکم قتل عام نمود و سپاه نادر شاه شروع به کشتن خلائق نمودند و تا یک پهر دست از قتل برنه داشتند و در شهر آتش زدند۔ به نوعے آشوب در شهر شد که قیامت کبریٰ و صغریٰ هر دو به نظر می آمد و از امرا سید نیاز خاں داماد اعتماد الدوله و خسرپوره نواب آصف جاه مقتول گردید و محی الدین قلی خاں وغیره در قتل عام کشته شدند و بعد از یک پاس به شفاعت نواب آصف جاه تقصیرات اهل شهر معاف نموده شروع مواخذه و مصادره نمود و مبارز الملک سربلند خاں را برائے تحصیل اموال امرا و متمولان و ساهوکاران و تاجران مقرر نمود۔ و مبارز الملک به موجب استرضائے پادشاه ایں امر را قبول نموده ـ مواخذه و مصادره به نوعے در عمل آمد که زبان و قلم از بیان او عاجز و قاصر است ـ تا یک ماه صفر ظلم و جور آں شایع بود۔

و دریں سال سیزدهم ذی حجه موتمن الملک شجاع الدوله شجاع الدین محمد خاں بهادر اسد جنگ که ناظم صوبه بنگاله بود و امیر فیاض سخی و عالی همت بود چنانچه از برائے مردم

اہل استحقاق در ہر بلادے از بلاد ہندوستان ہر سال سالیانہ و وظیفہ کہ داشتند سال
بہ سال قاصد ہنڈوی آوردہ بہ ایشاں می رسانید از قضائے الٰہی فوت شد و مردم از
قوت لایموت عاجز گشتند۔ رحمۃ اللہ علیہ۔

و در سنہ مذکور گوپال بدمآل کہ زمیں دار سمت برار بود بہ مکر و خدعہ قلعہ ماہور را کہ
قلعہ دار آں حرز اللہ خاں بود و او در آں وقت پیش نواب نظام الدولہ بود بہ تصرف خود
در آورد و در سنہ ۱۱۵۲ھ نادر شاہ کتخدائی پسر خود نصر اللہ میرزا با قطبی بیگم دختر محمد کام بخش
نمود و شادی جشن او در محرم بجا آوردہ از دو مشاغل مجلس عقد منعقد ساخت و ہفتم صفر
از دار الخلافہ کوچ کردہ رفت و پادشاہت ہندوستان بہ پادشاہ واگزاشت و نواب
آصف جاہ صاحب اختیار جمیع امور پادشاہی گردیدند و سرحد نادر شاہ از آب اٹک مقرر گشتہ
و پادشاہت صوبہ کابل و نصف صوبہ تہٹہ طوعاً و کرہاً بہ طریق ضیافت بہ او واگزاشتند۔

و غرہ محرم الحرام باجی راؤ مشہور بہ نواح برہان پور رسید و در موضع شاہ پور کہ
سہ کروہی دار السرور است دائرہ نمود و نصیر الدولہ دروازہ ہائے شہر را مسدود ساخت
و در مضبوطی برج ہا سعی بلیغ نمود و کارگزاران روز و شب در حراست اشتغال داشتند
و لمحہ غافل نہ بودند و شب ہا عبد الوہاب خاں کہ بخشی و صاحب اختیار سرکار بود با سپاہ
برائے طلایہ و محافظت حصار می آمد و باجی راؤ اگرچہ متعرض شہر نہ شد اما تردد چیزہا بود
و جاگیر جمیع امرا و منصبداران را در ضبط خود در آورد تا آں کہ خبر رفتن نادر شاہ شنید و نواب
نظام الدولہ غلام نقشبند خاں را نزد باجی راؤ فرستاد و پیغام ہائے وعدہ و وعید داد

و او از جاگیر منصبداران دست برداشته و به عمال چٹھی دخل داده چهار دهم ربیع الاول سے از
برہان پور کوچ کرده به دارالملک خود رفته و بعد از آواره شدن باجی راؤ شدت باران به
حد اتم شد که تا دو ماه متصل ریزش داشت و در عین شدت باران نظام الدوله
ہمت یار خاں خال خود را برائے فتح قلعه ماہور ارسال داشت و ہمت یار خاں در اندک
فرصت آں قلعه را مفتوح ساخت۔ و در نواح شہر برہان پور بنجاره نام سردارے از مرہٹه
با ہزار و پانصد سوار شوخی می نمود و ہر چه به دستش می آمد به غارت می برد۔ نصیر الدوله فوج
خود را به سرکردگی خواجه عبد الوہاب خاں بر آں شقی فرستاد و خان مذکور جنگ کرده
به فتح و فیروزی معاودت نمود۔ قریب یک صد اسپ و چند گاو و پرتل وغیره غنیمت به دست آورد۔

**ذکر محاربه نواب ناصر جنگ با باجی راؤ مقہور به تقدیر خالق قادر** و چوں موسم
برسات به آخر رسید باجی راؤ در فکر ورود در از افتاد و در ظاہر برائے آواره شدن
به مالوه و در باطن به تسخیر ملک دکن عازم خجسته بنیاد شد و ده دوازده ہزار سوار ہمراه گرفت
و کسے گمان نه نماید که آں شخص لعنت و صورت نکبت قصد حرب دارد و در خفیه
نا سرداران خود را امر کرد که تیاری و سامان محاربه نموده خود را به تفاریق رسانند۔ و نواب
نظام الدوله به عزم قوی کمر ہمت چست بسته به وقت نیک از شہر بر آمده بر کالا چبوتره
دائره نمود و در روز دیگر که بیست ہشتم شوال بود لشکر غنیم در حرکت آمده نواب نظام الدوله
به ترتیب فوج پرداخته مہیائے حرب و قصد طعن و ضرب گشتند و دو دریائے عمان به
جوش و خروش در آمده با ہم حرب نمودند و به ضرب گوله ہائے توپ و بان ہا جمعے

از کفار نابکار از پا در افتادند و از مسلمین نیز معدودے چند به درجهٔ شهادت فائز گشتند۔ هر روز
بازار جنگ از طرفین گرم بود و هر روز به جهت محاربه اقدام می نمودند و چوں زراعات سبز
و جوار وغیره به خوشه آمده بود لشکر فیروزی حرب کناں پیش می رفتند و به ترددات نمایاں
که از غازیان اسلام به ظهور می آمد و لشکر نکبت اثر کفار قدرے پس پا می شد و از امرایان
عظام مثل همت یار خاں و محتشم خاں بهادر و منهور خاں و عبد العزیز خاں و متوسل خاں
و حرز الله خاں و سید جمال خاں و عبد الرزاق و عبد الحسین خاں و خان عالم خاں و مقرب خاں
و منور خاں و فتح یاب خاں و سلیم خاں وغیره ترددات شائسته به ظهور می آمد۔ از بیست و
هشتم شوال تا الغایته ایام عید الاضحیٰ جنگ هائے متوالی و متواتر واقع شد۔ درین وقت
سید لشکر خاں از نزد نواب آصف جاه از دار الخلافه رسید و در میان نظام الدوله و باجی راؤ
باعث مصالحت شده و چند نوبت آمد و رفت میان آمده آخر صلح بر آں شد که سرکار
بیجاگڈه وغیره که در کنار نربدا واقع اند و تنخواه سرکارات شانزده لک روپیه بود به باجی راؤ
واگزاشتند و نواب نظام الدوله که چهل کروهی خجسته بنیاد رفته بود معاودت نموده
داخل شهر شد و باجی راؤ عازم سمت مالوه گردید و منازل و مراحل طے کرده در آخر ذی حجه
قریب به برهان پور رسید۔ زین پور را تاخت و تاراج نموده مابین زین آباد مخیم ساخت
و به شیطنت و بدبختی پرداخت و به بهانه چند روز در آں جا استقامت داشت۔ و در سنه ۱۱۵۳
بتاریخ دوازدهم محرم الحرام باجی راؤ از نواح برهان پور کوچ نمود و چوں مریض بود به تأنی
قطع مراحل می نمود تا آں که روز دوشنبه دوازدهم صفر المظفر جان ناپاک شوم به هزاران حسرت

و وبال به مالک دوزخ حواله نمود - وچوں خبر جنگ نواب نظام الدوله به نواب آصف جاه
رسید از دارالخلافه به قصد دکن برآمدند و بعد از رسیدن خبر صلح باز داخل دارالخلافه شدند
و نواب نظام الدوله بعد از مصالحت باجی راؤ ملک دکن را بے منازعی از خود قیاس فرموده
به عزل و نصب خدمات بے حکم پدر به عمل می آوردند و کوچ نموده روانه سمت حیدرآباد شدند
و انوار الله خاں دیوان طوعاً و کرهاً مطیع و منقاد گردیده آں چه نواب نظام الدوله درخواست
می نمود او اطاعت امر بجا آورده حواله می کرد و بعد از آں کار به جائے رسید که جاگیرات سرکار عالی
را تغیر نموده به هر که می خواست عطا فرمود و طالب محی الدین خاں نبیره سعد الله خاں که پسر
خال نواب آصف جاه و برادر متوسل خاں فوج دار ادهونی بود و در عهدی صوبه داری بیجاپور
داشت در محاسبه درآمد و نواب نظام الدوله رعایت خویشی نه نموده به سختی پیش آمد -
ازیں جهت طالب محی الدین خاں برائے حفظ آبرو خود را مسموم ساخته به عالم دیگر شتافت
و نواب نظام الدوله خدمات او را به همت یار خاں خال خود که همت خاں بهادر خطاب
داده بود تفویض نمود و نصیر الدوله ازیں حالات مطلع شده به نواب آصف جاه اطلاع
می داد و نواب آصف جاه از حقیقت احوال مطلع گردیده از پادشاه مرخص گشته به تنبیه او اراده
نموده عازم دکهن شدند به اکبرآباد رسیده از آں جا به سمت ملک راجپوتیه رفته از راه ملک
راجه کوتهه طے نموده و از مکند دره گذشته در عین بارش راه دور و دراز قطع فرموده و از
دریائے نربدا عبور نموده سلخ شعبان داخل دولت خانه برهان پور شدند - تا یک ماه و نوزده
روز استقامت فرمودند - و نواب نظام الدوله سر از اطاعت پدر بزرگوار پیچیده و استدعائے

چنداں کہ موافق مدعائے نواب آصف جاہ نہ بود می نمود و مکرر رسل رسائل درمیان آمد و
عبدالحسین خاں کہ سابق خان سامان نواب آصف جاہ بود از جانب نظام الدولہ آمدہ و میر
علی اکبر مکرر آمد و شد نمودہ بہ ہیچ وجہ من الوجوہ از طرفین مصالحت نہ شد و سلیم خان بائی
کہ از رفقائے نواب نظام الدولہ بود بیشتر آمدہ مطیع و منقاد گردید و متہور خاں کہ از خوبان
عصر بود بہ ملازمت شتافتہ و ہمت یار خاں کہ پاس ہر دو طرف را داشت بہ معرفت نصیر الدولہ
ملازمت نمود و چوں نواب نظام الدولہ مسموع نمودہ بود کہ نزد نواب آصف جاہ از سبب بُعد سفر
و ہرج مرج نادر شاہی مطلق سامان نہ ماندہ ازیں جہت نواب آصف جاہ بہ روز عید الفطر
برائے عید بہ کمال حشمت و شوکت و اقبال کہ افیال را پاکھر پوشانیدہ و زینت دادہ
با جاہ و جلال تمام و طمطراق مالاکلام بہ عیدگاہ رفتند و خلایق از ملاحظہ آں سامان و شان و
عظمت متعجب گردیدند و چوں ایں خبر بہ سمع نواب نظام الدولہ بہادر رسید و آں ہا کہ طالب و
شایق نواب آصف جاہ بودند بہ عرض رسانیدند کہ مارا زہرہ و قدرت آں نیست کہ بہ روئے
ولی نعمت خود شمشیر بکشیم۔ دریں صورت لشکر بر دو قسم شد۔ قدرے آصف جاہی و برخے
ناصر جنگی۔ ازیں سبب بہ خاطر نواب ناصر جنگ سراسیمگی تمام راہ یافت۔ دریں ضمن شنید کہ
نواب آصف جاہ با جمعیت و سامان و سرانجام خاطر خواہ از برہان پور حی آیند و نگاہ داشت
زیادہ از حد نمودہ اند و عازم حرب اند و نظام الدولہ آشفتہ حال و سراسیمہ احوال گشتہ کلاہ فقر
بر سر و کرتہ در گردن و دوال تیری بر کمر بستہ با رفقائے یک دل مثل عبد العزیز خاں و فتح یاب خاں
و سید جمال خاں عازم درگاہ حضرت برہان الدین اولیا قدس سرہ العزیز گشتند و نواب

آصف جاه بیست و هفتم شوال کوچ نموده و از دریائے تاپتی عبور فرموده تا دوازده روز برکنار
آب پورنا دائره داشتند و بارش در آں ایام با وجود عین زمستان که آفتاب در آخر قوس بود
شدت باراں و کثرت باد و برق به حد تمام بود۔ غره ذی قعده محتشم خاں بهادر و دیگر امراء دکهن
که از نواب نظام الدوله در ظاهر برگشته بودند به ملازمت رسیدند و حکم نواب آصف جاه
صادر شد که لشکر دکن آں طرف آب برکنار ناله عادل آباد فرود آیند۔ چناں چه به عمل آوردند۔
انوار الله خاں دیوان که در سمت حیدر آباد بود او نیز آمده به ملازمت فائز گشته۔ بالاجی راؤ
ناخلف باجی راؤ به قصد مالوه آمده طالب ملازمت نواب آصف جاه گردید و نواب به استقبال
او عم خود نصیر الدوله را فرستاده و نصیر الدوله استقبال او نموده برگشتند و سواری نصیر الدوله
پیش تر بود و بعد از آں سواری او آمد و جمیع سرداران مرہٹه مثل بیلاجادو دهول کر و کوریا
وغیره همه عقب سواری او بودند آمده ملازمت نمودند و دو سه (۳) روز آں طرف پورنا آواره
بود و بعد ازاں کوچ نموده روانه مالوه شد و نواب آصف جاه داروغگی جبیره خانه سرکار خود
از تغیر ضیاء الدین علی خاں و فراشات دیگر به میر دوست علی مقرر نمودند و خلعت مرحمت
فرمودند و ابو الخیر خاں را خلعت داده به تعلقه سونگیر رخصت انصراف ارزانی داشتند و
یازدهم ذی قعده نصیر الدوله را به برہان پور رخصت فرموده و خود از آب پورنا عبور کرده به سمت
خاندیس معاودت نموده قریب به گهاٹ کساری رسیدند و قلعه تبنکه متصل گلشن آباد فتح نموده
و نام او را فتح مبین گزاشته رجعت به سمت کوتل فردا پور فرموده روانه خجسته بنیاد شدند۔
و در ۱۱۵۴ھ ذکر محاربه نواب نظام الملک با نظام الدوله ناصر جنگ و

برعکس شدن وقوعات به تقدیر قادر سبحان چون نواب آصف جاه داخل خجسته بنیاد
شدند نواب نظام الدوله که درویشی را بهانه ساخته بودند به اغوائے امرایان از روضه کوچ کرده
به سمت قلعه ملهیر که قلعه دار آں فتح یاب خاں بود به مکر و حیله قلعه را از متوسل خاں گرفته متصرف
گشته بودند و جمعیت فراهم آورده شیخ محمد روشن در قصبه جالکهره که به نیابت ابوالخیر خاں استقامت داشت طلب
رفاقت نمودوا و ملازمت نموده عذر همراهی در پیش آ... برگشته نزد ابوالخیر خاں آمد او در مطلع ساخت و ابوالخیر خاں
از آں جا کوچ نموده کوچ به کوچ از کوتل بلای عبور نموده روز سه شنبه هجدهم جمادی الآخر به ملازمت نواب آصف جاه رسیده
چون نواب آصف جاه را که درین وقت مطلق توجه نه داشتند و آں چه بودند آں طرف نیز مائل بودند یکسال خوش وقتی
و خرمی رو داد۔ نواب نظام الدوله نیز کوچ به کوچ از کوتل کساری بالا آمده روز چهارشنبه
به روضه حضرت برهان الدین اولیا قدس سره العزیز رسیدند و به تسویه صفوف خود اشتغال
نمودند که فردا ناگاه یکه تازه به ملازمت پدر فائز شوند۔ چون این خبر هرکاره ها به نواب آصف جاه
رسانیدند نواب با جمعیت قلیل که داشتند به ترتیب لشکر پرداخته تواجیم قلی خاں و متوسل خاں
را هراول مقرر ساختند و به دست راست جمیل بیگ خاں و رحیم الله خاں را نگاه داشتند
و به کمک آں ها متهور خاں و سلیم خاں را امر نمودند و بر دست چپ ابوالخیر خاں را امر نمودند
در روز چهارشنبه نوزدهم از خجسته بنیاد به قصد استقبال نظام الدوله برآمدند و به نوعے
در آں روز تزلزل در لشکر نواب آصف جاه بود که در بیان نه می آید۔ گاوان توپ کشی و
سامان جنگ از سبب بُعد و دوری لشکر در اردو بنه مانده بود و گاوان و عرابه ها را به طریق
سُخره و بےگار گرفته توپ ها را از شهر برآورده و خود منتظر وصول نواب نظام الدوله بودند و

ودرآں روز نواب ناصرجنگ در روضۂ منورہ برائے طواف مقام نمودو نواب آصف جاہ
ہماں جا منزل فرمودند وچوں صبح طلوع نمود نواب نظام الدولہ بہ صدائے نقارہ گوش فلک
راکرساخت و بہ سامان جنگ پدر و ترتیب صفوف آرائی فوج پرداختہ ہراول وجنداول
ویمین ویسار وقلب وجناح قرارداده کوچ نموده واز کوتل گٹی گھاٹی فرود آمده وقت سہ پہر
بود کہ بہ مقابلہ فوج نواب آصف جاہ درآمد۔ توپ خانہ طرفین بہ ارسال گولہ ہائے ہم دیگر
بعضے از ذی حیات از انسان وحیوان را معدوم گردانیدند ودریں وقت امرایان ناصرجنگی
دل باختہ وہوش از سر جدا ساختہ راه فرار پیش گرفتند و نواب نظام الدولہ برائے ملازمت پدر
فیل خود را در مقابلہ نواب آصف جاہ درآورد ودرآں وقت دو زخم بہ نواب نظام الدولہ رسید۔
یک زخم تیر بر ذقن رسیده و زخم دیگر در انگشتان درگزشتہ۔ متوسل خاں تیر در کمان پیوستہ
می خواست کہ بہ قصد کشتن نواب نظام الدولہ بہ اندازد۔ ہدایت محی الدین خاں پسر او مانع شد
واز چہار طرف فیل نظام الدولہ را فیل نمودند و سید لشکر خاں خود را قریب بہ فیل نظام الدولہ
رسانیده تکلیف نمود کہ خود را بر فیل من بہ رسانید۔ چناں چہ بر فیل خود نظام الدولہ را گرفتہ
بہ عرض رسانید۔ حکم صادر شد کہ در خیمہ علیحدہ مضبوط نگاہ دارند۔ وشب در خیمہ بسر برده
فردائے آں کہ روز جمعہ بود بیست ودیم شہر جمادی الآخر کوچ نموده داخل شہر شدند۔ و نواب
نظام الدولہ را در حویلی عبدالعزیز خاں مشہور بہ مقبول عالم نگاه داشتند و سید جمال خاں را نیز
خانہ نشین ساختند و بر خانہ عبدالحسین خاں چوکی نشاندند و فراریاں کہ راه گریز پیش گرفتند
اکثر مثل ابراہیم علی خاں پسر حاجی محمد علی خاں و میرزا حسین علی کہ ناصر قلی خاں شده بود وغیره

ایشاں پناہ قلعہ دولت آباد بردند و مدتے درمیان پدر و پسر ملاقات نہ شد و موسم بارش
در خجستہ بنیاد بہ انتہا رسانیدہ بعد ازاں نواب آصف جاہ در فکر افتادند کہ فتح یاب خاں
پسر نجابت خاں تیموری کہ بہ تقلیب بار دیگر قلعہ ملہیر را از متوسل خاں گرفتہ خود متصرف است
بہ گیرد۔ در اواخر شعبان المعظم از خجستہ بنیاد کوچ فرمودہ نواب نظام الدولہ را ہمراہ گرفتہ
عازم ملہیر شدند۔ قلعہ را محاصرہ نمودند و جلال الدین حسین خاں کہ نسبت دامادی با شجاع الدولہ
مرحوم داشت او را برائے اخذ قلعہ امر فرمودند و چندیں مورچال بہ مقابلہ قلعہ بستہ شروع
بہ توپ اندازی و لوازمات قلعہ گیری پرداختند و در اندک زمانے تزلزل تمام بحال مردمان
قلعہ رو داد کہ ہوش از سر باختہ راغب صلح شدند و فتح یاب خاں قلعہ را حوالہ کساں
نواب آصف جاہ نماید و خود بعد دو سہ[۲] ماہ آمدہ ملازمت نماید و نواب آصف جاہ
بہ شفاعت شفیعان قبول فرمودہ قلعہ را سپرد و مہر بزرگ کہ قبل ازیں دو سہ ماہ فوجدار
ندربار و سلطان پور گشتہ بود فرمودند و فوجداری بگلانہ بہ خواجم قلی خاں مقرر فرمودند و
از آں جا معاودت فرمودہ از پائین گھاٹ تا فردا پور رسیدند۔ از آں جا عازم حیدرآباد
شدند۔ از راہ نادیر قصد فرمودند و چوں از نادیر گزشتہ بہ قلعہ قندہار حاجی سیاح رسیدند۔
راجہ گوپال سنگھ کہ قلعہ دار قندہار بود بہ ملازمت رسید او را معزول فرمودہ قلعہ داری
آں جا بہ برق انداز خاں تفویض یافت و نظام الدولہ را در قلعہ قندہار فرستادند۔
خود بہ قلعہ تلدرک رسیدند و در آں جا بہ شفاعت بیگم ہا و اندرون محل و حرکت مہر پدری
باز نواب نظام الدولہ را طلب داشتند۔ بہ ملازمت بہرہ اندوز گشتہ در آغوش مہربانی

کشیدند و نظام الدولہ بہ عجز تمام در آمد و اشک ہا از چشم پدر و پسر جاری گردید و کینہ ہر دو بہ مہر و شفقت تبدیل گردید۔

در اوایل ہمیں سال انوار اللہ خاں دیوان سرکار نواب آصف جاہ بنا بر عارضہ بیماری شدید برائے معالجہ خود رخصت برہان پور حاصل نمودہ روانہ گشت و داخل برہان پور گردید و بیماریش روز بروز در تزاید بود۔ ہر چند حکمائے ذو فنون و حاذق مثل حکیم محسن خاں و حکیم معصوم خاں و حکیم فرنگی بہ معالجہ کوشیدند مفید نیفتاد و از نصف زبان پیش تر فرو ریخت۔ در ماہ صفر از روئے زمین بردا شتہ در روضہ حضرت برہان راز الہی قدس سرہ العزیز فرو بردند و نواب آصف جاہ بعد وفات انوار اللہ خاں دیوانی سرکار خود بہ خدا بندہ خاں بن امیر الامرا شایستہ خاں کہ خال خلد مکاں بود مقرر فرمودند۔

و دریں سال ستارہ ذو ذنابہ در ماہ شوال و ذی قعدہ و ذی حجہ بر آسماں وقت شام جانب مغرب پدید آمد و بعد ازاں وقت صبح از جانب مشرق ظاہر گردید و چند روزے از ماہ محرم نیز بود۔

۱۱۵۵ھ شب چہار شنبہ ششم محرم الحرام بعد از یک پہر شب ستارہ عظیمے بہ روشنی طرفہ از جانب مشرق فرود آمدہ جانب مغرب رفت و بعد از لمحہ صدائے مہیبے از جانب آسمان مسموع خلائق شد۔ نواب آصف جاہ داخل فرخندہ بنیاد شدند و بعضے مردم را در آں سرزمین عزل و نصب خدمات فرمودند صوبہ داری حیدر آباد

به خواجه مومن خان پسر عضد الدوله عوض خان بهادر عطا فرمودند و حرز الله خان را به صوبه داری
تادیر سرفراز ساختند و همت یار خان را ادهونی بحال داشتند۔ به خجسته بنیاد معاودت
فرمودند و ابوالخیر خان از برهان پور آمده ملازمت نموده و باقر علی خان داماد مرشد قلی خان
خویش شجاع الدوله از سمت بنگاله آمده بود ملازمت نمود و بعد از چند روز دیگر مرشد
قلی خان آمده به ملازمت مستفیض گردید۔

درین ضمن بعضے از احوال شجاع الدوله مرحوم و نیرنگی فلک کج باز رو داده به قلم
صداقت رقم منقوش می سازد که چون شجاع الدوله مرحوم دست از زندگانی برداشت
و رخت به عالم بقا برافراشت پسرش سرفراز خان که دختر زاده نواب جعفر خان بود مخاطب
به علاء الدوله گشته و به صوبه داری بنگاله از انتقال پدر ممتاز شده بود خست و امساک
عظیم بر طبعش غالب بود و از برائے جمع نمودن خزائن موفوره از سیم و زر روز و شب
طالب بود و سلوک ناهموار و اطوار ناهنجار با همگنان می نمود۔ چنانچه جلال الدین حسین خان
که نسبت دامادی با شجاع الدوله داشت از بنگاله رفاقت علاء الدوله را گزاشته نزد
نواب آصف جاه که در دار الخلافه بودند خود را رسانیده به ملازمت فائز شده قرب و منزلت
یافت و به رساله داری سوار و پیاده سرافراز شد و علی هذا القیاس علاء الدوله مذکور افواج
پدر را برطرف نموده و به جمع مال و وفور خزائن اشتغال داشت و هیچ وجه من الوجوه
عاقبت اندیشی را کار نه فرموده هر روز دیوان را حکم کرده بود که دست خط برطرفی نماید و
حاجی احمد که در زمان پدرش مصاحب و صاحب اختیار بعضے امور بود و در دربار این

نیز صاحب اقتدار بود برادرش محمد علی که شجاع الدوله او را به عرض پادشاه رسانیده
محمد علی وردی خاں بہادر مہابت جنگ خطاب گرفته و به نیابت خود صوبه دار عظیم آباد پٹنه
که اجاره گرفته بود نموده واو در زندگانی شجاع الدوله در عظیم آباد دم از استقلال می زد شجاع الدوله
صوبه داری عظیم آباد طوعاً و کرهاً به او واگزاشتند دریں وقت محمد علی وردی خاں مسموع
نمود که علاء الدوله فوج ہائے خود را برطرف می نماید و در امور حرب چیزے در بساط
نه دارد و خزانه که جمع نموده نصیب و قسمت من است به برادر خود حاجی احمد اعلام نمود
که من آخذ ملک بنگاله گشته ام و شما به حکمت عملی علاء الدوله را به دلاسا و تسلی که مہابت جنگ
برائے ملازمت می آید نگاه دارید و حاجی احمد به ہمیں نحو سرافراز خاں را بازی داد تا آں که
مہابت جنگ با فوج عظیم و سامان عجیب قریب به مرشد آباد رسید۔ دریں وقت
علاء الدوله خبردار شد که مہابت جنگ به اراده فاسد می آید۔ با مردم قلیل که نزد او
بودند به قصد محاربه به مہابت جنگ بیروں آمده۔ چوں بر عکس پدر بخل و امساک بر طبعش
غالب بود سپاه که ہمراه بودند در جنگ چناں که می باید تن نه دادند۔ به اندک جنگ
علاء الدوله به قضاء الہی کشته شد و مہابت جنگ فتح نصیب گردیده بنگاله را مفتوح ساخته
داخل شہر شده متابعان شجاع الدوله را دستگیر نموده نظر بند گردانید و مرشد قلی خاں
داماد شجاع الدوله در کٹک بود افواج جمع نموده به محاربه به مہابت جنگ کمر بست و جنگ
درمیان آمد۔ چوں طالع مہابت جنگ به امداد سبحانه در کمال قوت بود مرشد قلی خاں
شکست یافته مع زنش که دختر شجاع الدوله مرحوم بود عازم سیکاکل شد و از آں جا آمده

بہ ملازمت نواب آصف جاہ فائز گشت - و میر حبیب کہ مغل ولایت زاد بود بہ خان سامانی و بخشی گری مرشد قلی خاں استقرار داشت - مرد شجاع و مدبر و کوتاہ قد برائے فساد بہ ارادۂ فاسد شخصے را در پیش نادر شاہ فرستاد کہ شما خود را بہ ملک بنگالہ بہ رسانید کہ من ایں قدر مبلغ ہائے کلی عاید سرکار می کنم - ایں معنی چیزے صورت نہ بست - از آں جا مایوس گشتہ خود بہ لشکر نواب آصف جاہ آمد و آں جا نیز کارے نہ ساخت - نزد رگھو ستھو ر رفتہ وا و را رفیق خود گردانیدہ بر سر بنگالہ لشکر کشید - با مہابت جنگ جنگ عظیم نمودہ بہ طفیل غنیم غالب آمدہ قریب یک ماہ ہر روز محاربہ بود و مہابت جنگ در محاصرہ ترددے کالحرکتہ المذبوح می نمود - بالآخر زن مہابت جنگ بہ قول مشہور مصرع

نہ ہر زن زن است و نہ ہر مرد مرد

در بنگالہ بود - فوج دیگر جمع نمودہ بہ کمک شوہر از شہر بیرون آمدہ و خود را بہ لشکر مہابت جنگ رسانیدہ و فوج غنیم از سبب زن غافل گشتہ بودند - چنان چہ بہا سکر دیوان رگھو و علی قراول کہ سردار عمدہ رگھو بودند کشتہ شدند و رگھو و میر حبیب خائب و خاسر برگشتند - اما صوبہ کٹک را بہ تصرف خود در آوردند و مرشد قلی خاں نزد نواب آصف جاہ معزز و مکرم گردید - دختر شجاع الدولہ مشہور بہ بیگما زن مرشد قلی خاں نزد نواب آصف جاہ بہ کمال اعزاز و بہ خطاب مہان بیگم سرافراز گردید -

و دریں سال بعد ازاں کہ نواب آصف جاہ داخل خجستہ بنیاد شدند نصیر الدولہ را از برہان پور طلب داشتند - اگرچہ در اول نصیر الدولہ در آمدن توقف می نمود اما بعد از

قول و قرار که صوبه برهان پور از شما تغیر نه خواهد شد در ماه شعبان باوجود که هفدهم و هجدهم جشن سالگره اش می شد در رفتن سبقت نموده هفتم شعبان پیش خانه برآورده جشن شادی خود در نظام آباد مشهور به اجنٹہ است انصرام داده خود را به خجسته بنیاد رسانید و با نواب آصف جاه ملاقات نمود۔ به دستور عضد الدوله نیابت خجسته بنیاد به نام او مقرر گردید و در برهان پور مجاهد خاں پسر نصیر الدوله به نیابت پدر به اتالیقی خواجه عبد الوهاب خاں به اختیار او نیابت داشت۔ درین مدت که نصیر الدوله در خجسته بنیاد در قید حیات بود عبد الوهاب خاں که نزد نواب مذکور می رفت و خواجه محمد اشرف پسر عم او که در عهد صوبه داری نصیر الدوله داروغه عدالت بود به کمال ضبط و نسق و استقلال تمام سرانجام داروغگی عدالت نموده بود می ماند۔ و پورن چند که دیوان سرکار نصیر الدوله بود نیز در برهان پور مانده کار جاگیرات را انتظام می داد و نواب آصف جاه بعد از تقرر نیابت به عزم خود از خجسته بنیاد برآمدند۔ درین اثناء خبر کشته شدن همت یار خاں صوبه دار بیجاپور به ایشاں رسید۔ و حقیقت کشته شدن او این است که جمعیت عظیم نگاه داشته بود و همت خاں بهادر بن الف خاں بن ابراهیم خاں پنی که قلعه دار و فوجدار کرنول بود و هر سال پنجاه هزار روپیه مقرر نموده بود که از جاگیر سرکار عالی نواب آصف جاه که در آں ضلع بود به دهد۔ چناں چه چند سال به ادائی زر مذکور خود را معاف نه داشت و چوں نواب آصف جاه به سمت دار الخلافه رفته بودند در ادائی آں تهاون و اهمال می نمود۔ وقتے که نواب آصف جاه همت یار خاں را رخصت فرموده بودند که زر چند ساله که بر ذمه همت خاں افغان شده وصول خواهند نمود و همت یار خاں فوج بسیار

نگاه داشت نموده امورات را از قرار واقعی سرانجام داده به مقابلهٔ همت خاں روانه سمت کرنول شد۔ امّا مزاج همت یار خاں بهادر به نوعے تند و تلخ شده بود که بغیر از غضب و دشنام حرف نمی زد۔ و جمعداران عمده را بدون طعن و کنایه خطاب نمی نمود۔ ازیں جهت تمام لشکر از وضیع و شریف از بدزبانی و خشونت او به جان آمده بودند و احدے از سوء المزاج و سخن ہائے بے ربط و ناشائسته ان ہا راضی و خوشنود نه بودند۔ با وجود ایں طبع ناسازگار و درشتی ہائے ناہنجار در مقابلهٔ همت خاں درآمد و پیغام خشونت آمیز و حرف ہائے رزم خیز گفته فرستاد۔ و ہر روز درشت گوئی را کار فرموده می گفت که فردا زن ہائے افغانان ہنی را به اسیری گرفته حوالهٔ لشکریان می نمایم و همت خاں ازیں سخن ہا که گوش زد او می شد در ظاہر به پیام و سلام مشغول داشت و در باطن به محاربه و به سامان جنگ می پرداخت۔ تا آں که ترتیب لشکر خود که قریب ہفت صد و ہشت صد سوار و دو ہزار پیاده نموده بود علی الغفله از قلعه کرنول برآمده همت یار خاں به جلدی و زودی به ترتیب فوج پرداخته با وجود که ده دوازده ہزار و پیاده از خود و زمیں داران و پالہ گیران آں سرزمین جمع نموده مبادرت به جنگ کرد اما چوں سپاه از سبب بدخوئی و دل آزاری که از و مطلقاً راضی نه بودند ہیچ کدام از جمعداران و لشکریان و پالہ گیران تن نه دادند و همت خاں خود را به مقابلهٔ همت یار خاں رسانید و از اطراف و جوانب بر او ہجوم آورده بازار گیر و دار گرم شد و دراں مغلوبه همت یار خاں کشته شد و همت خاں به فتح و فیروزی اختصاص یافته۔ لشکر همت یار خاں فرار را غنیمت دانسته تا ادہونی و رانچور عنان باز نه کشیدند و چوں ایں خبر به سمع نواب آصف جاه رسید با نواب نظام الدوله

مصلحت کردند و روانہ سمت آں شدند و در ۱۱۵۶ھ نواب آصف جاہ عزم کرناٹک فرمودہ نواب نظام الدولہ را ہمراہ گرفتند و چوں قریب بہ ادھونی رسیدند ہمت خاں از سبب کشتہ شدن ہمت یار خاں خائف و خاسر بود و برائے عذر تقصیرات عرائض نیاز مشتمل بر عفو گناہ براں کہ تقصیر من نہ بود و ہمت یار خاں بہادر بے اعتدالی را کار فرمودہ چوں دفع شر از خود نمودن ضرور بود و جاں را رائیگاں نہ می تواں باخت ناچار کار بہ کارزار کشید۔ آں چہ در تقدیر بود در حیز وقوع آمد۔ نواب آصف جاہ چوں مہم ارکاٹ درپیش داشتند نواب نظام الدولہ را درباب گرفتن خون ہمت یار خاں فہمانیدند کہ دریں وقت ہنگام گرفتن انتقام نیست و ما را کار عمدہ درپیش است کہ رگھوئے مقہور ملک کرناٹک و ارکاٹ را خراب کردہ و در معنی نہ در تصرف اولاد سعادت اللہ خاں است و نہ تصرف ما۔ غلام امام حسین خاں کہ از قوم نوایت و ہم جنس سعادت اللہ خاں آمدہ بہ نواب آصف جاہ درباب اخذ کرناٹک بجد بود فہمانیدہ قریب سی کروہ کرنول را بہ طرفے گزاشتہ روانہ شدند۔ دریں ضمن ہمت خاں آمدہ ملازمت نمود و عفو تقصیرات او فرمودہ روانہ ارکاٹ گشتند و بے حرب و منازعہ ملک ارکاٹ بہ دست نواب آصف جاہ آمد و فوج داری آں جا را بہ خواجہ عبد اللہ خاں کہ او را پنج ہزاری و صاحب نوبت نمودہ سرفراز فرمودند موی الیہ از سبب خوش وقتی شادی مرگ شد و بعد از انتقال او فوج داری آں جا بہ انور الدین خاں بہادر کہ مردم پورب بود مقرر فرمودند و خود برائے گرفتن قلعہ ترچناپلی روانہ گشتند و قلعہ رانگیمن وار محاصرہ فرمودند و چھاؤنی

نیز نمودند- درآں جاجانوجی بنال کر اظهار نمود که شیخ محمد سعید کروره و مستاجر محالات سایر برهان پور از والده من که به کاسی و بنارس می رفت مبلغے به صیغه محصول گرفته- ازیں جهت نواب آصف جاه شیخ محمد سعید را تغیر نموده عبدالحسین خان خلف الصدق میر مرتضیٰ ایلچی شاه سلطان صفوی که برادر معتمد خاں بود نواب آصف جاه میر مرتضیٰ را پنج هزاری نموده علی مرداں خاں خطاب داده بودند دریں وقت عبدالحسین خاں را خدمت کرورگیری و اجاره محالات سایر برهان پور عطا فرمودند و شیخ عبدالله شیرازی را داروغگی باغات برهان پور از عزل شیخ محمد سعید به طریق اجاره مقرر کرده هر دو روانه برهان پور شدند- و در خجسته بنیاد نصیرالدوله که از هفت ماه نائب صوبه و صاحب اختیار بودند بر بستر بیماری افتاده به مرض عظیم و صعب گرفتار شده و به تاریخ چهاردهم ربیع الآخر جهان فانی را وداع نموده به عالم باقی رجوع نمود و ایں خبر وحشت اثر در یک شب و دو روز به خلف او مجاهد خاں رسید و به تعزیه پدر پرداخت و در روز چهارم وفات تابوت را خواجه محمد اشرف به برهان پور آورده و در حویلی خودش به خاک سپردند و تعزیه اش بجا آوردند و تا رسیدن حکم تا مقرر شدن صوبه دار دیگر مجاهد خاں به صاحب اختیاری عبدالوهاب خاں و محمد اشرف صوبه داری می نمود- و چوں خبر فوت نصیرالدوله به نواب آصف جاه که بر تر چناپلی دائره داشتند رسید بسیار متالم و ملول خاطر گشتند و تا چند روز صوبه داری برهان پور مبهم بود و بعد از مصلحت و کنگاش صوبه داری برهان پور به نام میر علی اکبر خاں مقرر فرمودند و عنایت نامه صوبه داری صادر شد و متصدی سرکار تمام و کمال نیز به نام خاص معزالیه قرار یافت و

در خانه میر علی اکبر خان اجتماع مردم واقع شد و میر حیدر علی که از متبنان خان مذکور بود با او مصلحت
نموده نقل عنایت نامه را نزد مجاهد خان و عبدالوهاب خان فرستادند و آن ها به مصلحت
و کنگاش پرداختند و جواب و سوال درمیان آمد و میر علی اکبر خان عمل و دخل در صوبه داری
نمود و مجاهد خان و رفقاے او پیغام کردند که مبلغ طلب سپاه در سرکار نواب نصیر الدوله
شده از ابتدائی عمل مجاهد خان طلب سپاه را شما به دهند و خشونت درمیان آمد و میر علی اکبر
خان اهل خدمات متصدیان را طلبیده در دیوان خانه خود جمع نمود. یک روز و یک شب
به سامان جنگ مشغول بودند که شب عبدالوهاب خان به خانه میر علی اکبر خان آمده طلب
سپاه بر ذمه خود گرفت و مصالحت واقع شد و ناظم نو به استقلال تمام در امور صوبه داری
پرداخته به نگاه داشت و میر حیدر علی مختار در کارها گردید و قریب پانصد سوار و پیاده نگاه
داشت نموده به بند و بست شهر و نواح از قرار واقعی پرداخت. درین ضمن نواب آصف جاه
فتح قلعه ترچناپلی نموده به دار و مدار ملک کرناٹک پرداختند. بار دیگر به خاطر نواب آصف جاه
خطور نمود و سند صوبه داری به نام مجاهد خان به اتالیقی میر علی اکبر خان ارسال داشتند
که رساله و نگاه داشت و میر علی اکبر خان مختار در کارها باشد و مجاهد خان به نام صوبه دار باشد۔
چنانچه میر علی اکبر خان خود رفته زبان به مبارک باد کشوده و به اتالیقی کارها سر انجام می نمود
و مجاهد خان در روز اول که دیوان کرد با میر علی اکبر خان و با سید نور الدین خان کوتوال
به اشاره عبدالوهاب خان حرف هاے رکیک درمیان آورد و چوکی سوار و پیاده که از
طرف میر علی اکبر خان هر شب بر دروازه می آمد جاے درست نمی دادند و در راسته و بازار

سواران و پیاده ہا بہ امر بہ چوکی پرداختند و چوں خبر حرکات لغو در ایام نظامت میر علی اکبر خاں
از عبدالوہاب خاں سر زدہ بود و مجاہد خاں در خفیہ میر علی اکبر خاں و سید نورالدین خاں مشتمل بر
شکایت عبدالوہاب خاں نوشتہ بود آں رقعہ را بہ جنس نزد نواب آصف جاہ فرستادہ
و بعد ازیں مقدمہ درمیان مجاہد خاں و عبدالوہاب نزاع برطرف شد۔ مجاہد خاں بہ تلون مزاجی
کہ لازمہ شانزدہ ہفدہ سالگی است از آں سال رقعہ ہا انکار نمود۔ چناں چہ مردمانے کہ درمیان
بودند بہ تغلب اشتہار داد۔ ازیں جہت نواب آصف جاہ بر عبدالوہاب خاں اعتراض
فرمودند و حکم بہ نام میر علی اکبر خاں رسید کہ شما بہ اتالیقی و صاحب اختیار امورید۔ باید کہ
عبدالوہاب خاں را دست گیر نمودہ مقید سازید۔ و ایں حکم کہ رسید مقدمہ برہم شدہ
مجاہد خاں تن بہ امر نواب آصف جاہ نہ داد و شروع بہ پرخاش شد و مجاہد خاں شروع
بہ نگاہ داشت سپاہ نمود و میر علی اکبر خاں منادی نمود کہ کسے نوکر مجاہد خاں نہ شود۔ چناں چہ
کساں مجاہد خاں و عبدالوہاب خاں منادی را زدند و نزاع زیادہ شد و میر علی اکبر خاں روز
جمعہ بہ مسجد جامع بہ احتیاط تمام کہ سپاہ مہیا گشتہ و برق اندازاں تفنگ ہا پر بار نمودہ و
جا بجا مکیہا روشن ساختہ روانہ شدند و مجاہد خاں بہ مسجد جامع ساختہ پدرش رفتہ
ہر دو نماز گزاردہ بہ خانہ ہائے خود معاودت نمودند و نواب آصف جاہ از ترچناپلی برگشتہ
بودند کہ مقدمہ برہم زدگی مجاہد خاں و عبدالوہاب خاں با میر علی اکبر خاں شنیدہ مجاہد خاں را
طلب حضور نمودند و میر علی اکبر خاں را صوبہ دار مستقل برہان پور گردانیدند و مجاہد خاں از
شہر بہ احتیاط تمام با سامان جنگ اگر احیاناً واقع شود برآمد و عبدالوہاب خاں را ہمراہ خود

گرفت و خواجه محمد اشرف را بر قبایل خود و عبدالوہاب خاں گزاشت و بعد از روانہ شدن مجاہد خاں میر علی اکبر خاں محمد اشرف را گرفتہ در خانہ خود مقید ساخت۔ تا دو سال در قید بود۔ و پورن چند کہ پیشکار دیوان نصیر الدولہ بود و در معنی مختار بود نواب آصف جاہ او را طلب داشتہ دیوانی محالات حیدر آباد بہ او مفوض فرمودند و عبدالوہاب خاں بعد ازیں کہ مجاہد خاں را بہ کوتل فردا پور رسانید و خود از خوف آں کہ حکم نواب آصف جاہ اذعان نمودہ بود از مجاہد خاں مفارقت نمودہ فرار اختیار کرد و چندگاہ نزد یکے از سرداران مرہٹہ پناہ بردہ بود۔ تا آں کہ مربیان مزاج نواب را بر شفقت آوردند و میر علی اکبر خاں در امور صوبہ داری خود اختیار بہ میر حیدر علی نمود۔ او اکثر تر ددات بجا می آورد۔ دریں سال عبدالعزیز خاں عرف مقبول عالم از حضور بہ صوبہ داری احمد آباد گجرات مقرر شدہ خان مذکور در خیبر بود۔ بہ نگاہ داشت فوج و سامان صوبہ داری پرداختہ و فتح یاب خاں را با خود رفیق ساخت و مردمان ناصر جنگی را مثل ابراہیم علی خاں و ناصر قلی خاں و میر نقی خاں وغیرہ را ہم در رفاقت خود نگاہ داشتہ با ہشت ہزار سوار و چند ہزار پیادہ بہ عزم احمد آباد بر آمدہ روانہ گردیدہ و طے مسافت نمودہ تا آں کہ قریب بہ انکلیسر رسید و آں جا دامائے مقہور کہ از امرایان کھانڈے راؤ دو بہاریہ و صاحب فوج بود و آں سر زمین را تمام و معنی در تصرف داشت شروع بہ جنگ نمود و بالآخر در ماہ ذی قعدہ جنگ صعب واقع شد و شکست فاش بہ لشکر عبدالعزیز خاں رسید و عبدالعزیز خاں و فتح یاب خاں کشتہ شدند و مردمان بسیار بہ قتل رسیدند و بقیۃ السیف بہ ہزار خرابی از بحر خوں خوار از راہ فرار خلاصی

یافتند و در سنه ۱۱۵۷ھ نواب آصف جاه از سمت ترچناپلی و ارکاٹ برگشته داخل خجسته بنیاد
شدند و ابوالخیر خاں را با هشت هزار سوار به مقابله بابو نایک که قریب سی هزار سوار داشت
به عزم تسخیر و تخریب بلاد ارکاٹ وارد شده بود روانه فرمود- در آں جا حرب عظیم رو داد و
فتح عظیم نصیب ابوالخیر خاں شد و بابو نایک رو به گریز نهاد و ابوالخیر خاں دست از تعاقب
او نه برداشت و تا چند روز به تعاقب پرداخت و هر روز فیلان و اسپان باشان و فر
و خزائن موفوره و اموال و اثقال نامعدوده او را به غنیمت می گرفت و در آں دار و گیر بابو نایک
لباس سرداری و آفتاب گیری از خود دور نموده از آں معرکه رو به وادی فرار کشید و خود را
به ستاره رسانید- و ابوالخیر خاں بعد از تعاقب چند منزل و گریختن بابو نایک خود را به
نزدیک نواب آصف جاه رسانید و از آں جا رخصت گرفته به برهان پور سکونت نمود-
و در سنه ۱۱۵۸ھ نواب آصف جاه در خجسته بنیاد بودند و قدرے آزار هم داشتند و مبارز الملک
سربلند خاں بهادر دلاور جنگ که داماد روح الله خاں و هم زلف عظیم الشان و از امرائے
بهادر شاهی بالفعل صوبه دار اله آباد بود به قضائے الٰهی در دار الخلافه ودیعت حیات
به مقتضائے اجل سپرد و در سنه ۱۱۵۹ھ اکثر امرایان دکهن دست از حیات مستعار برداشتند-
مثل محتشم خاں بهادر و سید جمال خاں و راجه چندر سین و غیرهم و میر علی اکبر خاں از اول سال
ضعیف و آزارمند بود- در ماه رجب بیمار شد و هفتم شعبان قالب از روح تهی نموده به عالم
بقا شتافته- و آں روز شدت باراں به نوعے بود و جنازه اش بار دیگر شست و شو یافته
و در خوبی نظیر نه داشت- خلف الصدق احمد میر خاں به نیابت پدر به کار و خدمات نظامت

پرداخته ونوکران پدر را از خود جدا نه ساخت۔ دریں ضمن پانزدہم رمضان المبارک سند نظامت وصوبه داری به ابوالخیر خاں مع فوج داری بکلانه از تغیر خواجم قلی خاں مقرر شده بود رسید و میر محمد غیاث خاں که در عهد میر علی اکبر خاں در اکثر کارها فی الجمله اختیارے داشت صاحب مدار نمود و شروع به نگاه داشت فرمود و اکثر منصب داران پریشان حال که اسپ نه داشتند از نزد خود مساعده داد و قریب دو هزار سوار و سه هزار پیاده نگاه داشته و در سنه ۱۱۶۰ھ چهاردهم محرم الحرام روانه خاندیس گشت و پنج شش ماه در خاندیس عمل نموده و بندوبست کرده به دارالسرور معاودت نمود و دریں سال از سبب کمی باران و پیش ازیں از سبب وفور بارش وکثرت نزول آب که زیاده از حد شده بود غلات وحبوبات از سبب شدت رطوبت بسیار کم شده بود و امسال خشک سالی رو ے داد۔ اول گرانی شده به عسرت وتنگی گردید و نرخ غله در خجسته بنیاد و بندر سورت واحمدآباد گجرات واکثر ممالک جنوبی وغربی به حدے تمام رسید که به روپیه را چهار آثار گندم و پنج آثار جوار شده تا چند روز خود به دست کسے غله نه می آمد و نواب آصف جاه صوبه داری برهان پور به خواجه مومن خاں پسر عضدالدوله عوض خاں بهادر مقرر فرموده به خطاب عوض خاں بهادر مقرر گردانیده در ماه ذی قعده به دارالسرور در آمده در دولت خانه فرود آمد و قریب یک هزار سوار و همیں قدر پیاده نگاه داشت نموده و طلب سپاه برادمی افزود۔

دربیان آمدن احمد شاه ابدالی به سمت هندوستان و فرستادن پادشاه پسر خود احمد شاه را با امرایان عظام به جنگ آں افغان و سوانحے که واقع شد

درآں آوان وواقعہ محمد شاہ پادشاہ زماں بہ امر تقدیر کردگار جہاں ودر حضور خبر آمد
آمد احمد خاں ابدالی پسر عبدالغنی خاں کہ بعد از شہادت شاہ سلطان حسین صفوی ہرات را
بہ تصرف خود در آوردہ بود واحمد خاں بعد از فوت نادرشاہ کہ در بہر سرے بہر سرے وسودائے
بہم رسیدہ بود دست تطاول دراز کردہ ہرات وقندہار وکابل وغیرہ را بہ تصرف خود
در آورد ونقی خاں شیرازی کہ نادرشاہ اورا از سبب یعنی یک عضو اورا بریدہ ویک چشم
اورا از حدقہ بر آوردہ بود وبازیہ دولت رسانیدہ دریں وقت احمد شاہ با خود متفق
گردانیدہ بہ ارادہ تسخیر ہندوستان بہ سمت لاہور رو نمود ومحمد شاہ پادشاہ در فکر احمد شاہ
ابدالی کوشش می نمود ومی خواست کہ برائے تنبیہ او خود حرکت نماید از سبب عارضہ
مرض استسقا نتوانستند کہ بیرون آیند۔ چنان چہ در ۱۱۶۱ھ کہ سال ملال ونزول حوادثات
بود خبر برہم خوردگی ملک ہندوستان وآمدن افغان ابدالی بہ سمت ہندوستان گوش زد
نواب آصف جاہ شد۔ باوجود مرض وعلل مترادفہ کہ ہم تپ وبواسیر وغیرہ بود از خجستہ بنیاد
کوچ نمودہ روانہ برہان پور گشتند وبیست وچہارم ربیع الاولی وارد دولت خانہ دار السرور
شدند وحکما در تدبیر وعلاج روز را بہ شب وشب را بہ روز رسانیدند وہر روز باوجود شدت
امراض مصلحت ہا وکنگاش درمیان بود واز اخبار حضور معلوم شد کہ پادشاہ از سبب آزار
استسقا خود برنیامدند وپادشاہ زادہ بلند اقبال را احمد شاہ بہادر خطاب دادہ بہ اتالیقی
سید صلابت خاں وابوالمنصور خاں بہادر را میر آتش نمودہ واعتماد الدولہ قمر الدین
خاں بہادر نصرت جنگ را صاحب فوج وسردار نمودہ بہ افواج ہندوستان وتوپ خانہ

آتش بار به عزم جهاد روانه ساختند و احمد خاں ابدالی لاهور را به تصرف خود در آورده به عزم رزم فوج پادشاهی به حرکت در آمد و قریب به سرهند رسید وزیر الممالک و صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ و امرایان عظام به ترتیب و آئین و شایستگی تمام در مقابله خصم معرکه آرا گشتند و به تسویه صفوف و لوازم حزم پرداختند و پادشاه زاده را در قلب جا دادند بتاریخ بیست و ششم ربیع الاولے مقابله فریقین واقع شد و افاغنه ابدالی و نقی خاں شیرازی تیز جلوی نموده توپ خانه را که پیش تر رفته بود به تصرف خود در آوردند و ابو المنصور خاں بهادر جلدی را کار فرموده توپ خانه که با او بود در مقابل خصم چیده و به انداختن گوله هائے توپ آدم شکار و بان هائے برق آثار امر نمودند ۔ اعتماد الدوله و دیگر بهادران لشکر نیز قدم مردی پیش گزاشته به جنگ تیر و تیغ و سناں پرداختند ۔

## نظم

در آں دشت پر محنت و هول ناک | بر آمیخت خون دو لشکر به خاک
تو گوئی در آں وادی سهم ناک | ز تیر یلاں سر بر آورد خاک
و هم تیغ چوں شعله آتش فشاں | سناں ها ز زخم یلاں خوں چکاں
نهادند پر خشم و کیں رو بهم | دلیران جنگ آزما بیش و کم
ز بس کشته ها پشته ها شد پدید | دگر آں چناں روز گیتی نه دید

و تا غروب آفتاب جنگ در میان بود و لشکر افغان خیره در خیره تر بودند و در آں روز تر ددات عظیم از همه امرا به عمل آمد و چوں آفتاب رو در مغرب پنهاں نمود هر دو جانب خبر دار بودند و چوں شب

به اتمام رسید و صبح آثار خود را از افق شرقی نمودار گردانید قضا و قدر به سر ترددر آمدند۔ اعتمادالدوله بهادر به تهیه نماز صبح برخاست و بعد از طهارت قد درست به نماز برخاسته بود و بعد از یک رکعت که به رکوع خم شد گوله توپ که گویا گوله قضا بود بر کمر خمیده رسیده و در عین رکوع از پا در افتاد و به طپیدن و بے قراری دل نهاد و وصیت نمود که در ماتم من از دشمن غافل مباشید و خود را آراسته جنگ نموده به محاربه بپردازند سپاه ظفر پناه به تیاری صف پرداختند و معین الملک عرف میر منّو پسر دوم اعتمادالدوله به جائے پدر به حکم شاه زاده والاگهر صاحب لشکر گردید و اعتمادالدوله در اندک وقتے نقد حیات باخت و آفتاب جهان تاب از غرفه ضیا سر برآورده عالم را به روشنی آراست۔ سپاه طرفین به تهیه اسباب حرب و آلات طعن و ضرب پرداختند۔ ابوالمنصور خاں بهادر صفدر جنگ به سرانجام توپ خانه اشتغال نموده صف را به آراسته و معین الملک و سید صلابت خاں بهادر و ذوالفقار خاں بهادر همراه پادشاه زاده به ترتیب صفوف پرداختند و جنگ توپ خانه شروع شد۔ درین ضمن توپ خانه را که احمد خاں ابدالی از سر بے باروت و بان دو سه[۳] روز پیش ترپیدہ بود از قضائے الٰهی و بلائے آسمانی آتش گرفت و جمیع باروت و بان ها از آتش غضب ناگهانی افروخته اکثرے لشکریان احمد خاں را سوخت و کشت۔ درین اثنا معین الملک با بهادران توران و هندوستان بر آں فوج نکهت موج حمله آوردند و جنگ عظیم در پیوست و صفدر جنگ با توپ خانه آتش بار بادلاوران ایران و سپاه هندوستان به متابعت رفقائے شجاع در حرکت آمده چناں کارزار نمودند که آفریں از ساکنان آسمان و زمین گوش

قریب و بعید رسید و احمد خاں ابدالی بغیر از فرار و گریختن چاره ندیده و به گریز آورد۔

نظم

سواراں ز ہر سو گریزاں شدند　　　سلاح از تن خویش ریزاں شدند
بزرگان لشکر سران سپاه　　　به خواری فتادند از عز و جاه

و پادشاه زاده و امرایان تعاقب نموده به تاخت و تاراج آں گروه بے شکوه دست و بازو کشودند و آں قوم منهزم به سبب گریختن و فرار از نظرها نابود و معدوم گشتند و رخت ادبار به جانب مساکن خود کشیدند۔ دریں وقت خط از پادشاه به پادشاه زاده رسید که طبیعت بسیار ملول و آزار در شدت و ضعف به مرتبه اتم رسیده۔ ہمیں که فوج افغان شکست یابد خود را به زودی رسانید و از نوشته جات وکلاء و برادران و امراکه در دار الخلافه بودند ظاہر گشت که الحال احوال پادشاه دگرگوں است و آثار سفر عقبیٰ از چہره ظاہر گشته۔ چند روزے از عمر باقی مانده و پادشاه زاده به مصلحت امراے معین الملک را برائے بندوبست صوبه پنجاب با افواج شایسته در لاہور گذاشتند و پادشاه زاده بلند اقبال به فتح و فیروزی به جاه و جلال معاودت فرمودند۔ دریں ولا احوال پادشاه متغیر گردید و روز به روز حالتش در صعوبت بود۔ تا آں که بست و پنجم ماه ربیع الاولیٰ جہان فانی را وداع نموده مسافر دار القرار گشتند۔ ملکه زمانی دختر محمد فرخ سیر پادشاه مرحوم زوجه محمد شاه پادشاه بود۔ وفات پادشاه را از خلائق پنہاں نموده مطلق قلق و اضطراب که لازمه نسواں می باشد ظاہر نه نموده۔ ہرکاره یا زده مانند برق و باد نزد احمد شاه بہادر و امرایان عظام خبر رسانیدند

وتا ت(۳) روز مرگ پادشاہ پنہاں ماند وبعد از آں ظاہر گشت و امرا بہ تجہیز و تکفین پرداختند
و احوال یوم النشور در دار الخلافہ بہ منصہ ظہور پیوست و اول خبر بہ ابو المنصور خاں بہادر
صفدر جنگ رسید و پادشاہ زادہ گردوں شوکت قریب بہ منزل کرنال و پانی پت رسیدہ
بود کہ خبر وحشت اثر در لشکر شایع شد و ابو المنصور خاں بہادر سامان جلوس پادشاہت
ترتیب دادہ در ہماں جا دست پادشاہ زادہ را گرفتہ مربع نشین تخت ہندوستاں
گردانیدند و زبان تہنیت و مبارک باد کشود و جمیع امرایان آداب تسلیمات و کورنشات
سلطنت بجا آوردند و روز دیگر کوچ نمودہ بہ سمت دار الخلافہ روانہ شدند۔ در دار الخلافہ
در قلعہ ارک صحبت دیگر رو داد۔ برادر پادشاہ جنت آرام گاہ کہ موسوم بہ بلند اختر و معروف بہ
اچھی صاحب باشد خود را از نژاد پادشاہ ہندوستان تصور می نمود سپر و شمشیر در دست
گرفتہ از مضیق چہار دیواری کہ محبس پادشاہ زادگان است خود را بیروں افگند۔ بہ قصد
آں کہ امرایان دیگر کہ در حضور اند او را بر تخت دار الخلافہ خواہند نشانید۔ بر خلائق چنیں اشتہار
داد۔ ملکہ زمانی بہ جلدی تمام تاکید بہ روز افزوں خان خواجہ سرا کہ ناظر قلعہ بود بلند اختر را
گرفتہ داخل حویلی محبس نمودہ در قید زیادہ از سابق تقید نمود۔

ذکر جلوس مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بہادر بر تخت دار الخلافہ بہ حکم
رب العباد۔ در ماہ ربیع الآخر احمد شاہ داخل دار الخلافہ شدہ بر تخت آبا و اجداد خود جلوس
نمود و تا ماہ رجب وزارت نیز بخشی گری و خدمات دیگر معلتوی بودہ و کارگزاران در کارگزاری
نمی پرداختند و اختیار امور سلطنت تمام بہ دست ابو المنصور خاں بہادر بود و تا نواب

آصف جاه بهادر در قید حیات بودند وزارت به کسے مقرر نه شد۔

ذکر واقعه هایله نواب آصف جاه ازیں جهان فانی به سرائے جاودانی۔ چوں
نواب آصف جاه دارالاماره برهان پور را به وجود خود زینت داد و مرض و بیماری هر روز در تزاید
بود و اکثر به سیر باغ اشتغال داشتند و بر پالکی به نهایت ضعف تن سواری شدند و چوں خبر
کشته شدن اعتماد الدوله مسموع نمود نهایت غم و الم به طبع راه یافت۔ سه[۳] روز نوبت
نواختن منع فرمودند۔ به معالجه امراض که حادث شده بود می پرداختند۔ با وجود ضعف و سستی
باز به سیر باغ التفات فرمودند و چند روز در باغ توقف فرمود که درین ضمن خبر واقعه
پادشاه به سمع نواب آصف جاه رسید و به کمال بدحالی برگشته داخل برهان پور شدند
و سه[۳] روز نوبت نه نواختند۔ و بعد از سه[۳] روز جشن جلوس بادشاه نو پرداختند و چوں
اختلال صوبه حیدرآباد و کشته شدن فتح نصیب خاں که عامل نرمل بود گوش زد نواب
آصف جاه گشت و فقرا و درویشان اظهار کرامت می نمودند و بشارت شفا و درازی عمر
می دادند و نواب به قول آں ها امیدوار حیات بودند و هر روز مصلحت و کنگاش درمیان بود
و آخر رائے ایشاں برآں قرار گرفت که به سمت حیدرآباد باید رفت۔ بیست و هفتم
جمادی الاولیٰ از برهان پور برآمده به جانب جنوبی زین آباد فرود آمد و شدت آزار بیش تر
شد و کثرت نزول باراں که هنوز موسمش نه رسیده بود به نوعے زیادتی کرد که شرح
نه تواں بیاں نمود۔ کثرت لای و گل به نهجی شد که خیمه ها به جائے فرش گل و لای بود و ازآں جا
کوچ کرده قریب به موهن ناله کنار تاپتی مخیم گشت و طبیعت به نوعے از دست رفته بود که

دیگر تاب و تواں نہ ماندہ روز یکشنبہ پنجم جمادی الآخر ۱۱۶۱ھ بہ جہان فانی را وداع کردہ بہ سرائے جاودانی انتقال فرمودہ و بعد از واقعہ ہائلہ و مصیبت نازلہ نواب نظام الدولہ از خیمہ بیروں آمدہ اول بہ ضبط و نسق کہ اردو و شہر بہ غارت نہ رود بہ بند و بست پرداختہ و اظہار ملال و ماتم نمودہ خیمہ خود را ماتم سرا ساختند و بہ فاتحہ فاتحہ پرداختہ شب را بہ روز رسانیدند و صبح جائے کہ قبض روح شدہ بہ تجہیز و تکفین پرداختہ و جسد شریفش را در صندوق گزاشتہ و نماز میت ادا ساختہ تابوت را از برائے دفن در درگاہ حضرت شاہ برہان الدین اولیاء بہ خلد آباد روانہ ساختند و بعد از چند روز در روضہ مرقوم در خاک سپردند و زر و سیم کہ ضابطہ است بہ تہیات کلام ملک علام پرداختند۔

در ذکر جلوس نواب نظام الدولہ میر احمد خاں بہادر ناصر جنگ بر مسند ایالت و امارت دکھن بہ حکم خدا وند اسرار بتاریخ نہم جمادی الآخر دیوان جلوس نمودہ و نوبت نواختند از جائے کہ بودند کوچ فرمودہ موہن نالہ را عبور کردہ دائرہ نمودند۔ الحق کہ در جسارت و دلیری و تدابیر صائبہ و حسن ظاہر و خوبی باطن شریک خود و نظیر خود نہ داشت عازم خجستہ بنیاد کہ دار الملک دکھن بود شدند۔ افواج قدیم و اہل خدمات را بحال داشتند۔ جملہ در رکابش حاضر بودند۔ بہ پاس خاطر میر عبد الرزاق خاں کہ در بار دیوان بود تمام و کمال دیوانی سرکار فیض آثار خود را سپردند۔ علی التواتر شتر سواران بہ طلب او رفتند۔ بنابر آں از راہ شکر کھیڑہ عازم خجستہ بنیاد شدند و در وقت روانہ شدن عوض خاں را از صوبہ داری تغیر نمودہ بہ احمد میر خاں دیوان مقرر ساختند و احمد میر خاں بموجب امر داخل شہر شدہ و عوض خاں نیز

به شهر آمده بعد از انفصال طلب سپاه که چهارم حصه به آن‌ها از نقد و جنس داده ا و نیز روانه
شده و چون نواب ناصر جنگ به لشکر کهیڑه که مخاطب به فتح گڑه گشته بود رسیدند۔
میر عبدالرزاق خان از بالاپور متعلقه صوبه برار آمده به ملازمت فائز گردید۔ بر جمیع امرایان
حضور را اختیار بهم رسانید۔ پورن چند که از وقت نواب آصف جاه دیوان بود خواستند
که از تغییر او خلعت دیوانی به میر عبدالرزاق عطا سازند۔ چون پورن چند در حق خان
مذکور احسانے بجا آورده بود قبول نه نمود۔ تا ده روز درین امر مهمله بود۔ آخر الامر این قسم
عمل آمد که پورن چند را به عمل دیوانی حیدرآباد رخصت فرمودند و میر عبدالرزاق به دیوانی
سرکار عالی سرافراز شدند و مورو جی پنڈت به پیشکاری دیوانی امتیاز یافت و قاضی دائم
که سابق از رفقائے خواجم قلی خان بود و از چندگاه به صحبت نواب نظام الدوله مستفیض
گشته به منصب هزاری امتیاز داده صدر الصدور دکهن گردانیدند و عوض بیگ که
خان سامان خود بود او را مخاطب به شاه بیگ خان گردانیده از تغییر ابوتراب خان
بن بهرام چک که خان سامان نواب غفران پناه بود خان سامان خود ساختند و
عبدالحسین خان بن حکیم علی نقی خان از تغییر دل دلیر خان میر آتش شد و نواب نظام الدوله
با تمام لشکر و امرا داخل خجسته بنیاد شدند و چندے به ماتم پدر و علاج والده خود که کسل مند
بود پرداختند و علی التواتر عرایض به دار الخلافه برائے حصول سند موروثی به احمد شاه فرستادند۔
چنان چه در سال آئنده خواهند نگاشت و مقدمات حضور این است که چون خبر واقعه
نواب آصف جاه اول به ابو المنصور خان رسیده او به عرض پادشاه رسانید و بعد ازاں

خبر بہ عماد الملک غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ ظاہر شد۔ از وصول خبر وحشت اثر واقعہ پدر غم ناک وزار وملول گردید۔ پادشاہ خلعت ماتمی دادند و صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ وہمہ امرایان عظام بجہت ماتم پرسی بہ خانہ نواب فیروز جنگ رفتند وبعد از اندک زمانے در ماہ رجب سید صلابت خاں را مخاطب بہ امیر الامرا سید ساوات خاں بہادر ذوالفقار جنگ نمودہ ہشت ہزاری وہشت ہزار سوار دادہ بہ خدمت میر بخشی سربلندی دادند وبعد از چہار روز دیگر ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ را بہ خطاب برہان الملک و بہ منصب نُہ ہزاری و نُہ ہزار سوار بہ خدمت وزارت اعلیٰ دیوان سرافرازی بخشیدند و جاوید خاں خواجہ سرا را نواب بہادر خطاب دادہ و دارو غگی دیوان خاص و صاحب اختیار جمیع امور خود ممتاز گردانیدند و برہان الملک بہ ضبط و استقلال تمام در کار وزارت پرداخت۔ در امور دیوانی بہ طمطراق خود را بلند آوازہ ساخت۔ و ضابطہ است مقررے کہ در باب اقبال و صاحبان جاہ و جلال کسے را دولتش از حد تجاوز نماید از راہ رشک و حسدے کہ در طبایع ایشاں مندرج است در فکر قتل و استیصال صفدر جنگ افتادند و روز عید الاضحیٰ کہ پادشاہ با جمیع امرا بہ عیدگاہ رفتند و از نماز عید فراغ حاصل نمودہ برگشتند و صفدر جنگ از پادشاہ رخصت حاصل نمودہ بہ حویلی خود روانہ شدہ فی مابین راہ از بالاخانہ بان ہائے جاں فرسا و گولہ ہائے آدم شکار بہ عزم قتل صفدر جنگ سر دادند۔ وزیر از اسپ خود را بہ زیر افگندہ پا پیادہ خود را بہ خانہ رسانید و بہ تحقیق و تفتیش آں پرداخت۔ بعضے مردم را کہ قید نمودہ بود از آں ہا استفسار می نمودند۔ بعضے از آں ہا گفتند کہ بہ اشارہ پادشاہ بود

و بعضے نام پسران اعتماد الدولہ گفتند و بعضے نام جاوید خاں قرار دادند۔ در آخر ایں امر مبہم ماند۔ و چند روز وزیر بہ مجرائے پادشاہ نہ رفت و در خواست داروغگی دیوان خاص نمود۔ تا آں کہ پادشاہ خود بہ خانہ وزیر آمدہ تا سہ[۳] پہر دلاسا و تسلی نمودہ او را ہمراہ گرفتہ بہ قلعہ داخل شدند۔ و در سنہ ۱۱۶۲ھ نواب نظام الدولہ بہادر چوں جوابش از حضور بہ حسب دلخواہ نہ رسید بہ عزم شاہ جہان آباد با افواج بے حد و بے حساب و توپ خانہ آتش بار از خجستہ بنیاد برآمدند و در ہمیں اوان بہ قاضی دایم از عزل ابو الخیر خاں فوج داری بگلانہ عطا فرمودند و خطاب ابو الخیر خاں را بحال داشتند۔ و بر خطاب سید شریف خاں شجاعت جنگی زیادہ نمودند و خواجم قلی خاں را از پالکی جھالردار امتیاز دادند و سید لشکر خاں را نصرت جنگ بہادر نمودہ بہ صوبہ داری خجستہ بنیاد نائب خود مقرر ساختند و از خجستہ بنیاد کوچ فرمودہ از راہ ظفر آباد کہ ال تمغائے داؤد خاں پنی و وابستگان او بود روانہ گشتند و در آں جا صف شکن خاں کہ سید صالح نیکو کردار بود از سبب گریختن کنیزے از افاغنہ سکنہ آں جا کہ پناہ بہ خانِ ساماں او بردہ بود بہ ظلم تمام بہ قتل رسید و در ماہ جمادی الاولیٰ نواب بہ برہان پور رسیدند و در باغ عالم آرا دائرہ نمودند۔ در یں منازل چند مقام نمودہ در حویلی کہ در عہد نواب آصف جاہ از فدوی خاں خریدہ بودند سہ[۳] روز در آں حویلی سکونت نمودند و میر دوست علی را کہ در عہد نواب آصف جاہ داروغگی جیرہ باف خانہ و فرمایش دیگر بود داروغگی باغات را مقرر ساختند و از آں جا برآمدہ آخر ماہ کوچ فرمودہ و دریں اثنا خبر آمد کہ ہدایت محی الدین خاں ہمشیرہ زادہ نواب نظام الدولہ و صوبہ دار ملک بیجاپور

بود بہ نجوائے حسین دوست خاں عرف چنداصاحب قوم نوایتہ خیال باطل و دعوے لاطایل دکہن عازم گشتہ۔ میر عبدالرزاق خاں را بہ خطاب شاہ نواز خاں سرافراز فرمودند و سہ[۳] ہزار ہمراہ او تعین نمودہ بہ صاحب اختیاری امور دکن ممتاز گردانیدہ مرخص فرمودند و حکم نمودند کہ نصیر جنگ بہادر صاحب اختیاری فوج داشتہ باشند و ہر دو سردار در مقابلہ ہدایت محی الدین خاں بہادر باشند۔ و میر نجف علی خاں و برادران در رکاب ظفر انتساب بہ کمال قرب ہمراہ بودند و دوم جمادی الآخر بر نالہ خیمہ ہا بر پا کردند و در آں مکان چہار مقام نمودہ بہ فاتحہ نواب آصف جاہ پرداختند و متصدی گری بلدہ دارالسرور بہ احمد میر خاں و صوبہ داری بہ خواجم قلی خاں مقرر فرمودہ بہ سمت نربدا کوچ نمودند و تا نربدا تشریف بردند کہ فرمان والا از پادشاہ بہ ایں مضمون صادر شد کہ آمد آمد آں فرزند عزیز بے طلب حضور چہ وجہ خواہد بود۔ اگر منظور از حصول سند است ہماں جا فرستادہ می شود۔ دریں صورت آمدن بہ حضور در ملک دکہن فساد رو خواہد نمود۔ با وصف وصول حکم عزیمت مراجعت نہ نمودند۔ چوں موسم برسات نزدیک رسید و طغیانی آب نربدا ظاہر شد و تجاوز توپ خانہ و اثاثہ و کارخانہ جات متعذر شدہ بعد چندے از کنار دریائے نربدا معاودت فرمودند و منازل و مراحل در عین برسات و قورلای و گل طے نمودہ وارد خجستہ بنیاد گشتند و بعد رسیدن دارالملک اورنگ آباد سند دکہن موافق ضابطہ از حضور با فرمان شرف ورود نمود۔ بہ تجمل و جلوس فرمان را گرفتہ تا پانزدہ روز جشن شاہانہ ترتیب دادہ اہالی و موالی و فقراء و اکابر شہر و لشکر را بہ بخشش طعام و انعام و اضافہ مناصب و تقسیم جاگیرات سرفراز فرمودند۔

و بندوبست ملک از قرار واقعی پرداختند۔ و از دبدبۂ رعب نظام الدولہ مرہٹہ وغیرہ
سرداران و مکاسہ داران از جائے خود حرکت کردن نہ توانستند، مثل روباہ کہ از شیر
ہراساں می باشد بہ مکان خود ہا ترساں و لرزاں بودند۔ چہار ماہ بریں نہ گزشتہ بود کہ
خبر رسید کہ ہدایت محی الدین خاں مظفر جنگ بہ اغوائے حسین دوست خاں عرف چندا صاحب
فوج گراں آراستہ عازم ملک ارکاٹ گشتہ و انورالدین خاں در آں جا فرماں روا و
حاکم مستقل و مبارز نام دار بود و بارہا مردانگی و بہادری از و بہ فعل آمدہ بود۔ بہ عزم رزم و
پرخاش از ارکاٹ بہ مقابلہ مظفر جنگ برآمد و چندا صاحب از ارادۂ غیر معہود خود را بہ
ارکاٹ رسانید و شہر ارکاٹ را بہ دست آورد۔ و بعد از بندوبست شہر افواج را
آراستہ بہ مقابلہ جنگ انورالدین خاں پرداختند۔ فی مابین حرب واقع شد۔ از قضا
انورالدین خاں بہادر در آں معرکہ جان ہشتاد نود سالہ خود را نثار نواب نظام الدولہ نمود
و مظفر جنگ بہادر و چندا صاحب بہ فتح و ظفر اختصاص یافتہ ارکاٹ را بہ تصرف خود
درآوردند۔ و ہدایت محی الدین خاں از آں جا داخل بندر پھول چری شدہ با سردار فرنگ
طرح دوستی درمیان انداختہ بندوبست ملک ارکاٹ و بیجاپور کرناٹک کہ سرحد ہر دو ملک
تا باغ ارم کہ کنار دریائے محیط است بہ ضبط درآوردہ صوبہ داران و حاکمان جا بہ جا گماشت
و چوں ایں خبر موحش بہ سمع نواب نظام الدولہ رسید دود از کاخ دماغش برآمد و رگ
گردنش مانند نبض محموم جستن گرفت۔ و بہ سامان و تیاری کوچ امر فرمودند و کارکنان
بہ موجب حکم بہ سامان رزم پرداختند و آخر رمضان المبارک کوچ واقع شد و ابوالخیر خاں را

در خجسته بنیاد گزاشته عازم گشتند و با لشکر گران و بسیار که فریق سپاه از صد هزار سوار متجاوز بود و پیاده ها و جزایل و توپ خانه و جنسی و دیگر آلات حرب و ضرب آں چه باید زیاده بر آں فراہم آوردہ اِلغار کوچ به کوچ به مقابله حرب ہدایت محی الدین خاں شتافت - در اثنائے راہ اکثر سرداران با فوج به ملازمت سرافراز شده ہمراه رکاب گشتند - چنان چه جانوجی بنال کر با چہار ہزار سوار و سلطان جی با پنج ہزار سوار و رام چندر پسر چندر سین با ہفت ہزار سوار و لچھمن رائو کهند اکله با دو ہزار سوار و عبد النبی خاں حاکم کڑپه با شش[۲] ہزار سوار و پسر عبد المجید خاں حاکم سانور و بنکاپور با پنج ہزار سوار و خان عالم دکهنی حاکم نا ندیر با دو ہزار سوار و شیخ علی خاں جنیدی با ہزار سوار و ہمشیره زاده جگت رائو با ہزار سوار و پیاده و راجه تنده با دو ہزار و پانصد سوار و ہزار پیاده و سردار مرہٹه دو ہزار و پانصد سوار و پنج ہزار پیاده و زمین داران نواح حیدرآباد با پنج ہزار سوار و ده ہزار پیاده و بیر نایک زمین دار و راجه رام زمین دار گدوال با چہار ہزار سوار و پنج ہزار پیاده و سید شریف خاں ناظم صوبه برار پنج ہزار سوار و پنج ہزار پیاده و سردار سری رنگ پٹن با پنج ہزار سوار و ہمیں قدر پیاده و غلام مرتضی خاں قلعه دار ایلور با ہزار سوار و ہفت صد پیاده و دیگر سرداران فوج فوج به رکاب حاضر شده کمر جاں فشانی بستند و جنگ در سال آینده به وقوع خواہد پیوست -

و دریں سال درمیان قائم خاں بہادر قائم جنگ پسر محمد خاں بنگش و احمد خاں پسر علی خاں روہیله جنگ صعب روداد - بعضے را گمان آن است که به موجب ایمائے صفدر جنگ وزیر واقع شد یا از سبب آں که درمیان ارباب مخالفان نزاع به وقوع آمد - قائم خاں

با بیست و دو فیل نشین و فوج عظیم به محاربه احمد خاں کمر بستہ عازم گشت و جنگ عظیم در میان آمد و ہر دو سردار باہم جنگ نمودند و قائم خان بنگش با جمعے از سرداران شربت فنا نوشیدند و احمد خاں روہیلہ فتح نصیب گردید۔ وزیر الممالک چوں ایں خبر شنید پادشاہ را تکلیف نمود کہ برائے ضبط اموال ملک و مال باید رفت۔ پادشاہ با دبدبہ و طمطراق بر آمد و جاوید خاں خاطر نشان پادشاہ نمود کہ وزیر می خواہد کہ دیگرے را پادشاہ کند۔ خاطر پادشاہ ازیں مہر پریشان تر از زلف معشوق گشتہ بہ دار الخلافہ معاودت فرمودند و صفدر جنگ خود بہ ملک ماند و وشمس آباد رفتہ مادر و زن قائم خاں را محبوس ساخت و اموال و اثقال را در ضبط خود در آوردہ بعد ازاں مستورات را رخصت انصراف ارزانی فرمود۔ و خود متوجہ دار الخلافہ گشتہ بہ ملازمت پادشاہ فائز گردید و فتنہ عظیم بر پا شد و ہر دو مستورہ مزبورہ و احمد خاں روہیلہ باہم متفق گشتہ در گرد آوری جمعیت افاغنہ سپاہ کوشیدند و جمیع افاغنہ کہ در سمت پورب بودند بہ تبعیت ہر دو موافقت نمودند۔ مثل مور و ملخ جمع گشتند و باہم اتفاق نمودند۔ نول رائے کالستھ کہ دیوان سعادت خاں مرحوم بود بالفعل بہ نیابت وزیر الممالک اشتغال تمام داشت و در شجاعت و شہامت مثل خود کسے را نہ می پنداشت با جمعیتے کہ با او بود بہ مقابلہ افغانان پرداخت و ترددے کہ لازمہ مردان است بہ عمل آوردہ فی مابین او و افاغنہ حرب عظیم شد و نول رائے دراں معرکہ بہ قتل رسید۔ از استماع ایں خبر صفدر جنگ متالم گشتہ فراہم نمودن سپاہ خود امر نمود۔ بہ عجز والحاح بہ پادشاہ ملتجی شد کہ اگر رایات عالیات بہ سمت پورب روانہ شود کارہائے

پادشاہی بہ حسب دل خواہ سرانجام می یابد و مدعیان سلطنت بہ گوشِ مالی واقعی می رسند۔ پادشاہ در جواب فرمودند کہ ایں افاغنہ مدعی مانیستند۔ باشما دعوی دارند شما دانید۔ باقی حالات آئندہ تفہیم خواہد نمود۔

دریں سال ساہو راجہ بن سنبھا بن سیوا کہ از مدت چہل سال فرمان فرمائے قوم مرہٹہ بود مسافر سفر دارالبوار گردید و در سنہ ۱۱۶۲ھ چوں نواب نظام الدولہ نزدیک ارکاٹ رسیدند پسران انور الدین خاں مقتول کہ در دست ہدایت محی الدین خاں گرفتار بودند بہ مکر و حیلہ از آں جا رہائی یافتہ خود را بہ ارکاٹ رسانیدند۔ چناں چہ محمد محفوظ خاں با دوہزار سوار و محمد علی خاں پسر خورد او کہ در قلعہ ترچناپلی بہ جائے خود قائم بود باچہار ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ و چہار ہزار گارڈی و ہزار فرنگی رسید۔ غرض کہ بہ ہیئت مجموعی نزدیک قلعہ جنجی اور کہ ہدایت محی الدین خاں آں قلعہ را محاصرہ کردہ بود رسیدند۔ سید محمد و انجم و نظر بیگ خاں و مورو پنڈت کہ مخاطب بہ رائے بشن داس شدہ بود و سلطان جی راجہ رام چندر و پسران جانوجی وغیرہ سرداران را بیست ہزار سوار و ہمیں قدر پیادہ بہ طریق منقلا فرستادہ و مظفر جنگ از آمد آمد فوج منقلا و دبدبہ فوج نواب لشکر خود را سبک تصور نمودہ بہ طرف پھول چری روانہ شدہ سہ مرحلہ متواتر کوچ نمودہ داخل قلعہ پھول چری گردید۔ سیس راؤ دیوان ہدایت محی الدین خاں کہ باچہار ہزار سوار برائے تحصیل از عقب ماندہ بود بہ دست فوج منقلا کشتہ شد۔ سوارانے کہ با او بودند بہ غارت رفتند۔ نواب نظام الدولہ از استماع ایں خبر شاداں شدند و فتح اول روئے داد۔ حکم فرمودند کہ فوج منقلا چہار تنخ کردہ و پیش

لشکر بسمت پھول چری روانه شود و خود هم به تسویه صفوف و ترتیب هراول و چنداول و میمنه و میسره و قول و طرح کمین پرداخته حرکت نمودند و پانزده کروهے پھول چری رسیدند و سعدالله خان بهادر مظفر جنگ یعنی هدایت محی الدین خان در پھول چری فوج خود ترتیب داده و حسین دوست خان را با پنج هزار سوار و ده هزار گاردی و دو هزار فرنگی با توپ خانه بسیار هراول خود نمود و دیگر سرداران نامی از میمنه و میسره و چنداول و طرح قول مقرر کرده جمله بیست و پنج هزار سوار و دوازده هزار گاردی و چهار هزار فرنگی از پھول چری کوچ نموده مقابل شد۔ کورندور سردار کپتان فرنگ تمام خویش و اقربا و فوج و توپ خانه و سرانجام جنگ همراه داد تا دو کروهے پھول چری رسانیده گفت که من سرانجام جنگ چهار لک سوار دارم۔ فتح من جانب الله است۔ به سرداران خود سعدالله خان تاکید کرد اگر کسے در جنگ کمی خواهد نمود جان از دست من به سلامت نه خواهد بود و خود رخصت شده به پھول چری رفت۔ سعدالله خان مادر و زن و قبایل خود را به اعتماد سردار فرنگ در پھول چری گزاشته و خود به اراده جنگ روانه شده و کوچ کرده و درمیان هر دو لشکر فاصله شش کروه ماند۔ نواب نظام الدوله با اهل مشوره فرمودند که بعد از جنگ هدایت محی الدین خان جنگ دیگر برائے ما و به کار است که والده او همشیره من و زن او عزیزه من می شود و در قید فرنگ گرفتار شده و این ها که کرور روپیه خرچ کرده اند در عوض زر این ها را در رهن گزاشته بدول جنگ فرنگی نه خواهد داد۔ در این صورت اصلح آن است که کسان درمیان آمده او را به فهمانند که تا مسلمان کشی نه شود و کار به طول نه کشد۔ چنان چه محمد انور خان را برائے صلح قرار داد

چندیں نصائح و مواعظ گفتند مع قول و قرار بہ مہر خود فرستاد کہ از سر تقصیرات تو درگذشتم و ملک موروثی تو کہ نواب آصف جاہ در قید حیات داد ند بحال داشتیم و ہر چہ وجہ سنہ بندی برسر تو افزودہ کہ از دادن آں عاجز ہستی ذمہ خود گرفتم۔ باید کہ بحضور آمدہ ملازمت نماید۔ از بلند کردن ایں ہنگامہ درگذرید و باعث قتل مسلمانان نہ شوید۔ والا آں چہ خواہی دید از خود خواہی دید۔ و سوائے ہدایت محی الدین خاں دیگرے واقف ازیں کلمات نہ شود۔ در خلوت خواہند گفت۔ چناں چہ محمد انور خاں نزد مظفر جنگ رفتہ در خدمت ابلاغ رسالت نمود۔ از آں جا کہ غرور توپ خانہ فرنگ و سرداران نصاریٰ او را مغرور کردہ بود بریں امر اقبال نہ نمودہ محمد انور خاں را رخصت ارزانی فرمود۔ و چوں نواب نظام الدولہ از قبول نہ نمودن و سرکشی مظفر جنگ مطلع شد حکم فرمودند کہ سواری نمایند و بعد از تہیہ سپاہ سوار شدند و ہدایت محی الدین خاں نیز سوار شدہ یک کروہ پیش آمد و لشکر نواب نظام الدولہ با غلغلۂ عظیم و سپاہ بے شمار دو کروہے مسافت طے نمودہ ہر دو لشکر بہ مقابل فرود آمدند و نواب نظام الدولہ پیادہ شدہ جبین نیاز بہ درگاہ فتاح بے نیاز سودہ زبان عجز و استعانت در سجدہ کشودہ و صفوف سپاہ کہ آراستہ بودہ بہ نظر ثانی باز احتیاط کردہ سوار شدہ فرمودند کہ فوج منقلا با ہراول متفق شود۔ و منقلائے مظفر جنگ ہم با ہراول ملحق شد۔ از ہر دو جانب شروع بہ ارسال گولہ ہائے توپ و بان سرکوب شد و دریں ہنگامہ شور قیامت آشکار گشت و گولہ ہائے توپ تا بالائے سر سرداران می گزشت و عالمے فنا می شدند تا دو پہر بازار حرب و تنور طعن و ضرب گرم بود۔ نواب نظام الدولہ بہ ہراولان فرمودند کہ آہستہ آہستہ

پیش قدمی نمایند تا جنگ امروز انفصال یابد و فیل سواری خود را پیش راندند تا چہار کروہ از جائے کہ استادہ بودند پیش رفتند و از جانب سعد اللہ خاں کہ ہراول او کنارہ نالہ عمیق کہ پیش روئے خود گرفتہ بود حرکت نہ نمود۔ تیر و تفنگ شروع شد۔ تا چہار گھڑی روز باقی ماندہ عالمے از جانبین بہ عالم بقا شتافتند۔ میر نجف علی خاں با فوج و برادران خود کہ پیش روئے نواب بہ طریق یلتمش استادہ بہ عرض رسانید اگر حکم شود فدوی از لشکر فوج خود را برآوردہ جنگ نماید۔ ہر چہ در قوہ است بہ فعل خواہد آمد۔ یک مرتبہ پیش فیل ہدایت محی الدین خاں خواہد شد۔ نواب چوں آثار شجاعت و تہوری بر ناصیہ میر نجف علی خاں مشاہدہ فرمود قسم بر سر خود دادہ فرمود کہ پیش روئے ہدایت محی الدین خاں نالہ عمیق واقع است۔ آں نالہ را چگونہ عبور خواہند کرد۔ چوں صبح شود بے جنگ ہدایت محی الدین خاں را از گوشہ کمان می گیریم۔ دریں اثناء شب شد۔ نواب نظام الدولہ بہادر بعد از ادائی نماز مغرب بر فیل سوار شدہ حزم و احتیاط لشکر نمود۔ چوں می دانست کہ فرنگیاں در شب خوں دست تمام دارند۔ برائے ایں تقید تمام بر سرداران فوج داشتند و چوں بر سرداران لشکر تمام روز تعب حرب رسیدہ بود خبر گیری ہر یک می نمود۔ چناں چہ سردار سری رنگ پٹن بر فیل کہ سوار بود گولہ از طرف مظفر جنگ آمدہ دندان فیل را از فیل جدا ساخت و فیل افتاد۔ او را ضرب عظیم رسید۔ برائے احوال پرسی او میر نظر علی برادر میر نجف علی خاں را فرمودند و علیٰ ہذا القیاس جا بہ جا مردم عمدہ برائے احوال پرسی فرستادند۔ تا دو پہر شب از فیل فرود نہ آمدند و حکم نمودند کہ لشکریان مثل بہ مثل

خبردار بر اسپان خود سوار باشند و اگر ماندگی اثر کرده باشد نصف سواران از اسپان فرود آیند و نصف بر اسپان سوار باشند و ہدایت محی الدین خان خیمہ استادہ کردہ فرود آمد و بعد از نصف شب نواب نظام الدولہ شامیانہ بر پا نمودہ از فیل فرود آمد و سرداران عمدہ را باز تاکید نمود کہ چوکی بہ چوکی بر مشل ہائے خود قائم باشند۔ تمام شب بہمیں قسم گزشت۔ چوں چہار گھڑی از شب باقی ماندہ از لشکر ہدایت محی الدین خبر رسید کہ مظفر جنگ گریختہ۔ از یں خبر نواب نظام الدولہ بہادر بر آشفت و فرمود کہ در آبا و اجداد ما کسے نہ گریختہ است کہ او خواہد گریخت۔ دریں اثناء صبح صادق شد۔ خبر واقعی رسید کہ چندا صاحب نوایتہ کہ بانی فساد بود با فوج فرنگ و تمام و کمال توپ خانہ گرفتہ بہ طرف پھول چری فرار نمود۔ از یں سبب فوج ہدایت محی الدین خاں ہم گریختہ۔ پنج ہزار پیادہ و جزایل انداز ان وغیرہ نزد او حاضر است و او استادہ است۔ نواب نظام الدولہ افواج منقلا کہ بر آوردہ بود با سرداران دیگر و پسران انور الدین خاں بہادر سر فوج ساختہ فرستادند و حکم فرمودند کہ چندا صاحب و اہل فرنگ را تعاقب نمایند بہ نحوے کہ زندہ بہ پھول چری نہ رسند۔ قریب سی ہزار سوار و سی ہزار پیادہ بہ تعاقب گریختگان روانہ شدند و نواب نظام الدولہ با لشکر و صفوف آراستہ بہ جائے خود مستعد ماند۔ دریں اثناء شتر سوار مظفر جنگ عرضی آورد کہ امیدوار فضل و کرم ام و تقصیرات بندہ معاف شود و حکم صادر گردد تا بہ خدمت عالی رسیدہ ملازمت نمایم۔ مزاج نظام الدولہ بریں آمدہ بود کہ کسے را برائے استقبال فرستادہ بہ ملازمت طلب دارند۔

دریں اثنا ر سید شریف خاں و امانت خاں بہ عرض رسانیدند کہ ہرگاہ جنگ چنیں واقع
شدہ باشد و بہ ایں آسانی ملازمت او بشود در عالم اشتہار خواہد یافت کہ صلح شدہ
نام فتح بہ ہیچ جا شہرت نہ خواہد گرفت۔ عرض بہ شاہ نواز خاں و سید محمد دائم رسالدار
حکم صادر شد کہ ہر دو سردار با فوج خود رفتہ او را در فوج خود ہا آوردہ بند و بست خود
نمایند و خاطر او را جمع سازند کہ ملازمت ہم خواہد شد۔ ہر دو سرداران بموجب حکم امر بجا
آوردند و بہ والا خدمت نواب معروض داشتند کہ فوج او منتشر شدہ و فیل سواری او
را در سرکار آوردیم۔ بہ مجرد رسیدن ایں خبر حکم شد کہ شادیانہ فتح بہ نوازش درآید چناں چہ
شادیانہ و نوبت نواختہ بر مکانے کہ خیمہ گاہ لشکریان ہدایت محی الدین خاں بود مضرب
خیام ظفر انجام گردید۔ بہ خرمی تمام و بہ خوشی و قتی مالا کلام داخل دولت خانہ شدند۔ تمام
امرا و سرداران سپاہ از خاص و عام طلب داشتہ بہ عنایات ممتاز و سربلند ساختند۔
فرمودند کہ از سبب شما ہا ایں دولت از سر نو قیام گرفت و سلطنت از دست رفتہ باز آمد۔
و انعامات بہ مردم بہ قدر ہر کس تقسیم کردہ رخصت فرمودند۔ دریں ضمن از زبانی ہرکارہ ہا
بہ عرض رسید کہ شاہ نواز خاں بموجب حکم ہدایت محی الدین خاں را در خیمہ خود فرود آوردہ
در احتیاط چوکی پہرہ مشغول است۔ بہ استماع ایں خبر میر نجف علی خاں را کہ کمال اعتماد بر او
داشت در خلوت طلب داشتہ فرمودند کہ بہ شاہ نواز خاں کارہائے دیوانی متعلق است۔
کے فرصت خواہد داشت کہ تمامی ہمت در احتیاط و خبرداری او صرف نماید و نگاہبانی او
از جملہ کارہا علیحدہ است۔ چرا کہ دعوے خروج نمودہ بود و خبرداری سلاطین بسیار مشکل است۔

تا کہ شل شما متعذر نہ باشد چگونہ خاطر جمع می شود۔ باید کہ در خیمہ شاہ نواز خاں رفتہ او را
برآوردہ در خیمہ دیگر از برائے او ترتیب دادہ بہ احتیاط و حفاظت تمام نگاہ دارند و چوکی
خاصہ بردارن و مردم ضابطہ برگرد او نگاہ دارید و خدمت گاران و چوب داران و شاگرد
پیشہ او را برآوردہ از شاگرد پیشگان قدیم حضور کہ برآں ہا اعتماد کلی باشد مقرر سازید۔
میر نجف علی خاں بہ موجب امر سعد اللہ خاں را از آں جا برآوردہ در خیمہ دیگر بہ محافظت
تمام نگاہ داشتہ خاطر خود جمع ساخت۔ میر محب علی خاں برادر خود را بہ نزدیک آں خیمہ
فرود آوردہ بہ وقت شام بہ دربار آمدہ بہ عرض رسانید و خاطر نواب از آں ہم جمع شد۔
و در ہماں ایام سید شریف خاں بہادر شجاعت جنگ را بہ تعلقہ خود برار و سید لشکر خاں را
بہ صوبہ داری خجستہ بنیاد از عزل ابو الخیر خاں عطا فرمودند و بعد از تقیید نمودن مظفر جنگ
یک روز مقام فرمودند تا سپاہ کہ زخمی بودند بہ معالجہ پردازند۔ فوج متقلا و پسر انور الدین
خاں مقتول و سرداران دیگر کہ تعاقب چندا صاحب و فوج فرنگ نمودہ بودند تا پھول چری
جنگ ہائے عظیم رو داد۔ بسیارے از قوم فرنگ و گاردی کشتہ شدہ و برخے از یں
طرف ہم بہ ہمیں راہ رفتند۔ و چندا صاحب خود را بہ پھول چری رسانیدہ و در آں جا
قلعہ بند گشتہ کور ند و سردار فرنگ در محافظت مادر و زن ہدایت محی الدین خاں پرداختہ
و نواب نظام الدولہ برائے اخذ قلعہ متعلقان ہدایت محی الدین خاں روانہ شد۔ دو منزل
کوچ کردہ از پنج کروہے قلعہ پھول چری بہ آرائش لشکر پرداختہ فکر مورچال بندی نمود۔
و چوں قلعہ مستحکم و سرانجام و مصالح بسیار داشت ہیچ یک از سرداران جرأت و کار طلبی

نہ می کردند۔ میر نجف علی خاں بہ عرض رسانید کہ اگر حکم شود فدوی رفتہ مورچال و مکان یورش را
ملاحظہ نمودہ بہ عرض رساند۔ چنان چہ امر فرمودند۔ میر نجف علی خاں جلادت و تہور را کار فرمودہ
با جمعیت قلیل در گرد قلعہ مذکور مکان مورچال و یورش تجویز نمودہ معروض داشت و نقشہ
آں از نظر گزرانید۔ حکم شد کہ بہ ہمیں قسم مورچال قائم نمایند۔ از آں جا کہ توپ خانہ فرنگ
در سرعت اندازی نظیر خود نہ دارند کسے از فوج در قیام مورچال جرأت نہ می نمودند۔
میر نجف علی خاں با برادران و خویشان خود جرأت رستمانہ بہ عمل می آورد۔ اکثر اوقات چناں
اتفاق افتاد کہ تمام فوج فرنگیان بہ مقابلہ گشتہ میر نجف علی خاں در جرأت و تہوری قصور
بر خود راہ نہ دادہ۔ ایں اخبار مفصل ہرکارہ ہائے باطنی بہ عرض نواب رسانیدند۔ نواب
نظام الدولہ بہادر بہ میر نجف علی خاں فرمودند کہ چہ قدر فوج شما را با توپ خانہ درکار باشد
بہ گویید و چناں تقید کنید کہ آں ہا بیرون قلعہ بر نہ توانند آمد۔ خان معزالیہ بہ عرض رسانید
کہ چہار ہزار سوار و دو ہزار پیادہ و دو ہزار جزایل انداز و بیست ضرب توپ اگر تعین احقر
شود دمار از روزگار کفار فجار بر آورد و نہ گزارد کہ از قلعہ پا بیروں گزارند۔ حکم شد کہ تا نام
بخشیان و رسالہ داران و جمع داران بہ قلم در آورند۔ چناں چہ نام آں ہا مثل محمد یعقوب
خاں با یک ہزار و پانصد سوار و نصیب یار خاں با ہفت صد سوار و سید نجم الدین خاں
با ہزار سوار و جمع داران فوج سایر با ہزار سوار ہمگی چہار ہزار و دو صد سوار شدند
ناصر قلی خاں بخشی جزایل اندازان با دو ہزار جزایل و ناصر علی بیگ رسالہ دار با دو ہزار
پیادہ و میر قاسم خاں با پنج قیچی بان و پنجاہ بان دار و مراد علی خاں داروغہ توپ خانہ

جنسی پادشاہی را با ہیبت ضرب توپ تعیین بہ میر نجف علی خاں فرمودند۔ و نام بردہ ہا ہمہ
قبول تعیناتی نمودہ و بیرون برآمدہ باہم دیگر مشورت کردہ از میر نجف علی خاں استفسار نمودند
کہ شروع جنگ مرتبہ اول چگونہ باید نمود۔ جواب شنودند کہ روز یکشنبہ کہ روز عبادت عیسایان
است و دو گروہ معبد آں ہا است از قلعہ برآمدہ برائے عبادت می آیند قابو را کار فرمودہ
ہمیں گہ کہ آں ہا جمع شوند از ہر چہار طرف یورش نمودہ بہ قتل آں ہا پردازیم۔ سرداران مذکور
باہم مشورت کردند و گفتند کہ میر نجف علی خاں مصلحت قتل ما نمودہ است۔ آں ہا بہ ہیئت
مجموعی نزد شاہ نواز خاں رفتہ بہ عرض رسانیدند کہ میر نجف علی خاں دست از جان خود
برداشتہ می خواہد کہ ما ہمہ را بہ کشتن دہد و ما بہ حکم آقا خواہیم رفت و رفاقت خواہیم داد
لیکن فوج ہرگز جرأت نہ خواہد نمود۔ شاہ نواز خاں میر نجف علی خاں را طلب داشتہ
فرمود کہ ایں ہا نزد مخلص بہ ایں قسم می گویند و ہر گاہ مقابلہ فرنگیان خواہد شد کجا جرأت خواہند نمود
و از معرکہ رو بہ گریز خواہند آورد و شما تنہا خواہید ماند و بہ ہمیں قسم عرضی نزد نواب نظام الدولہ
فرستادہ۔ نواب نظام الدولہ بہ دستخط خاص ہر کدامے را رقعہ ہا نوشتند کہ بہ موجب اقرار
رو برو رفاقت میر نجف علی خاں بودہ باشند۔ نام بردہ ہا بہ حسب ظاہر قبول نمودہ معروض داشتند
کہ بہ جان و دل حاضریم۔ حکم شدہ کہ از لشکر جدا شدہ پیش تر از توپ خانہ جنسی فرود آیند۔
بہ موجب حکم از لشکر جدا گشتہ پیش تر از توپ خانہ فرود آمدند۔ یک دو روز ہمیں بہ گزشت۔
روز یکشنبہ کہ عبادت فرنگیان بود میر نجف علی خاں با رفقا و جمعیت خانگی سوار شدہ از
لشکر بیروں آمد و بہ سرداران فوج گفتہ فرستاد کہ ما بہ وعدہ شما سوار شدیم شما

باہمہ جمعیت خود سوار شوید کہ اینک ما رسیدیم۔ بعد از چہار گھڑی قریب بہ آں ہا خود را رسانیدند۔
چوں ملاحظہ فرمود کہ یکے از آں ہا مہیا نہ شدہ و داعیہ جنگ نہ دارند میر نجف علی خاں از
اسپ فرود آمدہ ہمہ سرداران را یک جا نمودہ تحدی نمود۔ ہرگز جرأت نہ کردند۔ لاجرم
میر مذکور با برادران در رفقائے خود سوار شدہ با اہل فرنگ مقابلہ نمود۔ آں ہا چوں میر نجف علی
خاں را با جمعیت قلیل دیدند دلیرانہ پیش آمدند۔ از آں جا شجاعت و تہوری میر نجف علی خاں
از حد بیرون بود جنگ رستانہ درمیان آوردہ چندیں نفر را از اہل فرنگ و گاردیان زخمی
ساختہ تا شام جنگ قائم بود۔ ہر چند با سرداران فوج گفتہ فرستاد کسے کمک نہ کردہ
و تا چہار گھڑی شب استادہ بود۔ بالآخر از سبب تاریکی شب تاب جنگ در طرفین نماند۔
آں ہا در کمیں گاہ پنہاں شدند و میر نجف علی خاں نزد فوج سرداران آمدہ گفت کہ بر ما آں چہ
گزشت گزشت۔ وقت شب خبرداری خواہند نمود۔ مبادا چشم زخم بہ شمانہ رسد۔ ایں
مقولہ گفتہ بہ وقت دو پاس شب نزد نواب نظام الدولہ آمدہ کیفیت حالات بہ عرض رسانید۔
چوں ایں کوائف پیش از رسیدن میر نجف علی خاں بہ عرض رسیدہ بود و نواب نظام الدولہ
عنایات بے حد مبذول داشتہ فرمود کہ بہ حسب دل خواہ خود، فوج را نگاہ داشت نمایند۔
چوں سہ[۲] پہر شب بہ گزشت سرداران فوج غافل بودند و آں ہا از کمیں گاہ برآمدہ قابو
کردہ شب خوں نمودند و از فوج سرداران اکثرے را قتیل ساختند و تمام مردم را غارت
کردند و سرداران فرار اختیار نمودہ جاں ہائے خود را از آں تہلکہ بیروں بردند و وقت
صبح ایں خبر بہ سمع نواب نظام الدولہ بہادر رسید۔ عرق غضبش بہ حرکت آمد۔ فرمود

گریختگان داخل لشکر نہ شوند۔ بعد از دو روز چند رسالہ دار دیگر ہمراہ میر نجف علی خاں تعین
نمودہ فرستاد تا دمار از روزگار کفار نابکار بر آرند۔ میر نجف علی خاں رفتہ چند گاردی را
دست گیر نمودہ و باقی جان بہ سلامت بردند لیکن کمال رعب بر آں ہا مستولی گشت
و فرنگیان سرداران خود را برائے ملازمت نواب فرستادند۔ میرزا محمد خاں استقبال کردہ
آوردہ۔ آں ہا پیغام آوردند کہ ما تقصیر مندیم اگر تقصیر ما معاف شود از جان و دل فرمان
برداریم چند سوال نمودہ بودند۔ اول ایں کہ ارکاٹ را بہ دستور انور الدین خاں
مرحوم بہ ما اجارہ بہ دہند۔ سوائے آں اضافہ می دہیم و ساہوکاران حیدرآباد را ضامن
در میان می آریم۔ دوم ایں کہ تقصیرات چند معاف شود۔ در جلدوے ایں عفو جرائم
پسر او با جمعیت گاردی وغیرہ ہمراہ رکاب حاضر باشند۔ سوم آں کہ بندر پھول چری بر زمیں
ارکاٹ آباد شدہ است ایں زمین را انعام فرمایند و سند کردہ بہ دہند و در عوض
آں اگر مرضی مبارک باشد دختر سردار فرنگی را در نکاح حضرت می آوریم۔ بعد از استماع
ایں امور با امرا مشورت نمودند۔ شاہ نواز خاں و محمد انور خاں و محمد اسلم خاں و سید
شریف خاں و امانت خاں و رضوی خاں وغیرہ حاضران و مشیران ایں ہمہ مراتب را
پسندیدند الامزاج قاضی دائم کہ از جملہ مشورتیان بود دریں نیامد۔ در گوش نواب بہ عرض
رسانید کہ فرنگیان تنگ آمدہ اند۔ الحال نزدیک است کہ پھول چری را گزاشتہ رو بہ گریز
آرند۔ مزاج نواب را منحرف گردانید و نذرے کہ فرنگیان آوردہ بودند بہ معرض قبول در
نہ آمد و آں ہا را رخصت فرمود۔ تا دہ روز دیگر مورچال قائم بود۔ چوں موسم بارش رسید

و در نواح پھول چری و گرد و اطراف آں قسمے ریگستان است کہ آدم و اسپ در برسات
غرق می شوند۔ لہذا مصلحت ہمیں قرار دادند کہ در ایام برسات چھاؤنی در ارکاٹ کہ از آں جا
سی کروہ فاصلہ دارد باید نمود و بعد برسات آمدہ محاصرہ نمودہ مفتوح باید ساخت۔

**دربیان معاودت نمودن نواب نظام الدولہ شہید از پھول چری و آں چہ**
در اثنائے راہ بہ وقوع رسید۔ چوں نواب نظام الدولہ از پھول چری معاودت
نمودند اول کوچ دو کروہ نمودہ یک مقام فرمودند تا اسباب مردم کہ ضائع شدہ تیار سازند
و بعد آں چہار کروہ کوچ فرمودند۔ خبر رسید کہ در اثنائے راہ قلعہ ایست ونڈوسی نام
دارد و در کمال استحکام و قلعہ دار آں جا با چند اصحاب قرابت دارد و زن چند اصحاب نزد
اوست۔ از مدت ہا زر بے شمار اندوختہ گردن اطاعت نہ ہیچ جا خم نمی کند۔ از استماع
ایں خبر نواب نظام الدولہ حکم نمود کہ تا کوچ بہ سمت قلعہ مذکور شود۔ اگر حارس آں جا بہ ملازمت
سرافراز گشت چھاؤنی در ارکاٹ باید نمود و اگر سر بہ فساد برداشت چہار ماہ برسات
بر قلعہ مذکور چھاؤنی کردہ قلعہ را فتح باید نمود۔ شاہ نواز خاں و میر اسد قلعہ دار چت پت
کہ واقف قلاع آں ضلع بود بہ عرض رسانید کہ قلعہ ونڈوسی دریں ضلع بہ استحکام است و
حارس قلعہ جمعیت بسیار و سرانجام بے شمار دارد۔ اگر کار بہ تدبیر آید شاید موافق تقدیر
شود۔ والا فتح قلعہ دریں برسات اشکال عظیم دارد۔ بعد از مشاورہ و تدبیر بسیار چنیں قرار
یافت کہ میر نجف علی خاں را در آں جا فرستادہ ماہیت قلعہ دریافت باید کرد۔ دریں ضمن
استمالت قلعہ دار ہم منظور باشد۔ اگر فہمید و ملازمت نمود فہو المقصود و اگر نہ فہمید بہ

محاصرہ باید پرداخت ۔ پاس اسلام را نگاہ داشتن و اول پیغام دادن ضرور است ۔
میر نجف علی خاں را دریں کار در مشورت شریک نمودند و از کماہی حالات مطلع ساختہ خواستند
کہ رخصت فرمایند ۔ میر نجف علی خاں بہ عرض رسانید کہ حارس آں جا مطلع نیست اگر با فوج
جنگ واقع شود داخل شدن در قلعہ محال است و جر یدہ ہم مردم بے گانہ را در قلعہ چرا
خواہد گزاشت ۔ دریں صورت عنایت نامہ بہ مہر خاص بہ نام او صادر شود تا بہ آں وسیلہ
داخل قلعہ شود ۔ بعد دخول قلعہ آں چہ مناسب وقت خواہد بود بہ عمل خواہد آمد ۔ نواب نظام الدولہ
فرمودند کہ در اجداد ما بد قولی کسے نہ کردہ و عنایت نامہ بہ منزلہ قول است ۔ عنایت نامہ
نوشتن و قلعہ را محاصرہ نمودن مناسب نیست ۔ و بہ ہر تدبیر کہ توانید در قلعہ رفتہ دریافت
کیفیت آں جا نمائید ۔ میر نجف علی خاں نظر بر پروردگار استعان نمودہ مرخص گشتہ بہ بست منزل
کوچ بہ کوچ بہ قلعہ رسیدہ ہرکارہ را پیش قلعہ دار فرستادہ کہ از حضور مامور بہ سوال و جواب
گشتہ ام ۔ فردا یک پاس روز برآمدہ نزدیک قلعہ می رسم باید کہ بہ ملاقات مسرور سازند
و کلمات نواب کہ بہ منزلہ درِ شاہ وار است بہ گوش دل جا دہند ۔ از رسیدن ہرکارہ
قلعہ دار بہ جائے خود در استحکام قلعہ کوشیدہ و اندیشہ ہا بہ خاطر آوردہ با اہل مشورہ
راز دل ظاہر ساختہ و کمال تشویش بہ او رو دادہ ۔ چوں صبح شد میر نجف علی خاں
بر وعدہ خویش رواں شدہ نزدیک قلعہ رسید ۔ قلعہ دار خبر یافتہ داماد خود را با پانصد
سوار و ہزار پیادہ بہ استقبال فرستاد و مرضی او چناں بود کہ رفتہ تفحص کیفیت نماید و
معلوم شود کہ بہ چہ سبب اتفاق آمدن شدہ و ارادہ چیست ۔ ہر چند خواست کہ بعد از

برخوردن از کیفیت احوال مطلع شود مقصودش حاصل نگشت۔ چوں متصل بہ دروازہ رسید صریحاً استفسار نمود کہ آمدن برائے چہ باشد و سوال و جواب چیست۔ میر نجف علی خاں جواب داد کہ احکام و اوامر ملوک و سلاطین قابل آں نیست کہ گوش زد ہمہ کس بہ شود و حکم چنین است کہ جواب و سوال با قلعہ دار در میان آید۔ درہمیں جواب و سوال داخل دروازہ قلعہ شدند۔ بعد ازاں بہ ممانعت جرأت نہ یافت تا داخل دیوان خانہ شدہ۔ قلعہ دار بہ مجرد معائنہ ایں حال بہ خلوت خانہ رفتہ بند و بست نمود۔ میر نجف علی خاں را با برادرش تنہا بہ خلوت طلبید۔ سوال و جواب بسیار بہ میان آمد۔ آخرش بہ رعب و دبدبہ نواب نظام الدولہ بہادر جرأت عدول حکم نہ یافت۔ بہ مدارا پیش آمد۔ قرار چناں داد کہ پسر خود را با دہ لاک روپیہ نذر پیش کش بہ حضور نواب بہ فرستد۔ چناں چہ بہ عمل آمد۔ از آں جا در دو سہ روز کوچ نمودہ داخل شہر ارکاٹ شدہ چھاؤنی قرار یافت۔ چوں قلاع فرنگیان بہ ارکاٹ متصل است بہ پاس آں کہ قابوے ملاحظہ نمودہ دغا بہ عمل نہ آید و در ایام برسات فوج ہم برائے جرا منتشر نہ شود۔ وصفت شکن خاں وغیرہ چند سرداراں را با انور الدین خاں مع بیست ہزار سوار و سی ہزار پیادہ و جزایل انداز وغیرہ بر قلعہ ترواڈی کہ از ارکاٹ بیست کروہ فاصلہ دارد و از آں جا روانہ پھول چری کہ اصل ارکان فرانسیس بہ فاصلہ بیست کروہ واقع است فرستاد۔ و از آں جا ترواڈی بہ دست فرنگیان بود۔ چہار ہزار گاردی و ہزار فرنگی و توپ ہائے جلو در چہار دیواری ترواڈی قائم بودند۔ انور الدین خاں وغیرہ سرداران محاصرہ نمودہ مورچال قائم کردند و آں ہا از اندرون قلعہ توپ سری دادند۔

وقت شب بیروں برآمده فکر شب خوں به عمل می آوردند۔ تا بیست روز ایں نوبت گزشت۔
چوں از یک طرف خاطر نواب نظام الدوله اطمینان یافت و دیگر سرداران مثل ترک
طهماسپ خاں را با فوج یک هزار سوار بر مکان دیگر که درآں جا هم تهانهٔ فرنگیاں بود فرستادند
و میر امیر شاه را با چند هزار سوار و پیاده بر شیوگنجی فرستادند۔ همیں قسم رساله داران را بر
هر یک مکان تعین فرمود و خود با افواج قلیل در ارکاٹ به عیش و عشرت مشغول گشت۔
و قوم نوائتیه با هم متفق شده در فکر عذر تقصیرات شدند و بعضے از سرداران همراهی نواب
نظام الدوله بریں داعیه اتفاق نمودند که به هر قسم باشد خلاصی سعدالله خاں بهادر به عمل آید۔
خصوص رام داس پنڈت که پیشکار دیوان در هیچ عرصه نه بود دریں امر ساعی شد و با
خدمت گاراں که نواب تعینات سعدالله خاں نموده بودند موافقت نموده فکر برآوردن او از قلعه
ارکاٹ که محبس او بود نمودند۔ چناں چه یک کدالی آهنی مخفی به او رسانید که آهسته فرصت یافته
از دست خود دیوار حجره را کنده بیروں به آید۔ وقتے که پرده دیوار قدرے باقی مانده درآں
وقت یک شتر مع سرانجام آں طرف دیوار استاده نمایند تا برآں سوار شده به طریق
الغار خود را به پهول چری به رسانند۔ چناں چه هم چناں به عمل آوردند۔ روزے که دیوار را
تمام کنند شتر آں طرف دیوار آمده استاده شد۔ مردم خبردار شدند۔ میر نجف علی خاں
که داروغهٔ حفاظت او بود و از طرف او میر محب علی خاں برادرش خبرداری می نمود مطلع شد۔
به مجرد شنیدن ایں خبر به نواب نظام الدوله عرض نمودند۔ از آں روز معلوم شد که مردم
در قابوئے خود داند زیاده از سابق به عمل آمد تا به حدے که برائے قضائے حاجت که

می رفت امر دم ہم راہ می رفتند۔ چوں مردم ایں قابو نہ یافتند در فکر آں شدند کہ نواب نظام الدولہ را بہ قتل رسانند۔ چنانچہ ہمہ سرداران مثل میرزا محمد خاں بخشی و شاہ بیگ خاں خان ساماں و شیخ محمد سعید رسالہ دار و دیگر جمعداران نمک حرام موفق شدہ باہم مصلحت نمودند و ہمت خاں افغان و افاغنہ کرپہ و ساانور ہمہ برایں کار مستعد گشتند و بہ فرنگی و چندا نوشت و خواند کردہ باہم عہد بستند۔ قرار چناں افتاد کہ در خزانہ و جواہر خانہ نواب ہرچہ باشد ان را باہم تقسیم کردہ بہ گیرند و آں طرف در بارئے کشناعمل افاغنہ باشد و تمام بندر بہ فرنگی دادہ شود و ایں طرف کشناعمل مظفر جنگ باشد۔ چوں ایں قرار استقرار یافت اخبار بہ بعضے مردم شایع شد۔ میر نجف علی خاں کہ تمام فوج ہدایت محی الدین خاں را خود نوکر نگاہ داشتہ بود مفصل شنیدہ بہ عرض رسانید۔ باوصف شنیدن فرمودند کہ ما را ایں خبر غلط مشاہدہ معلوم می شود۔ چرا کہ با کسے بدی نہ کردہ ام۔ چنانچہ ایں ہا نوکران ما اند۔ بعد از تفاوت چند روز حیلہ بازان خواستند کہ میر نجف علی خاں اخبار بہ سمع می رسانند از دربار برآرند۔ تا کار آں ہا موافق مطلب آں ہا بہ حصول مراد گردد۔ چنانچہ بہ تقریبے معروض داشتند کہ میر نجف علی خاں فوج خوب جمع نمودہ و خود ہم کمال جرأت دارد۔ ہرکدامے از سرداران جا بہ جا رفتہ اند۔ ایشاں را برتروادی کہ از مدتے انورالدین خاں مورچال بندی نمودہ است و از ہیچ کار نہ می شود اگر ایں بہ رود فرنگیان را تنبیہ نمودہ مکان را مفتوح سازد۔ نواب نظام الدولہ فرمودند کہ عین مصلحت است۔ چنانچہ میر نجف علی خاں را طلب داشتہ پیغام دادند۔

میر مذکور جواب داد کہ بہ شرطے کہ ہمہ امرا را در حضور طلب نمایند و بندہ را بہ فرستند تا ہر کارے کہ صورت یا بدنام من باشد و از خود خواستگی کار بہ عنوان شایستہ صورت می گیرد۔ ازیں سخن نواب ناخوش شد۔ سوال و جواب بیستم ماہ مبارک رمضان بہ عمل آمدہ۔ خیال آں ہا ایں بود کہ در عیدگاہ روز عید نواب را قتل باید ساخت۔ اہل غرض باز معروض داشتند کہ جائے تعجب است کہ در عالم نوکری رفتن آں جا را میر نجف علی خاں قبول نہ می کنند۔ نواب غافل از مکر و غداری آں ہا بود۔ باز روز دوم میر نجف علی خاں را طلب فرمودہ گفتند اگر خاطر ما عزیز است رفتن آں جا قبول کنند چوں خاں معزالیہ کیفیت عید را شنیدہ بود خاطر نواب را ملول نہ کردہ رفتن قبول نمود و تکالیف شاق درمیان آورد۔ اول ایں کہ ستر (۳۲) لک روپیہ از برائے خرچ فوج مرحمت شود۔ دوم چہار توپ کلاں نامی ہمراہ دہند۔ و فوج سرکار کہ تعینات انور الدین خان است بہ اختیار فدوی باشد۔ ازآں جا کہ قضا بر سر نواب رسیدہ بود ہمہ را قبول فرمودہ پروانگی دادند۔ با وجود آں میر نجف علی خاں ہشت روز بہ لیت و لعل گزرانیدہ روز عید رخصت خود مقرر نمود کہ نواب را از عیدگاہ بہ دولت خانہ رسانیدہ رخصت شود۔ چہار گھڑی شب باقی ماندہ نقارہ کوچ نواختہ بہیر و نیزگاہ را رواں ساخت۔ قریب بہ صبح بہ عرض نواب رسید کہ انور الدین خاں و دیگر امرا کہ تعین او بودند با ایں ہمہ فوج عظیم از فرنگیان مغلوب شدہ رو بہ گریز نہادند و فرنگیان تمام لشکر را غارت نمودند۔ بہ مجرد استماع ایں خبر نواب غلام اللہ دلہ بہادر شاہ نواز خاں و موسوی خاں و مستعد خاں و سید دائم و محمد انور خاں و

میرزا محمد خاں و دیگر عمدہ ہا را طلب داشتہ میر نجف علی خاں را رقعہ بہ دست خاص بہ قلم
آورد کہ کوچ را موقوف نمودہ زود بہ حضور بہ آیند۔ چوں ہماں مردان بہ دربار جمع شدند
نواب اشک از چشم بر آوردہ دست تحیر بہ دنداں گزیدہ فرمود کہ ایں چہ آفت آسمانی است
کہ بیست ہزار سوار و چہل ہزار پیادہ از دست چہار ہزار گاردی و فرنگی رو بہ گریز آوردند و
تمام لشکر غارت شود۔ الحال مارا بہ ذات خود لشکر کشیدن واجب شد۔ برائے نماز عید
نہ خواہم رفت تا دمار از فرنگیان بر نہ خواہم آورد۔ امرا بہ عرض رسانیدند کہ برائے نماز عید
سوار شدہ بہ دولت خانہ تشریف فرمایند۔ بعد از آں آں چہ رائے عالی اقتضا نماید
بہ عمل آرند۔ قبول فرمودند۔ برائے نماز عید بہ ملالت تمام سوار شدند۔ چوں میر نجف علی خاں
از قضیہ واقف بود قسمے بندوبست نمود کہ احدے را مجال نزدیک آمدن نواب نہ بود۔
چناں چہ بہ خیریت بہ دولت خانہ رسانیدہ۔ بعد رسیدن قرار چناں یافت کہ نواب
خود بہ دولت با تمام لشکر و امرا بہ تنبیہ فرنگیان متوجہ شوند۔ دریں اثنا خبر رسید کہ فرنگیان
قلعہ چنجی گرفتہ نزدیک چیت پٹ کہ از ارکاٹ چہاردہ کروہ فاصلہ داشتہ رسیدہ اند۔
عزم آں اشقیا ایں است کہ بر شہر ارکاٹ شب خوں نمایند۔ و اشارہ اہل اغراض
دریں شامل بود۔ بہ مجرد استماع ایں خبر بہ تاریخ چہارم شوال بہ وقت چاشت نواب از
ارکاٹ کوچ فرمودہ داخل خیمہ شدہ۔ تمام فوج و سپاہ بہ چراگاہ رفتہ بودند جمعیت
قلیلے در حضور حاضر بود مگر فوج میر نجف علی خاں کہ عزم کوچ داشت تمام و کمال حاضر بودند
بسیار غنیمت داشتند و بہ حضار فوج فرمان دادند اکثر فوج ہا حاضر گشتند۔ انوار الدین خاں

که با فوج گریخته بود نیز آمده ملحق شد۔ رتبه گریختگان آں چه بود نه ماند۔ به دستور سائرالناس
شامل لشکر بودند۔ در سه چهار روز افواج از هر چهار طرف مثل ابر محیط فراهم گشتند۔ لشکر
زیاده از وهم و قیاس در آورده مجتمع شد۔ ازیں خبر فرنگیان از قلعه چت پٹ گریخته در قلعه
جنجی مجتمع شدند و قلعه مذکور در کمال استحکام دارد۔ از یک طرف دو در زمین که گنجایش
ده هزار سوار و همیں قدر پیاده دارد و بر یک طرف قلعه کوه واقع شده چناں چه بالا حصار
او به راج گڈھ موسوم است کمال استحکام دارد۔ بر یک طرف تخته راه مقرر است۔
اگر آں تخته به کشند قدرت اهل زمین نیست که بر فراز آں بر آیند مگر از آسمان نزول نمایند۔
چوں آں قلعه به دست فرنگیان افتاده تمامی همت نواب نظام الدوله بر فتح آں مصروف
شد۔ چناں چه تدبیر فتح آں قلعه نقل مجلس بود۔ در خلال ایں احوال به عرض رسید که
فرنگیان دو گروه شده۔ یک گروه در قلعه جنجی قائم مانده و گروه ثانی در قلعه سلسٹ گڈھ۔
به اراده ایں که اگر نواب جنجی را محاصره نماید سلسٹ گڈھ در عقب لشکر واقع می شود۔ دریں
صورت لشکر در میان هر دو قلعه می آید۔ رسد و غله و کاه بند کرده لشکر را عاجز ساخته
از دو جانب شب خوں نماید۔ به استماع ایں خبر میر نجف علی خاں را بر قلعه سلسٹ گڈھ
با فوج همراهی او و دیگر سر انجام جنگ و قلعه گیری همراه داده رخصت فرمودند و خود
متوجه فتح قلعه جنجی شدند۔ میر نجف علی خاں نظر بر الطاف ایزد مستعان نموده و از
نواب رخصت گشته روانه به سمت قلعه سلسٹ گڈھ شده۔ در تمام لشکر تعجب روئے داد
که بر هم چناں قلعه عمده مستحکم که محارب آں جا فرنگی و گاردی باشد به ایں قدر فوج چه خواهد کرد۔

وازآں جاکہ تکیہ بر فضل حافظ حقیقی نمودہ از لشکر بہ شکوہ تمام کوچ فرمودہ در اثنائے راہ قلعہ ارنی بود سر سواری مفتوح ساخت و غنیمت بسیار بے شمار بردست غازیان اسلام آمدہ۔ درآں جا نایب مستقل گزاشتہ بہ تاریخ چہاردہم شوال بر قصبہ کل پاک کہ تھانہ فرنگیان قائم شدہ بود نزول نمودہ در یک پہر فتح کردہ پنجاہ نفر فرنگی و یک صد و پنجاہ گاردی بہ قید آمدند۔ و درآں جا نیز نایب قائم نمودہ و شانزدہم شہر مذکور بر قصبہ ترنامل کہ از قصبات عمدہ و شہرت دار و قلعہ زمین دوز در کمال مستحکم واقع است۔ فوج دار آں جا بہادر خاں نامی دو کروہ استقبال نمودہ بہ ملازمت شتافت و احوال ظاہر ساخت کہ ما برائے حفظ آبروئے خود تھانہ فرنگیان دریں آبادی آوردہ ایم۔ تقصیرات بندہ معاف شود و آں ہا حاضر اند۔ ہر چہ بہ خاطر مبارک بہ رسد بہ عمل آرند۔ بہ دستور کل پاک راہم در تسخیر آوردہ از بہادر خاں کہ باشندۂ آں جا بود استفسار قلعہ سلسٹ گڈہ نمودند کہ در متانت و استحکام چہ گونہ است و آذوقہ و توپ خانہ چہ قدر دارد۔ بہادر خاں وغیرہ ظاہر کردند کہ قلعہ مملو از توپ و رہکلہ و بان و باروت و آذوقہ و کثرت فرنگیان و گاردیان زیادہ از آن است کہ کسے بیاں نماید۔ اہل قلعہ ارادہ جنگ بہ نواب نظام الدولہ بہادر دارند۔ ہمراہ صاحب چہ قدر فوج است کہ ارادہ تسخیر آں قلعہ دارید۔ ازیں جا کوچ کردن صلاح نیست۔ میر نجف علی خاں اعتماد بر اعانت و افضال پروردگار عالمیان نمودہ و از کم و زیادہ فوج اندیشہ بہ خاطر نہ آوردہ لشکر را ترتیب دادہ ازآں جا کوچ فرمود۔ پیادہ و گاردی قریب ہزار خواہد بود۔

چوں قلعہ مذکور از ترنامل شش کروہ فاصلہ داشت بر(۳) کروہ منزل گردیدہ باجرأت و تدبیر صبحے از راہ کوہستان کہ سوائے پیادہ گزر نہ تواں کرد آں ہم بہ اشکال پیادگاں را رواں ساخت و خود افواج را آراستہ بہ مقابل قلعہ استادہ شد۔ پیادہ ہا را گفتہ فرستاد کہ ہرگاہ مردم قلعہ از مکان خود بیروں آمدہ بہ مقابلہ ما شوند شما بے تامل از راہ دیگر داخل شدہ ہر چہ بہ یابند بہ غارت بہ برند و ہر کرا بہ یابند بہ قتل رسانند۔ تدبیر موافق تقدیر بہ عمل آمد۔ ہمیں کہ میر نجف علی خاں با فوج روبروئے قلعہ استادہ شد از بس کہ آں ہا خیرہ شدہ بودند قدرے فوج در قلعہ گذاشتہ باقی از فاصلہ یک کروہ مقابل شدند۔ پیادہ ہا میدان را خالی دیدہ داخل قلعہ شدہ دست بہ تاراج و غارت بر داشتند۔ دریں اثناء میر نجف علی خاں تہور و جلادت را کار فرمودہ اسپ بر آں ہا تاخت۔ قریب ہفت صد نفر از آں ہا علف تیغ بہادراں گشتند و باقی کہ ماندند بہ وادی فرار رو آوردند و میر نجف علی خاں بہ ہماں دلاوری زدہ زدہ در قلعہ داخل شد۔ در قلعہ از فرنگی و گاردی چہار صد کس قائم شدند و دروازہ ہائے قلعہ از سنگ و گل مستحکم ساختہ مستعد بہ جنگ شدند۔ میر نجف علی خاں دست بہ عروۃ الوثقائے فضل و کرم حق نمودہ نصف بلندی قلعہ در دو پہر بہ جنگ تیر و تفنگ و شمشیر از فرنگیان گرفتہ مورچال خود قائم نمود۔ درخلال ایں احوال بادتند و باراں بہ شدت وزیدن و باریدن گرفت کہ حدے نہ داشت و مردم نزدیک بہ ہلاکت رسیدند۔ مصلحت برایں قرار یافت کہ مورچہ ہماں جا قائم ساختہ خود فرود آمدہ پرداخت مردم زخمی و تجہیز کشتگان و

واستمالت واماندہ ہا از اکرام وانعام دل بری نمود۔ دریں تردد شب شد۔ و در تمام
شب سرانجام مورچال مہیا ساختہ وقت صبح صفوف آراستہ قلعہ را سیر نمود ہیچ طرفے
نہ یافت کہ گنجایش مورچال باشد۔ لاجرم از ہماں راہ کہ شب مورچال قائم بود۔ یورش
نمودہ قسمے تردد بہ عمل آورد کہ قیامت در چشم اہل روزگار نمودار گشت۔ تمام روز جنگ
تیر و تفنگ ماند۔ وقت سہ پہر سپاہ بہ نزدیک دیوار قلعہ رسید۔ از بالائے قلعہ
باران آتش می بارید و شیران بیشہ شجاعت ایں ہمہ بلا بر خود گوارا نمودہ مورچال را
پیش می بردند۔ چہار گھڑی روز باقی ماندہ بود کہ نشان میر نجف علی خاں و دیگر جمعداران
عمدہ پایین دیوار رسیدند۔ سید محمد نامی جمعدار گاردیاں در معرکہ داد شجاعت دادہ
پایین دیوار با جمعیت خود در رفتہ قائم شد۔ بعد از آں دیگر بہادران نزدیک او رسیدند۔
دریں اثنا ہرکارہ ہا خبر رسانیدہ کہ کمک برائے قلعہ آمدہ و لشکر کہ پایین قلعہ بہ تفاوت
یک کروہ افتادہ است آں را غارت و تاراج می نمایند۔ ازیں خبر وحشت اثر احوال
مردم بسیار تنگ شد۔ نزدیک بود کہ قضیہ برعکس شود۔ میر نجف علی خاں برادر خورد
خود میر حسن علی خاں را با یک صد مرد آزمودہ برائے تنبیہ مردم کمکی واستقلال لشکر
تعیین نمود و او بہ سرعت تمام رفتہ دمار از روزگار آں اشرار برآوردہ لشکر را قائم نمود۔
دریں تردد شب شد۔ عجب شب تاریک بود کہ گویا قیامت در نظر درآمد۔ و علاوہ
آں باد و باران و رعد و برق بہ کمال شدت در کار خود مشغول بود۔ ایں شیر بیشہ شجاعت
نظر بر لطف و عطائے بے نہایت کریم کارساز بے نیاز نمودہ نردبان ہا کہ ساختہ بود

از چہار طرف بہ دیوار قلعہ ملصق گردانیدہ اول خود بر نردبان پائے خود گزاشتہ بر فراز قلعہ برآمد۔ بعد ازآں تمام مردمان و بہادرہا شمشیر کشیدہ بر فصیل برآمدہ و در قلعہ درآمد نمودہ دمار از کار کفار نابکار برآوردہ نقارہ ہائے فتح و فیروزی بہ نوازش درآوردند۔ ایں فتح عظیم بروز یکشنبہ چہارم ذی حجہ وقت دو پہر دست داد۔ ہماں وقت کلید ہائے طلا و نقرہ ساختہ و عرض داشت بہ قلم آوردہ بہ جناب نواب نظام الدولہ بہ دست شتر سوار جلد ارسال داشت۔ شتر سوار ایں خبر فتح بہ وقت یک پہر شب گزشتہ بہ نواب رسانید۔ ہماں لحظہ جشن عالی ترتیب دادہ حکم بہ نواختن نوبت و شادیانہ فرمودند۔ نام بہ نام اہالی و موالی را طلب داشتہ تا دو پہر شب تعریف شجاعت و بہادری و تدبیر و تردد میر نجف علی خاں می نمودند۔ خواص و عوام نذرہا گزرانیدند۔ بہ وقت صبح نواب خلعت خاصہ و شمشیر و خطاب برائے میر نجف علی خاں فرستادند و آں قلعہ مفتوحہ را موسوم بہ نجف گڑھ گردانیدہ اجارہ آں لاک روپیہ بود بہ میر نجف علی خاں بخشیدند۔ دریں اثنا میر مظفر نامی جمعدار اہل ولایت توران و باشندۂ سیکاکل بود و رفقائے خوب داشت بہ ملازمت نواب ممتاز گشتہ بہ عرض رسانید کہ در سرکار ہر قدر مغلیہ باشند تعیین فدوی نمایند تا از لشکر علیحدہ شدہ دمار از روزگار فرنگ برآرم۔ عرض او پسند خاطر افتاد و بہ بخشیان حکم صادر شد کہ در بخشی گری چہ قدر مغل ہا باشند نام آں ہا نوشتہ بہ آرید۔ سوائے مغل ہائے خاص برادری چناں چہ نوشتہ آوردند کہ دو ہزار و دو صد و بیست نفر بہ شمار آمد۔ چوں میر مظفر در اقوام خود عمدہ بود و سرداری

مغل ہا بہ او تفویض یافت و حکم شد کہ از لشکر جدا گشتہ بر فرنگیان یورش نمایند و ہر جا کہ فرنگی بہ یابند او را بہ قتل رسانند۔ او بہ موجب حکم رخصت حاصل نمودہ از لشکر ہشت کروہ متصل تروادی فرنگیان افتادہ بودند بر سر آں ہا تاختہ بسیارے از آں ہا بہ قتل رسانید و اکثرے از رعب در تالاب غرق شدند۔ چنان چہ سر ہائے آں ملاعین را بہ حضور نواب فرستاد و او مورد تحسین و آفرین شد و بہ منصب پانصدی و رفقا بہ اضافہ سرفراز شدند۔ در خلال ایں احوال میر مظفر مذکور بہ عبادت گاہ بر سر فرنگیان تاختہ از قضا، گولی تفنگ بر پیشانی او رسید۔ بہ ہماں گولی شربت شہادت چشید و فوج ہمراہی او تمام منتشر گردید۔ و بہ ہمیں قسم ترک طہماسپ خاں بخشی توپ خانہ با فوج بر قلعہ کل کرجی فرنگیان رخصت گرفتہ بود حرب نمودہ۔ او نیز شہید شد و فوج ہمراہی او ہم پراگندہ و آوارہ گشتہ۔ سید امیر شاہ نامی رسالہ دار بر شیو گنجی و لشن گنجی تعین شدہ بود از وہیچ تردد بہ عمل نہ آمدہ جاں بہ سلامت آورد و کارے ہم سر انجام نہ یافت۔ دریں اثنا رایات عالیات نواب نظام الدولہ برائے تنبیہ اہل فرنگ و استخلاص قلعہ جنجی در حرکت آمد۔ چوں نزدیک قلعہ رسیدہ صفوف آراستہ مصالح و اسباب قلعہ گیری درست نمودہ بہ تفصیل ذیل متصل قلعہ فرود آمدند۔

منقلائے ہراول راجہ رام چندر پسر چندر سین پنج ہزار سوار و پیادہ و سر انجام دیگر و منقلائے دست راست جانوجی با چہار ہزار سوار و پیادہ و منقلائے دست چپ ہمت خاں وغیرہ افاغنہ حاکم کرنول و کڑپہ و ساونور و منقلائے جنداول غلام مرتضیٰ خاں وغیرہ

قلعه داران افواج هراول قول شاه نوازخان با بخشیان و رساله داران یکی پنج هزار سوار
هراول دست راست پسرنایک و دیگر زمین داران آن نواح با پنج هزار سوار و ده هزار
پیاده هراولی دست چپ لچهمن راؤ کهنڈاکله و مرار راؤ وغیره با پنج هزار سوار و پیاده و
جزایل و توپ و رهکله وغیره دست چپ رحیم الله خان و خواجه امان الله خان پسر
قسور جنگ و سرداران دیورا پاسے سری رنگ پٹن وغیره با ده هزار سوار و پیاده و جزایل
و توپ و رهکله وغیره سرانجام ملتمش خان عالم و قاضی دائم وغیره با دو هزار سوار و دو هزار
پیاده و صف شکن خان و یعقوب خان و میر مقتدی خان وغیره با پنج هزار سوار در فوج
طرح قیام داشتند در قول عقب فیل نواب میرزا محمد خان بخشی و شاه بیگ خان
خان ساماں و شیخ محمد سعید رساله دار و دیگر امرایان وغیره صف ها ترتیب داده یا ده هزار
سوار مستعد شده بر قلعه جنجی توپ اندازی شروع شد از بس که باران گوله هامی بارید
کسے جرأت به یورش نمی نمود - و از قلعه جنجی بیل پوره کرده بود و از آں جا قلعه
پهول چری دوازده کروه مکور بند و سردار فرنگیان هر روز به کمک فوج خود رسد و
غله و سرانجام جنگ مثل بارود و جمعیت همراه مظفر خان گاردی که سرگروه گاردیان
بود می فرستاد و او از پهول چری شبا شب در قلعه جنجی می آمد - یک روز در قلعه جنجی
مانده باز به پهول چری می رسید - ایں قسم جنگ تا ده روز در میان بود - به سبب
شدت نزول باران و کم یابی علف جانوران مردم به تنگ آمده بودند و فرنگیان
ناکه ها را بند کرده رسد را آمدن نمی دادند قیمت حبوبات به مرتبه شد که در یک روپیه

آدم سیر نمی شد۔ از بازوے قلعہ جنجی و پیش لشکر دریائے چکراوتی در طغیانی بود و ہمہ روز داشت۔ فوج سرکار نمی توانستند کہ از آب عبور نمایند و آں طرف دریائے مذکور قلعہ بیل پور برائے آمدن مظفر خاں و کمک پھول چری میدان خالی بود و عقب قلعہ جنجی پالہ اتوالم و پالہ گیر انجا با جمعیت پنج ہزار پیادہ و دو ہزار سوار در مخالفت نواب کوشش بسیار داشت۔ در عین پالہ او قلعہ کلول گڈھ بہ کمال استحکام کہ گزر پرندہ بہ آں تعذر داشت در تصرف او بود و در میدان متصل آں بہ فاصلہ پنج کروہ قلعہ ایست و در کمال مضبوطی و استحکام واقع است۔ راہ قلعہ ترچناپلی از نزدیک آں می گزشت فرنگیان تھانہ خود قائم ساختہ بنجارہ ہا کہ رسد بہ لشکر می رسانیدند آں ہا را مقتول می نمودند۔ از آں جا چہار کروہ برہ سمت راست قلعہ تلنکور کہ آبادی خوب داشت در دست فرنگ قائم بود۔ از آں جا بر دست چپ قلعہ دیگر پنج کروہ بر سر کوہے بلند واقع است۔ سر بہ فلک ہفتم می شود۔ بہ دست کسان فرنگ بود۔ غرض کہ لشکر نواب را مرکز وار نرغہ کردہ بودند۔ ایں خبر بہ نواب مفصل رسید از استماع ایں اخبار سرداران صاحب فوج را حکم فرمود کہ از لشکر جدا شدہ تہیہ تسخیر ایں قلاع نمایند۔ بہ سبب شدت بارش احدے توفیق سر دادن برآمدن نہ یافت۔ ازیں جہت نواب نظام الدولہ بہ میر نجف علی خاں کہ نزدیک قلعہ سلطنت گڈھ عرف نجف گڈھ متوجہ مقام داشت حکم نوشت کہ سرداران حضور قدرت برآمدن از لشکر نہ دارند و احوال بر لشکر تنگ است۔ باید کہ جرأت را کار فرمودہ نظر بر قوت فتاح قوی نمودہ اول قلعہ را فتح نمودہ تھانہ خود در آں جا قائم سازند تا راہ رسد غلہ کشادہ شود و از

آں جا بہ بندوبست و احتیاط تمام سوار شدہ پالہ گیر اتوالم کہ با فرنگیان موافقت اختیار
کردہ است تنبیہ نمایند و از آں جا بیل پور را محاصرہ نمودہ فتح کردہ تھانہ خود قائم سازند تا
راہ کمک فرنگیان کہ از پھول چری می آیند مسدود شود۔ میر نجف علی خاں بہ مجرد رسیدن
ایں حکم تکیہ بر فضل ایزد مستعان نمودہ نزدیک قلعہ کہ مکان مستحکم بود و دریا نزدیک واقع است
بہ سبب طغیانی دریا عبور آں اشکال داشت خود بر اسپ سوار شدہ اسپ را شناور
کردہ عبور نمودہ و میر محمد رضا خالو و میر نظر علی برادر خود را برائے عبور بنگاہ و بہیر بر کنار
دریا گزاشت۔ و خود با معدودے چند پیادہ ہا و جزایل اندازان نزدیک قلعہ رسیدہ
محاصرہ نمود۔ یک شلک توپ وغیرہ از قلعہ سر دادند۔ آخر تاب جنگ نہ آوردہ قلعہ را
خالی گزاشتہ از راہ مخفی رو بہ گریز آوردند۔ در عرصہ چہار گھڑی قلعہ عمدہ فتح شد تا بہ حدے
کہ عقب ماندہ ہا را خبر فتح نہ رسید۔ میر نجف علی خاں تھانہ خود قائم نمودہ لشکر خود را ترتیب
مناسب دادہ فرود آوردہ خود زیر درختے نشستہ خبر فتح قلعہ و نذر مبارک باد بہ جناب
نواب می نوشت۔ دریں اثنا میر نظر علی برادر میر نجف علی خاں با بہیر و بنگاہ آمدہ ملحق شدند۔
چناں چہ خان عالی شان عرضی در جناب نواب می نوشت۔ مردم ایں فتح غیبی متعجب گشتہ
بہ سیر قلعہ رفتند و از جنس پارچہ و غلہ وغیرہ مواشی کہ مملو بود تمام لشکر از غنیمت مستغنی
شدند و بازاریان ہر قدر باربردار خالی داشتند از غلہ و جنس پر کردند۔ کمال رفاہ
بہ حال لشکر میر نجف علی خاں راہ یافت و رسد و غلہ برائے عساکر نواب ہم جاری شد۔
دو صد سوار و چہار صد پیادہ و پنجاہ بیلے اسپ و پنجاہ گاردی در آں قلعہ بہ طریق تھانہ

نگاہ داشت۔ یک روز مقام فرمود جشن ترتیب داد و فوج را با سرداران چند بر قلعہ ملور کہ
از آں جا پنج کروہ بود و برادر زادہ چند اصاحب در آں قیام داشت فرستاد و از آں جا تمام
مواشی قلعہ مذکور مع رعایائے قلعہ در لشکر آوردند۔ گاؤ و بز بہ قیمت چہار آنہ یعنی روپیہ را
چہار پنج راس کسے خریدنہ می نمود۔ چوں خاطر از آں قلعہ و از راہ رسد غلہ نواب راجمع شد
بہ موجب حکم برائے فتح پالہ اتوالم و قلعہ کلول گڈہ و تلنکور عزم مصممّم نمود۔

گفتار در بیان فتح تلنکور و پالہ اتوالم و قلعہ کلول گڈہ چوں میر نجف علی خاں از
آں جا کوچ نمودہ بر پالہ اتوالم رسید پالہ گیر از آں جا از غرور فوج و ہجوم اشکار اشجار جنگلی کہ
ہوش آدمی از سر می برید غرور تمام داشت از دبدبہ فوج و نام سردار کہ در آں نواح
از مردی و مردانگی روئے دادہ بود ترساں و ہراساں شدہ وکیل خود را فرستادہ رجوع
آوردہ عرضی نوشت مضمونش ایں کہ تا حال بر سر من کسے آقا نہ بود کہ رو برو دے او
جاں نثاری کنم۔ نام صاحب را بسیار شنیدہ ام۔ اگر بر سر من دست دارند و مرا در
نوکران و فدویان شمارند تردداتِ نمایاں بہ عمل می آرم۔ و ضیافت ہائے لائق ایشاں
فرستادہ۔ از مطالعہ عرضی و رجوع آوردن وکیل او مردم تعجب ہا کردند۔ میر نجف علی خاں
در جواب او نوشت کہ در صورت فدویت بہ صدق دل در رجوع آوردن عفو جرائم
او نمودہ رعایت ہا مد نظر داریم۔ بہتر ہمیں است کہ خود را بہ جناح استعجال بہ ملازمت
رسانیدہ خدمت گاری بجا آرد۔ بعد نوشتن خط وکیل او را خلعت فاخرہ دادہ رخصت
فرمود۔ او رفتہ حقیقت حال بہ پالہ گیر مذکور باز گفت۔ بہ مجرد رسیدن وکیل قسم و پیمان

درمیان آورده برائے ملازمت رسید۔ از آمدن او در لشکر میر نجیب علی خاں تقویت
دوچنداں شد۔ دریں اثنا از قلعه تلنگ پور که از آں جا سه[۳] کروه بود فرنگیان و گاردیان
درآں قیام داشتند۔ به مجرد شنیدن این خبر قلعه را خالی گذاشته قرار به فرار داده جاں بسلامت
بردند۔ ازیں خبر میر نجیب علی خاں آگاه شده شکر و حمد فتاح حقیقی بجا آورده تهانه دوصد
سوار و پیاده بے اسپ درآں قلعه فرستاد۔ درآں جا هم جنس غله وغیره بود۔ مردم لشکر
رفته تا حتے المقدور برداشتند و لشکریان غنیمت معقول به دست آوردند۔ و میر نجیب علی
خاں بازمیں دار پاله اتوالم پیغام نمود اگر در فدویت و جاں نثاری اراده تو درست است
قلعه کلول گڈه که به تصرف تست تهانه ما باشد و از قلعه جنجی فکر تسخیر نمائی او قبول نموده تهانه
خان عالی شان قائم نموده و تهانه خود هم داشت۔ به تدبیر تسخیر قلعه جنجی به عرض رسانید که
دیوار قلعه جنجی از طرف پاله اتوالم بسیار خورد است۔ نردبان بر فراز آں می رسد۔ اگر حکم
شود سه[۳] صد نردبان ها موافق فصیل تیار نمایند۔ فرنگیان ازیں سرحد غافل اند۔
در غفلت آں ها از نردبان ها بر فصیل سوار شده قتل فرنگیان به عمل باید آورد۔ خان عالی شان
حکم فرمودند که نردبان ها جلد مهیا سازند۔ دریں اثنا رحکم نواب رسید که چوں آں فدوی
بے نظیر اقامت دارند و قلعه بیل پور از لشکر فیروزی نه کروه فاصله دارد لیکن سرداران
فوج به سبب طغیانی دریائے چکراوتی نه می توانند رسید و مظفر خاں گاردی میدان را
خالی یافته هر روز تا راز پهول چیری به کمک جنجی می آید۔ قسمے تردد نمایند که قلعه بیل پور به دست
آید و تهانه سرکار درآں جا قائم شود۔ در صله وے ازیں خدمت هائے پسندیده پنج محال

تروادی وغیرہ کہ سی لاک روپیہ جمع کامل و محاصل آں زیادہ از تنخواہ است عنایت فرمودیم
باید کہ عمل خود جاری سازند۔ میر نجف علی خاں بہ مجرد رسیدن حکم عمال را بر محالات متعلقہ فرستاد
و بہ طرف بیل پور کوچ کردہ دریں اثناء مظفر خاں گاردی کہ با جمعیت خود از پھپھول چری
می آمد متصل بیل پور مقابل شد تا دو پہر جنگ بہ میان آمد۔ آخر تاب جنگ نیاوردہ
منتشر و منہزم گشت و جائے پناہ سوائے عبور دریائے چکراوتی کہ ہراول لشکر نواب
بر لب آں دریا بودند اتفاقاً جانوجی نبال کر با فوج خود و امان اللہ خاں با فوج سرکار
برائے گشت و طلایہ بر لب دریائے مذکور رسیدہ بودند مظفر خاں را تنہا یافتہ دستگیر
کردہ نزد نواب بردند۔ نواب حکم قید فرمودند و کیفیت دستگیر شدن او مفصل بہ خدمت
نواب ظاہر گشت بسیار تحسین و آفرین بہ میر نجف علی خاں نوشتند۔ خان مذکور بعد از
دستگیر شدن او تھانہ خود در بیل پور قائم نمودہ بہ طرف پالہ اتوالم کوچ نمود۔ باران
بہ شدت تمام می بارید و ایں واقعہ بتاریخ بیست و دوم شہر ذی حجہ وقوع یافت۔
در دو منزل بہ پالہ اتوالم رسیدہ خبر تیاری نردبان ہا گرفتہ قریب دو صد نردبان ہا تیار
شدہ بودند۔ چوں قلم بہ ایں جا رسید حالات روئے داد را بہ سال دیگر انداختہ و
بہ احوال صادرات حضور و پارہ حقیقت برہان الملک پرداختیم۔

## اما احوال برہان الملک ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ با گروہ افغانان

بے نام و ننگ بدایں نوع بہ وقوع پیوست کہ چوں از برآمدن پادشاہ کہ سال گذشتہ
بہ قلم آمدہ بود بازپس گشت لاعلاج افواج را فراہم آوردہ از دار الخلافہ شاہجہان آباد

بہ طمطراق کوچ نمود۔ بہ مرور ایام خود را بہ پورب رسانید و جاٹ را نیز با خود رفیق گردانیده
و افواج پورب را ہمراہ گرفتہ بہ مہم افاغنہ مقابل آں ہا گردید و در عین شدت باران
از طرفین بہ ترتیب سپاہ پرداختہ محاربہ عظیم بہ وقوع پیوست و بہ حصول فتح و ظفر شادیانہ
فتح و فیروزی از لشکر ابو المنصور خاں بتاریخ ہجدہم شوال نواختہ شد و مردم غافل ازآں
بودند کہ زمانہ شعبدہ باز در ہماں اوان شعبدہ بازی دیگر آورد۔ بعد از گریختن افغانان
و فرود آوردن زین ہائے اسپان ناگاہ افاغنہ عود نمودہ با بان و تبرزین و نیزہ مانند
بلائے ناگہاں بہ لشکر صفدر جنگ افتادند و چون جمعیت پراگندہ شدہ بود پائے استقامت
لشکر برہان الملک بہ لغزش در آمد۔ و دریں دار و گیر نصیر الدین حیدر خاں پسر خالہ وزیر
و اسحق خاں کشتہ شدند۔ ابو المنصور خاں بہادر دریں وقت حفظ جان اولی دانستہ بر
فیل سوار شدہ راہ دار الخلافہ پیش گرفت و مغل ہا کہ ہمراہ وزیر بودند از راہ نمک
بہ حرامی دست از رفاقت برداشتہ دست بہ غارت خزانہ صفدر جنگ کشودند و
بہ اندک زمانے خزانہ رکاب و اسباب را چہ فوج خود و چہ فوج بیگانہ بہ تاراج بردند۔
تا رسیدن صفدر جنگ بہ دار الخلافہ قلیلے فوج خود را بہ سردار رسانیدند۔ دریں ضمن
خبر کشتہ شدن وزیر الممالک در دار الخلافہ شایع شد و پادشاہ چوکی بر سر دروازہ
شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں بہادر جنگ پسر وزیر الممالک کہ نائب پدر وزارت
و خدمتی میر آتشی بود فرستادند و دشمنان کہ در انتظار فرصت بودند فرصت عظیم یافتہ
بہ پادشاہ نوع دیگر عرض نمودند۔ در اندک وقتے خبر سلامتی وزیر الممالک و متفق شدن

جاٹ و سپاه خود شں به عرض رسید۔ چوکی از سر دروازه شجاع الدوله برداشتند۔ پادشاه به این بهانه تمسک جستند که مبادا مخالفان دست درازی بر محل وزیر نمایند از این جهت چوکی فرستاده شده بود۔ به سلامتی وزیر در ظاهر شادیانه بانواختند و وزیر در تلافی سعی ها می نمود و افاغنه بعد از بردن پاره از خزانه و احمال و اثقال و توپ خانه وزیر الممالک پا از جاده خود پیش تر گذاشته هرچه از بدبختی و شقاوت بود در بی ناموس سادات و مسلمانان به عمل آوردند۔ سوائے قلعه پراگ و اله آباد که به دست بقاء الله خان پسر مرحمت خان بن میر خان که داماد میرزا محسن برادر وزیر الممالک بود به تصرف خود در آوردند به خرابی ملک اشتغال نمودند۔ و دقیقه بدبختی و شقاوت نه بود که به عمل در آوردند و دو مرتبه با بقاء الله خان به جنگ پیش آمدند بقاء الله خان بهادر از راه شجاعت قلعه و خزانه و ناموس محافظت نموده به دفع آن قوم بد سرشت بهادرانه می کوشید۔ وزیر الممالک به جمع لشکر و سپاه پرداخت و ملهار راؤ و هول کر را از دکهن طلب داشت و هول کر با جمعیت عظیم حسب الطلب نواب صفدر جنگ روانه شد و خود را با فوج عظیم به ملازمت وزیر الممالک رسانید۔

و درین سال بعد رسیدن سید لشکر خان ابو الخیر خان به برهان پور آمد۔ در برهان پور خواجم قلی خان که صوبه دار برهان پور بود به ضبط و استقلال در کارها اشتغال داشت۔ اول خللے که واقع شد این است که مانا جی وشنکرا جی که نائب سردیس مکه چند پرگنه بود شش صد هفت صد سوار جمع نموده به افواج برهان پور خیرگی و زبردستی می نمود۔ خواجم قلی خان بهادر برائے تنبیه و تادیب او عبد النظر بیگ خان بخشی

منصب داران را با محمد ناصر بخشی سایر خوردار سال داشت وفی مابین مقهوران ایشاں قریب به قصبۂ شاہ پور محاربہ واقع شد و از سبب کمی آب و قلت سرانجام وحدت ہوا مردم در قلق واضطراب بودند۔ و عبدالنظر خاں سعی وافر بجا آورد و بعضے از مردمان مقهور بہ زخم گولی وتیر واصل جہنم گشتند۔ واز لشکر اسلام جمعے از جوانان زخمی شدند۔ چناں میرزا بہادر پسر کفایت خاں را زخم گولی بر سر رسید و پسر سید معز الدین جمعدار نیز کشتہ شد۔ عاقبت مقهوران رو بہ فرار آوردہ میدان بہ دست اسلامیان افتاد۔ و شب در ہماں جا دائرہ نمودند و صبح چوں کفرہ رو بہ وادی ادبار نہادند و سرداران اسلام بہ شہر معاودت نمودند۔

و بعد ازیں درمیان خواجم قلی خاں واحمد میر خاں برہم خوردگی واقع شد۔ سبب آں کہ چوں مقدمات نواب نظام الدولہ در اخذ قلعہ پھول چری بودند و مفسدان و فتنہ انگیزان کہ در انتظار ایں چنیں مقدمہ بودند خاطر نشان احمد میر خاں دیوان بہ قسمے دیگر می نمودند۔ لہذا حزم و ہوشیاری را کار فرمودہ بہ نگاہ داشت مردم بے اسپ و پیادہ ہائے برق انداز شروع نمود و بر خزانہ و دروازہ قلعہ ارک کہ خزانہ و توپ خانہ در آں جا بود و بہ خانہ خود بہ کمال مضبوطی پرداخت و از ہر طرف مردمان مضبوط نگاہ داشتہ وہمیں نحو احتیاط می نمودند۔ چناں چہ روز عید اضحی کہ ضابطہ است کہ برائے نماز می روند۔ چناں چہ موقوف بہ عمل آمدہ و برہم زدگی ہر دو خان عالی شان بہ نواب نظام الدولہ رسید۔ بہ نام ہر دو احکام صادر شد۔ و در سنہ ۱۱۶۲ھ باز آمدیم بہ سر ذکر آں کہ چوں میر نجف علی خاں دید کہ عشرۂ محرم الحرام نزدیک رسید۔ مکان صاف و پاک دیدہ مقام نمودہ مشغول تعزیہ

امام مظلوم علیہ الصلواۃ والسلام گردید۔ درعین عشرہ فرنگیان از ہر چہار طرف ہنگامہ ہا برپا نمودند و یورش ہا کردند لیکن خان عالی شان از جائے خود حرکت نہ نمود۔ از تعزیہ عاشورا انفراغ یافت۔ خبر رسید کہ سہ صد و پنجاہ نردبان ہا تیار شدہ اند۔ بہ مجرد استماع ایں خبر مستعد شدہ بہ جناب نواب معروض داشت کہ ایں فکر نمودہ ام حضرت با فوج سوار شدہ بہ ظاہر قلعہ جنجی استادہ شوند تا فرنگیان بہ طرف حضرت مشغول باشند و ازیں طرف غافل شوند۔ فدوی دریں فرصت بر فصیل جنجی بر آمدہ ہمہ ملاعین را قتیل و اسیر می سازد۔ تا دو روز در جواب آں انتظار کشید۔ آخر چناں استقرار یافت کہ فردا جواب عرضی بیاید یا نیاید کار خود باید ساخت۔ درخلال ایں احوال چہار گھڑی شب ماندہ آواز توپ ہا از لشکر نواب بہ گوش میر نجف علی خاں رسید معلوم نمودند کہ نواب بر ایں فریق بے توفیق یورش نمودہ باشند۔ بہ خبرداری خود و آرایش صفوف پرداخت۔ چوں صبح صادق روشنی خود ظاہر ساخت شتر سوار و ڈاک سوار را چہار طرف برائے خبر ارسال داشت۔ یک پہر روز بر آمدہ خبر رسید کہ لشکر نواب بسیار حال تباہ دارد۔ ازیں خبر وحشت اثر نہایت الم روئے نمود۔ خصوص بر احوال میر نجف علی خاں کہ دست گرفتہ نواب نظام الدولہ بود۔ و طلب سہ بندی سپاہ قریب نہ لک روپیہ شدہ و علاوہ آں در دست فرنگیان بہ احاطہ در آمدہ۔

گفتار در بیان شہادت نواب نظام الدولہ بہادر ناصر جنگ بہ تقدیر کردگار از دست ہمت خان افغان ملعون و بدکردار چوں مظفر جنگ گاردی بہ قید آمدہ

حوالہ میرزا محمد خان بخشی شد و با مظفر خان گاردی سازش نمودہ با فرنگیان و کورندور سرگروہ فرنگیان پیغام فرستاد کہ اگر افاغنہ یعنی ہمت خان و عبد النبی خان حاکم کرنول و کرپہ از آبا و اجداد نمک پروردہ نواب آصف جاہ اند۔ ہمت خان ملعون با نواب نظام الدولہ بسیار مربوط است و کمال بندگی دارد بہ طرف شما شود و ما کار نواب را آخر می سازیم۔ و رام داس پنڈت نامی متصدی سرکار نواب ہدایت محی الدین خان طرح موافقت انداختہ شریک میرزا محمد خان وغیرہ شد۔ فرنگی از این خبر آگاہ گشتہ در دل خود بسیار ہراس بہم رسانید کہ اگر این خبر انتشار یابد و نواب را چشم زخمے بہ رسد عالمے را خراب خواہد ساخت۔ بہ افاغنہ خط نوشت کہ شما ہا ہمہ یک دل شدہ نواب را از درمیان بردارید۔ و سعد اللہ خان را بہ جائے او بہ نشانید۔ ہر چہ خزانہ بہ دست آید تقسیم کردہ خواہیم گرفت و ہر چہ شما خواہند خواست از ملک و مال و املاک و ہا نیدہ خواہد شد۔ افاغنہ تدابیر مذکور را باعث عروج خود تصور نمودہ مردم را بہ این کار مخفی دعوت کردند۔ میرزا محمد خان بخشی سایر و جانوجی نبال کر و شیخ محمد سعید نار تولیہ رسالہ دار و شاہ بیگ خان و رام داس پنڈت و شجاعت خان جمعدار قدیمی و رائے بشن داس وغیرہ یک دل گشتہ با خود ہم عہد و پیمان شدند و در قتل نواب ہم داستان شدہ محضر ساختند۔ بعضے می گویند کہ محمد انور خان ہم در این مصلحت شریک بود۔ بہ ہر حال نمک بحرامان یک دل شدہ فرنگیان را اشارہ کردند کہ شما فلان وقت بیایند با نواب را مقتول سازیم۔ چنان چہ فرنگیان بہ تاریخ سیزدہم

محرم الحرام غلغلہ آمد آمد خود برپا نمودند وہمہ غادران بہ عرض رسانیدند کہ مسموع شد
کہ فرنگیان امشب عزم شب خون دارند۔ چنان چہ تمام شب خبرداری وتیاری ماند۔
آخر صبح شد۔ تمام روز ہیچ کس از آں ماجرا حرفے بر زبان نہ آوردند۔ چوں شب شد
باز ہماں غلغلہ شروع کردند۔ دریں اثناء کسے از مفتریان ونمک بحراماں بہ عرض رسانیدند
کہ شاہ نواز خاں درہمراہ اوست۔ بافرنگیان ساخت دارد۔ نواب نظام الدولہ باوجود
کمال اعتبارے کہ بر شاہ نواز خاں داشت وقت شب نزد خود طلب داشت و فرمود کہ
شما امشب بہ خدمت حاضر باشید۔ شاہ نواز خاں بموجب حکم شب بر مکان خودش
کہ ہمراہ اوے بود میر جلال الدین خاں بخشی ومصطفے خاں خویش مشہور خاں وجہاں یار خاں
خویش دوم اورا قائم کردہ خود بہ خدمت نواب حاضر ماند۔ چوں نصف شب شد
باز بہ دستور دوسہ شب خبر آمد آمد اہل فرنگ اشتہار یافت۔ از آں جا کہ دو شب
ایں خبر غلط شدہ بود ہیچ کس باور نہ نمود۔ بہ خبرداری وتیاری نہ پرداخت۔ آں روز
قرارداد ومقرر شدہ کہ امشب البتہ بیایند۔ لہذا ہمہ نمک بحراماں بہ عرض رسانیدند
کہ سہ شب متواتر بریں قسم حرکات لغو بہ عمل آمد۔ مردم لشکر استہزا وریش خندی نمایند۔
ازیں سخنان نواب اصلا بہ خبرداری متوجہ نہ شدند۔ راجہ رام چند کہ از ہمراہ اوے
پیشتر بہ طریق منقلا بود حرکت فرنگیان وآمد وشد مردم افاغنہ وجانوجی وغیرہ درگردہ
آں ہا معاینہ نمودہ ہماں وقت بہ مفصل معروض داشت۔ نواب برائے استفسار ایں خبر
چوب دار پیش جانوجی فرستادہ وجانوجی معروض داشت کہ در رکاب حضرت دو لاک سوار

مثل فدوی ہزارہا جمع اند۔ اول ہرچہ بہ ما خواہد گزشت بعد ازآں بر لشکر حضرت خواہد رسید
رام چندر ہنوز طفل است۔ او چہ دیدہ است۔ اخبار باطل و واہی فرستادہ۔ در لشکر
مردم ریش خندی می نمایند۔ حضرت بہ آرام تمام بے فکر باشند۔ ازیں سخنان خاطر نواب
اندک جمع شدہ۔ وقت یک پہر شب باقی ماند و طعام خاصہ طلبید۔ برائے نماز شب
کہ گاہے ناغہ نہ بود برخاست۔ ہمہ سرداران بے ایمان در دیوان خانہ حاضر بودند۔ نواب
از مکان ضرور بعد قضائے حاجت برآمدہ بہ چوکی نشستہ وضو می نمود۔ پنج گھڑی شب
باقی ماندہ۔ یک مرتبہ آواز توپ ہا از طرف جانوجی مرہٹہ و افاغنہ ملاعنہ شروع شد
و ہنگامۂ عظیم بر احوال لشکریان طاری گشت۔ امرایان نمک بحرام بہ نواب عرض
می نمودند کہ در فیل خانہ سرکار یک فیل مست شدہ است۔ بر مردم ہنگامہ می نماید۔ نواب
ایں معنی را قبول نہ کردہ سواری خاص طلبید۔ تا کہ سواری حاضر شود فرنگیان اندرون
لشکر توپ ہا زدہ آمدند و توپ خانۂ سرکار کہ تعین تا سرداران بود اکثر فرنگیان بر سر
توپ ہا قائم نمودہ گولہ ہا بر خیمہ نواب سر می دادند۔ غرض کہ از چہار طرف بازار عداوت
قائم شد۔ بہ مجرد رسیدن فیل سواری نواب بے سرانجام سلاح سوار شدہ مستعد گشت۔
قریب سہ ہزار سوار در رکاب افتان و خیزاں حاضر شدند۔ چوں مقامات زیادہ شدہ بود
ہمہ مردمان نزدیک خیمہ ہائے خود چاہ ہا و چشمہ ہائے آب کندہ بودند۔ در تاریکی شب
کسے را خیال آں نہ ماند۔ ہزاراں سوار در چاہ افتادند۔ در خواصی نواب نظام الدولہ
فتح الدین علی خاں عرض بیگی نشستہ بود۔ نواب فیل را جلد کردہ در میان فرنگیان انداخت

و اکثر فرنگیان را بہ قتل رسانیدند۔ آں ہا منہزم شدہ بر خیمہ ہائے نواب شلک بندوق ہا و توپ ہا ریختند۔ و از عقب لشکر ہم چہار ہزار گاردی و ہزار فرنگی آمدہ دست بہ غارت کشودند۔ بہ موجب اشارہ منافقان ہمہ جا ملوث شدند۔ نواب نظام الدولہ دیدند کہ دریں وقت کسے رفیق نمی شود۔ تمام سرداران برگشتہ اند۔ بر ہمت خاں افغان رعایت ہا نمودہ ایم و او را برادر خود خواندہ ایم و از قید خلاص نمودہ احسان ہا کردہ ایم و او جرأت دارد شاید بہ کمک اقدام خواہد نمود۔ جنگ کناں بہ طرف ہمت خاں شقی آمدند۔ دریں اثنا اکثر مردم کہ در آں وقت رفیق نواب شدہ بودند از ضرب گولہ توپ و گولی بندوق شہید شدند۔ تا بہ حدے کہ جنگ عظیم واقع شد۔ زنجیر فیل از گولہ ہائے توپ راہ فنا گرفتہ و قریب دو ہزار سوار مع اسپ افتادند۔ نواب بہ ہزار محنت و سعی خود را تا بہ ہمت خاں شقی رسانیدہ چوں نگاہ نواب بر ہمت خاں ملعون افتاد ملاحظہ نمودہ کہ ہمہ افاغنہ بر افیال خود ہا مستعد با فوج استادہ اند۔ نواب مظلوم بہ آواز بلند گفتند کہ اے برادر من ہمت خاں بہادر ایں وقت کمک و ہمت است۔ آں شقی الاشقیا بہ سلام و مجرا متوجہ نہ شد۔ نواب دست خود را بر سر گذاشتہ باز بہ ہمیں قسم مجدداً فرمود۔ آں مردود ملعون نزدیک فیل نواب خود را رسانید۔ عبد النبی خاں و پسر عبد المجید خاں ہمہ با او متفق شدہ نزدیک فیل نواب آمدہ دیدند کہ در آں وقت ہمراہ نواب کسے از رفقا باقی نہ ماندہ۔ شیر بچہ کہ بر فیل خود داشت سینۂ نواب را ہدف ساختہ سر داد۔

به مجرد رسیدن گولی نواب مظلوم جاں به حق تسلیم نمود۔ و فتح الدین علی خاں پا بر سر و سینهٔ نواب گزاشته از فیل چهد کرده خود را پائین انداخت ۔ درآں حالت افغانان اورا نیز یک شمشیر بر سر زدند۔ زخمی شده بر خاک افتاد۔ لیکن زنده ماند۔ و درآں مکان حاجی سبحانی قوال از اولادِ تان سین که داروغه نقارخانه نواب بود کشته شده۔ میرزا محمدؐ خاں بخشی سایر با وصف موافقت افاغنه و فرنگیان خود را از فیل افگنده رو به هزیمت نهاد۔ و در چنیں حالت یک سپاهی از ملازمان نواب نزدیک او استاده بود۔ گفت که تو بخشی سایر باشی و نوبت نواب به ایں حالت رسید و تو می گریزی ۔ ایں بگفت و یک شمشیر بر سر او زد که نرمه گوش او بریده شد۔ با وصف آں او گریخت۔ محمدؐ انور خاں با سواری هائے محل و صلابت جنگ بهادر و اسد جنگ بهادر و بسالت جنگ بهادر همه صاحب زاده ها گریخته در لشکر راجه رام چندر که با هفت هزار سوار قائم استاده بود رفته پناه گرفت۔ و او استقبال نموده ایں ها را در قلب لشکر خود نگاه داشته دیگر رساله داران و بخشیان بعضے ها گریخته رفتند و بعضے زخمی شده افتادند۔ محمدؐ ماه که نصیب یار خاں شده و بعد از آں ظفر یار خاں مخاطب گشته بود از گولی بندوق افتاده بعد از چند روز جان خود را نثار نواب شهید نمود۔ سید دایم را یک گوله توپ از دور رسیده چنداں زخم کاری نه رسیده۔ لیکن در گریختن جان خود را باخت۔ حیدر یار خاں و ابو الفخر خاں هماں وقت رفیق نواب سعد اللہ خاں بهادر شدند۔ افاغنه ایں قسم جرأت کرده به جائے خود در کمال تحیر و خوف بودند که شاید فوج نواب

از ما گردد۔ امرا فرصت یافتہ فوج را مقابلہ ما کنند۔ خود را مرد میدان ایں امر نہ دیدہ جلد فیل نواب سعد اللہ خاں را کہ مقید بود بپیش آوردہ بر فیل نواب شہید نشاندہ نوبت نواختہ سر نواب شہید را از تن جدا ساختند۔ دریں اثنا، چاند خاں فیل بان جرأت نمودہ یک افغان را کہ برائے بریدن سر نواب آمدہ بود بہ شمشیر قتل ساخت۔ افاغنہ دیگر آں دلاور را نیز کشتہ و سر نواب مظلوم را بر سنان نیزہ کردہ برداشتہ گردانیدند۔ خان عالم و شیخ علی جنیدی با فوج ہائے خود برائے تلاش نواب می آمدند۔ چوں سر مبارک را بر نیزہ دیدند پس پا شدہ گریختند۔ دریں اثنا صبح شد و آں روز چہار شنبہ شانزدہم محرم بود۔ تمام نمک بہ حراماں باہم عہد و پیمان نمودہ بودند۔ رام داس پنڈت را دیوان مظفر جنگ قرار دادہ ندر و مبارک باد دادند۔ ہمہ ملاعین با شاہ نواز خاں عداوت قلبی داشتند۔ خان مذکور از فیل فرود آمدہ پاپیادہ شدہ خواست کہ خود را مخفی سازد۔ دریں ضمن چند جمعداران با مردارئی ہا خود از دور بہ دیدند۔ آمدہ دست گیر نمودند کہ تو دیوان و مدار المہام کل باشی و احوال آقا بہ ایں نوبت رسید تو گریختہ می روی۔ بہ آبر سرما استادہ شو۔ ما بہ افاغنہ و فرنگیان و ہدایت محی الدین خاں جنگ می اندازیم۔ شاہ نواز خاں دید کہ ایں ہا نہ می گزارند و مرد میدان ایں ہمہ ملاعنہ نہ خواہند شد۔ بہ آں ہا گفت کہ شما ہا ہمہ متفق شوید۔ ایں جانب ہمیں جا می نشینم۔ چہار پنج سوار نزد من نگاہ دارید۔ تا یک پہر من ایں جا حاضرم۔ آں ہا برائے جمع نمودن از ایشاں جدا شدند۔ پنج سوار نزد شاہ نواز خاں گزاشتہ گرد آوری سواران می نمودند۔ خان مذکور پاپیادہ باد و خدمت گار بہ دست پنج سوار گرفتار شدہ نشستہ۔

دریں اثنا میر محب علی برادر حقیقی میر نجف علی خاں کہ بخشی خاصہ برداران نواب نظام الدولہ بود بہ تلاش شاہ نواز خاں می گشت۔ در آں جا بہ ایں حالت یافتہ۔ بہ مجرد رسیدن آں جا شاہ نواز خاں را از دست آں ہا خلاص کردہ بر اسپ خود سوار نمودہ خود پا پیادہ شدہ بہ ارادہ ایں کہ شاہ نواز خاں را در لشکر میر نجف علی خاں رساند اسپ را جلد کردہ با چہار پنج خدمت گار خود روانہ شد۔ در اثنائے راہ داور بخش محمد داروغہ خوش نوخانہ رفیق شد میر محب علی یک اسپ سپاہی کہ گریختہ می رفت کشیدہ گرفتہ خود بر آں سوار شد۔ تا نزدیک قلعہ چیٹ پٹ کہ قلعہ دار آں جا میر اسد بود رسید۔ از آں جا کہ شاہ نواز خاں را چوں رابطہ سواری نہ بود بسیار ماندہ شدہ طاقت یک قدم پیش رفتن نہ داشت متصل قلعہ تالاب بود۔ بر لب آں فرود آمد۔ میر اسد مذکور ہم پیش از آں چہار گھڑی از لشکر نواب گریختہ در چیٹ پٹ آمدہ بود۔ خبر شاہ نواز خاں شنیدہ خود بیرون قلعہ آمدہ آشنائی خود را اظہار نمودہ تملق بسیار کرد و شاہ نواز خاں و میر محب علی را در قلعہ خود درآوردہ ضیافت نمودہ با خود نگاہ داشت۔ غرض کہ در لشکر تا بیست کروہ گردہ نواح عجب تہلکۂ عظیم رو نمود کہ عالمے غریق بحر فنا گشتند و در لشکر افاغنہ و گاردیان تا سہ (۳) روز مردم را غارت می نمودند و قتال بہ میان بود۔

ذکر جلوس نواب سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ بر مسند امارت و بہ زودی زوال دولتش بہ کمال آہ و حسرت و قضایائے کہ روئے داد بہ حکم خالق العباد چوں مظفر جنگ بر مسند حکومت امارت نشست افاغنہ و

فرنگیان چوکی بہ چوکی نزد او حاضری بودند۔ در جمیع وجوہ اختیار خود داشتند و مظفر جنگ را مختار در کار و بار نہ ساختند۔ فرنگیان بہ طرف خود می کشیدند و افاغنہ سوئے خود تمنا داشتند۔ تا یک ماہ ہمیں قسم گزشت۔ آخر کورند ور سرگردہ فرنگیان مظفر جنگ و افاغنہ و عمدہ ہائے لشکر را در پھول چری طلب داشتہ خود در میان آمدہ مقدمہ را فیصل کردہ۔ افاغنہ را ملک ادہونی و رائچور و بیجاپور وغیرہ دہانیدہ و خود در عوض این ہمہ سعی و اعانت و خسارت تمام بنادر مثل چینا پٹن و دیوناپٹن و پھول چری و راج بندری و محمود بندر و گوا بندر وغیرہ بہ نام خود بہ دستخط رسانید۔ و چند انوابتہ را ملک ارکاٹ و ترچناپلی و مدہرا و ترناویلی و تنجی و چن جادر وغیرہ تا باغ ارم دستخط کردہ گرفت بہ اجارہ بیست و دو لاک روپیہ سالیانہ و فرنگی کہ مبلغ یک کرور و چند لاک روپیہ کہ بہ مظفر جنگ قرض دادہ بود در عوض آن تا چہار پنج سال زر اجارہ ارکاٹ وغیرہ در تصرف خود داشت۔ از چند انوابتہ تمسک نویسانیدہ گرفت۔ و آن چہ خزانہ نواب شہید و اسباب و جواہر وغیرہ اثاثہ در رکاب بود۔ بہ موجب قرارداد باہم تقسیم کردہ گرفتند۔ و رام داس پنڈت را راجہ رام داس پنڈت خطاب دادہ اختیار دیوانی بہ او سپردند۔ و مردم کہ متفرق شدہ رفتہ بودند آن ہا را قول فرستادہ طلب داشت و تقسیم تعلقات حضور نمود۔ فرنگی ہر روز ضیافت بہ عنوان تازہ می نمود چنان چہ آتش بازی لنکا بہ امید این کہ با نواب نظام الدولہ اتفاق خواہد شد و نواب در پھول چری خواہد آمد و ملاحظہ خواہد فرمود بہ تکلف تمام در شش[۳] ماہ ساختہ بود۔

تفصیل آں موجب تطویل کلام است۔ غرض در دنیا ہیچ آتش بازی نہ ماندہ بود کہ در آں نہ بود۔ از توپ وبان وچرخی وگل ریز ومہتاب وبنگلہ ہا ونشیمن ہا وخانہ آراستہ۔ ایں ہمہ از زمین زیادہ از یک گز بلند شدہ بود۔ مظفر جنگ در حویلی نشستہ بود۔ از آں جا یک جانور مثل میمون از آتش بازی ساختہ بودند۔ ان را از دست خود آتش داد۔ وآں جانور بہ مجرد آتش دادن از آں جا برجستہ در لنکا آمدہ یک یک ایوان و بنگلہ وغیرہ را از آتش بازی روشن می کرد۔ غرض تماشائے بود عجیب وغریب کہ دیدہ وشنیدہ نہ شدہ بود۔ چوں مظفر جنگ ایں تماشہ ہا را ملاحظہ فرمودہ بہ عیش و طرب مشغول شد و لاش نواب نظام الدولہ در قتل گاہ بود۔ لچہ ہائے لشکر تابوت را تیار ساختہ بر سر خود گرفتہ از لشکر بہ عزم خجستہ بنیاد رواں شدند۔ محمد انور نامی قوال کہ پدر و پسر او در سرکار نواب نظام الدولہ نوکر بودند۔ او نیز بہ کمال سرفرازی رسیدہ بود۔ چناں چہ او را سہ[۳] صد سوار ہمراہ دادہ برگڑھی فرستادہ بودند و او داد شجاعت دادہ۔ خبر شہادت نواب را مسموع نمود۔ و از آں جا در راہ تابوت نواب را دیدہ تکلف و تجمل نمودہ با رفقائے چند تابوت را بہ خجستہ بنیاد رسانید۔ تابوت نواب شہید در ہر دہے کہ نزول می نمود بلکہ در اثنائے منزل ہر جا کہ تابوت را برائے وقفہ استادہ می کردند و خون از کلوئے نواب می چکید آں جا آستانہ ہا ساختہ نقارہ ہا و بیرق ہا نصب می کردند و فاتحہ می خواندند۔ چناں چہ ایں رسم ہمہ جا شہرت یافتہ۔ لاش را در روضۂ منورہ کہ از خجستہ بنیاد فاصلہ ہشت کروہ دارد دفن کردند۔

چنان چه نواب آصف جاه راهم درآں جا دفن کرده بودند۔ نزدیک آں مدفون نموده
عالمے برائے فاتحه می روند و نذر و نیاز می برند و مقصود و مراد حاصل می شود۔

## گفتار در بیان بعضے از وقایع که بعد از برآمدن پھول چری گزشت

چوں نواب مظفر جنگ از سیر و تماشائے پھول چری الفراغ حاصل نموده با فرنگی عهد
پیمان درمیان آورده تمام بنادرسپرد او فرمود فرنگی از پھول چری ده هزار گاردی ده هزار
فرنگی و یک صد و پنجاه ضرب توپ به کمک مظفر جنگ تعین نمود۔ اصلی گاردی قدیم
قدرے از پھول چری قریب دو سه(۳) هزار برآمدند - باقی سائیسان لشکر برائے درآں
به ایں حد رسید که سائیس و خدمت گاران که شریک آں ها شده درآں گروه گروه ها
ساختند مثل یک جمعدار صد نفر ازیں قبیل قرار یافت - یک نفر را صوبه دار کردند۔
همراه آں چهار سردار دیگر سارجنٹ و کورپورل و صوبه دار و سپاهی - چنان چه
در ماهه سپاهی پانزده روپیه و کورپورل فی نفر سی روپیه و سارجنٹ فی نفر شصت
روپیه و الفیر فی نفر صد روپیه و صوبه دار فی نفر پانصد روپیه - هر چهار پنج صوبه دار
یک سردار دیگر مقرر کرده نام آں را کمندان گزاشته در ماهه آں هزار روپیه۔
بعضے را هزار و پانصد روپیه مقرر کردند۔ دریں در ماهه یک دامے فرو گزاشت
نه می کردند۔ از خزانه ماه به ماه نقدی گرفتند۔ و فرنگیان هم به هیں نام صف ها ساختند
مضاعف آں مواجب خود ها قرار داده زر را از خزانه می گرفتند۔ ایں فوج را دو سردار
از طرف کوروند و مقرر شد۔ سرگروه آں موسے بوسی نام فرنگی و سرگروه گاردیان

مظفرخاں گاردی کہ ہفت روپیہ راپیادہ بود آں راہفت ہزاری منصب و ماہی و مراتب داده اکثر فرنگیان راہفت ہزاری منصب و ماہی و مراتب دادند۔ افیال سرکار را بر ہر سردار فرنگی گاردی تقسیم نمود۔ قریب پنجاہ فیل تقسیم شد۔ واکثر جواہر بیش قیمت بہ فرنگیان دادند۔ چوں فرنگیان بر خانہ او مسلط شدند در گرد خیمہ ہائے مظفر جنگ چوکی فرنگیان بود و سواری او در میان فرنگیان می رفت۔ در دیوان خانہ و خلوت خانہ کہ پنج ہزاری و چہار ہزاری محتاج پروانگی بودند و مسند نواب آصف جاہ کہ ہمہ عمدہ ہا ادب می نمودند در آں جا فرنگیان شراب زہر مار نمودہ مجلس می ساختند۔ در تمام لشکر عجیب خرابات خانہ رواج یافتہ کہ گویا تمام لشکر نصاریٰ شد۔ مثل بہ مثل خوک ہا گلہ گلہ بستہ بودند و زنان فاحشہ خود را آراستہ در بازار می نشستند۔ اختیار تمام لشکر بہ دست نصاریٰ بود۔ چنان چہ ہر کس کہ بہ طرف آں ہا نگاہ می کرد ہماں وقت روحش را از قالب تن جدا می ساختند و کسے را قدرت آں نہ بود کہ خون ناحق را استفسار نماید۔ ایں قسم لشکر ضلالت اثر و انبوہ پراندوہ ترتیب داد پنج شش کروہ از پھول چری خیمہ گاہ شد۔ برائے ایں ہمہ اخراجات زر در خزانہ نہ بود۔ سردار فرنگی یعنی کورندو یک کرور روپیہ از خانہ خود قرض داد و در عوض آں اکثر جواہر ستنبر بہ قیمت سہل گرفت و باقی را تمسک نویسانیدہ بہ دست خود در آورد و در عوض آں ملک ارکاٹ کہ بہ چندا نوایتہ دادہ بودند بہ عوض آں بیست لک روپیہ مقرر شدہ بود تا (۳) سال در تصرف خود داشت۔ چوں ایں قسم قرار در میان آمد افاغنہ

از مظفر جنگ گلہ مند شدند کہ ما ایں ہمہ کار عمدہ سرانجام کردیم۔ ما را چہ دادہ اید۔ مظفر جنگ استمالت افاغنہ را بر فرنگی موقوف داشتہ ہمہ آں قوم را در پھول چری فرستاد۔ کپتان پھول چری آں ہا را بہ سلوک بسیار راضی ساختہ ملک ادھونی و راچُور و بیجاپور تا سری رنگ پٹن بنام آں ہا مقرر کردہ لیکن افاغنہ از دل راضی نہ شدند۔ بہ خیال دیگر پرداختند۔ چوں استمالت ہمہ کس بہ ظاہر و باطن حسب دلخواہ آں ہا فیصل شد۔ میر نجف علی خاں بالشکر در نواح قلعہ نجف گڈھ و تزنامل بہ ملک گیری و نگاہ داشت سپاہ جہت خون نواب شہید مشغول بود و شاہ نواز خاں در قلعہ چیٹ پٹ قیام داشت و میر محب علی برادر میر نجف علی خاں ہم ہمراہ شاہ نواز خاں بود۔ میر نجف علی خاں ایں خبر شنیدہ برآشفت و لشکر کشیدہ بر قلعہ چیٹ پٹ آمد تا شاہ نواز خاں و میر محب علی را از آں جا خلاص نماید۔ چوں نزدیک قلعہ چیٹ پٹ رسید قلعہ دار آں جا کہ میر اسد بود او خبر آمد آمد میر نجف علی خاں شنیدہ سراسیمہ شد۔ میر محب علی را از قلعہ بیروں کرد و بہ میر نجف علی خاں نوشت کہ آمدن با ایں ہنگامہ چہ وجہ داشتہ باشد۔ مخلص از مدتے اخلاص دارد۔ در عالم اخلاص چہ سبب خواہد بود۔ میر نجف علی خاں در جواب نوشت کہ شاہ نواز خاں مربی و میر محب علی برادر ایں جانب را چرا در قلعہ نگاہ داشتہ۔ ہر چند او عذر ہا در پیش آورد اما در پیش نہ رفت۔ بر جنگ قرار یافتہ۔ آخر الامر سراسیمہ گشتہ مخفی دہ ہزار روپیہ بہ طریق نذر فرستاد و بہ ظاہر شقہ بہ دست خط شاہ نواز خاں ارسال داشت۔ نوشتہ بودند کہ من بہ خوشی تمام دریں جا سکونت

ورزیده ام و با قلعه دار ناخوشی و سوء المزاجی نیست۔ مشورت این است کہ شما نزد
نواب مظفر جنگ بہ روید تا طلب سپاہ کہ از ایشاں گرفتہ آید برائے ماہم بہتر است۔
باوصف این ہمہ مراتب در نواحی قلعہ چیٹ پٹ[۳] مقام کردہ۔ درین اثناء
ہدایت نامہ نواب مظفر جنگ کہ بہ کمال مہربانی رسیدہ مضمون این کہ چناں
اتفاق افتاد کہ نواب نظام الدولہ شہید شہادت یافتند۔ از خواہش حق چارہ نیست۔
الحال صبر و شکیبائی را کار فرمودہ خود را با فوج در حضور بہ رسانند۔ زیادہ از نواب
شہید عنایات برا حوال شما خواہد شد۔ میر نجف علی خاں عنایت نامہ را ملاحظہ نمودہ
در جواب نوشت کہ آمدن بندہ در حضور بہ چہار شرط می شود۔ اول این کہ طلب سپاہ
کہ بہ موجب حکم نواب شہید نگاہ داشت نمودہ ام از سرکار دام دام مرحمت شود۔
دوم آں کہ افاغنہ کہ قتال نواب شہید اند گاہے در دربار یا در سواری مقابل من
نہ شوند والا شمشیر بہ میان خواہد آمد۔ سیم آں کہ مکان من بیرون لشکر بہ تفاوت یک کروہ
باشد۔ چہارم آں کہ ہرگاہ بہ دربار بہ آیم رفقائے خود تا پنجاہ کس ہم راہ بہ آیند۔
نواب مظفر جنگ این ہمہ مراتب را قبول فرمودہ باز عنایت نامہ نوشت و رام داس
پنڈت را درمیان آوردہ۔ او ہم بہ تعلق تمام خطے نوشت۔ میر نجف علی خاں بر نوشتہ
آں ہا عمل نمودہ بہ طرف پھول چری کوچ نمود۔ چوں خان مذکور بر قتل گاہ نواب
شہید رسید از سبب تفقدات و مہربانی ہائے او عجب حالتے گزشت کہ از گریہ وزاری
و بے قراری بے ہوش شد و عالمے کشتہ افتادہ بودند۔ بہ ہر تقدیر از آں جا کوچ

نمودہ بردہ گروہ لشکر نواب شہید کہ مظفر جنگ درآں جا گزاشتہ بہ پھول چری رفتہ
بود ملحق شد۔ عجب احوال مردم عمدہ و جزو کل و سپاہ معائنہ نمود کہ جائے عبرت بود۔
تاب فرود آمدن در لشکر نہ آوردہ۔ بہ تفاوت یک گروہ فرود آمد۔ جمیع امرا و جبرہ برائے
ملاقات آمدند۔ و از راہ خجالت گریہ و زاری آغاز کردہ سرگزشت خود ہا بیان نمودند۔
میر نجف علی خاں ہمہ را دلاسا و دل بری نمودہ اکثر مردم از لشکر کوچ کردہ در لشکر
خان عالی شان آمدند۔ و میر نجف علی خاں از آں جا لشکر خود را گزاشتہ برائے ملازمت
مظفر جنگ آمدہ مستفیض گشت۔ مظفر جنگ عنایات بسیار بہ حال او فرمود و شروطے
کہ بہ میان آوردہ بود بجا آورد۔ میر نجف علی خاں ذکر شاہ نواز خاں را در میان آوردہ
مظفر جنگ را اشتیاق ساخت۔ چناں چہ عنایت نامہ جات بہ تواتر ارسال داشت
و قول و عہد بہ میان آورد و بعد از آں شاہ نواز خاں از چٹ پٹ کوچ کردہ برائے
ملازمت نواب آمدہ۔ چوں نزدیک لشکر رسید پسر منھور خاں بہادر و میر نجف علی خاں
و رام داس پنڈت با فوج ہائے خود برائے استقبال رفتہ آوردہ ملازمت کنانیدند۔
مظفر جنگ در اول ملازمت پنج ہزاری منصب و خطاب روح اللہ خاں عطا فرمود
و بسیار احترام نمود۔ وقت رخصت کردن تا در خیمہ خود فرود آمد۔ در اثنائے راہ
بعضے لچہ ہائے لشکر از زبان خود کلمات ناشائستہ در حق شاہ نواز خاں می گفتند۔
میر نجف علی خاں کہ با فوج خود ہمراہ بود ہمہ را تہدید واقعی نمودہ شاہ نواز خاں را بہ خیمہ
داخل نمود۔ بعد ملاقات مظفر جنگ نوشتہ کورند ورد کپتان پھول چری رسید کہ

شاہ نواز خاں را برائے ملاقات ما بہ پھول چری بہ فرلیسند۔ از آں جا کہ افاغنہ ہمہ در پھول چری نزد فرنگی بودند و فرنگی ہم وسواس داشت با میر نجف علی خاں مشورت نمود۔ میر نجف علی خاں مصلحت ملاقات دادہ خود نیز رفاقت قبول نمودہ با مردم قلیل دلیر جنگ آزمودہ و کار کردہ ہمہ را مسلح نمودہ بالائے سلاح جامہ ہا پوشانیدہ تا بہ وقت کار بہ کار آید ہم راہ گرفتند۔ چوں داخل پھول چری شدند با فرنگی ملاقات اتفاق افتاد در آں وقت چندا نوایتہ و ہمت خاں ملعون شقی ہم بود۔ شاہ نواز خاں با فرنگی وغیرہ معانقہ نمودہ نشست و میر نجف علی خاں با فرنگی معانقہ نمود و با ہمت خاں شقی متوجہ نہ شد۔ بعد دیرے چندا محرک شد۔ چوں ہم کفو بود۔ بہ موجب خواہش او معانقہ نمود۔ دریں اثنا ہمت خان شقاوت نشان از میر نجف علی خاں پرسید کہ نزد صاحب فوج گاردی چہ مقدار است۔ خان مذکور فرمود کہ ہر قدر باید موجود است۔ در ہمیں جواب و سوال شاہ نواز خاں دانست کہ درمیان ہر دو شروع پرخاش می شود۔ میر نجف علی خاں را بہ سخنان دیگر مشغول ساخت۔ بعد از آں با فرنگی قول و عہد بہ میان آمد۔ تا دو گھڑی جلسہ بود۔ بعد مجلس برخاست۔ برائے بودن شاہ نواز خاں یک حویلی دادہ ضیافت بہ تکلف فرستاد۔ وقت شام گفتہ فرستاد کہ مجلس رقص است۔ برائے تماشا بیایند۔ چناں چہ بہ اتفاق رفتند۔ عجب رقصے بود کہ کسے ایں قسم نہ دیدہ باشد۔ از چہار گھڑی شب گزشتہ مجلس آراستہ شراب و کباب درمیان آمد۔ ذکور و اناث باہم شراب خواری کردہ چوں بدمست شدند یک یک عورت و یک یک مرد فرنگی جوڑہ جوڑہ باہم بہ رقص آمدند۔

هرگاه مانده می شدند دیگراں نیز به همیں نهج برمی خاستند و رقص می کردند تا نوبت به کورندور
رسید- دختر وزن او به کمال حسن و جمال در سن پانزده سالگی بود- و چند عورات هم سن
او برخاسته به رقص آمدند- غرض که مطلق حیا و غیرت نه دارند- و شرم و خجالت را در خواب
نه دیده بودند که از ما چه صادر می شود- به هر حال تا نصف شب گزشت- هر کس به خانه هائے
خود معاودت نمودند- فردائے آں فرنگی شاه نواز خاں و سید نجف علی خاں را رخصت داد-
قسم و عهد درمیان آورد- چوں شاه نواز خاں از پھول چری کوچ کرده در لشکر مظفر جنگ
آمد و لشکر از آں جا کوچ کرد و افاغنه تا آں وقت برائے درستی کارهائے خود در پھول چری
بودند- بعد از سه چهار روز از پھول چری برآمده در لشکر ملحق شدند- مردم مظفر جنگ
مشورت دادند که افاغنه در پھول چری مانده اند- خدا داند که چه مشورت کرده آمده اند-
ازیں گروه بے شکوه خاطر جمع نه بود- اکثر مردم گفتند که افاغنه بند و بست راه نمودند
که در راه کمار کالوه نواب را مع لشکر غارت می کنیم- و بر هر طرف کمار کالوه که عبارت
از دره عظیم تا سه(۳) کروه به عرض پنجاه گز واقع است توپ ها را چیده و مردمان را مقرر
نموده- ازیں ممر خاطر نواب مظفر جنگ از افاغنه بسیار متردد و متفکری بود- دریں ضمن
از ارکاٹ هم کوچ شد- افاغنه ملاعنه به کمال غرور دو روز در ارکاٹ مقام کرده از لشکر
عقب مانده- اکثر جنس و اشیائے لشکریان و سرداران می ماند فوج افاغنه به غارت
می نمودند- هرگز وسواس به خاطر نه می آوردند- و چوں لشکر به رائے جوتی رسید دو سه دیهه
که از جاگیر افاغنه بود از دست لشکریان خراب شد- رائے جوتی در تعلقه آں ها بود- چوں

افاغنہ معائنہ نمودند کہ دیہات مایاں از سبب لشکر خراب شد وارادہ فساد آں نزدیک رسید چند عرابہ فرنگیان و مظفر خاں گاردی و یک عرابہ میر نجف علی خاں و چند شتر فرنگی کہ عقب ماندہ بودند افاغنہ بہ غارت بردند و بہ خاطر جمع لشکر خود را در چند اولی لشکر مظفر جنگ فرود آوردہ خود برائے خوردن ضیافت ہا در قصبہ رائے جوتی کہ از لشکر دو کروہ عقب ماندہ بود رفتہ بہ عیش و طرب مشغول بودند۔ وچوں خبر غارت بردن عرابہ ہا و شتران بہ فرنگی و مظفر خاں گاردی و میر نجف علی خاں رسید ہمہ متفق گشتہ مشورت نمودند کہ افاغنہ برسر شرارت اند ہمہ را بہ دغا قتل خواہند ساخت۔ بہتر این است کہ بہ تہیہ ایں ہا باید پرداخت۔ پس ایں نام بردہ ہا بہ اتفاق نزد نواب مظفر جنگ پیغام فرستادند کہ صبح درمیان ما و افاغنہ بازار حرب گرم خواہد شد۔ اگر حضرت سوار می شوند بہتر والّا مایاں برائے جنگ افاغنہ عزم جزم نمودہ ایم۔ مظفر جنگ چوں دید کہ مزاج ہمہ برین است گویا از جانب خدا است کہ خار ہا از میان دفع بہ شود راضی شد و گفت کہ صبح سواری من ہم تیار سازند۔ چوں ایں خبر بہ افاغنہ رسید بہ مجرد شنیدن از رائے جوتی سوار شدہ بہ لشکر نکبت اثر خود ملحق شدند۔ دریں اثنا مظفر جنگ با تمام فوج مستعد گشتہ صفوف آراستہ قول را بہ ذات خویش زینت داد۔ ہراول توپ خانہ فرنگی و موسے بوسی و موسے لاشش وغیرہ فرنگیان و جنسی سرکار و مظفر خاں گاردی با پنج ہزار سوار و پنج ہزار گاردی و پانصد فرنگی قرار داد و عقب آں ہا نیل نشان نواب با پنج ہزار پیادہ و دو ہزار جزایل انداز و دو ہزار سوار وہمیں قدر

پیادہ وجزایل انداز وعقب او بہ جائے یلتمش خان عالم و پسر متقرب خاں دکھنی و شیخ علی خاں چندی و مرتضے خاں رسالہ دار و شیخ محمد رسالہ دار و محمد اکبر خاں رسالہ دار ایں ہمہ بہ ہئیت مجموعی پنج ہزار سوار وغیرہ اسباب حرب ہمراہ داشتند در یلتمش قائم شدند۔ عقب ایں ہا پیش روئے مظفر جنگ محمد انور خاں کہ مظفر جنگ در ہمیں ایام خطاب قطب الدولہ دادہ بود با پانصد منصبداران برادری خاص و پانصد سوار ملازمان سرکار و صف شکن خاں میر آتش با ہزار سوار و دیگر چند رسالہ داران و بخشیان فوج قائم بودند وعقب ایں ہا دو ہزار گاردی و قدرے فرنگی و ست (۳) زنجیر فیل سواری نواب صلابت جنگ بہادر و نواب اسد جنگ بہادر و نواب بسالت جنگ بہادر با حشم بسیار قرار یافتہ وعقب ایں ہا فیل سواری نواب مظفر جنگ ہم راہ قول میرزا محمد خان بخشی با ہفت ہزار سوار و میر حسین خاں و امانت خاں و فتح خاں و درگاہ قلی خاں بہادر و حیدر یار خاں و مصطفےٰ خاں و متہور خاں و جان باز خاں و یار محمد خاں و محمد امان خاں وغیرہ سی و نہ فیل سوار با فوج بسیار عقب سواری خاص حاضر بودند۔ و در چنداول میر موسیٰ خاں بخشی وغیرہ چند سرداران با چہار ہزار سوار و در میمنہ میر نایک و سوریا راؤ و سلطان جی بنال کر و فوج جانوجی بنال کر و فوج راجہ رام چند بہ بادہ ہزار سوار و بیست ہزار پیادہ ہراول میمنہ میر مقتدیٰ خاں و پسران عبد اللہ خاں و برادر مظفر خاں حسن الدین خاں تمام گاردی و حسین بدن وغیرہ با توپ و توپ خانہ چنداول میمنہ زمین داران نواح بیجاپور قائم بودند و در میسرہ راجہ لچھمن راؤ کہندا کلہ و گوپال راؤ وغیرہ با ہفت ہزار سوار

و دہ ہزار پیادہ تعین بودند ہراول میر امان اللہ خاں کھوکھڑ و فوج باجی راؤ با چہار ہزار سوار
و دہ ہزار پیادہ چنداول میسرہ بر ان خاں و شجاعت خاں وغیرہ با ہزار سوار و ہزار پیادہ
مقرر شدند۔ بہ ایں ترتیب صفوف آراستہ چوں بحر مواج بہ حرکت آمد۔ فرنگیان کہ بانی
ایں فساد بودند پیش دستی کردہ مظفر خاں گاردی را بہ پیش روئے خود نمودند۔ چوں
بر لشکر افاغنہ رسیدند۔ افاغنہ پیش از آں یک ساعت از رائے جوتی آمدہ داخل
لشکر خود شدہ بودند۔ لشکر تیار ساختہ مستعد نمودہ میر سیف اللہ را کہ مدار کار آں ہا
بود برائے پیغام صلح فرستادہ۔ فرنگیان او را دانستند کہ پیغام صلح آوردہ بمجرد رسیدن
آواز گولی بندوق ہلاک ساختند۔ افاغنہ ازیں خبر نا امید گشتہ دست جلادت پیش
آوردند و فرنگیان جلد دستی نمودہ قسمے گولہ ہائے توپ زدند کہ آں ہا فرصت دم زدن
نہ یافتند۔ آخر لشکر خود ہا یعنی بہیر و بنگاہ خود را گزاشتہ بہ ارادۂ دغا کہ شیوہ آں گروہ
بے شکوہ است رو بہ گریز آوردند۔ تمام لشکر دانست کہ ایں ہا فرار اختیار نمودند۔ نواب
مظفر جنگ بے تامل و بے تدبیر بر خیمہ ہائے بہیر و بنگاہ آں ہا تاختند۔ شکل صف آرائی
قائم نہ ماند۔ قضا بہ عنوان دیگر صورت بست۔ مظفر جنگ ہمہ سرداران را مثل ہا تقسیم نمودہ
بود۔ الّا بہ شاہ نواز خاں و میر نجف علی خاں خاطر جمع نہ بود۔ ناچار ایں ہر دو سردار
فوج خود را ہم راہ گرفتہ بر افیال خود سوار شدہ می رفتند۔ میر نجف علی خاں دید کہ فوج
نواب مشغول بہ غارت است و ترتیب صفوف برہم خوردہ و افاغنہ بر دغا اند۔
با شاہ نواز خاں گفت کہ من از صاحب رخصت می شوم و شما را بہ خدائے کریم می سپارم۔

من پیش تر رفتہ انتقام خون نواب شہید می کشم والّا وقت از دست می رود۔ شاہ نواز خاں فرمود کہ ما و شمارا حکم نہ رسیدہ است چرا جرأت باید نمود۔ میر نجف علی خاں گفت خدانہ خواستہ اگر شکست این طرف شود باز ما کجا خواہیم بود۔ و خون نواب مظلوم جوشش زدہ است اگر ایں وقت کمی کنیم باز کدام وقت وقت انتقام خواہد بود۔ ہر چند شاہ نواز خاں ممانعت نمود میر نجف علی خاں قبول نہ کردہ شاہ نواز خاں را نزدیک فیل نواب مظفر جنگ جائے کہ تمام سرداران فیل نشین بودند فرستاد و خود پیش قدمی نمودہ فیل خود را با فوج خود کہ در آں وقت یک ہزار سوار و پیادہ ہمراہ داشت از تمام فوج خود پیش رفتہ با افاغنہ مقابل شد۔ افاغنہ یک بارگی رو بہ میر نجف علی خاں نمودہ۔ باہم مصاف اتفاق افتاد۔ چناں چہ بسیارے از طرفین علف تیغ بے دریغ شدند۔ و ہیچ کس کمک نہ نمود۔ میر نجف علی خاں نگاہ کرد۔ دید کہ نواب مظفر جنگ قائم استادہ است و دیگر سرداران ہمہ پسپا شدند۔ کسے پیش روئے نواب مظفر جنگ نیست۔ ہمت خان ملعون شقی دید کہ نواب مظفر جنگ رو بہ رو استادہ است۔ قدرے فوج مقابل میر نجف علی خاں گزاشتہ خود مثل برق فیل راندہ بہ مقابل مظفر جنگ آمد۔ و از آں مردم کہ سابقاً ذکر خیر آں ہا بہ میان آمد کسے مقابل نہ شد۔ آخر مظفر جنگ بہ ذات خود فیل راندہ جنگ ستمانہ بہ عمل آوردہ۔ چند گاردی و چند خاصہ بردار کہ نزدیک فیل نواب مظفر جنگ حاضر بودند متصل بندوق ہا می انداختند۔ متواتر دو گولی بندوق بر شکم ہمت خاں رسید۔ ازیں وجوہ نہایت مضطرب شدہ سر انداخت۔ باز بہ ہوش آمدہ بود کہ یک گولی

دیگر بر سینۂ پرکینہ او رسید۔ چنان چہ آن ملعون لعین شقی واصل جہنم شد۔ و مظفر جنگ بہادر
جرأتے کہ داشت بر فیل خود از طرف محراب عماری سر برآوردہ استادہ شدہ شمشیر علم نمودہ
فیل بان تاکید نمود کہ فیل مرا فیل ہمت خان شقی ملحق ساز۔ بہ موجب امر فیل بان نزدیک
فیل او رسانید۔ دریں اثناء کسے بدبخت تیرے بہ جانب او انداخت۔ از قضا آں تیر
در حدقہ چشم چپ او رسیدہ از پشت سر بیروں برآمد۔ ہماں زمان روح از قالب تن تہی
نمود۔ چوں ہر دو سرداران فوج مقتول گشتند محاربہ باقی نہ ماند یعنی عبد النبی خان وغیرہ افاغنہ
کہ سردار بودند بعد کشتہ شدن ہمت خان ملعون تاب نہ آوردہ رو بہ گریز نہادند۔ قریب
یک ہزار سوار افغانان شمشیر با علم کردہ استادہ بودند۔ آں ہا دست خود از جنگ
بہ کشیدند۔ و سرداران آں ہا کہ گریختہ بودند کہ اکثر آں ہا را دستگیر نمودہ سر ہائے
ایشاں را از تن جدا ساختند۔ بعد از جنگ معلوم شد کہ قریب (۳) سہ ہزار کس قتیل و مجروح
افتادہ بودند۔ چوں ہر دو سردار طرفین بہ قتل رسیدند کسے باقی نہ ماند کہ او را سردار نمودہ
نوبت فتح بہ نوازش درآوردند۔ و ہر (۳) سہ پسران نواب آصف جاہ از معرکہ اندک
بہ تفاوت بودند۔ از آں جملہ نواب نظام علی خاں بہادر اسد جنگ چہرہ مبارک او از
زخم تیر مجروح شد۔ و نواب صلابت جنگ بہادر و نواب بسالت جنگ بہادر بہ سلامت
بودند۔ بہ ہر کیفیت ہمہ امرا در عین معرکہ مشورت ہا نمودہ ہر (۳) سہ نواب را آوردہ ہر (۳) سہ را
سردار ساختہ نوبت نواختہ و سر ہائے اشقیا و لاش نواب مرحوم یعنی مظفر جنگ را
ہم راہ گرفتہ داخل خیمہ شدند۔ چوں لاش سعد اللہ خاں بہادر مظفر جنگ را در خیمہ آوردند

زن و مادر او به قسمے گریہ و زاری و نوحہ نمودند کہ ہیچ ذی حیات را طاقت شنیدن آن نبود۔ در خیمہ دیگر ہر سہ[۳] برادر والا گہر بر یک مسند امارت نشستہ تمام امرا بہ ہر سہ[۳] نواب را نذر و مبارک بادمی دادند۔ عجب احوال زمانہ است۔ کہ در یک دولت سرا شادی و مبارک بادی و در یک گوشہ گریہ و زاری۔ حقا کہ کار ایں فلک کج رفتار ہمیں نہج است۔

## فرد

یکے را نہد بر سر تاج بخت ۔۔۔ دگر را بہ خاک اندر آرد ز تخت

گفتار در بیان جلوس نواب سید محمد بہادر صلابت جنگ بر مسند امارت و سلطنت دکھن بہ طالع سعد و بخت بلند و بیعت نمودن برادران و امرا بہ حکم رب العباد۔ چوں ہر سہ[۳] نواب بر مسند حکومت نشستند کسے را یارائے آں نبود کہ یکے را برائے حکومت تجویز نمودہ دو تا را مطیع یکے سازد۔ دریں اثنا قوم گاردی و فرنگی کہ تعین مظفر جنگ بودند سوال نمودند کہ ما تعینات شخص دیگر بودیم۔ او از قضائے ربانی بہ قتل رسید۔ ماروانہ پھولچری شویم۔ رام داس پنڈت کہ دیوان و مدار المہام گشتہ بود خانہ نشین شد۔ مادر مظفر جنگ و اہلیہ او پسر خود را حوالہ فرنگیان نمودہ کہ حق ایں طفل یتیم را بہ دہانید۔ و در پردہ داعیہ فرنگیان ہم ایں بود کہ بہ جائے مظفر جنگ پسر خرد سال او قائم شود۔ ازیں سبب سوء المزاجی می نمودند۔ امرا و سرداران ہمہ در فکر خود بودند کہ الحال چہ باید کرد۔ و جمعداران و سپاہ حیران بہ کار خود گشتند۔ و افاغنہ کہ گریختہ رفتہ بودند ازیں خبر مطلع و مجتمع گشتہ در فکر غارت لشکر شدند۔ غرض آں روز عجب تلاطمے در تمام

لشکر ماند کہ گویا قیامت برپا شدہ۔ میر نجف علی خاں چوں دید کہ کسے جرأت دریں وقت نمی نماید شاہ نواز خاں و امانت خاں وغیرہ را باخود رفیق کردہ در خلوت مشاورت نمودند۔ چناں قرار یافت کہ ازیں ہر سہ (۳) نواب صلابت جنگ از ہمہ بزرگ تر و اسد جنگ و بسالت جنگ درعمر خورد تر اند۔ باید کہ نواب صلابت جنگ بہادر بر مسند حکومت قائم شود۔ و ہر دو برادر متابعت او نمایند۔ چناں چہ اہل مشورت آمدہ بہ خدمت ہر دو صاحبان عالی ہمت عرض کردند۔ ہر دو صاحبان طوعاً و کرہاً قبول ایں معنی نمودہ بہ مجری گاہ آمدہ زبان بہ مبارک باد کشودند۔ نواب صلابت جنگ ہر دو برادر عالی قدر را یک یک ہزاری اضافہ دستخط نمودہ ہر دو را ہفت ہزاری کردہ سرافراز ساختند۔ چوں نواب صلابت جنگ بر مسند حکومت متمکن شد راجہ رام داس پنڈت را از خانہ طلب داشتہ استمالت او نمودہ بہ خطاب راجہ رگناتھ داس سرفراز ساختہ بہ معرفت او استمالت والدۂ نواب مظفر جنگ مرحوم و پسر خرد سال او نمودہ بہ خطاب سعد اللہ خاں بہادر ممتاز گردانیدہ ہفت ہزاری و ہفت ہزار سوار و ملک بیجاپور بہ دستور پدر او دستخط فرمودہ۔ ازیں رعایت ہا خاطر حزیں آں ہا اندک تسکین یافتہ۔ بعد ازآں استمالت فرنگیان و گاردیان نمودہ کہ تا بند و بست لشکر بہ عمل آید۔ و روز جنگ در عوام الناس حکومت نواب نظام علی خاں بہادر اسد جنگ اشتہار یافتہ بود۔ روز دوم ایں صورت واقع شد۔ بنا برآں بہ تجدید منادی بہ نام نواب صلابت جنگ اشتہار دادہ۔ اہالی و موالی و سرداران لشکر ہمہ بہ تجدید آمدہ مبارک باد دادند۔ و دولت از دست رفتہ باز بہ مرکز اصلی قرار گرفت۔ لیکن اہل لشکر را

اطمینان خاطر بہ ہیچ گونہ نہ بود۔ ہمہ در فکر خود ہا مستغرق بودند۔ اکثرے دریں فکر کہ بندوبست لشکر مطلق نیست و افاغنہ در فکر انتقام اند و ملک آنہا است آیا چہ خواہد گزشت اکثرے فرار اختیار نمودہ رفتند و بعضے بہ بہانہ مرض و بیماری رخصت گرفتہ در قصبہ جات آں نواح استقامت ورزیدند۔ میر نجف علی خاں بہ عرض رسانید کہ افاغنہ بہ سمت عقب لشکر اند۔ امیدوارم کہ در سواری شتل خود را مع برادران در رکاب ملازمان مقرر می نمایم و فرودگاہ خود نیز بہ ہماں سمت جنداولی می سازم و وقت شب با فوج و برادران خود از لشکر فاصلہ یک کروہ بہ عقب رفتہ مقابل افاغنہ تمام شب می نشینم تا آں کہ از ملک ایں قوم بدسرشت برآیند و لشکر بہ سلامت بہ گزرد۔ چناں چہ ہمیں قسم قرار یافت۔ از وقتے کہ میر نجف علی خاں مع برادران جنداولی اختیار نمودند از آں روز تمام لشکر را اندک اطمینان عائد گشتہ۔ ہمیں کس بہ خاطر جمع بہ رفتن منزل مشغول شدند۔ چوں دو سہ [۳۳] منزل از آں ملک کوچ شد اکثر اسباب و دہ ضرب توپ کلاں کہ نواب آصف جاہ بہ جائے جان خود می دانستند بر کنار کالوہ کہ درہ ریگ تا چہار کروہ درمیان دو کوہ عظیم واقع است ماندہ و لشکر بہ سبب سراسیمگی گزاشتہ آمدہ بودند۔ چوں بہ میدان درآمدند خبردار شدہ گفتند کہ از ما عجب خطائے واقع شدہ کہ ایں چنیں توپ ہائے کلاں گزاشتہ آمدہ ایم۔ تمام عالم چہ خواہد گفت۔ دریں جا کدام شخص است کہ رفتہ ہمہ اسباب و توپ ہائے عقب ماندہ را بہ آرد۔ میر حسن علی خاں برادر میر نجف علی خاں درمیان مجلس گفت کہ من رفتہ می آرم۔ ہر چند کہ مرضی میر نجف علی خاں نہ بود کہ برادر ایں کار را قبول کند۔ چوں

از زبان او برآمده ناچار فوج وجمعیت خود را ہم راہ دادہ روانہ نمود۔ میر حسن علی خاں بہادر
از لشکر جدا شدہ پنج کروہ از لشکر رفتہ بود کہ افاغنہ وپالہ گیراں آں نواح مقابل شدند۔
میر حسن علی خاں ملاحظہ نمود کہ ایں ہا گروہ انبوہ اند۔ شتر سوار پیش میر نجف علی خاں
فرستاد۔ بہ مجرد رسیدن خبر میر نجف علی خاں با فوج خود سوار شدہ از برق و باد جلد تر
خود را بہ کمک برادر رسانید۔ دید کہ فی مابین جنگ عظیم در گرفتہ است۔ و آں ہا میر
حسن علی خاں را مع فوج در میان گرفتہ اند۔ چوں میر نجف علی خاں با فوج جرار در آں
معرکہ رسید گروہ اعدا را مانند بنات النعش پراگندہ ساختہ بہ کمار کاوہ رسید۔
توپ ہائے سرکار وچھکڑہ ہائے دیگر اسباب کہ افتادہ بودند ہمہ را بہ لشکر رسانید۔
و رعب وداب میر نجف علی خاں در لشکر بسیار بود۔ قسمے کہ در آں وقت مقابل خود
کسے را نہ می دانست۔ ازیں سبب راجہ رگناتھ داس کہ صاحب مدار کار شدہ بود
نقیض گشتہ در فکر دفع خان عالی شان بود لیکن قابو نہ می یافت۔ ناچار بہ معرفت
شاہ نواز خاں پیغام نمود کہ در لشکر مزاج صاحب خفہ می باشد اگر مرضی باشد برائے
صاحب تعلقہ خوب بیرون تجویز نمودہ شود۔ میر نجف علی خاں قبول نمود۔ چناں چہ
راجہ مذکور کرپہ و کرنول وغیرہ محالات افاغنہ برائے میر نجف علی خاں و برادران او مقرر
کرد۔ میر نجف علی خاں در لشکر خود نگاہ داشت نمودہ مردم را گرویدہ ساختہ در کرپہ
تھانہ فرستاد۔ ہنوز تھانہ در کرپہ نہ رسیدہ بود کہ لشکر نواب صلابت جنگ بہادر
بر کرنول ورود نمود۔ افاغنہ بسیار قائم بودند۔ از رسیدن لشکر مستعد بہ جنگ شدند۔

رگناتھ داس قابوئے وقت دانستہ بہ میر نجف علی خاں پیغام فرستاد کہ کرنول تعلقہ شما است و افاغنہ در آں قائم اند۔ ایں قسم وقت کے دست خواہد داد کہ لشکر نواب دریں جا چند مقام دارد۔ فرصت را غنیمت دانستہ تردد نمایند۔ در اندک وقتے فتح قلعہ کرنول می شود۔ میر نجف علی خاں جواب داد کہ تعلقہ بہ ما فرمودہ اند۔ احتیاج بہ کمک لشکر نیست۔ فکر آں در خاطر است۔ از فردا مورچہ ہا شروع خواہم نمود۔ راجہ بر سر دغا بود۔ گفت اگر روبروئے ما شروع شود بہ ملاحظہ آید۔ ایں گفتہ سوار شد۔ میر مذکور دید کہ راجہ با فوج و سرداران بسیار می رود۔ خود ہم سوار شدہ نزدیک آبادی شہر رسید۔ راجہ از حرب و جرأت بے جا منع نمود و گفت کار را بہ تدبیر باید آورد۔ و راجہ گفت کہ شما بہ کار خود مشغول شوید ما استادہ می شویم۔ میر نجف علی خاں راجہ را رفیق خود نمودہ با فوج و رفقا متوجہ حصار شد۔ مردم اندرون حصار بہ جنگ شروع نمودند۔ از توپ و جزایل و بان ہرچہ داشتند دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتند۔ میر نجف علی خاں جلد دستی نمودہ قسمے جرأت بہ ظہور آورد کہ نزدیک دیوار رسید و مردم اندرون از دیوار بلند شدہ حرب می کردند۔ از ضرب جزایل و بان و بندوق آں ہا را پس پا و منتشر ساخت و فیل خود را بر دروازہ چسپاند۔ چوں دروازہ کمال استحکام داشت فیل ہرچند قوت کرد از جائے خود جنبش نہ نمود۔ دریں اثنا میر حسن علی خاں جرأت نمودہ از یک طرف کہ دیوار شکستہ بود بالائے آں برآمد و میرزا عبداللہ بیگ و فضل علی بیگ و سید علی و میر علی اکبر وغیرہ یار و موافقت نمودہ علم فتح نشان میر نجف علی خاں را بر دیوار

قائم نمودند۔ میر نجف علی خاں علم خود را بر دیوار دید تعجب نمود۔ پرسید کہ بہ چہ وجہ علم بر دیوار رفتہ۔ مردمان مفصل نقل نمودند۔ میر نجف علی خاں جلد از ہماں راہ خود ہم با فوج بر فراز دیوار برآمد۔ افاغنہ بے جرأت راہ گریز پیش گرفتہ داخل قلعہ شدند و شہر بہ دست آمد۔ مردم ہم راہی دست بہ غارت کشادند۔ میر نجف علی خاں ایں خبر نصرت اثر را بہ راجہ فرستاد۔ راجہ از آں جا با فوج و سرداران مثل نظر بیگ خاں و محمد اکبر خاں و محمد سعید دار وغہ و رسالہ دار وغیرہ در شہر داخل شدند۔ میر نجف علی خاں راجہ را در یک حویلی نشاندہ خود متوجہ قلعہ شد و سرداران دیگر را نیز ہم راہ گرفتہ متصل قلعہ یک کروہے چار دیوار بود کہ تھانہ افغانان در آں جا قائم بود۔ محمد اکبر خاں را با فوج در آں جا فرستاد و چوں از آں جا خاطر جمع شد بہ فتح قلعہ توجہ نمود۔

## ذکر فتح قلعہ کرنول بہ دست میر نجف علی خاں بہادر و شہادت یافتن میر محب علی خاں و میر نظر علی خاں و میر حسن علی خاں بہ تقدیر قادر ایزد منان

چوں قلعہ کرنول در کمال استحکام بود و سرانجام تمام داشت۔ افغانان مستعد بہ جنگ و قبایل ایشاں در قلعہ۔ ازیں جہت ہیچ کس جرأت نہ می کرد۔ نزدیک دیوار یک کمان دروازہ کلاں شکستہ بود۔ میر نجف علی خاں در پناہ حق بود۔ لیکن بہ اختیار ظاہر تا دروازہ خود و مردم رفقا ایستادہ تردد پیش رفتن می نمود۔ دریں اثنا میر محب علی خاں و میر نظر علی خاں ہر دو برادران حقیقی میر نجف علی خاں کہ در خدمت نواب صلابت جنگ بودند خبر جنگ شنیدہ با رفقائے خود جلدی نمودہ نزد برادر خود در عین معرکہ رسیدند

که درآں گیر و دار کار رستم نه بود که شریک جنگ شود - میر نجف علی خاں فرمود که شمارا که کار گزاشته بودم چرا دریں هنگامه آمدند و مارا اطلاع نه دادند - چوں هر چهار برادر یک جا جمع شدند میر نجف علی خاں به نظر بیگ بخشی که عقب مانده بود گفته فرستاد که شما به جائے مخلص قائم شوید تاکه ما پیش تر روانه شویم - نظر بیگ خاں به جواب گفته فرستاد که جائے که استاده ام خدا کند که قائم بماند - خان والاشان بهادری را کار فرموده مع برادران و رفقا، چهار صد نفر پیاده شده جلد دستی نموده خندق قلعه را گرفت - از بالائے قلعه باران بندوق و جزایل می بارید - چند سپاهی زن نام دار به کار آمدند - آخر نردبان ها دیوار قلعه گزاشته با رفیقان بر سر دیوار قلعه برآمدند - افغانان و پیاده هائے آں ها رو به فرار نهادند و در قلعه کمال تهلکه افتاد که جان در قالب آں ها مانند زبان جرس در تپش بود - میر نجف علی خاں بر فراز قلعه طالع گشت - دید که کسے مقابل نیست - و آں ها که بودند گریختند - جائے خود را قائم نموده به راجه مبارک باد گفته فرستاد - راجه از آں جا با فوج روانه شده بر پشت قلعه آمد - میر نجف علی خاں ملاحظه نمود که راجه با فوج آمد - خود پیش رفته به افغانان پیغام نمود که اگر اراده جنگ دارید به آئید و گرنه از فضل ایزدی قلعه را گرفته ایم و فتح نموده ایم - دروازه هارا وا کرده می دهیم - شماها با آبروئے و متعلقان خود بیروں بروید - بیست و شش افغان که سردار بودند از آں جمله فقیر محمد نام و دوم گلاب خاں پیش میر نجف علی خاں آمدند و از دور استاده شده گفتند که ما شمارا سردار دانسته آمدیم اگر مارا قول به دهید و با آبرو برآرید با قبایل بیروں می آئیم و قلعه به شما مبارک است - میر نجف علی خاں فرموده

که هرگاه شما این قسم می گوئید قول وادیم. شما قبایل خود را برآرید و بیرون روید. گفتند
ما را نزدیک به طلبید و از دست خود قول به دهید تا خاطر جمع گردد. میر نجف علی خان آن ها
را نزدیک خود طلبیده قول داد. آن ها ترسان و لرزان نزدیک آمده بر قدم افتادند.
خان معز الیه خاطر آن ها را جمع نموده. چون خاطر آن ها جمع شد درین اثناء راجه با فوج
می آمد. آن ها گفتند که شما ما را قول داده اید و راجه می آید. یک شخصے نزد راجه فرستاده
اطلاع دهید ما ایشان را قول داده ایم کسے بدقولی به آن ها نه کند. میر نجف علی خان
می خواست که شخصے را همراه آن ها به فرستند. درین اثناء میر نظر علی خان برادر میر
نجف علی خان گفت که من نزد نواب صلابت جنگ رفته خبر فتح و مبارک باد قلعه
به عرض می رسانم. راجه هم در راه است. به او هم مبارک باد خواهم گفت. و این که
این ها را قول داده اند و افاغنه را نزد راجه برد. میر محب علی خان گفت یک برادر تنها
می رود بنده را هم روانه نمائید. با چند رفیق نزد راجه آن ها را رخصت نمود. افاغنه
خبر روانه شدن میر محب علی خان شنیده آن ها نیز با رفیق چند روانه شدند. میر محب علی
خان را بسیار دیر شد. میر حسن علی خان گفت که هر دو برادران را بسیار دیر شد که خبر
آن ها نه رسید اگر به فرمائید من رفته خبر بیارم یا آن ها را حاضر سازم. میر نجف علی خان ها را
رخصت داد. چون این هر (۳) سه برادر که خورد تر بودند جدا گشته خان مذکور ایستاده شده
مردم را برائے خبر براهمان فرستاد. خبر آمد که هر سه (۳) برادر با راجه ملحق شدند. خاطر جمع شد.
چند افغانی که پیش او بودند میر نجف علی خان از آن ها پیش تر روانه شد. آن ها دیدند

کہ بر ما می آید متفرق شدند - دریں اثناء خبر رسید کہ ہر سہ (۳) برادر کہ افاغنہ آں ہا را بردہ
بودند شربت شہادت چشیدند - میر نجف علی خاں از استماع خبر وحشت اثر جہان روشن
در چشمش از شب دیجور تاریک تر گردید - بہ طرف راجہ بہ سرعت تمام رفتہ دید کہ نزد راجہ
یکے ہم از آں سہ (۳) برادر نیست تفحص احوال نمودہ - مردم گفتند کہ مابین دروازہ
افتادہ اند - پائین قلعہ کہ نگاہ کرد دید کہ ہر سہ (۳) برادران و دوازدہ افغانان کشتہ
افتادہ اند - خود را از بالائے قلعہ پائین انداخت - چوں حیات باقی بود حق سبحانہ تعالیٰ
زندہ رسانید - دید کہ دہ نفر افغان شمشیر کشیدہ استادہ اند - میر نجف علی خاں با رفقائے
چند کہ خود را در آں جا رسانیدہ بودند ہمہ را بہ جہنم فرستاد - مردم کہ ہم راہ برادران شہید
بودند نقل کردند کہ ایں ہر سہ (۳) برادر افغانان را نزد راجہ آوردہ استادہ کردہ گفتند کہ
ایں ہا را قول دادہ آوردہ ایم - برادر بزرگ ما فرمودہ اند کہ ایں ہا را رخصت دہید -
چناں چہ راجہ گفت کہ فوج انبوہ استادہ است - مبادا کسے دست اندازی نہ کند -
شما خود ایں ہا را از قلعہ فرود آرید - ہر سہ (۳) برادران دغاخوردہ افغانان را زیر قلعہ
فرود آوردند - چوں پائین قلعہ رسیدند راجہ بہ صدائے بلند گفت بہ گو کہ شمشیرہا
و سلاح وغیرہ آں ہا بہ گیرند - چوں ایں آوازہ بہ گوش آں ہا رسید ایشاں دانستند
کہ سلاح ما را خواہند گرفت - دست بہ شمشیر شدند - ہر چند میر محب علی خاں و میر نظر علی خاں
وغیرہ گفتند شما خاطر جمع دارید ما سلاح شما را نہ خواہیم گرفت بہ خاطر نہ آوردہ بے
تامل بر سر میر حسن علی خاں برادر خورد دہ جمدہر زدند - چوں میر حسن علی خاں زخمی شد او ہم از

جمہرا افغان را کشت ۔ میر نظر علی خاں دست بہ شمشیر شد ۔ افاغنہ ہم یک دل شدہ
شمشیر ہا می انداختند ۔ میر حسن علی خاں زخمی افتادہ بود ۔ درآں حال دو شمشیر دیگر بہ او
رسید ۔ میر نظر علی خاں داد شجاعت دادہ رستمی نمودہ شش افغانان را واصل جہنم ساخت ۔
دریں ضمن شمشیر شکستہ و تیغ دوم از نیام کشید ۔ دریں اثنا یک افغان از عقب او
شمشیر زدہ دست چپ او را جدا ساخت و شمشیر از دست او بہ افتاد و چوں سپر نہ داشت
زخم ہا بر سرش خورد و شمشیری زد ۔ دو افغانان دیگر را ہلاک ساخت و از بسیارے
زخم ہائے کاری بر زمیں افتاد ۔ و میر محب علی خاں یک افغان را بہ قتل رسانید و افغان
دیگر شمشیر بر سر او زد کہ سرش از تن جدا شد ۔ ایں ہر سہ(۳) برادر نام دار بہ تن تنہا
جنگ می نمودند ۔ و ہزاران سپاہ تماشای دیدند ۔ کسے کمک شیران بیشہ نہ کرد ۔ ہمہ
از دور سیری نمود ۔ چوں میر نجف علی خان ایں کیفیت مسموع نمود بعد کشتن افاغنہ کہ
قاتلان برادراں بودند متوجہ بر لاش برادران شد ۔ بہ کمال ہم غم و الم لاش ہائے
برادران شہید را بر پالکی گزاشتہ در لشکر خود آورد ۔ میر نظر علی خاں با وصف رسیدن
ایں ہمہ جراحت ہا جاں داشت ۔ تا بہ خیمہ رسیدہ بہ علاج پرداخت ۔ جراح دید کہ ہر دو
دست قلم شدہ بر سرسی زخم خوردہ و یک پا نیز قلم شدہ ۔ تا یک پہر زندہ ماند ۔ بعد
از آں وصیت نمودہ جاں بہ حق تسلیم نمود ۔ ہر سہ برادران بہ اتفاق بہ جنت الفردوس خرامیدند ۔

فرد

جانش مقیم روضۂ دارالسرور باد     گلشن سرائے مرقد او پر ز نور باد

راجه چوں کار خود را کرد میر نجیب علی خاں در تعزیه برادران نشست. راجه میدان خالی یافته تعلقه کرنول را به مظفر خاں گاردی داد. میر نجیب علی خاں لاشش هائے هر سه شهیداں را در آں جا امانت سپرد و خود در فکر داخل نمودن جهنم راجه ملعون شد و شروع هنگامه به همیں بهانه بلند گرداند. شاه نواز خاں درمیان آمده فهمانیده تا سه[۳] روز کوچ نواب موقوف بر همیں بود. بعد استمالت کوچ شد. و خیر النساء بیگم والده و شاه بیگم زن نواب مظفر جنگ از همیں منزل جدا شدند. نعش نواب مذکور و سعد الله خاں خلف او بر صوبه داری بیجاپور یا گروه انبوه و شصت زنجیر فیل و جواهر خوب و عمده از مال نواب مظفر جنگ و نواب نظام الدوله هر چه به دست آمد به جانب فرنگی کوچ کرده رفت و مردم اعیان هم رخصت شدن او را غنیمت دانستند. ازیں جهت کسے معترض نه شد.

کوچ فرمودن نواب صلابت جنگ به جانب حیدر آباد و ورود او که در آں اوان به وقوع پیوست به امر خالق عباد و متوجه گشتن از آں جا به خجسته بنیاد اورنگ آباد. بعد از رفتن قبایل مظفر جنگ نواب صلابت جنگ به طرف فرخنده بنیاد کوچ فرمود. دو منزل طے نموده بود که ناگاه بالاجی را و و فتح سنگه پسر خوانده راجه ساهو و رگهوجی بهوسله هر سه نامسردار با هشتاد هزار سوار به یک کروهے لشکر رسیده پیغام فرستاد که از سه سال من دکهن را نگه داشته ام زیر بار یک کرور روپیه آمده ام. زر ما را به دهند و الّا جنگ خواهد شد. تا سه[۳] روز به پیغام گذشت. مزاج فرنگی بر زر دادن و صلح نمودن نه بود. راجه رگهناته داس فرنگی را فهمانیده نه لک روپیه داده به بالاجی صلح

نمود۔ بالاجی بہ طرف پونہ کہ محل سکونت اوست کوچ کردہ رفت و نواب صلابت جنگ
بہ طرف حیدرآباد کوچ فرمودہ۔ طلب سپاہ در سرکار چوں بسیار شدہ بود ہر روز ہنگامہ
می کردند و راجہ وعدہ حیدرآباد می نمود۔ چوں داخل نواح حیدرآباد شدند خدا بندہ خاں
وکیل مطلق و میرزا مغل صاحب زادہ چہارم را نواب صلابت جنگ صوبہ داری حیدرآباد
بہ برادر خورد خود مرحمت فرمودہ بودند او پنج کروہ استقبال نمود و تمام لشکر داخل شہر گشتہ۔
و در قلعہ محمد نگر[۲] خزانہ قریب دو کرور روپیہ نقد و ہمیں قدر جواہر موجود بود۔ راجہ
بہ حکم نواب صلابت جنگ در خزانہ وا کردہ تنخواہ بہ سپاہ دادہ ہمہ را از خود راضی ساخت
و فرنگیان را از انعام و اضافہ ہا دافیال سرکار دادہ با خود رفیق نمود۔ سی[۳] ہزار سوار
از خود نگاہ داشت نمود و اکثر جمعداران عمدہ و قدیمی را از نوکری سرکار برطرف ساختہ
در رسالہ خود بہ اضافہ نوکر نمود و زر از خزانہ سرکار عالی تنخواہ می فرمود۔ و اکثر عمدہ ہا مثل
میر مقتدیٰ خاں و حسین منور خاں دکھنی و واصل خاں بائے چشمی و دیگر سرداران را با خود رفیق
گردانیدہ درپے شکست دیگراں شد۔ بہ ظاہر با ہمہ کس سلوک می نمود۔ و در باطن آنچہ
در قابوئے او می آمد کار کشش بہ آخر می رسانید۔ و احوال نواب صلابت جنگ بہادر
بہ ایں جا رسانیدہ بود کہ محتاج یک روپیہ نمود۔ چناں چہ روزے نواب صلابت جنگ
می خواست کہ برادران خود را ہم راہ خود طعام بہ خوراند۔ در باورچی خانہ حکم فرمود کہ از
طعام ہر روزہ ایں قدر افزود سازند۔ داروغہ باورچی خانہ برائے پروانگی راجہ رفت۔
راجہ جواب داد کہ نہ باید پخت۔ باز بہ عرض نواب صلابت جنگ رسانید۔ نواب

رقعه از دست خود به راجه نوشت۔ راجه رقعه را خوانده گفت۔ معلوم می شود که مورچه را
پر برآمده۔ غلط کردند که رقعه نوشتند۔ همان قدر که پخته شود طبخ نمایند۔ زیاده نه خواهد شد۔
آخر پروانگی نه داد۔ این قسم در مقدمات ضبط خود داشت و قدرت کسے به سبب حمایت
فرنگیان و گاردیان و فوج نگاه داشت نه بود و کسے به روئے او دم نمی زد۔ قریب
به دو سال همین قسم بود۔ به هر تقدیر از حیدرآباد کوچ فرموده به خجسته بنیاد تشریف آوردند۔

**حقیقت افاغنه کرنول۔** چوں مظفر جنگ گاردی در قلعه کرنول رسید از طرف
خود میرزا محمد خاں که سابق بخشی سائر نواب بود در با مظفر خاں موافق شده نواب نظام الدوله
را به کشتن داد و خود رفیق مظفر خاں شده نیابت کرنول مظفر خاں به او فرمود و محمد عالم
نقیب را بخشی فوج او نموده صاحب اختیار کرده خود در حضور آمد۔ بعد دو ماه افغانان
باز سر برآورده برادر خورد همت خاں مقتول ملعون را که منور خاں نام داشت به سرداری
برداشته قریب سه هزار سوار و سه هزار پیاده جرار فراهم آورده بر کرنول مورچال
بسته جنگ شروع کردند۔ میرزا محمد خاں بیرون قلعه آمده جنگ نمود۔ آخر تاب نه آورده
فرار اختیار کرده در پناه زمین داره گدوال رفت۔ و محمد عالم نقیب در قلعه قائم ماند و جنگ
نمود۔ این خبر به مظفر خاں رسید۔ از حضور خود کمک بسیار فرستاد لیکن کسے به آں قلعه
نه رسید۔ مردم زرها گرفته گریخته رفتند۔ بالآخر مظفر خاں خود از راجه و نواب
صلابت جنگ رخصت شده با فوج بسیار به کمک رفته مکرر جنگ نمود۔ و این صحبت
فی مابین او و افغانان تا مدت شش ماه ماند۔ آخر الامر ناچار شده به راجه برائے کمک

نوشت۔ راجہ بہادر خواجہ نعمت اللہ خاں وغیرہ را با ہفت ہزار سوار بہ مدد او فرستاد۔
آں ہا رفتہ ایں طرف دریائے کشنا فرود آمدند و مظفر خاں در قلعہ مقید شد نعمت اللہ
خاں باوجودے کہ ہفت ہزار سوار ہم راہ داشت تاب جنگ افغاناں نیاوردہ ہماں
جا مقام کرد۔ افاغنہ ہر روز می افزودند۔ آخر کار نعمت اللہ خاں بہ ایں جا رسید کہ برائے
کمک نوشتہ۔ راجہ بہ فکر بود کہ کمک بہ فرستد اتفاق نہ افتاد۔ آخر خواجہ نعمت اللہ
بہ آں ہا پیغام صلح نمود و آں ہا بہ صلح راضی نہ گشتند۔ مقدمہ بہ امتداد کشید۔

مقدماتے کہ در شاہ جہان آباد و نواح آں روئے داد بہ تقدیر رب العباد

چوں ابو المنصور خاں بہادر صفدر جنگ از دست افاغنہ شکست خوردہ بہ شاہ جہان آباد
آمدہ در فکر تدبیر انتقام بود ہولکر و مل ہار راؤ بہ موجب طلب از دکھن روانہ شدہ
قریب بیجہ نگر رسیدہ بہ تاخت و تاراج آں ملک اشتغال نمود۔ تا آں کہ پسر مرزا
راجہ جے سنگھ تاب مقاومت نہ داشتہ زہر خوردہ وارد بئس المصیر گردید و ہولکر
تا مدت ہا در اطراف ملک راجہ ہا بود۔

سید سیادت خاں بہادر ذو الفقار جنگ امیر الامرا از سبب آں کہ جاوید خاں
خواجہ سرا کہ مخاطب بہ نواب بہادر بود با سید سیادت خاں کہ سابق صلابت خاں
خطاب داشت و برادر زن محمد فرخ سیر و خال حقیقی ملکہ زمانی و زوجہ محمد شاہ
پادشاہ بود خلاف واقع بہ عرض احمد شاہ می رسانید۔ باوجودے کہ احمد شاہ
پادشاہ سید سیادت خاں را نانا بابا می گفتند بہ نوعے مزاج پادشاہ را از او برگردانید کہ

پادشاہ او را مقید ساختہ در قلعہ ارک حبس نمود۔ و اکثر اموال و احمال و اثقال و اصطبل و خزانہ و افیال بہ ضبط پادشاہی در آمد و از عزل او خدمت میر بخشی گری بہ نواب عماد الملک غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ مقرر شد و مخاطب بہ امیر الامرا نظام الملک گردید۔ و چوں خبر شہادت نواب نظام الدولہ بہادر بہ غازی الدین خاں بہادر برادر کلاں نواب نظام الدولہ رسید بسیار حزین و غمگین و ملول گشتند۔ و پادشاہ بہ دلاسا و دل بری نمودہ۔ چناں چہ وزیر الممالک ابو المنصور خاں بہادر برائے ماتم پرسی بہ خانہ نواب مذکور آمد و صوبہ داری دکھن بہ نام نواب امیر الامرا فیروز جنگ مقرر شد و نواب فیروز جنگ جا بہ جا سند بحالی بہ نام اہل خدمات ارسال نمودہ۔ مظفر جنگ دہمشیرہ[۳] برادر خطوط ارسال داشت۔ اظہار امارت و دارائی خود نمود و بہ نام خواجم قلی خاں بہادر سند نیابت صوبہ داری مع فرمان پادشاہ و خط نواب بہادر خواجہ سرا فرستاد۔

اما واقعے کہ روئے داد در خجستہ بنیاد و دار السرور و برہان پور بہ حکم مالک یوم النشور۔ و چوں خبر کشتہ شدن نواب شہید بہ اطراف و جوانب شایع شد بالاجی از محل سکونت نکبت خود حرکت نمودہ بہ ضبط جاگیرات امرا و منصب داران دکن پرداختہ و سند ضبطی بہ پرگنات دور و نزدیک ارسال داشت۔ و عاملے دریہم بریہم شد۔ و بالاجی خود متوجہ خجستہ بنیاد گردید۔ در آں جا بہ اخذ و جبر مقدمات پرگنات پرداخت و قریب بہ شہر دائرہ نمودہ۔ و سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ چوں تاب مقاومت و استقامت نہ داشت مبلغ ہفدہ لک روپیہ بہ پرگنات و قدرے

نقد دادہ صلح نمود و ضبطی از سبب مصالحت در صوبہ خجستہ بنیاد نیامد۔ و بعد از چند بمقام از نواح خجستہ بنیاد کوچ نمودہ بر سر راہ لشکر اقامت نمود۔ چنان چہ رقم زدہ کلک بیان گشت و در برہان پور خواجم قلی خاں کہ ناظم صوبہ بود بہ احمد بیر خاں پیغام داد کہ دریں وقت واقعہ ناگزیر در پیش آمدہ۔ از برائے دفع متاہیر و محافظت شہر مبلغے زر در کار است۔ باید داد۔ و احمد بیر خاں در جواب گفت کہ بدوں حکم من زر نہ می توانم داد۔ ازیں جہت در محافظت خود و خزانہ کہ در قلعۂ ارک بود سعی بلیغ نمود و امر بہ نگاہ داشت سواران و بے اسپان و پیادہ ہائے برق اندازان و تیر اندازان فرمود و خواجم قلی خاں نیز بہ نگاہ داشت مشغول گردید۔ و ابو الخیر خاں شمشیر بہادر نیز نگاہ داشت نمود و بہ نوعے بازار نگاہ داشت گرم شد کہ گاہے دریں چند سال ملحوظ نہ گشتہ بود۔ ہر سہ دربارہ گلواز آدم و اسپ بود و اکثر فرومایگان جولاہان و ارباب حرفہ خود را بہ صورت سپاہیان آراستہ نوکر گشتند۔ و درمیان خواجم قلی خاں بہادر و احمد خاں بہادر جواب و سوال درمیان بود و اطراف و جوانب قلعہ و خانہ احمد خاں مورچال بستہ بودند۔ دریں دو سہ (۴۳) ماہ بہ احتیاط تمام گزران نمودند۔ دریں ضمن عنایت نامہ بہ مہر نواب مظفر جنگ بہ نام ہر ایک علیحدہ رسیدہ کہ سرگرم در کار خود باشید۔ باوجود ایں ہر دو سردار در مضبوطی و احتیاط از خوف یک دیگری کوشیدند۔ و ہر روز فیل خواجم قلی خاں بہادر برائے سواری تیار می شد۔ تا آں کہ بعد چند روز سند صوبہ داری بہ مہر نواب مظفر جنگ بہ نام ابو الخیر خاں رسید۔ و نقل آں بہ مہر قاضی محمد حیات بلدہ دار السرور رسانیدہ در پیش خواجم قلی خاں

فرستادند۔ و احمد میر خاں و متصدیان شہر رجوع بہ شمشیر بہادر نمودند۔ و او بہ حکومت پرداخت۔
دریں ولا در ماہ ربیع الاولی۔ چنان چہ ماناجی بکم وہری پنڈت و سردار دیگر از مرہٹہ بہ اتفاق
توجہ بہ سمت تعلقہ راؤ کردہ بہ ضبطی پرداختند و فوج دار و عامل راؤ در قصبہ مذکور بہ حراست
تمام قدم ممانعت استوار نمود۔ و ایں خبر بہ میر حیدر علی سپہ سالار احمد میر خاں رسید۔
قریب پانصد سوار و یک ہزار کسرے پیادہ جرار ہم راہ گرفتہ و توپ چہ ہا و شیر بچہ ہا و
جزایل و بندوق ہا بہ حوالہ برقندازان کہ بندوق نہ داشتند فرمود و شیخ محمد خورم پسر ظفر محمد
خاں کہ بہرۂ عظیم از کسب سپاہ گری داشت بہ رفاقت خود گرفتہ دوازدہم ربیع الاولی
از شہر بر آمد و بے اسپاں را بر عرابہ ہا نوکر نمودہ ہم راہ گرفت و بعضے کہ ماندہ بودند روز
دیگر بہ عرابہ ہا سوار شدہ روانہ شدند۔ بہ ہر تقدیر سیزدہم در مقابلہ گروہ بے شکوہ
مقاہیر در آمدند۔ و از طرف خود نیز دو ہزار سوار کہ آب بہ دست آں ہا بود حملہ آور گردیدہ
بہ تفنگ انداختن بہ حملہ ہائے متواتر جنگ نیزہ و بھالہ مشغول گشتند۔ دریں اثنا از
قضا محمد خورم کشتہ شد و تزلزل تمام روئے دادہ۔ نرسنگ راؤ ہرکارہ میر شہاب الدین
جمعدار از برائے مصالحت ترددات بجا آوردہ میر حیدر علی را بہ نزد آں اشقیا بردہ چوں
مصالحت حسب دل خواہ نہ بود بہ لشکر خود معاودت نمود۔ چنان چہ تا آں وقت در فوج
قرارے نہ ماند و اکثر مردم رو بہ فرار آوردند و باز جنگ درگرفت و گوبند رام پیشکار دیوانی
زخم گراں بر داشتہ بہ شہر آمد و بعد از چند روز درگذشت۔ دریں ضمن روئے فوج برگشت
و مردم گریختن شعار خود ساختہ خود را بہ شہر رسانیدند۔ چنان چہ بعضے مردم کہ اسپان

جلد داشتند بہ جلدی تمام خود را بہ شہر رسانیدند۔ و اکثر مردم کہ دو چار مرہٹہ شدند سلاح و
لباس خود در باختہ برہنہ جان را غنیمت دانستہ عریاں داخل شہر شدند و مردمانے
کہ برائے کمک آں ہا رفتہ بودند آں ہا نیز از عرض راہ معاودت نمودند۔ قریب ہشتاد
نفر در آں معرکہ شہید گشتند و میر حیدر علی بہ شہر آمد۔ روز دوم گماشتگان و منصدیان
پادشاہی از اخذ و جبر محصول ممنوع گشتہ و متقاہیر بر محالات سایر مثل سنڈی شاہ گنج
و جہان آباد و بہادر پورہ وغیرہ گماشتہ گان خود نشانیدہ بہ ضبط خود در آوردند و طرفہ
اختلافے روئے داد۔ چند روزے بریں نوع گزشت۔ دریں اثنا

سند نیابت نواب فیروز جنگ از حضور بہ نام خواجم قلی خاں بہادر
مع فرمان پادشاہی رسید و خواجم قلی خاں برائے آداب فرمان رفتہ گرفت
و دخل و عمل قرار واقعی نمود و شمشیر بہادر حقیقت را بہ نواب صلابت جنگ بہادر و
راجہ نوشت۔ در ہماں ایام بر مسند امارت بعد از مظفر جنگ جلوس استقرار یافتہ بودند۔
چناں چہ اندرون شہر عمل و دخل خواجم قلی خاں و بیرون شہر در تصرف گماشتہ گان
بالاجی بود۔ چوں عنایت نامہ بہ نام ابوالخیر خاں از صلابت جنگ و راجہ رگناتھ داس رسید
خطاب امام جنگ با سند بحالی صوبہ داری بہ نام او فرستادند۔ بہ قلم آوردند کہ بالفعل
مصلحت این است کہ شما در امر صوبہ داری مستقل گردیدہ بہ ہر نوع دانید۔ از خواجم قلی
خاں امر حکومت انتزاع نمایند و چوں حکم بہ نام امام جنگ رسید بہ خواجم قلی خاں بہادر
پیغام فرستادہ داد و در جواب گفت کہ من بہ موجب سند حضور ناظم گشتہ ام۔

دخل نہ خواہم داد۔ امام جنگ دریں باب از متصدیان وغیرہ مشورت نمودہ ہمہ یک جہت ویک دل گشتہ اتفاق براجرائے حکم نواب صلابت جنگ نمودند و عملہ وفعلہ صوبہ داری خود نمودہ رجوع بہ ابوالخیر خاں گشتند و خواجم قلی خاں بہ قدم ممانعت در پیش آمدہ دست ازحکومت برنمی داشت۔ چند روز بریں منوال گزشت۔ وہر چند مردماں فہمانیدند فائدہ برآں مرتب نہ گشتہ۔ وعلم در گنج چوک از خواجم قلی خاں برپا شد۔ میر غیاث برائے برداشتن علم خواجم قلی خاں با فوج کثیر کہ چہار حصہ افزود مقابلہ خواجم قلی خاں بود روز جمعہ نوزدہم جمادی الاولیٰ بہ جہت حرب آمادہ گشتہ روانہ چوک شدند و خواجم قلی خاں ایں خبر استماع نمود بہ جلدی تمام پسر خود نذر محمد خاں و داماد خود کہ مخاطب بہ البرز خاں بود با محمد خاں بخشی در مقابلہ فوج وپیادہ ہائے کارگزار وتفنگ چیاں برائے مورچہ بندی ارسال داشت ومیر محمد غیاث پیش دستی نمودہ جھنڈا را از جا برداشتہ ونشان ابوالخیر خاں رانصب نمود۔ ہرکارہ ہا ایں خبر گوش زد خواجم قلی خاں نمودند سردار خود را بہ محاربہ وبرحویلی او مورچال خود قرار دادہ شروع برق اندازی وبان بازی کرد۔ چناں چہ چند نفر از تماشائیاں در چوک زخمی شدند۔ ومیر غیاث در بازار نشستہ مورچال قائم می نمود۔ واز چہار گھڑی روز ماندہ جنگ شروع شد وبرحویلی میر کمال کہ قریب بہ پل واقع است میر حیدر علی در مورچال جنگ گولی وبان شروع کرد و میر احمد ہمشیرہ زادہ وعزیز اللہ ہمشیرہ زادہ دیگر ابوالخیر خاں و دیگر از اقربا وعبدالنظر بیگ خاں بخشی وسید نورالدین خاں کوتوال ورسالہ داران تمام شب میدان چوک وپیش روئے

مسجد جامع نشان مورچال پیش بردند و نصف شب هزاری خواجم قلی خان کشته شد و
در مورچال خلل عظیم افتاد تشویش به دل هائے نوکران خواجم قلی خان بهادر را اصلا از یں
تغیرے رونه داد - میر نعمان خان پسر شاه عبد المنان و میر حیدر علی و نرسنگه راؤ و شیخ
عبد الرحمن برائے مصالحت درمیان بودند و سعی ها می کردند - بالآخر هر دو جانب به مصالحت
راضی گشتند که دوازده هزار روپیه طلب سپاه که در آں چند روز شده بود ابو الخیر خان
به دهد و صوبه داری به او واگزارند - یک پهر روز برآمده فتنه فرو نشست و پائے جنگ و
جدال از میان برداشت - باز حکم مجدد از نزد نواب صلابت جنگ به نام ابو الخیر خان رسید
که پنج شش هزار سوار نگاه داشت نمایند و مبلغ کلی از خزانه دار السرور در دهانیدند - به موجب
امر نواب صلابت جنگ به نگاه داشت سپاه اشتغال نمود - از یں ممر عالمے کامیاب
گردید و منصب دارانے که جاگیرات آں ها را مقهوران به ضبط آورده بودند به مساعده در ماهه
و مدد خرچ بهره ور شدند - به نوعے بازار نگاه داشت گرم شد که ندائے نقیبان و صدائے
چاؤشان تا افلاک بلند شد - و هر روز شمشیر بهادر خود ملاحظه سواران سایر و رساله داران
می فرمود... و اسپ نایاب گردید و اسپان مالوه را تاجران به برهان پور آوردند و بازار
نخاس که از چندیں مدت ویران بود آں چناں بازار گرم شد که تمام چوک از بایع و مشتری
مملو بود - و در همیں ایام بر خطاب خواجم قلی خان بهادر قائم جنگی را افزوده مومی الیه را تکلیف
حضور نمودند - و راجه رگهناته داس به نظر بیگ خان خط نوشته نزد خود به خجسته بنیاد
طلب داشت - چهاردهم رمضان - روانه شد و خواجم قلی خان پانزدهم شهر مذکور عازم

خجستہ بنیاد گشت ۔ و نظر بیگ خاں را باز بخشی سایر نمود ۔ و خویشان را کہ ہمراہ بردہ
بود ہر کدامے بہ مناصب و خطاب ہا سرفرازی یافتند ۔ و میر مہدی خاں و دیگر برادران
قاضی دایم را مقید نمودہ نزد راجہ رگناتھ داس بردند و از آں جا فرار نمودہ ہر کدامے جا بجا
رو پنہاں نمودند ۔ دریں وقت بالاجی نگم مقہور کہ بہ سمت عادل آباد آمدہ بود چوں میر غیاث
بارسالہ داران بہ محاربہ او رفت ۔ او فرار نمودہ بہ گریخت ۔ دریں اثنا فکر راجہ رگناتھ داس
ایں بود کہ از بالاجی پرخاشش نماید ۔ و ہمیشہ بر زبان می آورد کہ مبلغ نہ لک روپیہ سرکار
گرفتہ است ۔ و در عوض ہر لک دہ لک خواہم گرفت ۔ ایں خبر بہ بالاجی رسید برخود برآشفت
و از غرور فوج و سرانجام توپ خانہ خیرہ شدہ پیغام داد کہ اکثر اوقات از زبان نواب
قسم بہ می آید خود را چرا لم کردہ ۔ و راجہ ازیں سخنان برہم شدہ بہ اجماع عساکر امر نمود ۔
و ابوالخیر خاں را نیز طلب داشت ۔ اما جنگ پیش از رفتن خود میر غیاث و سید معزالدین
پسر سید نورالدین خاں را برائے آوردن خزانہ روانہ نمود ۔ در ماہ شوال پنج لک
روپیہ و کسرے از راونوجی سندھیہ مرہٹہ بود قریب بہ شہر رسید ۔ ابوالخیر خاں امر نمود
کہ خزانہ از دست مقاہیر انتزاع نمودہ داخل سرکار نمایند ۔ چناں چہ بہ عمل آمد ۔ اما بعد
ازیں کارکنان خزانہ مذکور بہ مقاہیر مسترد گردانیدند ۔ بہ تاریخ سلخ شوال ابوالخیر خاں از دریائے
تاپتی گزشتہ در عین شدت باران روانہ خجستہ بنیاد شد ۔ و در راہ از مرض فالج
بیمار گشتہ ۔ و با وجود عارضہ مرض بہ ملازمت نواب صلابت جنگ رسید ۔ و بعد
از آں رائے ہا بر آں قرار یافت کہ بہ جنگ بالاجی مقہور باید رفت ۔ بعد عید الاضحیٰ

بتاریخ یازدہم ذی حجہ از شہر برآمدہ داخل خیمہ شدند و امام جنگ راہراول و نصیر جنگ را جنداول مقرر نمودہ پیش تر روانہ گشتند۔ و برائے گردآوری توپ خانہ و سپاہ و فراہم آوردن بہیر و بنگاہ و برآمدن صرافہ چند مقام واقع شد۔ از راہ احمدنگر عازم پونہ کہ محل سکونت ادبار آں بے حیائے نابکار یعنی بالاجی شقاوت آثار بود گشتند۔ و در احمدنگر زیادتی بہیر و بنگاہ را در آں بلدہ گزاشتہ و لوازمہ ضروری ہمراہ گرفتہ قدم پیش تر گزاشتند۔ آں ملاعین نیز بہ تہیہ جنگ و پرخاش پرداختند۔ بہ مقابلہ لشکر نصرت اثر درآمدند۔

دریں سال نقد علی خاں دیوان فرخندہ بنیاد حیدرآباد کہ سنین عمرش از صد سال تجاوز نمودہ بود و بہ کمال صلاح و تقویٰ بود در ماہ صفر وفات یافت۔ پسر او میرزا علی نقی کہ نواب مظفر جنگ دار وغہ فیل خانہ نمودہ بود بعد از فوت پدر بہ خطاب نقد علی خاں سرفراز گشتہ۔ و نواب صلابت جنگ نقد علی خاں مذکور را از انتقال پدر دیوان حیدرآباد نمودند۔

ہم دریں سال سید شریف خاں شجاعت جنگ از اولاد سید محمدؐ بود و شجاع و دلیر و مردانگی کمال داشت۔ در ماہ شعبان جہان فانی را وداع نمود۔ و سید صدرالدین خاں پسرش بہ خطاب پدر ممتاز گردید و صوبہ داری سرکار بیرار از انتقال شجاعت جنگ مرحوم بہ سید لشکر خاں بہادر نصیر جنگ مقرر شد۔

و دریں سال میر دوست علی خاں کہ برائے استمداد نواب صلابت جنگ ہمراہ ابوالخیر خاں باجمعیت پانصد سوار و پیادہ از برہان پور خجستہ بنیاد رفتہ بود

در ماہ ذی حجہ بہ عالم بقا شتافت۔ خلف الصدق میر نجف علی خاں نعش والد بزرگوار خود را بہ کمال آرائش بہ برہان پور روانہ کرد و در مسجدے کہ آں مرحوم خود ساختہ بود۔ چنان چہ نام او بہ تاریخ مسجد موسوم نمودہ بود مدفون ساخت۔ رحمۃ اللہ علیہ۔ و در ۱۱۶۵ھ بہ تاریخ دوازدہم محرم الحرام جنگ درمیان بالاجی راؤ و نواب صلابت جنگ شروع شد۔ و بالاجی راؤ پسر عمش سدھوجی بن جما بالشکر ہراول جنگ ہا نمودہ۔ چنان چہ از جانبین حرب کارزار بہ وقوع پیوست۔ و فرنگیان وگاردیان بہ کمک ابوالخیر خاں ہراول رسیدند۔ فوج نابکار مرہٹہ رو بہ گریز آوردند۔ و شب چہاردہم محرم الحرام خسوف ماہ واقع شدہ بود۔ بالاجی غافل از لشکر اسلام گشتہ برائے پرستش قمر از لشکر خود بہ کنار گنگا رفتہ مشغول بہ عبادت طریقہ خود بود کہ ہرکارہ ہا خبر رسانیدہ۔ فرنگیان وگاردیان بہ افواج اسلام بہ قصد شب خوں بر سرا و رفتہ خیمہ و خرگاہ وغیرہ بہ غارت بردند۔ و سواران اکثر بر اسپان بے زین سوار شدہ جان خود را از آں مہلکہ بیروں بردند۔ و بالاجی بے لباس و پوشاک بر اسپے سوار گشتہ خود را از چنگ لشکر اسلام رہانید۔ اما شدت حرب و عداوت قلب بیش تر قائم شد و لشکر اسلام بہ استظہار نصاریٰ تاخت کناں و دیہات مرہٹہ را با خاک ادبار یک ساں نمودہ پیش تر می رفتند و بر کفرہ قسمے غالب بودند کہ معلوم ہمگناں گشت کہ اقبال اسلام و ادبار کفر است۔ و ہر روز دو کروہ یا سہ کروہ پیش تر می رفتند۔ و روز چہار شنبہ نوزدہم محرم الحرام فوج مرہٹہ زیادہ از روز ہائے دیگر شوخی نمودہ در مقابلہ فوج فیروزی

درآمد۔ راجہ رگناتھ داس نظر بیگ خان بخشی سایر را با فوج سایر و میر نعمان خان و
میر مقتدی خان و فتح خان و واسع خان رسالہ داران را بہ جہت تنبیہ مامور نمودہ در مقابلہ
افواج مرہٹہ ارسال داشت۔ و نظر بیگ خان بہ مقابلہ درآمدہ مرہٹہ را گریزانیدہ جانب
دست راست دوانید۔ و راجہ رگناتھ داس متحیر گشتہ کوچ نمود و نظر بیگ خان و سرداران
کہ مشغول جنگ بودند مرہٹہ پس پا شدہ لشکر اسلام را پیش تر کشیدہ و از لشکر دور انداختہ
و بازآں سگان روباہ جمعیت نمودہ جنگ عظیم در پیوست و کمک از نواب صلابت جنگ
نرسید۔ نظر بیگ خان دو زخم گولی بندوق و یک زخم شمشیر برداشت و بر دست نیز
زخم گولی رسیدہ استخوان دست ریزہ ریزہ شد و طرفہ حالتے روئے داد۔ و میر نعمان خان
زخمی شدہ بہ خیمہ رسیدہ جان بہ حق تسلیم نمود۔ و میر مقتدی خان خود را زخمی در لشکر رسانید
فتح خان و واسع خان رسالہ داران کشتہ شدند۔ و مغل بیگ خان کہ مخاطب بہ نوشیر خان
و نصیر الدین نبیرہ بکلر بیگی خان وغیرہ کشتہ شدند۔ و از جانب بالاجی قریب بیست جمعداران
و سواران بسیار بہ قتل رسیدند۔ عجب تہلکہ درآں روز گزشت۔ و بعد ازآں فوج اسلام
خود را قریب بہ شش کروہے پونا رسانیدہ خواستند کہ بہ پونا کوچ نمایند۔ و مردمان دیگر
مانع شدہ گفتند کہ بالاجی آمدہ ملازمت کردہ صلح می کند۔ ہمیں نہج بہ مصلحت نصیر جنگ
کہ امروز برائے ملازمت می رسد فردا می رسد مقامات کنانیدند۔ تا آں کہ در لشکر غلہ نایاب
شد و علامت بہ مرتبہ انجم نادر گشت کہ اسپان از فاقہ جان خود را باختند و آدمان از گرسنگی
حیران شدند۔ بہ قسمے شدت جوع در لشکر اسلام از سبب لشکر خان غالب گشت کہ

زبان از بیان آن عاجز است و فوج ملایین خیره گشته هر روز دست درازی بر لشکر
می نمودند۔ فرنگیان و گاردیان در آن تمصه داد مردانگی داده به سر دادن آتش خانه
فرنگ دود از نهاد آن کافران بے ایمان برمی آوردند۔ و با وجود سختی احوال از شش کروہے
پونا به قصد آں که به احمد نگر آمده رسد و غله گرفته باز مراجعت نمایند کوچ معاودت نمودند
و خود را به موضع تلے گاؤں که قصبهٔ عظیم آں اشقیا بود رسانیدند۔ نواب صلابت جنگ
بهادر و راجه رگناتھ داس موضع مذکور را در تسخیر آورده امر به غارت نمودند۔ و سواران
و پیاده ها و فرنگیان و گاردیان دست به غارت کشودند۔ قدرے آذوقه به دست آمد۔
و بعد از تاخت و تاراج به سمت احمد نگر کوچ نمودند۔ و مقاهیر هر روز به مقابلهٔ لشکر در آمده
برائے حرب دست و بازو می کشودند و پیغام و سلام گولی و بندوق درمیان بود۔
تا آں که به احمد نگر رسیدند۔ در آں جا زیادتی بهیر و بنگاه را بار دیگر گذاشته و فوجے که
در آں جا از خوف مقاهیر به لشکر خود را نمی توانستند رسانید مع بنجاره که در آں جا
بودند همراه گرفته متوجه سنگمنیر گشتند و در راه سنگمنیر کوه هائے عالی و کریوه هائے پست و
بلند به وقت راه طے نمودند و باز صلح درمیان آمد۔ چنان چه راجه رگناتھ داس و سلابوجی
باهم بیرون لشکر ملاقات نمودند۔ و قرار و مدار به میان آمد۔ باز بهم خورد۔ تا به سنگمنیر
رسیدند۔ در آں جا جنگ عظیم با فوج هراول یعنی ابو الخیر خاں در پیش آمد و اکثر جنگ
پائے استقامت محکم داشت۔ و میر امجد همشیره زاده زخم گولی کاری برداشت و
اکثر مردم زخمی شدند۔ با وجود که سید لشکر خاں بهادر نصیر جنگ برائے مصالحت

در لشکر بالاجی بود۔ بہ ہر تقدیر ابوالخیر خاں و میر غیاث فوج مرہٹہ را از جائے آں ہا اخراج نمودہ۔ بعد ازاں صلح قرار واقعی شد۔ و بالاجی متوجہ ملک خود گشت۔ و چوں طلب سپاہ ہر ابوالخیر خاں زیادہ شدہ و برائے طلب شورش درمیان آمدہ۔ باز بحال گشتند و نواب صلابت جنگ و راجہ سید لشکر خاں را از مونگے پٹن بہ خجستہ بنیاد رخصت نمودند و سیوم ربیع الآخر ابوالخیر خاں بر تعلقہ صوبہ داری خود رخصت گشتہ روانہ شدند۔ اما درمیان راجہ رگناتھ داس و ابوالخیر خاں سوء المزاجی بہم رسیدہ۔ اظہار آں موجب اطناب است۔ روز پنجشنبہ بیست و دوم ربیع الآخر ابوالخیر خاں داخل برہان پور گردید و شب جمعہ بیست و سوم ربیع الآخر خواجم قلی خاں را مخاطب بہ ذوالفقار الدولہ خواجم قلی خاں بہادر قائم جنگ نمودہ صوبہ داری برہان پور از تغیری ابوالخیر خاں مقرر نمودند و ذوالفقار الدولہ روز پنجشنبہ ششم جمادی الاولی داخل دار السرور شدند و احمد سیر خاں و جمیع متصدیان تا کنار دریائے تاپتی بہ استقبال شتافتہ داخل شہر نمودند۔ و فوجداری لکلانہ بہ امام جنگ بحال ماند۔ و قطب الدولہ محمد انور خاں را دوم جمادی الاولی بہ برہان پور رخصت نمودند۔ نوزدہم شہر مذکور داخل دار السرور گردید و ہنگامہ سپاہ بر امام جنگ بہ نوعے شد کہ حد و نہایت نہ داشت۔ و بالآخر قدرے جنس در وجہ طلب سپاہ دادہ از دست سپاہ فراغت حاصل نمود۔ موروجی پنڈت کہ در عہد نواب نظام الدولہ بہادر بہ خطاب لشن داس ملقب شدہ بود۔ بہ موجب حکم نواب صلابت جنگ و راجہ رگناتھ داس بہ طوق و زنجیر در خانہ بہار دل داماد

عبد النظر بیگ خاں کہ مخاطب بہ دلاور دل خاں بود مقید نمودہ روز دوشنبہ سیزدہم ربیع الاولی بہ مقر خود شتافت۔ چناں چہ نواب صلابت جنگ احمد میر خاں را مخاطب بہ میر علی اکبر خاں گردانیدند۔

بازآمدیم بر حقیقت لشکر فیروزی اثر و کشتہ شدن راجہ رگناتھ داس بہ حکم خالق اکبر۔ نواب صلابت جنگ از مقام تپن رگھو بھوسلہ مرہٹہ را کہ باخود ہم راہ آوردہ بودند رخصت برار کردہ خود متوجہ ملک گیری بہ طرف بھالکی وغیرہ روانہ شدہ نزدیکی بھالکی مقامات شد۔ مزاج راجہ براین آمد کہ قصبہ بھالکی وغیرہ محالات از رام چندر گرفتہ داخل سرکار نماید۔ چناں چہ براین کار وصل خاں یک چشمی را با سرداران دیگر برائے ضبطی بھالکی فرود آوردہ۔ والدہ راجہ رام چندر با فوج قلیل در بھالکی بود۔ و راجہ رام چندر با ہفت ہزار سوار جرار در آں نواح در دہ کروہے منتظر قابو شدہ پیغام داد کہ من از آبا و اجداد نوکر این خاندان ام۔ تقصیر از من چہ صادر شد کہ ملک موروثی من ضبط می نمایند۔ راجہ از طرف نواب صلابت جنگ جواب فرستاد کہ پدر تو گاہے در نوکری سرکار دجاں فشانی قصور نہ نمودہ بود۔ تو برعکس آں در جاں فشانی ہا قصور می نمائی۔ چناں چہ در جنگ بالاجی حاضر نہ شدی۔ او زبان بہ معذرت کشودہ عرضی نوشت کہ در ملک گیری کرناٹک زیر بار خسارت آمدم ونقصان سی لک روپیہ من شد و اسپان و اسباب از کار رفتہ۔ ازیں سبب در سر انجام خود بودم۔ نہ توانستم رسید۔ چناں چہ راجہ جواب داد ملک ترا برابر بحال

می گزارم و پرگناتے کہ بعد از نواب شہید بہ تو عنایت شدہ است گزاشت نمودہ حوالہ عاملان سرکار نمایند۔ جواب داد کہ اگر عفو تقصیرات نمودہ بحال می دارند ایں جانب بندہ ام و الّا ہمہ ضبط نمایند۔ جائے دیگر رفتہ نوکری خواہم کرد۔ دریں رد و بدل و پیغام پانزدہ روز در گزشت۔ رام چندر نزدیکی لشکر ششش کروہے دائرہ داشت۔ چنان چہ حسام اللہ خاں بہادر قلعہ دار ادوگیر بہ عرض رسانید کہ پرگنہ مکان مستحکم در تصرف اودگیر است اگر قلیل فوج ہم راہ من تعین شود در اندک وقتے بہ ضبط سرکار می آورم۔ راجہ ہزار سوار ہم راہ حسام اللہ خاں داد۔ اوروانہ شد۔ جنگ بہ وقوع پیوست۔ رام چندر فوج برائے مقابلہ حسام اللہ خاں تعین نمود۔ ہنوز فوج رام چندر نہ رسیدہ بود کہ قلعہ فتح شد۔ دریں اثنا، فوج نگاہ داشت راجہ رگناتھ داس بہ راجہ پیغام دادند کہ پنج لک روپیہ طلب ما در سرکار شدہ است۔ بر ما فاقہ ہا می گزرد۔ زر ما را بہ دہند۔ راجہ جواب داد کہ در حساب آں چہ سعائنہ شد طلب شما در سرکار دو لک روپیہ می شود۔ پنج لک روپیہ محض غلط است۔ دریں سوال و جواب مقدمہ بہ طول انجامید و ارادہ فوج بر قتل راجہ مصمم گردید۔ رام چندر ایں خبر مسموع نمودہ جمعداران فوج مذکور را خاطر نشان نمودہ نوشت کہ شما راجہ را بہ کشید و من نزدیک لشکر می آیم۔ بر شما کسے دست نہ خواہد انداخت۔ فوج راجہ دو ہزار سوار و سردار آں ہا عبد الغفور رسالدار بود جرأت نمودہ یکا یک بر خیمہ راجہ رفتہ راجہ و ہمشیر زادہ سیتارام کہ مخاطب بہ رائے رایاں شدہ بود بہ قتل رسانیدند۔ و خانہ راجہ را تمام لچہ ہا بہ غارت بردند۔ و رام چندر

با فوج خود مستعد شده نزدیک لشکر استاده و این دو ہزار سوار راجہ را کشتہ در فوج
رام چندر ملحق شدند۔ و در لشکر از کشتہ شدن راجہ عجب ہنگامہ برپا شدہ نزدیک
بود کہ لشکر غارت شود۔ سرداران لشکر در فکر خود ہا افتادند۔ وہیچ کس را فکر آقا نماند۔
میر نجف علی خاں بند و بست مثل خیمہ ہائے خود نمودہ با چند سوار و پیادہ و خاصہ برداران
سوار شدہ در خیمہ نواب صلابت جنگ آمد۔ دید کہ در دیوان خانہ وگرد و پیش نواب
ہیچ احدے نیست۔ اندرون خلوت رفتہ نواب را دید کہ خواص بر جا ماندہ خاطر نواب
جمع نمودہ بند و بست گرد خیمہ با تمام سرداران را طلب داشتہ چوں تمام سرداران
در دربار جمع شدند منادی گردانیدہ بند و بست نمود۔ و فوج رام چندر کہ نزدیک
بود نزد او چوب دار فرستادہ پیغام داد کہ بچہ ارادہ استادہ۔ بہ مثل خود خیمہ
برپا کردہ فرود آئی و خاطر جمع نمائی کہ مقدمہ تو البتہ انفصال خواہد یافت و رام چندر
نزدیک لشکر فرود آمد و ہنگامہ فرو نشست۔ چنانچہ راجہ را در آتش سوختند و
زن او ستی شد۔ عمدہ ہا مثل سید لشکر خاں و شاہ نواز خاں کسے بہ سبب راجہ
مقتول در لشکر نہ بودند کہ خدمت دیوانی تجویز نمودہ شود۔ مستعد خاں و ابو الفخر خاں و
فتح اللہ خاں و میر نجف علی خاں وغیرہ در خلوت نواب صلابت جنگ نشستہ تجویز
خدمت دیوانی نمودند۔ چوں در آں وقت کسے قابل ایں خدمت نہ بود تا رسیدن
شاہ نواز خاں و نصیر جنگ برائے اجرائی کار دیوانی مقرر شود و احکام بہ خجستہ بنیاد
برائے طلب شاہ نواز خاں و نصیر جنگ مرسل گشت۔ در حضور کار دیوانی ابو الفخر خاں

سرانجام می داد۔ تا بیست روز بریں بہ گزشت۔ ابوالفخر خاں بہ نوعے غرور را کار فرمودہ
بہ اخذ و جر از عمالان شروع نمود کہ در توصیف در نہ می آید۔ چناں چہ روزے خبر رسید
کہ خواجہ نعمت اللہ خاں و دیگر سرداران کہ برائے تنبیہ رفتہ بودند و از راجہ کمک
طلب داشتہ بودند و راجہ در فکر فرستادن کمک بود۔ اتفاق نہ شد نعمت اللہ خاں
خبر کشتہ شدن راجہ مسموع نمودہ می خواست کہ برخاستہ بہ آید۔ ایں خبر بہ نواب
صلابت جنگ رسید بہ ابوالفخر خاں دیوان فرمود کہ سردار جرارے را برائے
کمک نعمت اللہ خاں باید فرستاد۔ ابوالفخر خاں بہ میر نجف علی خاں پیغام داد کہ اگر قبول
می نمایند برائے کمک نعمت اللہ خاں فوج ہم راہ گرفتہ بہ روید۔ میر نجف علی خاں
جواب داد کہ بہ یک شرط می روم کہ اختیار کل فوج بہ من باشد و نعمت اللہ خاں
بہ حضور بہ آید۔ من دانم و افغانان۔ در دو روز قسمے تنبیہ نمایم کہ دمار از روزگار ایشاں
برآید۔ ابوالفخر خاں قبول ایں معنی نہ نمودہ گفت کہ نعمت اللہ خاں از مدت رفتہ
محنت ہا نمودہ است۔ اگر او را خواہم طلبید بے دل خواہد شد۔ شما بہ کمک او بہ روید۔
میر نجف علی خاں جواب داد کہ اگر او سردار باشد و ما جنگ و فتح کنیم نام او خواہد شد
و ما کشتہ شویم و محنت ہا نمائیم نام ایں جانب ہیچ گونہ نہ خواہد شد و ایں کار از من
نہ می شود۔ او را بہ حضور طلب دارند و مخلص را بہ فرستند۔ ابوالفخر خاں گفت کمک
نعمت اللہ خاں را کار سہل تصور نہ نمایند۔ من می خواہم برادر خود را بہ فرستم۔
میر نجف علی خاں برآشفتہ فرمود کہ ایں کلمہ مغروری چرا از زبان شما جاری شد۔ دی روز

ما شمارا تجویز نموده دیوان کرده ایم و فردا تغیر خواهد شد۔ برادر خود را با ما برابری می نمایند۔
او چه خواهد بود۔ غرض صحبت برہم خورد۔ و میر نجف علی خاں آخر نه رفته۔ بعد ازآں منور حسین
خاں دکھنی را با سرانجام و سرداران دیگر مع دو ہزار سوار به کمک نعمت اللہ خاں فرستاد۔
ایں مقدمات ایں جا واگزاشته روئے داد شاه جہان آباد دار الخلافه ترقیم می نماید۔

مقدمات روئے داد سمت دار الخلافه شاه جہان آباد این است که چوں
احمد خاں ابدالی ہرج و مرج در سلطنت و تغیری و تبدیلی احوال مسموع نموده بار دیگر
عرق طمع اش در حرکت آمده و قدم از جاده خود پیش تر نهاده متوجه لاہور گشته
تقی خاں شیرازی و فوج مغلیه ایرانی و تورانی را با خود رفیق ساخت۔ میر معین الملک
ناظم صوبه لاہور کوڑامل دیوان خود را مع ادینه بیگ خاں برائے دفع او با فوج عظیم
نام زد فرمود۔ و ہر دو سردار به جنگ او رفته محاربه عظیم نمودند۔ از قضا کوڑامل به قتل
رسید و ادینه بیگ خاں با وجود شجاعت ذاتی که کمرازو سپاه گری و تہور به وجود
آمده فرار اختیار نموده پناه به کوه جموں برد و احمد خاں و تقی خاں آمده لاہور را محاصره نمودند
و ایں اخبار به سمع پادشاه رسید۔ فرمان به وزیر نوشت و او را از لکھنؤ طلب فرمود۔
دریں وقت ابو المنصور خاں به اعانت ملہار جی ہولکر بر افاغنه پورب سخت غالب
آمده و تنبیه بلیغ نموده بلکه بالکلیه مستاصل گردانیده می خواست که چندگاه به بندوبست
ملک پردازد۔ به موجب حکم مع ہولکر خود را نزد پادشاه رسانید۔ چوں در اردوئے
معلی جمعیت عظیم دست داد ہرکاره ہا ایں خبر به احمد خاں ابدالی رسانیدند۔ او دانست که

افواج عظیم در دارالخلافه جمع شده و عنقریب کوچ نموده متوجه لاهور خواهد شد. با معین الملک صلح نموده و او را از طرف خود نایب مناب و قائم مقام خود گردانیده به سمت مکان اصلی خود معاودت نمود. اما در دارالخلافه درمیان ابوالمنصور خاں بهادر صفدر جنگ و نواب بهادر خواجه سرا اگرچه در ظاهر رنگ آشتی بود اما در دل ها به نوعے دیگر عداوت جوشش می زد که دود دشش به هوا می رسید۔

تقرر صوبه داری دکهن از حضور به نام نواب امیرالامرا بهادر فیروز جنگ یعنی برادر کلاں نواب نظام الدوله شهید از استماع کشته شدن راجه رگهناتهداس و هرج مرج در ملک دکهن پدید آمده و فرنگیان به نوعے غالب آمده اند که تمام لشکر اسلام وجود معطل شده۔ ازیں جهت احمد شاه پادشاه و جاوید خاں به اتفاق ابوالمنصور خاں نواب نظام الملک امیرالامرا غازی الدین خاں بهادر فیروز جنگ بخشی الممالک برادر کلاں نواب نظام الدوله شهید را به تاریخ سیوم رجب المرجب صوبه داری به استقلال شش صوبه دکهن داده مخلع به خلاع فاخره و عطائے اسپ و فیل و شمشیر سرفراز گردانیده و نواب فیروز جنگ چهارم رجب از شهر بیرون برآمده به قصد روانه شدن دکهن داخل خیمه شد۔ هول کر و غیره که به کمک صفدر جنگ به پورب رفته بودند از آں جا برگشته در نواح دارالخلافه آواره گشتند۔ اتفاق به نواب فیروز جنگ نمودند به شرطے که صوبه خاندیس را بالتمام در تنخواه هول کر وغیره و بالاجی عطا فرماید و منصب داران کل وجز از کبیر و صغیر و امیر و حقیر بے جاگیر باشند و روزینه داران که در عهد خلد مکان و خلد منزل

و پادشاہان دیگراں متعاد در آں ملک داشتند بے روزی شوند۔ نواب فیروز جنگ ایں
درخواست قبول نمود و بہ رفاقت آں ہا و فوج خود عازم دکھن شد۔ و در عین باران
طے منازل نمودہ بہ شدت لائے و گل و ہرج و مرج تمام و از توپ خانہ شکستہ و ریختہ
در نواح دارالسرور برہان پور رسید۔

حالاتے کہ در لشکر نواب صلابت جنگ بہادر روئے دادہ و آمدن
شاہ نواز خاں بہادر و رسید لشکر خاں و چوں خبر آمد آمد نواب فیروز جنگ بہ لشکر
فیروزی رسید ازیں خبر تمام عمدہ ہائے لشکر در فکر خود شدند و جنگ افغانان منجر بہ صلح
شد۔ آں ہا را قلعہ کرنول دادن و رفیق خود نمودن و بہ جنگ غازی الدین خاں مستعد
شدن مصلحت مقرر شد۔ چناں چہ بہ نعمت اللہ خاں وغیرہ بہ ایں مضمون احکام
صادر گشت کہ افغانان را امیدوار عنایات نمودہ ہم راہ خود بہ آرد و قلعہ کرنول
بہ آں ہا تفویض می شود۔ چناں چہ نعمت اللہ خاں بہ موجب حکم آں ہا را بہ حضور
آوردند و سند قلعہ کرنول بہ نام منور خاں از تغیری مظفر خاں گاردی عنایت شد۔
و چوں شاہ نواز خاں و نصیر جنگ بہ موجب طلب حضور از خجستہ بنیاد روانہ شدند
و نواب صلابت جنگ کوچ بہ کوچ بہ طرف حیدر آباد رفتہ داخل شہر شدہ و
مردم بلدہ و لشکر نذر و مبارک باد و نیاز گذرانیدند و بہ حسن و آرائش تمام
در حویلی جلال محل بنا کردہ نواب آصف جاہ رونق بخش شدند۔ خبر رسید کہ شاہ نواز
خاں و نصیر جنگ نزدیک شہر بہ موضع چنوارہ رسیدند۔ نواب صلابت جنگ

اکثر عمدہ ہا را برائے استقبال فرستادند و ہر دو سردار نام مدارہ با جمعیت دو ہزار سوار و دیگر سرانجام پیشتر رسیدہ بہ ملازمت نواب صلابت جنگ بہادر سرفراز شدہ بہ خلاع فاخرہ امتیاز یافتند۔ بعد از دو روز خلعت وکالت مطلق بہ نصیر جنگ عنایت شد۔ او وکیل مطلق گردیدہ بندوبست خود نمود۔ لیکن مثل راجہ ضبط نہ داشت۔ اللہ یار بیگ قلماق را بہادر دل خاں خطاب دہانیدہ نائب خود نمود و تاکید فرمود کہ شب و روز در خدمت نواب حاضر باشند تا کسے غیر بدون مرضی او بہ جناب نواب عرض نہ تواند نمود۔ و عمدہ ہا بہ او رجوع آوردند۔ و ہر روز خبر آمد آمد نواب فیروز جنگ بیش تر می رسید۔ از سبب ایں تمام اہل لشکر سراسیمہ بودند و مشورت جنگ در میان آوردہ مستعد جنگ شدند۔ موسی بوسی فرنگی با دو ہزار گاردی و دو ہزار فرنگی و دو ہزار سوار جرار مستعد بہ جنگ بودند و مشورت نمودند کہ بر دریائے نربدا خود ہا را رسانیدہ جنگ باید نمود۔ نواب با وکیل مطلق مشورت نمود۔ او گفتہ کہ بالاجی راؤ را رفیق خود نمودہ ہراول باید نمود و در حیدرآباد شاہ نواز خاں را باید گزاشت۔ چناں چہ بہ شاہ نواز خاں پیغام نمودند۔ خان مذکور جواب داد و قبول نہ کرد۔ تا بہ حدے کہ برائے ہمیں کار نواب صلابت جنگ بہ خانہ شاہ نواز خاں آمدند و بجد شدند لیکن قبول نہ نمود۔ نصیر جنگ میر نجف علی خاں را طلب داشتہ فرمود کہ شما با شاہ نواز خاں کمال محبت دارید و گفتہ شما می شنود۔ بجد شدہ بہ گوئید تا قبول نماید۔ میر نجف علی خاں گفت بہ شرطے کہ در عوض ایں سعی قلعہ داری آسیر از نواب صلابت جنگ بہ من بہ دہانید۔ نصیر جنگ قبول نمود۔

میر نجف علی خاں نزد شاہ نواز خاں رفتہ بہ سعی تمام مزاج او را بہ ایں آورد کہ او قبول فرمود۔ میر نجف علی خاں سعادت نمودہ نزد سید لشکر خاں آمدہ او را آگاہ ساخت۔ نصیر جنگ بسیار خوش وقت شدہ بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ او را ہم راہ بردہ خلعت دہانید۔ شاہ نواز خاں بہادر پنج ہزار سوار و پنج ہزار پیادہ نگاہ داشت نمودہ بہ استقلال تمام صوبہ داری حیدرآباد انصرام داد و نصیر جنگ بہ موجب قرار داد قلعہ داری آسیر بہ میر نجف علی خاں دہانید۔ نواب صلابت جنگ میر نجف علی خاں را در خلوت طلب داشتہ قلعہ آسیر حوالہ فرمود و شروط بسیار نمود۔ از آں جملہ یکے ایں کہ غازی الدین خاں بہادر اگرچہ برادر کلاں ماست ولیکن برائے گرفتن ملک می آید۔ قسمے تردد نمایند کہ چوں بہ برہان پور بہ رسد قلعہ آسیر بہ دست او نہ آید و قلعہ را بہ وجہ احسن محکم سازید و متواتر خبر ارسال دارید۔ اگر ضرور خواہد بود فوج ہم تعین شما خواہد شد۔ بہ ایں قسم سوال و جواب نمودہ بیروں آمد۔ بہ اختیار تمام رخصت فرمود۔ میر نجف علی خاں موافق مقدور جمعیت فراہم آوردہ از نواب و شاہ نواز خاں و نصیر جنگ رخصت شدہ بہ طرف قلعہ مذکور روانہ شد۔ دریں ضمن خبر رسیدن نواب فیروز جنگ بہ اجین ہرکارہ ہا عرض کردند۔ ازیں خبر در تمام لشکر نواب صلابت جنگ تزلزل تمام راہ یافتہ۔ اکثر عمدہ ہا مخفی عرایض بہ خدمت نواب غازی الدین خاں بہادر ارسال نمودند۔ نصیر جنگ متفکر گشت۔ بہ نواب صلابت جنگ عرض نمود کہ استمالت بالاجی راؤ بدوں رفتن من نہ می شود۔ من می روم۔ او را فہمانیدہ رفیق حضرت می سازم۔ وہول کہ

مرہٹہ نوکر اوست۔ و نواب فیروز جنگ چنداں فوج نہ دارد۔ بہ اعتماد ہول کر ایں جرأت
نمودہ است۔ بہ تدبیر ہول کر را از و جدا می سازم۔ در ظاہر چنیں عرض نمود ولیکن در خیال
او ایں کہ اگر ایں شکل صورت گرفت فہو المقصود و الا کنارہ گرفتہ چندے در حمایت بالاجی و
جانوجی راؤ گزران باید نمود۔ تا صورت کار بہ ظہور آید۔ قوی جنگ پسر ترک تاز خاں را
نائب خود نمودہ رخصت شد۔ و قوی جنگ جمیع عمدہ ہا را در دربار طلب داشتہ عہد و
سوگند در میان آورد۔ و شاہ نواز خاں را گفت کہ ما ہمہ خوردیم و صاحب بزرگ اند۔
تا کہ صاحب قصد نہ خواہند نمود ایں مہم بہ انجام نہ خواہد رسید۔ شاہ نواز خاں گفت
کہ کدام کس خواہد بود کہ فتح آقائے خود را نہ خواہد خواست۔ ہر قدر جمعیت کہ ہمراہ ماست
حاضر است۔ نواب صلابت جنگ مکرر بہ خانہ شاہ نواز خاں رفتہ بسیار سماجت نمودہ
فرمودند کہ من شما را بہ جائے عموی خود می دانم و نصیر جنگ دریں وقت خود را کنار
کشیدند و ایں جا کسے نیست کہ جہاں دیدہ و کار آزمودہ باشد۔ ایں مہم بر سر خود
بہ گیرد۔ چوں سخن بہ ایں جا رسید شاہ نواز خاں بہ کمال خاطر جوئی و دل داری خاطر
نواب را جمع نمود کہ انشاء اللہ تعالےٰ ایں مہم بہ حسب مرام انجام خواہد یافت و فتح حضرت
خواہد شد۔ بعد از آں شاہ نواز خاں بہ خانہ فرنگی رفتہ او را استمال ساخت و با خود رفیق
نمود۔ و او را پسر خود گفت و او ایشاں را پدر خود قرار داد و باہم ہم عہد و ہم قسم شدند
کہ سعی و جاں فشانی نمودہ مہم فیروز جنگ را بہ اتمام می رسانیم۔ فرنگی کمر ہمت بہ میان جاں
چست بست۔ و ہر دو بہ دربار آمدہ خاطر نواب جمع نمودہ تاریخ کوچ مقرر ساختند۔

و در تیاری توپ خانہ وغیرہ جمیع اسباب سعی از حد وزیادہ بہ کار بردند و پیش خانہ کوچ برآوردند و تمام عمدہ ہائے لشکر خیمہ ہائے خود فرستادند۔ لشکر بہ خوبی تمام آراستہ شد۔ چناں چہ نواب صلابت جنگ داخل خیمہ شدند۔ شاہ نواز خاں و فرنگی بعد از پنج روز داخل خیمہ شدہ بہ تسویہ صفوف پرداختند۔

گفتار در بیان آں کہ چوں نصیر جنگ از آں جا کوچ نمودہ بہ طرف قلعہ پرینڈہ کہ ملک جانوجی بنال کر است رسید از آں جا بہ بالاجی خط نوشت و درخواست اعانت نمود۔ چناں چہ مکر و حیلہ و رفق شعار آبا و اجداد آں ہا است جواب فرستاد کہ من رفیق شمام۔ بہ فیروز جنگ نوشت کہ بہ خاطر جمع بہ آئید و ہول کر مرہٹہ نوکر بالاجی بود با جمعیت بیست ہزار سوار کسرے زیادہ ہم راہ نواب غازی الدین خاں بود بہ او تاکید نوشت کہ خاطر امیر الامرا جمع نمودہ زود بیارید۔ و او کوچ بہ کوچ می آمد۔ تا بہ دریائے نربدا رسید۔ و نصیر جنگ قلعہ پرینڈہ را از خود و بہ دست خود دانستہ در حمایت جانوجی بنال کر کہ با راؤ بالاجی موافقت داشت و مکان مستحکم ساختہ مع فوج رفتہ بہ ظاہر می نوشت کہ من در فکر و تدبیرام۔ ام روز یا فردا بالاجی راؤ را می آرم و رفیق حضرت می سازم و او بہ دل متوجہ است۔ از آمدن ایں کار عمدہ صورت خواہد گرفت میر شمس الدین خاں بخشی با جمعیت سوار و پیادہ و یک زنجیر فیل از فوج نصیر جنگ جدا شدہ بہ بہانہ جاگیر خود بہ طرف غازی الدین خاں بہادر رفت۔ و بعضے را گمان آں است کہ بہ موجب عرضی سید لشکر خاں بہادر رفتن او بود۔ و اللہ اعلم بالصواب۔

گفتار در بیان آں کہ میر نجف علی خاں از لشکر جدا شدہ کوچ بہ کوچ
بہ طرف قلعہ آسیر آمد۔ در اثنائے راہ اخبارات عجائب و غرائب از فوج امیر الامرائی
فیروز جنگ مسموع نمودہ نزدیک برہان پور رسید و آں جا عالمے علیحدہ ملاحظہ فرمود۔
احدے را بایک دیگر موافق نہ یافت۔ خواجم قلی خاں بہادر قائم جنگ کہ صوبہ دار برہان پور
بود گاہے موافقت فیروز جنگ را بر زبان آشنائی فرمود و گاہے حق نمک نواب
صلابت جنگ یاد می نمود۔ قطب الدولہ محمد انور خاں مخفی عرائض بہ طرف غازی الدین
خاں بہادر و بہ ظاہر بہ طرف نواب صلابت جنگ می نوشت۔ و فیروز جنگ را تدبیر
می آموخت و در فکر بود کہ چوں نزدیک بہ رسد رفتہ ملازمت باید نمود۔ و میر علی اکبر
خاں دیوان نیز ہر دو طرف را منظور داشت۔ و میر منصور کہ میر احسن خاں خطاب یافتہ
بود قلعہ دار آسیر عرائض بہ غازی الدین خاں بہادر می نوشت کہ قلعہ را تیار نمودہ ام۔
ہر گاہ تشریف فرمایند قلعہ حاضر است۔ سر سواری داخل قلعہ شوند۔ میر نجف علی خاں بہ شہر
برہان پور رسید و ایں صحبت را معائنہ نمودہ در حیرت ماند۔ و با صوبہ دار ملاقات نمود۔
ہمہ کس را بر حق نمک نواب صلابت جنگ ترغیب دادہ فرمود کہ پاس نمک از ہمہ
مراتب افزود است۔ قائم جنگ چوں دانست کہ میر نجف علی خاں رفیق نواب صلابت جنگ
است گفت کہ من مخلص و ہوا خواہ نواب صلابت جنگ ام۔ ہر گز شہر را بہ غازی الدین خاں
بہادر نہ خواہم داد۔ و اگر نزدیک شہر خواہد آمد جنگ مردانہ خواہم نمود و لیکن شما درایں کار
رفیق باشید۔ میر نجف علی خاں گفت کہ اگر شما بہ جنگ مستعد خواہید شد مخلص رفیق شما خواہد شد۔ قائم جنگ

برائے مشورت قطب الدولہ محمد انور خاں و میر علی اکبر خاں و سید علی اصغر خاں و
عبدالنظر بیگ خاں بخشی پادشاہی و نظر بیگ خاں وغیرہ مردمان عمدہ را طلب داشتہ
بہ صلحت و مشورت پرداختند۔ جملہ بہ ظاہر مشورت جنگ قرار دادہ با قائم جنگ و میر نجف علی
خاں ہم عہد و پیمان گشتند۔ بہ وقت شب این مشورت بہ عمل آمد۔ روز دیگر خبر رسید
کہ نواب فیروز جنگ بہ سواری جریدہ داخل قلعہ آسیر شدند و قلعہ دار آں جا بہ ملازمت
رسیدہ قلعہ را حوالہ نمود۔ ازیں خبر عہد و پیمان شب را یاران فراموش کردہ خیمہ ہائے
خود بیرون شہر فرستادہ مستعد ملازمت گشتند۔ میر نجف علی خاں ہر چند مقدمہ شب را
بہ یاد داد۔ اما فائدہ برآں مترتب نگشت۔ آخر میر نجف علی خاں با جمعیت خود در حویلی
خود مستعد شدہ نشست۔ وقت شب کہ غازی الدین خاں بہادر از قلعہ آسیر
فرود آمد ہول کر پیغام فرستاد کہ نواب پنجاہ لک روپیہ قبول نمودہ بودند کہ در برہان پور
داخل شدہ خواہم داد۔ مردم برہان پور خیمہ ہا برائے ملازمت بیرون شہر برآوردند۔
الحال زر ما را ادا سازید۔ نواب فیروز جنگ جواب داد کہ در شہر داخل شدہ از مردم
آں جا زر خواہم دہانید۔ پسر قائم جنگ محی الدین قلی خاں نام کہ رفیق نواب امیر الامراء
بود در خفیہ نوشت کہ ایں جا مشورت ہمیں شدہ کہ زر ہا تیار نمایند۔ قائم جنگ و محمد انور خاں
ازیں خبر سراسیمہ شدہ باز قرار جنگ دادند و خیمہ ہا را از بیرون شہر باز اندرون آوردند۔
و میر نجف علی خاں را نیز طلب داشتہ حقیقت حال باز تقریر نمودند۔ و میر نجف علی خاں
بہادر جواب داد کہ بہ ہمہ جہت جنگ نمودن اولی است۔ اگر الحال ہم بہ عزم جزم

صدق دل مستعد شوند من حاضرام۔ چنانچہ باز ہم عہد و پیمان شد و تقسیم دروازہ
و بیروج نمودہ ابواب را مسدود وگردانیدند۔ و دروازہ دہلی کہ راہ داخل شدن نواب
فیروز جنگ بود بہ میر نجف علی خاں بہادر حوالہ نمودند۔ چنانچہ بر دروازہ ہائے خود مورچال بندی
نمودند۔ میر نجف علی خاں شب و روز بر دروازہ دہلی با جمعیت خود قائم شد۔ نواب
فیروز جنگ از آسیر کوچ نمودہ نزدیک بنولہ دائرہ کردہ۔ چنانچہ سید حشمت خاں بہادر
را در شہر برائے سوال و جواب فرستاد۔ و سید حشمت خاں بہادر با پانصد سوار نزدیک
شہر رسید۔ می خواست کہ از دروازہ دہلی داخل شہر شود و جواب و سوال نماید۔ میر
نجف علی خاں ممانعت نمودہ گفتہ فرستاد کہ ما بہ ارادہ جنگ مستعدایم۔ شما بہ کدام شکل
می آئید۔ سید حشمت خاں ازیں خبر متحیر گشتہ بہ قائم جنگ رقعہ نوشت و قائم جنگ و
محمد انور خاں وغیرہ ضیافت فرستادند۔ و شب در شہر طلب داشتند۔ سید حشمت خاں
از طرف نواب فیروز جنگ خاطر قائم جنگ جمع نمود و گفت کہ صوبہ داری شہر بہ شما
بحال و آں چہ خرچ سہ بندی شدہ است از خزانہ خواہم داد۔ از ہمیں قدر الفاظ
تطمیع شنیدہ عہد و پیمان را فراموش نمود و عرضی نوشت کہ فردا برائے ملازمت
می آئیم۔ چوں صبح شد قائم جنگ و محمد انور خاں و میر علی اکبر خاں و سید نور الدین خاں
و عبد النظر بیگ خاں و میر احسن خاں برادر ابو الفخر خاں وغیرہ اعیان شہر باگروہ
انبوہ بہ ملازمت رفتند۔ و بر جلو خانہ نواب فیروز جنگ بہ سبب اشارہ اہلکاران
اہتمام سخت نمودہ پالکی قائم جنگ شکستہ و در آبرو یش خلل واقع شد۔ نواب فیروز جنگ

پرسید کہ میر نجف علی خاں چرا بہ ملازمت نہ رسید۔ ملازمیان عرض نمودند کہ مزاج او اندک سخت است وتازہ از لشکر نواب صلابت جنگ آمدہ۔ بے طلب نہ خواہد آمد۔ چناں چہ نواب فیروز جنگ ایں سخن قبول فرمودہ شقہ نوشتہ بہ دست چوب دار فرستاد۔ بعد رسیدن رقعہ میر نجف علی خاں بہ سواری جریدہ برائے ملازمت بیرون شہر رفتہ درخلوت ملازمت نمود۔ نواب فیروز جنگ کمال اعزاز فرمودہ۔ والفاظ عنایات برزباں جاری داشت۔ لیکن طبع میر نجف علی خاں راغب ومایل نہ بود۔ نواب امیرالامرا پرسید کہ احوال برادران چہ قسم است۔ وفوج چہ قدر است وچہ عزم دارند۔ میر نجف علی خاں گفت کہ بہ فضل ایزد مستعان طبع بہ کمال خوبی وفوج ہمہ فوج دریا موج کہ تمام دکھن را در قبضہ آوردہ است۔ الحال فوج فرنگ وتوپ خانہ آتش بار است۔ حضرت بہ ایں فوج قلیل تشریف می فرمایند مناسب نیست۔ نواب فیروز جنگ جواب داد کہ فوج سرکار علحدہ است وہولکر با قریب سی ہزار سوار در رکاب ماست۔ میر نجف علی خاں گفت کہ بر اعتماد مرہٹہ ہرگز جرأت مناسب نیست۔ ایں ہا رفیق وقت سخت نیستند وہمیشہ از افواج حاکم دکھن تنبیہ یافتہ اند ہرگز مقابل نہ خواہند شد۔ وبالاجی راؤ کہ آقائے ہولکر است با نواب صلابت جنگ موافقت دارد۔ ہرگاہ آقا آں طرف باشد نوکر چہ جرأت خواہد نمود۔ نواب فیروز جنگ ایں خبرہا شنیدہ متامل شد۔ وفیروز جنگ بعد ملازمت اہل شہر سلخ شوال داخل شہر شد وروز دیگر ابوالخیر خاں با وجود بیماری ملازمت نمود۔ وبعد ازاں بہ خواجم قلی خاں امر فرمود

که شما ہم راه باشید و سرانجام سفر نمائید۔ چنان چه سرداران برائے آوردن خیمه و خرگاه مقرر نمودند۔ یک روز پیش تر از کوچ خود میر علی اکبر خاں را باصل و اضافه سه ہزاری نموده علم و نقاره و طوق دادند و صوبه داری برہان پور مقرر فرمودند و نواب فیروز جنگ ذوالفقار الدوله قائم جنگ و قطب الدوله را ہم راه گرفته کوچ نمودند و میر علی اکبر خاں را برائے بندوبست شہر مع متصدیان و منصب داران از منزل اول مرخص ساختند۔ و خود کوچ به کوچ روانه خجسته بنیاد گشتند۔ چوں قریب به اورنگ آباد رسیدند تمام اہل خدمات و عمده ہائے آں جا مثل درگاه قلی خاں و کمال الدین خاں و حیدر یار خاں و میر نورالدین خاں و میر غیاث خاں وغیره یک منزل برآمده به ملازمت سرفراز گردیدند۔ و نواب فیروز جنگ به خاطر جمع داخل خجسته بنیاد شدند۔ بیگم ہا و اہل محل مثل پادشاه بیگم ہمشیره کلاں نواب نظام الدوله بہادر و نواب بیگم اہلیه نواب مذکور و دیگران ملاقات نموده مسرور گشتند۔ و بعضے از خدمه محل که طرف داری نواب صلابت جنگ داشتند دریے بکیس شدند۔

گفتار در بیان دیگراں که چوں نواب فیروز جنگ داخل خجسته بنیاد شده نگاه داشت جاری نمود فوج انبوه و سرداران زیاده از حد جمع شدند و نواب صلابت جنگ از حیدرآباد کوچ نموده نزدیک بھالکی رسیدند۔ عزم جنگ مقرر شد۔ اکثر مردم از لشکر نواب صلابت جنگ عرائض مخفی ارسال داشتند و خاطر امیرالامرا را جمع نمودند که بروقت مارا رفیق خود دانند۔ ازیں سبب خاطر نواب فیروز جنگ جمع بود۔

بہ نصیر جنگ عنایت نامہ مرسل داشت کہ آمدہ ملازمت بہ کنید۔ پرداخت و عنایات
بہ عمل خواہد آمد۔ و محمد انور خاں را برائے استمالت و تسلی نصیر جنگ مقرر نمودہ فرستاد۔
و سید لشکر خاں ہم عرایض بہ کمال نیاز ارسال داشت۔ و جانوجی بنال کر خواست
کہ آمدہ ملازمت نماید۔ و بالاجی ہم رفاقت نواب فیروز جنگ قبول نمود۔ با وصف
ایں ہمہ مراتب نواب صلابت جنگ فوج خود آراستہ بہ تدبیر صائبہ
شاہ نواز خاں فرنگی را با توپ خانہ و فوج کثیر رفیق ساختہ ترتیب صفوف و بندوبست
لشکر پرداختہ پیش تر کوچ نمودند۔ از طرف غازی الدین خاں بہادر بہ نواب
صلابت جنگ پیغام رفتہ کہ ما باہم برادریم جنگ نمودن بہ ہیچ وجہ مناسب نہ دارد۔
من برائے بندوبست ملک آمدہ ام۔ اگر شما خواہید از طرف ایں جانب در دکہن
باشید۔ من بندوبست کردہ باز بہ ہندوستان می روم۔ ایں سخن پسند خاطر ارکان
دولت نواب صلابت جنگ نیامد۔ جواب دادند کہ چگونہ بندوبست رفتہ بود کہ
آں جناب تشریف فرمودہ بندوبست می نمایند۔ چوں بہ رفاقت مرہٹہ آمدہ اند
و کفار را بر مسلمین مسلط می سازند بدوں جنگ صورت پذیر نیست۔ از ہر دو جانب
مہیائے حرب گشتند۔ و ارادہ فیروز جنگ ایں بود کہ بعد ملازمت نصیر جنگ و
بالاجی راؤ از خجستہ بنیاد بہ عزم جنگ باید رفت۔ و رگھو بھوسلہ از ملک برار
با سی ہزار سوار کوچ نمودہ نزدیک خجستہ بنیاد رسید۔ میر نجف علی خاں از برہان پور
بہ عزم رفاقت نواب صلابت جنگ از راہ برار مستعد شدہ تا قصبہ جعفر آباد رسید۔

دراثنائے راہ فوج رگھو ملاقی شد۔ چنان چہ چندے از سواران رگھو در راہ جنگ در پیش آمد و ممانعت رفتن نمودند۔ ازیں جہت میر نجف علی خاں راہ برار گزاشتہ بہ طرف خجستہ بنیاد رفتہ کہ از آں جا مغالطہ دادہ شبا شب از راہ راست بہ طرف لشکر نواب صلابت جنگ خواہد رسید۔ چنان چہ سرانجام نمودہ خواست کہ فردا کوچ کند خبر وفات غازی الدین خاں بہادر رسید۔

**ذکر وفات فیروز جنگ این است** کہ قضا و قدر کار خود را کردند۔ بہ تاریخ ہفتم ذی حجہ بہ مرگ مفاجات نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ جہان فانی را پدرود نمودہ یکہ و ناگاہ رجوع بہ سرائے جاودانی نمود۔ طرفہ حالتے درآں جا روئے داد۔ و بعضے گویند کہ نواب فیروز جنگ را بعضے از خدمۂ محل نواب صلابت جنگ مسموم نمودند۔ العلم عند اللہ۔ کارگزاران سرکار ایشاں سید حشمت اللہ خاں و تیرانداز خاں و محمد حسن خاں و جمیع منتصدیان بہ اتفاق خود ہا تکفین و تجہیز نمودہ مع کارخانہ جات و دواب و ضروریات عازم دارالخلافہ شدند۔ کوچ بہ کوچ بہ برہان پور رسیدند۔ و دو مقام در برہان پور نمودہ پیش تر روانہ شدند۔ و تیرانداز خاں بخشی در عرض راہ بہ اجل طبعی درگزشت۔ ازیں خبر در تمام لشکر مرہٹہ ہا عجب ہنگامہ رو داد کہ بیان آں بر زبان نمی آید۔ مرہٹہ بعد روانہ گشتن تابوت فیروز جنگ بر حرب نواب صلابت جنگ کمر بستند۔ و نصیر جنگ در موضع کرملہ بود و روئے آں نہ داشت کہ در لشکر نواب صلابت جنگ بیاید۔ و اشارہ بالاجی ہم بود کہ متوجہ بہ لشکر نواب صلابت جنگ

نہ گردد۔ چناں چہ در قلعہ کرملہ متحصن ماند۔

روئے داد کہ بعد فوت نواب غازی الدین خاں بہادر فیروز جنگ واقع شد

چوں بعد از رفتن تابوت بہ ہندوستان بالاجی تمام فوج خود را جمع نمودہ مع ہول کر

بہ مقابلہ نواب آصف جاہ صلابت جنگ رفتہ پیغام فرستاد کہ نواب فیروز جنگ

ملک خاندیس را بہ ما دادہ بودند و درگزشتند۔ و شما یار در ایشاں اند۔ ملک خاندیس را

بہ ما بہ دہند۔ والا پائے جدال و قتال درمیان است۔ نواب صلابت جنگ

مستعد بہ جنگ شدند۔ و بہ تسویہ صفوف پرداختند۔ و فرنگی توپ خانہ در تمام فوج

تقسیم کردند و توپ خانہ جنسی سرکار خود بہ ہراول و جنداول و میمنہ و میسرہ قسمت نمودند۔

و بالاجی را قدرت مقابلہ آں فوج نہ بود۔ لیکن مظفر خاں گاردی از چندے آزردہ خاطر

بود۔ بہ طرف غنیم ملحق شدہ بود۔ بالاجی او را چہار ہزار گاردی و پنجاہ ضرب توپ دادہ

رفیق خود ساختہ ہراول نمود۔ و مظفر خاں گاردی از قواعد فرنگ و از ضوابط ایں لشکر

مہارت تمام داشت۔ قسمے پیش دستی نمود کہ لشکر نواب صلابت جنگ بہادر از

جرأت او متحیر ماندند۔ اگرچہ فرنگیاں ایں طرف ہم کمال جلادت و جلد دستی می نمودند۔

در جنگ اول از ہر دو جانب محاربہ صعب رو دادہ زیادہ از دو ہزار کس از طرفین

علف تیغ بے دریغ شدند۔ روز دوم قوی جنگ کہ نائب نصیر جنگ بود مشورت

نمود کہ مرہٹہ بسیار است و از ملک خاندیس چنداں حاصل آں در سرکار نیست کہ

ایں قدر سعی کردہ شود۔ از ملک خاندیس دست باید گزاشت۔ شاہ نواز خاں و فرنگی

این امر را قبول نه کرد۔ روز دوم باز جنگ عظیم درمیان آمد۔ قوی جنگ اکثر جمعداران
لشکر را گفته که من صلح می نمایم۔ شاه نواز خان و فرنگی قبول نه می کنند۔ شما همه جمع شده
به گوئید۔ تا قبول نمایند۔ چنان چه همه سپاه جمع شده حروف سست بر زبان آوردند۔
باز هم شاه نواز خان و فرنگی این معنی قبول نه کردند و جنگ قائم بود۔ و تا پنج روز جنگ
استقامت داشت و عالمے از هر دو طرف به عالم بقا شتافتند۔ بالآخر بالاجی راؤ را
ملک خاندیس دادند و شکست عظیم به دل هائے اهل اسلام راه یافته۔ ملک خاندیس و
بگلانه و چندین قلاع عمده که مثل عالمگیر پادشاه و پادشاهان دیگر به جد و جهد تمام و مساعی
مالاکلام به دست آورده بودند۔ چنان چه شاه نواز خان در وقت دستخط نمودن
به نواب صلابت جنگ گفته که این ملک را پادشاهان ماسلف تمام عمر خود را ضایع
نموده آخر به دست قبضه خود آوردند و کرورها خرچ شده است نیز هزاران مردم به
قتل رسیده اند این چنین ملک را به این آسانی دادن صلاح دولت نیست۔ لیکن
نواب صلابت جنگ به جلدی دستخط کرده دادند۔ به این نوع انفصال یافته
که قلاع پادشاهی مع جاگیر مشروط از سرکار عالی باشد و باقی پرگنات و قصبه جات
و قلاع حکامی به جاگیر بالاجی دستخط شد۔ چوں این ملک از دست رفت چهار صد
منصب دار عمده وغیره که در ملک خاندیس جاگیر داشتند پامال شدند و خراب گشته
اکثر ترک روزگار کردند۔ بعضے ها به طرف مرهٹه ها رجوع آوردند۔ و بعضے ها در لشکر
نواب صلابت جنگ آورده تلاش عوض می نمودند۔ چوں مرهٹه قوت خود را معاینه نمود

تکالیف مالایطاق می کرد۔ چناں چہ چند پرگنہ نواح خجستہ بنیاد چالنا پور و غیرہ ہم درنسبت کرد۔ نواب صلابت جنگ آں چہ او خواست عنایت فرمودند۔ قسم واقسام صلح بہ میان آمد۔

آں چہ بعد فوت نواب فیروز جنگ در برہان پور بہ وقوع پیوست چوں واقعہ نواب امیر الامرا در خجستہ بنیاد بہ تحقیق انجامید بہ ذوالفقار الدولہ خواجم قلی خاں اطلاع حاصل شد بہ جلدی و زودی تمام قاصدے روانہ دار السرور نمود و بہ پسر خود نذر محمد خاں نوشت کہ دریں جا از قضائے الٰہی بہ ایں نوع صورت بست۔ و من از جانب نواب صلابت جنگ صوبہ دار برہان پور ہستم۔ می باید کہ دخل و عمل در صوبہ داری بہ کنید۔ و کارگزاران میر علی اکبر را بے دخل سازید۔ چوں ایں خط شب یازدہم ذی الحجہ بہ نذر محمد خاں رسید میرزا علی نقی کہ در کارہائے او دخیل بود بہ وقت نصب شب پیش میر علی اکبر خاں فرستاد و ازیں مقدمہ اطلاع داد۔ بہ وقت صبح نذر محمد خاں در انتظامات دخیل گردید۔ از تفاوت سہ روز خواجم قلی خاں خود نیز رسید۔ و بعد از رسیدن او میر علی اکبر خاں بہ اشارہ میر حیدر علی افواج و نوکران خود را جمع نمودہ پیغام بہ خواجم قلی خاں فرستاد کہ من تا رسیدن حکم داخل نہ خواہم داد۔ ازیں سبب برہم زدگی واقع شد۔ و شیخ محمد سعید کہ سابق دریں شہر کردہ بود درمیان آمد و ذوالفقار الدولہ دست از صوبہ داری بر نہ می داشت۔ میر حیدر علی برائے گرفتن عمل و برداشتن جھنڈۂ قائم جنگ پا قائم نمود و مورچال ہا از ہر چہار طرف قریب بہ حویلی قائم جنگ رسانید و مورچال خواجم قلی خاں برائے احتیاط قریب بہ حویلی خود قائم داشت۔ قریب یک ماہ مورچال ہا از طرفین

قائم بود۔ تا آں کہ سند صوبہ داری بہ مہر نواب صلابت جنگ بہ نام میر علی اکبر خاں رسید۔ قائم جنگ دست از صوبہ داری برداشت و رسالہ داراں کہ از حضور متعینہ خواجم قلی خاں بودند بہ موجب امر نواب صلابت جنگ و نوشتہ رکن الدولہ سید لشکر خاں با میر علی اکبر خاں رفیق گشتند۔ و دو ماہہ از پیش میر علی اکبر خاں بہ تفاریق یافتند و طلب آں ہا مبلغ کلی شدہ بود۔ و باز آمدیم بر مقدمات حضور۔

در بیان کشتہ شدن نواب بہادر جاوید خاں خواجہ سرا در دیوان خانۂ وزیر الممالک ابو المنصور خاں بہ تقدیر قادر یکتا۔ حقیقت آں این است کہ در وقتے کہ نواب فیروز جنگ بہ دکھن رسید در ماہ شوال المکرم وزیر الممالک بس کہ از دست جاوید خاں عاجز آمد و فی ما بین کمال عداوت بہم رسید۔ ہر چہ وزیر می بست او می کشاد و آں چہ از قوہ بہ فعل می آورد وزیر نہ می پسندید۔ و پادشاہ با وزیر صاف نہ بود۔ ظاہراً و باطناً طرف داری خواجہ سرا می نمود۔ و آخر کار بہ جائے رسید کہ او اشارہ نمود کہ سکندرہ وغیرہ محالات جاگیرات وزیر را تاخت و تاراج نمایند۔ بہ جاٹ سوائے سورج مل کہ با وزیر متفق بود اشارہ نمود کہ بہ تاخت و تاراج محالات جاگیرات وزیر مشغول باشید۔ چوں ایں معاملہ نزد وزیر الممالک متحقق شد در ماہ مذکور سورج مل جاٹ را طلب نمود و اکثر مردم را جمع فرمود و پیش جاوید خاں شخص معتبر را فرستاد و پیغام داد کہ بر جاگیرات من عجب حالتے گذشتہ۔ ہمہ مردم جمع اند۔ شما ہم ایں جا تشریف بیارند کہ بہ اتفاق ہم دیگر فکر کردہ شود۔ جاوید خاں کہ در خیالش قتل خود

خطور نہ نمودہ بود و ہیچ احدے را موجود نہ می دانست و بہ گمانش نہ رسیدہ بود کہ مرا کسے تواند کشت۔ بے محابا با جمعیت خود سوار شدہ بہ غرور تمام بہ خانہ وزیر آمد و بہ پہلوئے او نشست۔ و اول بہ نقل و حکایت گزشت و بعد از آں وزیر از سورج مل جاٹ استفسار نمود کہ چہ سبب بود کہ شما جاگیرات مرا در تاخت و تاراج آوردید۔ سورج مل صریحاً اشارہ بہ طرف جاوید خاں نمود کہ قوم ما را چہ یارا و قدرت بود کہ از جانب خود جرأت و جسارت تواند نمود۔ بہ امر اشارہ بزرگان بود۔ ابوالمنصور خاں بہ بہانہ از مجلس برخاست۔ در ہمیں ضمن دو سہ[۳] نفر بندوق ہا بہ نشانہ جسد جاوید خاں سر دادند و او را از پا در آوردہ بہ قتل رسانیدند۔ چوں ایں خبر بہ فوج مقتول رسید در اول استادگی نمودند و نوکران ابوالمنصور خاں بہ ضرب شلک بندوق آں ہا را از خود دور ساختند۔ چوں ایں خبر بہ پادشاہ رسید بر برج قلعہ را مضبوط ساختہ بہ مورچال بندی پرداخت۔ و از یں طرف وزیر ہم بہ استحکام کما ینبغی احتیاط بجا آورد۔ تا مدتے در شہر ہمیں فتنہ و فساد بود و دروازہ قلعہ ارک وا نہ می شد۔ و کار خلق بہ کدورت تمام می گزشت و قریب دو ماہ ہمیں آتش و کاسہ درمیان بود۔ تا آں کہ پادشاہ چوں دانست کہ کار سلطنت بدون وزیر نہ می شود خود سوار شدہ بہ خانہ وزیر رفت و تا سہ[۳] پہر با وزیر خلوت داشت۔ و وزیر را ہم راہ خود گرفتہ بہ قلعہ آمد و مصالحت شد۔ و صفدر جنگ بے منازعت و مخالفت بہ استقلال تمام در کارہائے وزارت و دیوانی مشغول بود۔

در بیان خبر فوت فیروز جنگ بهادر به پسرش عماد الملک شہاب الدین خاں بهادر و برادرزاده نواب نظام الدوله شهید مرحوم بود۔ چوں خبر فوت نواب امیر الامرا به نواب شہاب الدین خاں رسید عاقبت محمود خاں کشمیری که اتالیقش بود به کار دیوانی سرکاری پرداخت مشورة و مصلحت نموده به خانه وزیر الممالک رفته و تا (۳) روز در خانه وزیر الممالک بود۔ به نوعے برائے دفع الوقت چاپلوسی نمود که خاطر وزیر به هیچ وجه من الوجوه خدشه از ثمر نفاق که مرکوز قلبش بود نه ماند۔ روز سوم عماد الملک را ہم راه گرفته پیش پادشاه برده به خدمت میر بخشی گری از انتقال پدرش سرافراز گردانید و در معنی تیشه بر پائے خود زد۔ بیلے آدم دوست را از دشمن تمیز نه می سازد۔

فرد

چوں قضا آید نه ماند فهم و رائے   پس قضا را کس نه داند جز خدائے

و بعد از تقرر خدمت میر بخشی گری با وجود حداثت سن که از عمرش قریب بیست سال گشته بود به نوعے در مزاج پادشاه در آمد و خود را از دوستان و مخلصان صادق و موافق گردانید که طبع پادشاه به صحبت او راغب و میل تمام بهم رسانید و کار به جائے رسید که در مصلحت و مشورت روز را به شب و شب را به روز می رسانید۔ ازاں بود که پادشاه با من بر سر صلح است۔ موسوی خاں که با او قرابت قریبه داشت با چهار صد نفر در قلعه برائے بندوبست داروغگی توپ خانه که در قبضه وزارت بود و باقی سرگذشت

آں در واقعہ سال آئندہ رقم زدہ کلک بیاں خواہد گردید۔ و در سنہ ۱۱۶۶ ہجری نواب صلابت جنگ
از حضور مخاطب بہ مدار الملک امیر الممالک آصف الدولہ سید محمد خاں بہادر ظفر جنگ
گردیدند۔ و سند صوبہ داری دکھن از انتقال نواب فیروز جنگ بہ نام نامی ایشاں
رسید۔ و نواب آصف الدولہ بعد انفصال مقدمہ بالاجی و دادن ملک خاندیس
متوجہ خجستہ بنیاد گشتند۔ و بالاجی بہ پونا رفتہ ملک خاندیس را بندوبست نمودہ
حاکمان جا بہ جا فرستاد۔ و اکثر قلاع بہ جنگ فتح نمود۔ و بعد از خرابی بصرہ نصیر جنگ
از کرملہ کوچ نمودہ بہ ملازمت نواب صلابت جنگ رفتہ و از سفارش بالاجی راؤ
باز بہ خدمت وکالت مطلق قائم گردید۔ و نواب را از آں جا بہ خجستہ بنیاد آورد۔ و دیوانی
سرکار عالی بہ صف شکن خاں بہادر کہ سابق بہ خطاب عبد الحسین خاں بود مقرر شد۔
و پسر کلاں او کہ غلام محمد خاں خطاب داشت مخاطب بہ محمد تقی خاں گردید۔ و میرزا
غلام حسین پسر خورد او کہ در خوبی ہا بے نظیر بود۔ مخاطب بہ خطاب عبد الحسین خاں گشت۔
اما ایں مقدمہ بہ پیش از رسیدن بہ خجستہ بنیاد بود۔ نصیر جنگ شاہ نواز خاں را مجبور شد
کہ بہ حیدر آباد باشید۔ قبول نہ کرد۔ در خجستہ بنیاد آمدہ نشست و خانہ نشین شد۔
نصیر جنگ چوں ملاحظہ فرمود کہ شاہ نواز خاں خانہ نشین گشتہ۔ بہ نواب عرض نمودہ
جاگیرات آں جناب را بہ ضبط سرکار در آورد۔ خان معز الیہ ہم ملتجی نہ شد۔ و درخواست
ہم نہ نمود۔ چوں ملک حیدر آباد خالی بود میر محمد حسین خاں دیوان بادشاہی را چند
سوار فرستاد تا بندوبست نماید۔ میر محمد حسین خاں ہمشیرہ زادہ خود را در دیوانی ناکر خیز

گزاشته به امتیاز تمام رخصت شده به حیدرآباد رسیده عمل وضبط نمود۔ فرنگی با فوج خود و توپ خانہ در حیدرآباد ماند۔

فرنگی با فوج خود ۳۰ لک روپیہ نقد از خزانه می یافتند۔ چوں در خزانه قلت زر شد۔ سرکار سیکاکل دراج متدری وغیرہ به عوض نقدی به جاگیر او مقرر شد۔ چناں چه او از طرف خود ابراہیم خاں گاردی را با دوہزار سوار و چهار ہزار گاردی و پانصد فرنگی برائے بندوبست جاگیر خود فرستاد۔ وخود با تمام فوج در حیدرآباد به سبب نزدیکی محالات جاگیر ماند۔ چوں نواب صلابت جنگ در خجسته بنیاد داخل شدند نصیر جنگ وکیل مطلق بود۔ بندوبست خوب کرد۔ تغیری وتبدیلی بیش تر به عمل آمد۔ اما در فعل و قول نصیر جنگ اعتماد نه بود۔ باکسے که وعده نمودے وفا نه کردے۔ وتمام اختیار خود به دست بہادر دل خاں گزاشته وخود ہم موافق ضابطه در دربار می رفت۔ وتمام روز و شب بہادر دل خاں در خدمت نواب صلابت جنگ حاضر می ماند۔ وہر چه می خواست به عمل می آورد۔ ودا ب و رعب او به تمام اہل دربار به حدے بود که امرائے پنج ہزاری وشش ہزاری تملق وخوشامد او می نمودند و بدمزاجی ہائے او را برداشت می کردند۔ چناں چه او بسیار بدمزاج بود۔ ونصیر جنگ تلون در طبیعت داشت۔ میر محمد حسین خاں در حیدرآباد با فرنگی ساخت نمود۔ اختلاف مزاج نصیر جنگ به حدے بود که شمه ازآں در بیان نه می آید۔ میر نجفت علی خاں در لشکر بے کار بود۔ به نصیر جنگ پیغام داد که اجارہ سرکار برار به دستور سابق اگر مارا بدہند قبول می نمایم۔ و راگھوئے شقی را

فرصت دم زدن نہ دہم۔ وہم زر سرکار تا دم آخر ادا سازم۔ نصیر جنگ این پیغام را شنیدہ گفت کہ ہشت لک روپیہ اجارہ مقرر است۔ چہار لک روپیہ پیشگی نقد نشان نمایند و لک روپیہ خرچ دربار بہ دہند۔ میر نجف علی خاں قبول نمودہ چہار لک روپیہ نقد پیشگی نشان کردہ لک روپیہ دربار خرچ قبول نمود۔ نصیر جنگ فرد سوال را بہ دست خط نواب آصف الدولہ رسانید و خلعت عنایت شد۔ میر نجف علی خاں بہ نگاہ داشت اشتغال نمود۔ و اقبال خرید فرمود و قول بہ سپاہ فرستادہ۔ چناں چہ زیر بار خرچ آمد۔ درین ضمن رحیم اللہ خاں پسر عنایت خاں با نصیر جنگ ملتجی گشت و گفت کہ آں قدر زر من نشان می نمایم۔ نصیر جنگ بے تامل قبول نمود۔ و بہ میر نجف علی خاں جواب صاف داد۔ و آخر زر مذکور از رحیم اللہ خاں سرانجام نہ یافت۔ ناچار نصیر جنگ باز بہ میر نجف علی خاں پیغام نمود۔ میر نجف علی خاں آزردہ خاطر بود۔ جواب صاف داد کہ من در این چنیں صحبت تعلقہ نہ می گیرم۔ بلکہ در لشکر شما ہم نہ می مانم۔ آخر کار برار ابتر و خراب شد۔ محمد مراد خاں نام کہ در پیشہ عاملی بسیار درست بود این مقدمہ قبول کردہ رفت۔ و ہمیں دستور چندیں کارہ بہ تلون مزاج وکیل مطلق خراب شد۔ میر نجف علی خاں می خواست کہ برخاستہ بہ رود۔ نصیر جنگ بہ سماجت تمام قلعہ مل ہیر را از تغیری قسور جنگ بہ او داد۔ میر نجف علی خاں غنیمت دانستہ قبول نمود کہ بہ ہر نحو باشد ازین صحبت بر آید۔ میر عبد القادر نامی را نایب خود مقرر کردہ بہ مل ہیر فرستادہ خود رخصت برہان پور شدہ در قلعہ پادشاہی دیرہ کردہ مقامات نمود۔ و در فکر بود کہ جمعیت

فراہم آوردہ کوچ نماید۔ بہ ہر تقدیر دیوانی سرکار از عزل صفت شکن خاں بہادر بہ حیدرآباد مقرر گشت۔ و ملک بیجاپور بہ قسور جنگ قرار یافت۔ چہار لک روپیہ داخل سرکار نمودہ رخصت شدہ بیرون شہر دائرہ فرمود۔ و صفت شکن خاں بہادر مجاہد جنگ را بہ تعلقہ صوبہ داری حیدرآباد از تغیری میر محمد حسین خاں ممتاز گردانیدند۔ و او چہار لک روپیہ درماہہ قبول کرد کہ ماہ بہ ماہ بہ رساند۔ و باقی حقائق در سنہ آئندہ خواہد نوشت۔

سرگزشتے کہ در برہان پور رو داد۔ میر غیاث الدین خاں کہ کارگزار ابوالخیر خاں بود پیش از رسیدن نواب آصف الدولہ برائے بند و بست قلعہ و ملک سونگیر کہ بہ انام جنگ تعلق داشت برآمد و با دو صد سوار و سہ صد پیادہ عازم گردید۔ و چوں طلب سپاہ ہم زیادہ شدہ بود خیال ایں داشت اگر تواند در نواح خاندیس کہ الحال عمل و دخل اہل اسلام معطل است کارے از پیش باید برد۔ بعضے جمعداران خاندیس را با خود متفق ساخت و مقاہیر دوست (۳) دفعہ جنگ ہائے نمایاں نمود و بالآخر کفار غلبہ نمودہ۔ بعد از آں آثار مردی و شجاعت از و مشاہدہ شد۔ و ہم ماہ صفر بہ درجہ شہادت فایز گشت۔ و در برہان پور رشا نزدہم ماہ ربیع الآخر ابوالخیر خاں شمشیر بہادر امام جنگ بہ مرض فالج مسافر سفر آخرت گردید۔

و دریں سال صوبہ داری برہان پور از عزل میر علی اکبر خاں بہ قطب الدولہ محمد انور خاں مقرر شد و عبد القادر بہ نیابت نظامت سر بلند گردید۔ و بیست و پنجم جمادی الاولیٰ دخل یافتہ شد۔ و رسالہ داران کہ از روئے نواب آصف الدولہ متعینہ

خواجم قلی خاں وبعد ازآں طوعاً وکرہاً برائے حصول طلب خود در رفاقت میر علی اکبر خاں بودند تقاضائے زر از نایب ناظم صوبہ نمودند۔ عبدالقادر خاں گفت کہ مرا احتیاج از رسالہ داران حضور نیست۔ طلب بر ہر کہ ہست از آں ہا تقاضا نمایند۔ بعد حصول جواب تقاضا از میر علی اکبر خاں نمودند۔ ہر چند کہ میر حیدر علی در تسلی و دلاسائے آں جماعت کوشش نمود فائدہ بر آں مترتب نشدہ و آں ہا تقاضائے طلب بہ سختی نمودند۔ و بالآخر کار بہ پرخاش کشید۔ و میر حیدر علی بہ سامان خودداری و مورچہ بندی کہ رسالہ داران نتوانند پیش بہ کمک از عبدالقادر خاں طلب داشت و سپاہ کمکی را با سپاہ خود بر برج سرائے خان خاناں گماشت۔ و رسالہ داران در قابوئے وقت بودند کہ بر خانہ بہ آیند۔ بہ ہیچ وجہ حرکتے نہ نمودند۔ تا آں کہ بہ تاریخ دہم جمادی الاخری در حویلی کہ کمال استحکام داشت۔ یک یک و دو دو جمع شدند۔ تا شب یازدہم اجماع در یک مکان واقع شد۔ مردمان میر حیدر علی را ایں گمان بہ خاطر خطور نہ کردہ بود کہ ایں ہا یکہ و ناگاہ تاخت خواہند نمود۔ سہ گھڑی از شب ماندہ بہ ہیئت مجموعی از خانہ مذکور برآمدہ بہ جلدی تاختہ خود از برج دار الشفا کہ چوکی عبدالقادر خاں بود چوں کہ غافل بودند یا تغافل نمودند اصلاً از آں ہا حرکت لمذبوحی ہم نہ شد در گزشتند۔ و از راہ بلغور خانہ بہ طویلہ میر حیدر علی رسیدند۔ دریں وقت چند بان از جانب میر حیدر علی سر دادند۔ آں ہا را از بان ہا آسیبے نہ رسید۔ و گولی بندوق ہم از طرفین بہ جہرہ بازی در آمد۔ تا آں کہ قریب بہ دروازہ رسیدند۔ دریں حال میر حیدر علی با چند رفقائے جانی خود

بیروں برآمد وترددمردانہ نمودہ جان خود را درباخت و دو دوست (۳۱) کس دیگر ہم بہ قتل آمدند و سہ چہار کس زخمی شدند واز آں طرف دو کس مقتول وچہار نفر زخمی گشتند۔ وخود را بہ خانہ میر حیدر علی رسانیدہ از آں جا بہ دیوان خانہ میر علی اکبر خاں در آمدند۔ و در آں جا سید ابراہیم بھکری مقتول گردید۔ ومیر خلیل زخمی شد۔ بعد از آں میر علی اکبر خاں افیال و اقمشہ ونقد آں چہ بود بہ معرفت شیخ محمد سعید بہ آں ہا دادہ انفصال مقدمہ نمودو بعد از آں درمیان قائم جنگ وعبدالقادر خاں نزاع بود۔ بالآخر ذوالفقار الدولہ روانہ حضور شد۔ فتنہ فرونشست۔

ومقدمات دارالخلافہ شاہ جہان آباد وسوانحے کہ در آں جا بہ وقوع پیوست بہ ایں موجب چوں عماد الملک کہ پسر فیروز جنگ باشد مخاطب بہ نظام الملک فیروز جنگ گردید بہ اتفاق خان خاناں خال خود با پادشاہ مصاحب شدند ودل احمد شاہ پادشاہ از وزیر کدورت داشت ومیل خاطر بہ جانب ہر دو امیر بود اتفاق نمودہ با فوج خود در قلعہ آمدہ موسے خاں نائب ابوالمنصور خاں کہ در میر آتشی قائم مقام او بود با چہار صد کس در قلعہ سکونت داشت بیروں برآوردند۔ چوں سپاہ پادشاہی وایں ہر دو امیر از سہ (۳۲) چہار ہزار نفر بیش تر بودند موسے خاں ناچار شدہ با کسان خود از قلعہ بیروں آمد۔ چناں چہ داروغگی توپ خانہ ہماں وقت بہ صمصام الدولہ پسر خان دوراں مقرر شد وخلعت یافت۔ ابوالمنصور خاں از استماع ایں خبر ہوش از سرش پرید۔ روز دیگر بہ دربار آمد وپادشاہ در ظاہر دل جوئی او فرمودہ

به دلاسا و تسلی پرداخت۔ وزیر از پادشاه التماس کرده درخواست که داروغگی توپ خانه باز به من مرحمت شود۔ پادشاه گفت هرچه شما خواهند مقرون به اجابت است۔ الّا داروغگی توپ خانه۔ دست ازیں بردارید۔ وزیر در جواب گفت که ایں تعلقه شما به من نه داده اید۔ پادشاه جنت آرام گاه به من عطا فرموده بودند۔ واگزارید۔ پادشاه قبول ایں معنی نه نموده فرمود که خدمت دیگر در عوض آں از من درخواست نمائید۔ مرا قبول است۔ چنان چه درخواست نمود که خدمت میر بخشی گری از عزل فیروز جنگ بهادر به سید سیادت خاں ذوالفقار جنگ بهادر مقرر شود۔ پادشاه طوعاً و کرهاً قبول فرمود۔ افواج متفرق بودند۔ بیشتر فوج وزیر در تعلقه صوبه داری‌اش بود۔ فیروز جنگ و نصرت جنگ هر دو خال و همشیره زاده در مزاج پادشاه بار دیگر در آمد نموده در فکر برآوردن وزیر افتادند۔ چنان چه پادشاه به وزیر پیغام فرستاد که من از پسر شما شجاع الدوله بسیار راضی ام۔ بهتر این است که شما بر تعلقه صوبه خود به روید و پسر را به نیابت وزارت درایں جا به گزارید۔ وزیر ازیں پیغام برآشفته در جواب گفت که من سامان نه دارم که دریں ایام کوچ نمایم۔ سامان و سرانجام از تعلقه صوبه داری طلبیده روانه خواهم شد۔ پادشاه از استماع ایں جواب مشورت با هر دو امیر که دریں کار ساعی بودند به موجب مصلحت آں ها سزاولاں و محصلان بر وزیر فرستاد که می باید که زود کوچ نمایند۔ چوں سپاه وزیر در تعلقه بود در دریائے حیرت غوطه خورد۔ جواب داد که باربردار نه دارم۔ پادشاه افیال سرکار و شتران باربردا

برائے وزیر فرستاد۔ چوں صفدر جنگ دانست کہ الحال بدوں فوج وسپاہ پرخاش نمودن مناسب نیست قبول رفتن نمود و بہ سامان سفر پرداخت۔ وپسر خود شجاع الدولہ را نزد سید سیادت خاں فرستاد کہ الحال معاملہ بہ ایں قسم در پیش آمدہ شما در چہ فکر ہستید۔ ذوالفقار جنگ فرمود کہ من بہ دل وجاں رفیق شما ام۔ ہرچہ رائے شما باشد من نیز شرط رفاقت بجا خواہم آورد۔ صفدر جنگ و ذوالفقار جنگ بہ اتفاق شجاع الدولہ قبایل خود را نیز ہمراہ گرفتہ از شہر برآمدند و بیرون شہر قریب بہ خضر آباد دائرہ نمودند و بہ بہانہ آں کہ در سامان و سرانجام سفر ہستیم بمقامات نمودند۔ و سورج مل جاٹ را جمع آں گروہ باخود متفق ساختند و صفدر جنگ افواج خود را از پورب طلب داشت و فوج ہائے عظیم مجتمع گشت۔ شخصے را بہ ایں بہانہ کہ پسر زادہ جہاں شاہ ابن شاہ عالم است وا ورا مخاطب بہ اکبر شاہ گردانیدہ بر تخت نشاندند۔ و سکہ او را در از دوئے خود در آوردند و در مقابلہ اجمیری دروازہ دہلی مورچال بستند۔ و امرایان حضور با پادشاہ وہر دو امیر اتفاق نمودند و جنگ عظیم بہ وقوع پیوست۔ و ہر روز جنگ بود و ارسال گولہ ہائے از جانبین تا چندیں مدت بود و غلبہ از جانب وزیر بود۔ مدت ہا فی ما بین ایں چنیں واقع شد۔ تا آں کہ نظام الملک با فوج بسیار و توپ خانہ از قلعہ برآمدہ روبروئے مورچال ابوالمنصور خاں آوردند و آتش خانہ ہا از طرفین بہ نوعے افروختہ شد کہ عقول دا و ہام از تفصیل آں معترف بہ قصور است۔ و بالآخر فوج پادشاہی غالب نمود۔ مورچال ابوالمنصور خاں را منہزم ساختند۔ و کساں بسیار و بے شمار از طرفین بہ قتل رسیدند۔ و بر مورچال جاٹ و

ابوالمنصور خاں فوج پادشاہی قرار گرفت۔ واز ماہ جمادی الآخر لغایت ذی قعدہ شش ماہ کامل جنگ ہائے عظیم بہ وقوع پیوست۔ کہ اگر تفصیل آں بہ قلم آید چندیں جزو کاغذ سیاہ گردد۔ وآخر فی مابین فیروز جنگ وصفدر جنگ بائے صلح درمیان آمد وصفدر جنگ بالکلیہ دست از وزارت برداشتہ مع پسر خود ذوالفقار جنگ روانہ تعلقہ خود گشت۔ دریں ضمن خرابی ہا کہ در نواح دارالخلافہ شاہ جہان آباد از نہیب وغارت روئے داد زبان از بیان آں قاصر است۔

در روز عید قربان در لاہور واقعہ غریبے بہ وقوع پیوست وآں این است کہ معین الملک پسر اعتماد الدولہ کہ برادر خان خاناں باشد صوبہ دار لاہور بود۔ از نماز عیدگاہ برگشتہ و براسپے شوخے سوار بود۔ واسپ رقص کناں وبہ شوخی تمام کہ لازمہ مرکب جوانان است راہ می رفت۔ از قضا عنان اختیار از دست معین الملک بدر رفت چناں چہ بہ زیر افگند۔ واسپ نیز بر سر او در آمد۔ وسرش را از مغز تہی ساخت۔ دریں تکاپو روح از قالبش بہ عالم بقا شتافت۔ لشکریان وسواری خاصہ جسد نعش را بہ خانہ اش رسانیدند۔ بہ تجہیز وتکفین او پرداختند۔ وبعد از وفات الہیہ معین الملک وپسرش کہ بہ سن ہفت ہشت سالگی بود بہ کار صوبہ داری اشتغال نمودند۔ وبعد از رسیدن خبر بہ حضور سند صوبہ داری بہ نام پسر مذکور روانہ شد۔

جنگ فیروز جنگ با جاٹ۔ ہولکر کہ از دکھن بہ دارالخلافہ رفتہ بود بعد از مصالحت با صفدر جنگ متفق با نظام الملک شد وبہ اتفاق ہم ملک جاٹ را قبل نمودند

و به تاخت و تاراج اشتغال داشتند و قلعه سورج مل جاٹ محاصره نمودند و از طرفین
جنگ هائے نمایاں به عمل می آمد۔ و جاٹ با وجود بودن در قلعه هرگاه بیرون می آمد۔ جم غفیر
را از فوج مرهٹه شکست داده قتل نمود۔ درین ضمن پادشاه از کرده خود نادم و پشیمان
بلکه از تسلط و غلبه فیروز جنگ حیران و سرگرداں بود۔ و به صفدر جنگ استمالت نامه
می نوشت و اظهار پشیمانی خود می نمود۔ و فی مابین مراسلات به عمل می آمد۔ و ایں اخبار
خفیه به نظام الملک می رسید۔ چوں با سورج مل جاٹ و ابوالمنصور خاں اتفاق
به مرتبه اتم بود بیش تر از بیش تر در تسخیر قلعه جاٹ سعی و اهتمام بجا می آورد۔ و هول کر
را راغب به فتح قلعه می گردانید۔ چناں چه ملهار راؤ و هول کر در اخذ قلعه جد و جهد
بلیغ بجا آورد و پسر هول کر که در قساوت قلب و آدم کشی ثانی هلاکو بود و عبث و ناحق
بر هر که غضب می شد به بندوق فرنگ کار او تمام می ساخت بر قلعه یورش نمود و سپاه
جاٹ از قلعه برآمده بر سر هول کر ریختند۔ در ایں معرکه او مقتول گردید۔ و جاٹ ها
سر او بریده به قلعه بردند۔ و کار به لشکریاں هول کر بسیار تنگ بود۔ و جاٹ نیز از تنگ
نائے محاصره عاجز بود۔ و به همیں نحو مدت ها گزشت تا آں که در سال آئنده نوع دیگر روئے
داد که به قلم خواهد آمد۔

و در ۱۱۶۷ھ نواب آصف الدوله بهادر در اول سال در خجسته بنیاد تشریف
داشتند۔ و فرنگی و میر محمد حسین خاں از سمت حیدرآباد به خجسته بنیاد آمد۔ و خوف
فرنگی در دربار مستولی شد۔ و در میان او و سید لشکر خاں غبار نقاد به نوعے مرتفع گشت

که از کره هوا به کره نار رسید۔ چنان چه نصیر جنگ از ترس آن با خانه نشین شد۔ و
استعفائے وکالت نمود۔ و موسے بوسی عرض کرده که به عمل آورده نصیر جنگ موقوف
شود۔ چنان چه تعلقه بیجاپور که به نام قسور جنگ مقرر شده بود موقوف گردانید۔ و به جاے
او نعمت الله خاں مقرر شد۔ و برائے وکالت عرض نمود که به شاه نواز خاں بفرمایند۔
و دریں باب بجدے تمام نمود۔ چنان چه نواب آصف الدوله خود به خانه شاه نواز خاں
رفته چهاردهم صفر به خلعت فاخره وکیل مطلق سربلند گردانیدند۔ شاه نواز خاں شروع
در بندوبست و انتظام عام توجه فرمود۔ ازبس که مقدمات بسیار ابتر شده بودند
و زر در خزانه نه بود کوچ کردن متعذر شد۔ صف شکن خاں بهادر مجاهد جنگ را که
در عهد وکالت نصیر جنگ صوبه دار حیدرآباد شده بود بحال داشته چیزے پیشگی
گرفته به فرخنده بنیاد مرخص ساخت۔ و از ساهوکاران و از دیگران پیشگی گرفته کوچ کرد
از طرف بالاجی راؤ خاطر جمع نه بود۔ راؤ مذکور اسلام را ضعیف دیده پیوسته تکالیف
شاقه می نمود۔ و بے حکم اکثر پرگنات و قلاع به ضبط خود می آورد۔ چنان چه محال سایر
برهان پور و باغات ضبط کرده۔ شاه نواز خاں از دانائی و دور اندیشی برائے
بندوبست و عهد و پیمان با بالاجی میر نجف علی خاں را به امتیاز تمام فرستاد و یک زنجیر
فیل و جواهر و خلعت همراه داده به جهت بندوبست آینده و مشورت ملک گیری و
ملک داری را در خلوت مفصل گفته۔ میر نجف علی خاں بهادر به موجب فرموده نواب
آصف الدوله و شاه نواز خاں بهادر نزد بالاجی رفته۔ چوں نزدیک لشکر بالاجی رسید۔

مومی الیه مردم عمده ہائے سرداران خود بہ استقبال فرستاد۔ و در ملاقات سلوک خوب نمود۔ میر نجف علی خاں راہ سلوک و طرح موافقت با راؤ مذکور درمیان آوردہ آں چہ مافی الضمیر ہیچ کس نہ بود از بالاجی برآوردہ یعنے سند گزاشت تمام قلعہ و مشروط گرفت و محال سایر برہان پور و باغات را یا او فیصل نمود۔ و بندوبست ملک و عہد و پیمان بہ میان آمد۔ در رگھو بھوسلہ تمام تعلقہ برار را بہ اعانت بالاجی متصرف بود۔ شرط درمیان آمدہ کہ رگھو را تنبیہ کردہ ملک برار از دو بہ گیرند۔ و بالاجی اعانت او نہ نماید۔ بلکہ معین ایں طرف باشد۔ ایں قسم انفصال دادہ از بالاجی رخصت شدہ در خدمت نواب آصف الدولہ و شاہ نواز خاں رسیدہ تمام کیفیت ظاہر نمود۔ و اسناد بہ نظر گزرانید و موجب تحسین و آفرین شد۔ عزم جزم نواب موصوف بہ سمت حیدرآباد بود۔ از بجدی میر نجف علی خاں تنبیہ رگھو و عزم برار قرار یافت۔ چناں چہ نزدیک تعلقہ سلطان جی بنال کرلشکر گزشتہ بہ سمت برار کوچ شد۔ رگھو ہم مستعد شدہ بہ عزم مقابلہ پیش آمد نواب آصف الدولہ بہادر و شاہ نواز خاں بخشی گری فوج ہراول میر نجف علی خاں دادہ و سلطان جی بنال کر و لچھمن راؤ کہنداکلہ و محمد ناصر خاں رسالہ دار و عبد اللہ بیگ قراول و یک سردار فرنگی و توپ ہائے جلد دست تعین ہراول نمودہ و شاہ نواز خاں در التمش شد و قول بہ ذات نواب آصف الدولہ زیب و زینت یافتہ۔ و راجہ رام چندر وغیرہ سرداران در جنداول تعین شدند۔ و سرست خاں و سلطان خاں و قوی جنگ وغیرہ دست راست و خان عالم و شیخ علی خاں جنیدی و مان سنگھ وغیرہ سرداران

دست چپ مقرر شدند۔ و فوج فرنگی و گاردی و توپ ہائے فرنگ در ہر فوج تقسیم یافتہ۔ رگھو نیز فوج خود آراستہ بہ مقابل آمد۔ ہر روز جنگ صعب روی داد۔ رگھو تنبیہ یافتہ می گریخت۔ تا نزدیک نرمل رسیدند۔ سردار نرمل سرپا را و با فوج شایستہ آمدہ ملازمت نمود۔ بہ دست چپ تعین شد۔ ایں قسم زدہ زدہ او را تا قصبہ پونار سانیدند چوں آں مقہور ناچار شد پیغام داد کہ پنج لک روپیہ نقد و ملک چہاردہ لک روپیہ را نیازمی نمایم۔ تقصیرات بندہ معاف فرمایند۔ سلطان جی و سرست خاں درمیان بودند۔ شاہ نواز خاں می خواستند برایں مقدمہ صلح نمایند۔ میر نجف علی خاں ممانعت می نمود۔ بالآخر شاہ نواز خاں درجواب فرمودند کہ زر در خزانہ نیست و فوج بے خرچ است۔ میر نجف علی خاں بہ جہان بیگم دختر نواب شجاع الدولہ حاکم بنگالہ کہ از چند مدت ہمراہ نواب آصف جاہ و ناصر جنگ مرحوم و صلابت جنگ می بودہ با خان مذکور قرابت قریبہ داشت از آں جا پنجاہ ہزار روپیہ بہ طریق قرض برائے سپاہ آوردہ تمسک بہ مہر شاہ نواز خاں داد۔ و فوج را قدرے برائے خرچ دہانیدہ باز مستعد جنگ ساخت۔ رگھو دید کہ بہ ہیچ وجہ از عہدہ ایں ہا بر نمی آیم۔ باز پیغام داد کہ جاگیر پنج لک روپیہ بہ پسر او عنایت شود۔ و باز مزاج شاہ نواز خاں را مردم میاں جی بہ صلاح آوردند۔ میر نجف علی خاں فرمود کہ ایں مہم را بہ من واگزارند و صاحب با تمام لشکر کوچ کردہ بروند۔ بیست لک روپیہ را قبوض از سپاہ می دہانم۔ و خرچ مہم را بہ ذمہ خود می گیرم۔ شاہ نواز خاں قبول نہ فرمودہ تا دیلات

درمیان آورد۔ میر نجف علی خاں آزردہ خاطر شدہ بہ ظاہر ہیچ بر زباں نیاورد لیکن بہ خاطرش خطور نمود کہ بعد انفصال ایں معاملہ از لشکر برآمدہ بہ جائے دیگر برخاستہ بہ رود۔ چناں چہ متقدمہ رگھو بہ معرفت سلطان جی مرہٹہ وسرمست خاں وسلطان خاں بہ عمل آمد۔ رگھو برائے ملازمت آمد۔ شاہ نواز خاں بیرون لشکر خیمہ استادہ کردہ رگھو را درآں جا طلب داشت۔ چوں ملازمت او شد میر نجف علی خاں از فیل فرو نیامد۔ ہر چند سماجت نمودند پیش رفت نہ شد۔ و بعد انفصال در ملک جدید عمال تجویز شدند۔ و ازآں جا معاودت کردند۔ رگھو شقی بہ ہزار محنت سہ لک روپیہ نشان نمود۔ و باقی را جواب صاف داد۔ عمال کہ تعین شدہ بودند آں ہا را عمل نہ داد۔ میر نجف علی خاں بے دل شدہ پیغام نمود کہ من بہ طرف دیگر خواہم رفت والا قلعہ داری قلعہ آسیر بہ دہند۔ شاہ نواز خاں سلوک بسیار نمود۔ و لیکن مزاج میر نجف علی خاں در ماندن لشکر نہ بود۔ شاہ نواز خاں فرمود کہ قلعہ ملہیر در تعلقہ شما ست۔ باز قلعہ دیگر می خواہند۔ حال آں کہ قلعہ دار آسیر باغی است۔ عمل نہ خواہد داد۔ میر نجف علی خاں گفت کہ عمل گرفتن و فتح نمودن ذمہ من است۔ و اگر او عمل نہ خواہد داد من فریاد او نہ خواہم نوشت و کمک از حضور در خواست نہ خواہم نمود و قلعہ ملہیر ہم اگر خواہند بجال دارند۔ والا بہ کسے دیگرے بہ دہند۔ شاہ نواز خاں بسیار ممانعت نمود۔ چوں دید کہ مزاج میر نجف علی خاں ہر گز بر ماندن لشکر نمی آید ناچار شدہ رخصت داد۔ در ظاہر سند کرورگیری شہر برہان پور بہ نام میر حسین علی خاں پسر خود و سند خاں سامانی شہر بہ نام حیدر علی خاں برادر خود حاصل نمود۔

ونخفی سند قلعہ داری آسیر بہ مہر نواب آصف الدولہ بہ دست آورد پرگنہ ملکاپور و
قصبہ انکور در جاگیر خود گرفت - ولیکن بہ خاطر شاہ نواز خاں ہمیں مرکوز بود کہ قلعہ آسیر
بہ دست پادشاہان بہ ایں آسانی نیامدہ است میر نجف علی خاں چگونہ فتح خواہد نمود -
طوعاً وکرہاً رخصت انصراف ارزانی داشت وفرمود کہ دولت وجمعیت را از دست خود
گزاشتہ می روید - دریں جا چہار ہزاری ہمہ محتاج شما بودند - آں جا کہ خواہند رفت
چہ خواہند کرد - میر نجف علی خاں بہ بجدی تمام رخصت شد - وقت شب شاہ نواز خاں
باز میر نجف علی خاں را طلب داشتہ گفت کہ ما کار عظیم در پیش داریم - باید کہ سر
ما رانگاہ دارید و بہ کسے ظاہر نہ کنید و مشورت نیک بہ گوئید - یعنی سر یار را و ہمیشہ
حرام نمکی را کار می فرماید - واکثر سرداران نامی مثل شیخ لطیف و فتح نصیب خاں را کشتہ و
فتح اللہ خاں و عبدالہادی خاں بہادر قسور جنگ را غارت نمودہ الحال در لشکر آمدہ است -
می خواہم کہ او را گرفتہ قید نمایم - و ملک او را در ضبط سرکار در آورم - میر نجف علی خاں
جواب داد کہ او بے طلب شما برائے کمک آمدہ است و در جنگ رگھو حاضر ماند -
شایان بزرگی نہ باشد کہ او را مقید سازید - دیگراں چہ اعتبار خواہند نمود - ایں
چنیں صاحب فوج را بہ ایں قسم دغا قید نمودن مناسب نہ دارد - اگر مرضی او منحرف
است او را بہ گوئید کہ ما ملک را از تو تغیر می کنیم - اگر بہ خوشی قبول کرد بہتر - والّا
او را از لشکر بدر کنید و در ملک او سردارے را با فوج بہ فرستید - میر ابوالفخر خاں
و افضل بیگ خاں وغیرہ اہل مشورت قید نمودن او را قبول نمودند - میر نجف علی خاں

برخاستہ بہ خانہ خود آمد۔ شاہ نواز خاں بہ دست چوب داران بہ جمیع سرداران مثل سلطان جی و پسران جانوجی و سرست خاں و شیخ علی خاں جنیدی و سریار اُوراگفتہ فرستاد کہ فردا انقام است۔ صبحے در دربار حاضر شوید۔ بہ موجب فرمودہ صبح ہمہ عمدہ ہا حاضر شدند۔ شاہ نواز خاں ہمہ را در خلوت نواب آصف الدولہ طلب داشتہ رخصت فرمود و سریار اُو را در دیوان خانہ نشانیدہ گفتہ فرستاد کہ در خلوت می طلبیم۔ او منتظر ماند۔ و چوں فوج بہ سبب دیر نشستن پراگندہ شد و دیگر سرداران بہ خانہ ہائے خود رفتند فرمود کہ سریار اُو را قید نمایند۔ سپاہ خاص چوکی بہ موجب اشارہ مومی الیہ را قید کردند۔ و او دست بہ شمشیر شدہ بود۔ مردم جلد دستی کردہ دست او گرفتند و شمشیر و جمدھر را از دست او ربودہ او را بیروں بردہ در قید کردند۔ و کوچ لشکر بہ طرف ملک او شد۔ چناں چہ اکثر پرگنات را در ضبط آوردہ نرل کہ مکان اصلی نشست گاہ بود آں نیز گرفتند۔ چناں چہ مکان مستحکم بے جنگ بہ دست آمد۔ و بعضے اشیاء را مردم متصرف شدند۔ و نرل مع توابع و لواحق بہ جاگیر شاہ نواز خاں بہادر دست خط شد۔ شاہ نواز خاں عامل آں محال را بہ نرسنگہ راؤ برادر راجہ رگناتھ داس متوفی داد۔ و لشکر از آں جا بہ طرف حیدرآباد کوچ نمود۔ پارہ از حقیقت دارالخلافہ شاہ جہان آباد بہ قلم آوردہ بہ کیفیت فتح قلعہ آسیر پردازیم۔

و مقدمہ حضور دارالخلافہ شاہ جہان آباد کہ از انقلاب و فساد بہ وقوع پیوستہ این است۔ چوں محاصرہ از قلعہ جا بہ شد کہ افواج نواب فیروز جنگ دھول کر

مرہٹہ نمودہ بود بہ امداد کشید۔ سورج مل بہ معرفت خان خاناں خال فیروز جنگ
بہ احمد شاہ پادشاہ عرضداشت نمود کہ ما زمیں دار قدیم ایم و ہمیشہ در اطاعت بودہ
نگہ بانی تخت دہلی نمودہ ایم۔ تقصیرے کہ باعث قلع و قمع ما باشد از ما بہ وجود نیامدہ۔
مرہٹہ کہ بغی اختیار نمودہ و ملک دکھن و مالوہ و گجرات از تصرف برآوردہ در تصرف خود
درآوردہ بر ما خیرگی می نماید۔ امیدواریم کہ بندہ ہائے پادشاہی کہ صفدر جنگ و احمد خاں
افاغنہ اند در ظل رایت عالی جمع شدہ اسپد کہ خود بیرون برآمدہ بہ دفع اشقیا پردازند۔
پادشاہ برائے استمالت فرمان ہا بہ ابوالمنصور خاں و افاغنہ کہ بعد از برہم زدگی باہم
صلح نمودہ بودند نوشتہ۔ آں ہا در جواب عرضی نوشتند کہ ہرگاہ جہاں پناہ بہ عزم
تنبیہ اشقیا برآیند بندہ ہا خود را بہ جناح استعجال می رسانیم۔ پادشاہ بہ اشارہ خان خاناں
و بعضے امرا بہ خلاف مرضی نظام الملک از شہر برآمدہ بہ انتظار اجماع عساکر دوازدہ
کروہے شہر دائرہ فرمود۔ قلیل و کثیر مردم در اردوئے معلیٰ جمع گشتند و امید قوی
داشتند کہ در اندک زماں لشکر ہائے عظیم فراہم آید۔ درین ضمن قضا کار خود را
ساخت و مقدمہ نوع دیگر شد۔ عاقبت محمود خاں کشمیری کہ مدار المہام و اتالیق
نظام الملک بود پیش پادشاہ آمد و پیغام از نزد نواب نظام الملک آورد کہ ہولکر
می خواہد با جمیع سپاہ مرہٹہ بر فوج پادشاہی شب خوں زند۔ بندہ را خبر کردن لازم
بود۔ آں ہیچ فکر خود باشد بہ کنید۔ پادشاہ ازیں خبر متحیر و سراسیمہ و بے آرام گردید۔
و عاقبت محمود خاں ایں پیغام را دادہ برگشت۔ و در طبع پادشاہ بہ نوعے بے قراری

غالب گردید کہ چوں پردہ شب بر رخ آفتاب عالم تاب حایل گشت سواری خاصہ خود تیار نمودہ عار فرار بر خود قرار دادہ بے اطلاع خان خاناں و امرا بہ طریق ہزیمت روانہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد شد۔ چوں ہرکارہ ہا ایں خبر بہ نظام الملک رسانیدند اوعاقبت محمود خاں را بہ طریق ہراولی با افواج مرہٹہ بہ الغارہ تمام فرستاد و خود نیز از عقب آں ہا بہ حرکت آمد۔ بہ نوعے خلل در ارکان سلطنت راہ یافتہ کہ کلک بیاں از تحریر آں قاصر است دیالآخر عاقبت محمود خاں خود را بہ سرعت از باد سموم نزد احمد شاہ پادشاہ رسانیدہ دست گیر نمودہ ہماں ساعت بلا تامل میل در ہر دو چشم جہان بینش کشید و دیدہ ہائے او را از دیدن باطل و عاطل گردانید و افواج مرہٹہ بہ نوعے دست درازی در محل ہائے پادشاہی نمود کہ اظہار آں باعث ملال خاطر ہاست و از سوز و گداز حالت شمہ اگر رقم نماید شاید قرطاس مانند خیار بہ آتش خود حریق نار گردد۔ لہذا بہ اظہار آں مبادرت نہ نمود۔ بعد از آں فیروز جنگ

سلطان عزیز الدین بن معز الدین جہاں دار شاہ بن شاہ عالم پادشاہ را مخاطب عالم گیر نمودہ روز یکشنبہ دہم شعبان المعظم بر تخت دار الخلافہ نشانیدند۔ کوس و کرنائے پادشاہی نواختہ شد و پادشاہ نو بر تخت جلوس نمود۔ و وزارت بہ نظام الملک مقرر فرمود و نظام الملک فیروز جنگ عاقبت محمود خاں کشمیری را بہ سبب آں کہ بے رخصت او میل در چشم احمد شاہ گردانیدہ بود سپاہ را برائے طلب مواجب اشارہ نمود۔ چناں چہ بہ اشارہ او عاقبت محمود خاں را بہ قتل رسید۔

و روز دیگر خلعت دیوانی بہ برادرش مرحمت فرمودہ در بند و بست شہر کوشش نمود۔

و در ہمیں ایام حفیظ الدین خاں بہادر دلاور جنگ کہ در رفاقت ابوالمنصور خاں بود فوت شد۔ و خانہ اش را بہ احمال و اثقال و اموال آں چہ در دارالخلافہ بود بہ ضبط سرکار پادشاہی در آوردند۔ بہ ہر تقدیر ہرج و مرج عظیم و تیغ و تیغ خطیر در شاہجہان آباد رو داد۔ خان خاناں ملازمت پادشاہ نہ کرد۔ و در حویلی خود بہ بند و بست و محافظت خود اشتغال نمود۔

و ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ بہ موجب حکم احمد شاہ بہ حضوری آمد۔ از استماع دست گیری و نابینائی او کنار دریائے گنگ رحل اقامت انداخت۔ و در آں وقت مریض گشتہ و مرضش بہ امتداد کشید۔ و روز بہ روز زیادہ می نمود۔ تا آں کہ ہفتم ذی قعدہ بہ اجل موعود از عالم فانی در گزشت۔ اسمش میرزا محمد مقیم بود۔ و ہمشیرہ زادہ سعادت خاں بود۔ بعد فوت او پسرش شجاع الدولہ جلال الدین حیدر خاں بہادر بہادر جنگ با سپاہ و حشم پدر بہ ملک متعلقہ پدر برگشت۔ و ہول کر مرہٹہ بعد از اخذ غنایم موفورہ کہ حد و انتہائے آں را یگانہ بے ہمتائی داد ند و تاخت و غارت لشکر لعنت اثر او تا حد آلہ آباد وغیرہ بود و در ہماں نواح سکونت داشت۔ و مقدمات حضور در عہد پادشاہی عالمگیر ثانی بہ منصہ رسیدہ ایں است۔

مفتوح گشتن قلعہ مبارک آسیر بہ دست میر نجف علی خاں بہادر بہ تقدیر قادر مستعان و تائید سید انس و جاں و امداد حضرت شاہ مرداں۔

چوں میر نجف علی خاں از لشکر نواب ظفر جنگ جدا شدہ بہ طرف آسیر روانہ شد۔ در اثنائے راہ نگاہ داشت می نمود۔ تا بہ خجستہ بنیاد رسیدہ جائزہ فوج دیدہ۔ چناں چہ صد سوار و دو صد پیادہ و سی گاردی جمع شدہ بودند۔ از آں جا کوچ نمودہ زیر کوتل فردا پور آمد۔ چوں سا پرگنہ ملکاپور در جاگیرش تنخواہ شدہ بود نگاہ داشت کناں از راہ ملکاپور عزم دارالسرور نمود۔ چوں نزدیک ملکاپور نزول فرمود محمد مراد خاں عامل آں جا استادگی نمود۔ میر نجف علی خاں عزم فتح نمودن قلعہ مبارک آسیر داشت۔ ازیں جہت میر سعد الدین کہ سید عالی مقدار و رفیق قدیم وفادار خاں عالی تبار بود با جمعیت پیادہ و سوار بر ملکاپور تعین نمودہ خود بہ تاریخ دہم شعبان المعظم نزدیک بلدہ دارالسرور برہان پور آمدہ در باغ نظر کہ متصل حصار شہر مذکور است فرود آمد۔ تا آں وقت بہ کسے اطلاع حاصل نہ شدہ کہ بہ کدام فکر آمدہ اند۔ چناں چہ عمدہ ہائے شہر برائے ملاقات آمدہ از فی الضمیر احوال پرسیدند۔ جواب باصواب دادہ کروڑ گیری محالات سایر برہان پور را بہ سید نور الدین خاں کوتوال سپرد نمود۔ و خود در ہماں باغ در مقام کردہ از صبح تا نصف شب نگاہ داشت فرمود۔ وقت شب بہ عمدہ ہائے برہان پور گفتہ فرستاد کہ ہم شب داخل شہر می شوم۔ مکاسہ داران گرد و نواح مثل راماکیہ وغیرہ می ترسیدند کہ ایں بلا بہ کدام طرف خواہد افتاد۔ چوں یک پہر شب گذشت تقسیم بارود بہ اہل توپ خانہ کردہ سوار شد۔ تا آں وقت بہ کسے اطلاع حاصل نہ شد کہ در چہ کار است کہ یکا یک سوار شدہ از بیرون شہر بہ طرف دروازہ دہلی بر آمدہ۔ آں وقت حقیقت بر سپاہ منکشف گشتہ

که ایشاں ارادهٔ فتح قلعهٔ آسیر دارند۔ از ہماں جا اکثرے کساں به بہانهٔ استنجا وغیره
ماندند۔ و چہارم حصهٔ جمعیت کم شد۔ چوں نصف شب گزشته نزدیک شاه گنج
رسیدند باران شروع شد۔ و رعد و برق و تاریکی از حد و زیاده روئے داد۔ در
تاریکی شب سپاه از سواری جدا می شدند۔ وقت سه پہر شب بر موضع نبوله رسیدند۔
و در آں جا چند نفر از طرف قلعه دار به طریق تهانه بودند۔ آں ہا خواستند که خبر به قلعه برسانند۔
میر نجف علی خاں آں ہا را بسته طلبیدند۔ از آں جمله یکے به ضرب شمشیر زخمی شد و
باقی دست گیر شدند۔ از آں جا موضع جهری نیم کروه بود۔ چہار گهڑی شب باقی مانده
رسیدند۔ آں جا اکثرے از پیاده ہا ماندند۔ چوں میر نجف علی خاں ملاحظه فرمود که کار
از دست می رود و میر حیدر علی خاں برادر خورد را گفته که در اثنائے راه ہر کس از
سوار و پیاده به ماند از شمشیر به زنند و خود ہم چوب در دست گرفته بے اختیار می زد۔
با وصف ایں ہمه تاکید مردم می ماندند۔ و به طرف دیگر می رفتند۔ در گرد آوری مردم
دیر شد۔ و نزدیک درگاه حضرت پیر بہلول صاحب صبح دمید۔ مردم ملاحظهٔ
صورت قلعهٔ آسیر را ملاحظه نموده اکثرے روبه فرار آوردند۔ و بعضے با سست شدند۔
قریب یک صد کس از آں جمله میر حیدر علی خاں برادر خورد حقیقی میر نجف علی خاں و میر
محمد دایم ہمشیره زاده میر بلاقی خالوے میر نجف علی خاں و محمد عرب وغیره پسران
میرزا بلاقی و از جمله سواران بهوانی شنکر و موتی رام با سوار یا چند سواران و بہادر
خدمت گار بر یک اسپ جمله سی سوار و پنجاه پیاده و بیست و پنج گاردی از جمعیت قلیل

نزدیک بولتی پہاڑی کہ متصل قلعہ اسیر است رسیدند۔ چوں روز روشن شد
چوکیداران شور و غوغا نمودند۔ مردمان قلعہ کہ از بادۂ غفلت مست بودند ہشیار شدہ در
تلہتی قلعہ نیز خبرداری بعمل آوردند۔ از آں جا میر نجف علی خاں بہادر بہ ہیئت مجموعی نزدیک
دروازہ تلہتی رسیدند و در آں جا چند جزایل انداز و تیرانداز کہ از طرف قلعہ دار بودند مقابل
گشتند۔ میر نجف علی خاں آں ہا را زدہ منتشر گردانید۔ چناں چہ بعضے از آں ہا زخمی شدند
و باقی رو بہ گریز نہادند۔ و میر نجف علی خاں داخل تلہتی گردیدند۔ و از بالائے قلعہ
بارش گولہ ہائے توپ شروع شد۔ قسمے کہ تمام آبادی تلہتی می لرزید۔ و آواز توپ ہا
تا بہ دارالسرور برہان پور کہ مسافت ہفت کروہ باشد می رسید۔ و از ہول و خوف آں
جنگ از بس کہ آواز توپ ہا کہ بہ اہل شہر مسموع می شد متحیر می بودند۔ در اثنائے
شروع گولہ ہا از بالائے قلعہ پیادہ ہا کہ رو بہ گریز آوردہ بودند قوی شدہ باز بہ جنگ مستعد
شدند۔ میر نجف علی خاں و میر حیدر علی خاں و بہادر خدمت گار و موتی رام جملہ سوار در پئے
آں ہا تاختند۔ آں ہا کہ بہ سر دادن شلک بندوق ہا مستعد بودند بعضے دست بہ شمشیر
شدہ بہ مقابل آمدہ بہ قتل رسیدند۔ و باقی گریختہ راہ پشتہ کوہ گرفتند۔ میر نجف علی خاں
بھوانی شنکر جمعدار را از دست خود شمشیر زدہ زخمی ساخت و میر حیدر علی خاں دیگرے
را شمشیر زدہ۔ باز کسے دیگر بہ مقابلہ آں ہا جرأت نہ نمود۔ ازیں طرف بہادر خدمت گار
را بہ دست زخم شمشیر رسیدہ و اسپ میر حیدر علی خاں ہم دو زخم شمشیر برداشت و
از طرف اہل قلعہ کساں بسیار علف تیغ آبدار گشتند۔ و چوں طاقت جنگ تیغ

نه داشتند به ارسال گوله هائے توپ جلد دستی نمودند۔ میر نجف علی خاں مورچال بندی
نموده بر چبوتره کوتوالی که جھنڈه قلعه دار بود شکسته جھنڈه خود را استاده کرده منادی نمود
که هر کس به آید نوکر کرده خواهد شد۔ و به جان و مال امان خواهد یافت۔ چنانچه اکثر
باشنده تلهٹی رجوع آوردند نوکر شدند۔ میر احسن خاں قلعه دار پسر سوم هزاری را با جمعیت
شایسته و رمالی گڈه آورد و تاکید کرد که دروازه هائے قلعه را وا نموده بیرون برآمده جنگ
نماید و همراهیان میر نجف علی خاں که مردم قلیل بوده اند زده زده بیرون نمایند۔
هزاری مذکور بند و بست مالی گڈه نموده۔ اما جرأت بیرون برآمدن نه داشت۔ از
بالا حصار و کمرگاه مالی گڈه توپ ها می زدند۔ مورچال دم به دم از طرف میر نجف علی خاں
پیش تر می رفت۔ و از شهر و اطراف مردم فراهم می شدند۔ و در نوکری خود منسلک
می گردانیدند۔ میر نجف علی خاں بر مردم تلهٹی اعتماد نه داشته بر اطراف و ناکه جات
می فرستاد و مردم معتمد را نزدیک خود می گذاشت۔ در شهر برهان پور هر لحظه شهرتے
تازه می گرفت و اکثر مردم شهر تمسخر می کردند و از راه خوش طبعی خبر می طلبیدند۔ نه می
دانستند که هر که را حق سبحانه تعالی فتح نصیب نموده باشد او از قلت مردم و استحکام
مکان کے اندیشه می کند۔ چنانچه اندرون قلعه قریب هزار کس از احتشام و بے اسپ
و پیاده هائے دیگر بود۔ همراه میر نجف علی خاں به همه جهت بعد فرار مردمان قریب
پانصد نفر بودند۔ لیکن به موجب کریمه کَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً
بِإِذْنِ اللّٰهِ کار فرموده از کمی مردم و سپاه خاطر جمع داشته و از بسیاری سپاه

دشمن و استحکام قلعه پروانه نموده وکمر بر جنگ بسته بود۔ چنان چه از فضل ایزد متعال
که در خیال هیچ احدے نمی آمد که قلعه به دست خواهد آمد و مردم برهان پور لاحول گویان
و شادی کنان۔ در هر خانه و کوچه و بازار همین مذکور قلعه بود۔ چنان چه شخصے از آشنایان
قلعه دار از مخفی نوشته که قلعه آسیر چنان قلعه نیست که کسے بر آں دست اندازی نماید۔
به خاطر جمع به جائے خود قائم و خبردار باید بود۔ میر احسن خاں از پشت گرمی غرور و استحکامی
قلعه و کثرت جمعیت و معموری ذخایر مغرور و تا سه روز جنگ قائم بود۔ از هنگامه جنگ
و آواز توپ خانه گویا رستخیز قائم شد۔ و چوں مردم شهر دانستند که هرگز ایں فتح
نه خواهد شد قطب الدوله محمد امین خاں جمعدار را با بیست و پنج سوار و بیست پیاده
و یک شتر قیچی بان به کمک میر نجف علی خاں فرستاد۔ جمعدار در نواح قلعه آمده
طاقت نه داشت که نزدیک میر نجف علی خاں برود۔ و از دور هرکاره ها را فرستاده که من به موجب
فرستاده محمد انور خان ایں جمعیت تا به ایں جا رسیده ام لیکن به سبب هنگامه توپ ها مجال
پیش آمدن نه دارم۔ میر نجف علی خاں گفته فرستاد که صبح آمدن موافقت نه خواهد نمود۔
شب از ایں جا مردم را فرستاده شما را طلبیده خواهد شد۔ و چوں شب شد او را از
راه مخفی که از توپ ها امن بود آوردند۔ موسی الیه آماده جنگ را ملاحظه نموده و سوز حال
را دیده حواس خود را باخت۔ شب سیوم میر نجف علی خاں مردم قدیم و جرار را چیده
چیده اسم نویسی نموده۔ از آں جمله یک صد نفر انتخاب نموده نردبان ها به مخفی تفصیلے که
جز به اہل قلعه نه رسد یک پهر شب گذشته از راه دروازه تلهتی بر آمده بیست و پنج

گاردی دہفتاد و پنج نفر مرد آدمی مثل میر محمد دایم ہمشیرہ زادہ و محمد عرب خالہ زادہ میر
نجف علی خاں و شیخ محمد خاں و شیخ دہولا خدمتگار و محمد بہادر و بھوانی شنکر و موتی رام
و میر ولی اللہ وغیرہ را از عقب مالی گڈہ بہ سمت اساویری کہ بہ جانب شمال واقع است۔
بر پشتہ بر آمدہ نردبان ہا بر قلعہ مالی گڈہ گذاشتہ بر مالی گڈہ بر آمدند۔ چوں درمیان مالی گڈہ
رسیدند۔ درآں جا نہ نفر ہزاریان بہ جمعیت دو صد پیادہ و سوائے آں شاگرد پیشہ و
گولہ اندازان و از جملہ ہزاریان مالی گڈہ بودند۔ پرسوتم ہزاری و راجہ رام ہزاری با جمعیت
یک صد پیادہ بہ طرف میر احسن خاں مستحکم بودند و رام سنگہ و اودیار سنگہ و ہیرامن وغیرہ
چہار نفر ہزاری بہ جمعیت چہل و پنج پیادہ بہ ظاہر طرف قلعہ دار بودند و بہ باطن بہ میر نجف علی خاں
خطوطی نوشتند و باقی ہزاریان نہ ایں طرف نہ آں طرف من جملہ مذبذبین بین ذالک
بودند۔ چوں نردبان ہا بہ طرف اساویری بر فصیل مالی گڈہ قایم شد جمعیت اندرون
قلعہ مالی گڈہ داخل شد۔ ہزاریان اجل گرفتہ در خواب رفتہ بودند۔ و بعضے پیادہ ہا
بیدار بودند۔ آں ہا را بستند۔ و کسانے کہ بہ خواب رفتہ بودند اکثرے را دست بستہ و
بعضے ہا کہ ہوشیار شدہ بہ مقابلہ مستعد گشتہ کشتہ شدند۔ عجب ہنگامہ در مالی گڈہ افتاد
کہ کسے را از طرف قلعہ دار قدرت جنگ نہ ماند و ہر کس از ترس جان امان خواستند۔
و رام سنگہ کہ در دل خود قدوریت داشت درآں وقت با برادری خود رفیق گشت۔
و چوں مالی گڈہ فتح شد دروازہ اش مقفل بود۔ آہن گراں را طلب داشتہ قفل شکستہ
جمعیت ہمراہی کہ در تلہٹی بود اندرون آوردہ مورچال بہ کمر گاہ مستعد ساخت۔ گولہ توپ

مالی گڈھ بہ کمرگاہ بالاحصار می رسید۔ تمام روز جنگ عظیم درمیان ماند۔ وقت شب چند کس از مردم حرب وکارآزمودہ را برکوہ سابن کہ شمالی رو بہ قلعہ واقع است فرستاد۔ وازآں جاباں ہا سر می دادند۔ اتفاقاً ہر بان کہ سر می شد در خانہ قلعہ دار می رسید۔ بر قلعہ دار رعب عظیم غالب گردید و عورات او سراسیمہ شدند۔ دریں ضمن میر نجف علی خاں پیش دستی نمودہ مورچال نزدیک کمرگاہ رسانید۔ قلعہ دار زیادہ ہراساں گشت وپیغام نمود کہ آبروئے من نگاہ دارید و جاں بخشی نمائید۔ قلعہ را خالی کردہ می دہم۔ چوں نام سیادت درمیاں بود پاس سیادت در نظر داشتہ جاں بخشی کردہ قول داد۔ بریں وجہ آں چہ کہ نقد و جنس از مال خود باشد گرفتہ فرود آید۔ اگر مال پادشاہی را ہم راہ خود گرفت قول نخواہد ماند۔ وہماں وقت بھوانی شنکر جمعدار را با مردم دیگر بہ قلعہ فرستادہ بندوبست نمود۔ چوں صبح شد میر نجف علی خاں برائے طواف درگاہ حضرت شاہ گوہر قدس سرہٗ وحضرت شاہ نعمان رفتہ فاتحہ بہ ارواح ایشاں خواندہ داخل قلعہ شد۔ و قلعہ دار مقہور لباس فقر در بر کردہ بہ میر نجف علی خاں نذر گذرانیدہ بہ عذر تقصیرات خود زباں کشود۔ و خان عالی شان او را در آغوش گرفتہ خاطر شکستہ او را بہ دلاسا تشفی نمودہ از قلعہ فرود آورد۔ و شادیانہ فتح نواختہ بہ تمام ہزاریان خلاع تقسیم نمود۔ و آں ہا کہ سر برہ بودند خلعت دادہ از قلعہ فرود آورد و جمعیت خود را موافق ہر مکان تجویز نمودہ جا بہ جا قائم کرد۔ و بہادر خاں نامی کوکہ میر منصور قلعہ دار کہ متمرد و شریر و بد وضع بود مقید ساخت۔ بہ سبب فتح

این قلعه رعب وداب در تمام نواح خاندیس افتاد۔ مکاسه داران و دیگر اشقیا در
فکرهائے خود حیران بودند۔ درین اثناء خبر رسید که میر سعدالدین در ملکاپور جنگ عظیم
نمود۔ و مورچال بندی بعمل آمده۔ ازین خبر جمعیت گاردیان و سوار و پیاده از حضور
خود تعیین نمود۔ چناں چه جمعیت مذکور رفته در عرصه پنج روز قصبه ملکاپور مفتوح
ساخت۔ فتح بر فتح حاصل شد۔ چوں این خبر فتح که راس فتوحات تواں گفت به
حیدرآباد رسید نواب ظفر جنگ و شاه نواز خاں بهادر عنایت نامه جات تحسین و آفرین
فرستادند۔ و به شمشیر و اسپ و اضافه و منصب و خطاب بهادری سرفراز فرمودند۔
و میر حیدر علی خاں برادر خورد و میر حسین علی خاں پسر میر نجف علی خاں بهادر خطاب
خانی و بهادری و اضافه منصب عنایت فرمودند همیشه در سرکار میر نجف علی خاں
بهادر نگاه داشت جاری بود۔ وداب و رعب او بر تمام اهل کفر و اسلام مستولی شد۔
همه حاسدان بے ایمان از راه رشک و حسد در فکر ایشاں افتادند۔ و لیکن چناں
که مثل مشهور است۔ **فرد**

چراغے را که ایزد برفروزد    هر آں کس پف زند ریشش بسوزد

از فضل ایزد معبود بر تمام دیهات جاگیر خود عمل دخل قرار واقعی نمود۔ و بر دیهات
جاگیر که بالاجی در نواح قلعه بود در ضبط خود در آورد۔ و بالاجی هر چند نوشت واز نواب
آصف الدوله نیز نویسانید لیکن مفید نیفتاد۔ و از دریائے مردی خود نگاه داشت۔
ذالک فضل الله علیه۔

و دریں سال نواب آصف الدولہ از نواح نرمل کوچ فرمودہ بہ حیدرآباد رفتہ چھاؤنی نمودند۔

و دریں سال در اواخر سال رگھو بھوسلہ مشہور کہ صاحب امور ملک برار داخل دار البوار گردید۔ و در سنہ ۱۱۹۸ھ در حضور یعنی مقدسہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد نواب نظام الملک پسر فیروز جنگ برادرزادہ نواب نظام الدولہ مظلوم و صاحب اختیار امور کل بود۔ و با جاٹ پرخاش بود۔ و جی اپائے مرہٹہ کہ از عمدہ ہائے ایں گروہ بے شکوہ بود بہ دست نبیہ کہ قومے از راجپوتان اند نوکر او شدہ بہ قتل رسید۔ و پسر ملعون او بہ جائے او قائم مقام گشت۔ و ملک راٹھور و مارواڑ را محاصر داشت۔ بالآخر راجپوتان صلح نمودند۔

و دریں سال شاہ نواز خاں از حضور بہ خطاب صمصام الدولہ شاہ نواز خاں بہادر صمصام جنگ مخاطب و از ماہی مراتب سرفراز گشت۔ و پالکی جھالردار عنایت شد و جاگیر سی و پنج لک روپیہ در نواح خجستہ بنیاد و حیدرآباد مقرر شد۔ و جاگیر پنج لک روپیہ برائے پسر خود عبدالحی خاں بہادر بہ دست خط رسانیدہ۔ فوج خود علیحدہ نگاہ داشتہ۔ و از سرکار نواب مظفر جنگ چہار ماہ برسات مقرر شد و اکثر عمدہ ہا مثل میر محمد حسین خاں دیوان دکھن صوبہ حیدرآباد و اکثر مردم قبایل خود را از خجستہ بنیاد و برہان پور طلبیدہ و بہ حیدرآباد نگاہ داشتند۔ چناں چہ از بالاجی راؤ و صمصام الدولہ صلح و پیمان نمودہ بہ اتفاق ہم دیگر مصالح نمودند۔ بالاجی راؤ پیغام نمود کہ امسال

عزم به طرف سری رنگ پٹن نموده زر پیشکش باید گرفت۔ چناں چه نواب ظفر جنگ را نواب صمصام الدوله بایک لاک سوار و پیاده و توپ خانه وغیره لشکر عظیم مهیا ساخته به عزم سری رنگ پٹن کوچ فرمود۔ بالاجی هم بالک سوار به طرف سری رنگ پٹن روانه شد۔ دو لشکر بحر مواج در آں ملک وارد گشتند۔ راجه سری رنگ پٹن به جائے خود مستعد شده۔ چناں چه هر دو لشکر در نزدیکی سری رنگ پٹن رسیده دست به غارت و نهب آغاز نمودند۔ تا (۲) ماه درمیان آں ها جنگ ها بود۔ بالآخر راجه مذکور صلح نموده شصت لاک روپیه وافیال واقمشه به طریق پیشکش فرستاد و هر دو لشکر پیشکش ها گرفته کوچ نمودند۔ و بالاجی راؤ به سمت پونا روانه شد۔ و نواب آصف الدوله به حیدرآباد رسیده چهار ماه چهاؤنی نمودند۔ و دیوانی خانگی از عزل ابوالفخر خاں به محمد معین خاں بهادر شوکت جنگ مقرر شد۔

و در سنه ۱۱۶۹ھ مقدمات دکهن این است۔ نواب آصف الدوله از فرخنده بنیاد کوچ کرده بیرون شهر دائره نمودند۔ و فرنگیان تمرد و سرکشی در پیش آورده درخواست قلعه گول کنده و قلعه بیدر می کردند و صمصام الدوله حسن تدبیر صاحبه دفع فتنه نموده و

فرنگی را اندر درخواست بے جا پشیمان ساختہ از سمت فرخندہ بنیاد عازم برار گشتند۔
دریں ضمن پسران رگھو بھوسلہ با گوبند کشن دیوان و رگھو گراند بہ عزم پرشکر فیروزی نمود۔
نواب آصف الدولہ بہادر و صمصام الدولہ خود در مقابلہ آں اشقیا کسر شان دانستہ
بہ سرداری فوج محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ را در مقابلہ آں کافر لعین مقرر فرمود۔
چناں چہ بہ مقابلہ آں مردود روانہ گشتند۔ از فضل ایزدی فتح نصیب گشتند۔ و جنگ
عظیم بہ وقوع پیوست۔ و چند سرداراں ملاعین کشتہ شدند و دیوان رگھو جے جہنمی اسیر
و دستگیر گشتہ۔ و بسیارے از سرداران نیز بہ قید آمدند۔ و باقی سرداران مقہور
رو بہ وادی فرار نہادند۔ و شادیانہ فتح و نصرت بہ نوازش درآمد۔ دریں جنگ از
ابراہیم علی خاں کہ برادرزادہ و ہم داماد شوکت جنگ بہادر تردد نمایاں بہ ظہور پیوست۔
ذکر تقرر صوبہ داری ملک برار بہ نواب نظام الدولہ اسد جنگ و صوبہ داری
ضلع بیجاپور بہ نواب بسالت جنگ۔ چوں نواب آصف الدولہ بہادر برائے
ملاقات بالاجی تشریف فرمودند موحی الیہ خلوت نمودہ التماس کرد کہ مصلحت چند
درمیان دارم اگر بہ سمع رضا اصغا نمایند۔ نواب موصوف در جواب فرمودند بہ گویند۔
موحی الیہ اظہار نمود کہ ملک خود را بہ بیگانہ ہا می دہند و برادران را در قید گذاشتہ اند
آں چہ جاں فشانی ہا ازیں خواہد شد از دیگرے بہ عمل نخواہد آمد۔ باید کہ ملک برار
بہ نواب نظام علی خاں و ملک بیجاپور بہ نواب محمد شریف خاں بہادر بسالت جنگ
و ملک خجستہ بنیاد بہ میر مغل علی خاں بہادر ناصر جنگ مرحمت فرمایند۔ و فرنگی خزانہ بسیار

خورده و ہیچ کارے در رکاب عمل نیامده۔ آں ہا را برطرف نمایند۔ اگر شرارت خواہد نمود بنده با فوج خود حاضر ہست تنبیہ خواہد نمود۔ بخاطر نواب مشورت ہائے او مستحسن افتاد۔ ہمہ مراتب را قبول فرمودند چناں چہ ہماں روز نواب نظام علی خاں اسد جنگ را خلعت ملک برار و نواب بسالت جنگ را خلعت بیجاپور و ادہونی و رائچور و ناصر جنگ را خلعت خجستہ بنیاد عطا شد۔ و سید لشکر خاں بہادر کہ در خجستہ بنیاد صوبہ داری می نمود او را نایب ناصر جنگ مقرر فرمودند۔ ہمہ صاحبان بہ زودی بر تعلقہ ہائے خود متصدیان مقرر نموده و فوج نگاه داشتہ روانہ شدند۔

ذکر برہم خوردن مقدمہ فرنگیان و مآل کار ایشاں۔ و بعد روانہ شدن ہر دو برادر بہ تعلقہ ہائے خود نواب آصف الدولہ بہادر بہ موسے بوسی پیغام فرستاد کہ اگر بر نصف تنخواه راضی بودی بہتر و الا از نوکری برطرف می نمایم۔ موسے بوسی ملاحظہ نمود کہ اگر دریں وقت جنگ برپا نمایم از عہده ایشاں بر نہ می آیم۔ بنا بر مصلحت وقت قبول نموده برطرف شد۔ بیست زنجیر فیل و توپ ہائے چند ضرب و چند شتر تعین او بودند۔ پیغام نمود کہ ایں بار بردار تا رسیدن حیدر آباد ہم راه من باشد۔ در آں جا خالی نموده ارسال حضور نمایم۔ حکم صادر شد چہ مضایقہ۔ در حیدر آباد رسیده بار بردار سرکار را حوالہ متصدیان سرکار نماید۔ براین امر سلطان جی و لچھمن راؤ کہنہ ملکہ و دیگر فوج قریب ده ہزار سوار تعین شدند کہ فرنگی را در حیدر آباد رسانیده افیال و اجناس سرکار را داخل کارخانہ جات نموده ایں ہا را از ملک خود بیروں نمایند۔

به موجب حکم فوج هم راه فرنگیان روانه شد۔ نزدیک دریائے کشنا رسیدند۔ فرنگیان به سرداران فوج سرکار پیغام نمودند که دریائے کشنا در طغیانی است و معبر کم به نظر می آید۔ شما به فوج خود یک روز مقام نمایند۔ تا ما امروز از توپ خانه و اجناس عبور نمائیم۔ فردا شما عبور نمایند۔ سرداران قبول نمودند۔ فرنگیان اسباب خود را از دریا عبور کرده خود هم به وقت شام عبور نمودند۔ چوں شب شد فرنگیان همه معبرها را سوخته خود به وقت شب به طرف حیدرآباد روانه شدند۔ سرداران متعینه مع افواج آں طرف دریا افتاده ماندند۔ فرنگیان در پنج روز منازل طویل طے نموده به حیدرآباد رسیدند و در آں بلده ابراهیم علی خاں برادر زاده و هم داماد شوکت جنگ به نیابت شوکت جنگ صوبه دار بود۔ سیف الدوله بهادر و موسے بوسی مصحوب رومی خاں روز جمعه بیست و ششم رمضان المبارک پیغام به ابراهیم علی خاں فرستاد که ما به تعلقه خود روانه می شویم۔ شما ضروریات و سرانجام سفر به ما کرده به دهند۔ و قدرے از توپ خانه شهر را حواله ما نمایند۔ فی مابین جواب و سوال شد۔ رومی خاں ملعون بے سبب به غرور گاردی ها که هم راه او بودند کارد بر شکم ابراهیم علی خاں زده او را شهید گردانید۔ و کساں ابراهیم علی خاں رومی خاں ملعون را به ضرب خنجر آب دار به دار البوار فرستادند۔ هماں دم فرنگیاں چهار محل را متصرف شدند۔ عجب تهلکه در شهر حیدرآباد افتاد۔ و مردمان نجبا و شرفا قبایل خود از شهر به هزار جر ثقیل بر آوردند۔ به اطراف و اکناف گول کنڈه و قصبات دیگر متفرق ساختند۔ و فرنگیان دست تصرف در شهر دراز نمودند۔

وغله وکاه شهر را در ضبط خود درآوردند۔ و هنگامهٔ عظیم برپا نموده در گوشهٔ محل مورچال
خود مستحکم ساختند۔ چوں ایں خبر به سمع نواب آصف الدوله بهادر رسید و بالاجی راؤ
رخصت شده به ملک خود رفته بود۔ افکار عظیم روئے داد۔ ناچار نگاه داشت جاری
فرموده متوجه حیدرآباد شدند و شوکت جنگ بهادر پیش تر پیش قدمی کرده به مردی
تمام اندیشه نه نموده به مقابله فرنگیان گشته به فضل ایزدی غالب بود۔ و نواب آصف الدوله
و صمصام جنگ بهادر نیز بر پنج کروهے شهر رسیدند۔ فرنگیان مقابل شدند۔ و از طرفین
کشش و کوشش شروع شد۔ فرنگیان هم نگاه داشت جاری نمودند۔ هر روز هنگامه
جنگ از صبح تا شام درمیان بود۔ و از شوکت جنگ و مظفر خاں گاردی جنگ هائے
مردانه به ظهور می رسید۔ و تا وایل ماه ذی حجه فوج فرنگ به سیکاکل که جاگیر آں ها رفته
بودند طلب داشته۔ نواب ایں خبر شنیده خواجم قلی خاں و مظفر خاں گاردی که درهماں
ایام از افاغنه برگشته باز رفیق ظفر جنگ گشته بود و دیگر رساله داران را با فوج تعین نمودند۔
تا آں ها رفته فرنگیان را از حیدرآباد اخراج نمایند و ملحق نشوند۔ ایں همه سرداران
رفته ترددات نمودند لیکن پیش رفت نه شد۔ و فرنگیان که کمک خود طلبیده بودند۔
چناں چه موسے لاس سردار حرب بود آمده در فوج خود ملحق شد۔ و از آمداد چیرگی
فرنگیان زیاده بود۔ هنگامه جنگ از طرفین برپا گردید۔ ایں هنگامه تا مدتے قائم بود۔
آخر به استصواب و پیغام نواب صمصام الدوله قرار بر صلح افتاد۔ و جاگیر و مواجب فرنگیان
به دستور سابق بحال ماند۔ و موسے بوسی و موسے کرزان و موسے تیلبین و همه کپتان

وحیدرجنگ دیوان فرنگی وغیرہ سرداران فرنگ آمدہ بہ ملازمت بندگان قدرقدرت
مستفیض شدند۔ صمصام الدولہ بہادر را استقبال نمودہ آوردند۔ پنج لک روپیہ
جاگیر در جلدوے تردداتِ عنایت شد۔ ودواب ورعب حضور از دل آں ہا یکقلم
بدر رفتہ۔ بعد از چندے آں ہا جائے خود را در حضور قائم نمودہ التماسات شاقہ نمودند۔
اول آں کہ مظفر خاں گاردی دزد ما است۔ آں را حوالہ ما نمایند۔ ناچار شدہ حوالہ
نمودند۔ او بہ جنگ فرنگیان مستعد شد۔ وقابوے وقت یافتہ از لشکر بدر رفتہ۔
دوم ایں کہ محمد معین خاں بہادر شوکت جنگ را دیوان نمودہ اند۔ او با ما عداوت دارد۔
او را از خدمت دیوانی تغیر نمایند۔ کسے دیگر را دیوان سرکار مقرر سازند۔ وقلعہ
بھونگیر را بہ ما دہند۔ تمام مطلب شاقہ منظور شد۔ فرنگیان ہمہ کارہائے خود انصرام
دادہ بہ جاگیر رخصت حاصل نمودہ خواجہ رحمت اللہ خاں را با فوج قلیل نائب کردہ
گزاشتند کہ در حضور حاضر باشد۔ چوں ہنگامہ فرنگیان فرونشست نواب داخل شہر
حیدرآباد شدند۔ چہار ماہ برسات در آں شہر گزشت۔ وبہ تحصیل وتغیری وتبدیلی
پرداختند۔

ودریں سال براغت خاں کہ شیخ احمد نام داشت پسر شیخ علی عرب فاضل
بود وسوانح نگار برہان پور۔ روز جمعہ سلخ ذی قعدہ ارتحال نمود۔

ودر سنہ ۱۱۶۷ھ باز آمدیم۔ بر سر حقیقت دکھن۔ نواب آصف الدولہ بہادر بعد از
چہار ماہ جیپادَنی از آں جا کوچ نمودہ۔ بیرون شہر منزل گاہ مقرر شد۔ ہنوز کوچ

به طرف دیگر مقرر نه شده بود که صمصام الدوله بهادر رخصت خجسته بنیاد درخواست نمود۔ نواب به ابرام تمام مانع شده رخصت نه داد۔ آخر چناں قرار یافت که نواب هم در رفتن خجسته بنیاد با صمصام الدوله موافقت نمایند۔

گفتار در بیان آں که صمصام الدوله را خیال دور اندیش بود۔ احوال ملک وقوت مرہٹه را معائنه نموده می خواست که قبایل خود در قلعه انتور که بیست کروہی خجسته بنیاد است در تصرف خود داشت لیکن قلعه مذکور را استحکام نه داشت۔ بنابر آں قلعه دولت آباد به خاطرش خطور نمود۔ وقلعه مذکور به اختیار نواب صلابت جنگ نه بود که ازیں جا سند به دست آید۔ قلعه داران آں قلعه از قریب دو صد سال از آبا و اجداد از عهد اکبر پادشاه مقرر بودند۔ صمصام الدوله مخفی کساں فرستاده از حضور پادشاه سند آں به مهر عالمگیر ثانی پادشاه به نام خود طلب داشت۔ چوں سند مخفی رسید۔ لهذا رخصت خجسته بنیاد می خواست۔ نواب آصف الدوله رخصت نه نموده خود یا لشکر انبوه موافقت کرده۔ خبر سند قلعه دولت آباد نه داشت۔

گفتار در بیان آں که نواب نظام الدوله بهادر اسد جنگ که ملک برار از وجود او رونق گرفته بود نگاه داشت فوج می نمود۔ سرانجام جنگ مهیا فرمود۔ پسران رگهو بهوسله به سبب فوت پدر خود نزد بالاجی رفته بودند۔ رگهو کر انده به وکشنا گوبند وغیره از طرف پسران رگهو در برار بودند۔ همه آں با متفق شده در خیال خود آورده که نواب نظام الدوله هر روز توفیقش در ترقی است۔ مبادا ما را از ملک برار

اخراج نماید۔ دریں فکر افواج جمع می نمود۔ نواب نظام الدولہ بہادر تمام فوج ملک برار
را نوکر نمود و خجستہ بنیاد و برہان پور قول نامہ ہا نوشتہ فرستاد۔ چنان چہ از ہر دو
شہر افواج متوجہ ملک برار گشتہ بہ نوکری ممتاز گشتند۔

## در بیان محاربہ نواب نظام الدولہ بہادر اسد جنگ با رگھو گر اندیہ لعین

چوں نواب نظام الدولہ بہادر با فوج از مقر خود کوچ نمودہ بیرون شہر ایلچ پور خیام ظفر
فرجام نصب فرمود رگھو گر اندیہ نیز از فوج گراں آوارہ دشت ادبار گشتہ در نواحی
پرگنہ کھولاپور تلاقی فریقین دست داد۔ جنگ ہائے صعب بہ میان آمد۔ از طرفین
نائرہ قتال و جدال اشتعال یافتہ بسیارے از مشاہیر علت تیغ بے دریغ شدند
رگھوئے شقی مخذول و منکوب گشتہ پیغام صلح نمود۔ نواب عالی جناب قبول نہ می
کردند و انتظار فوج خجستہ بنیاد و دار السرور داشتند۔ چنان چہ میر قمر الدین علی برادر
سید قابل خاں را با فوج در قصبہ بالاپور گذاشتہ بودند۔ تا کہ فوج برہان پور و خجستہ
بنیاد در بالاپور رسیدہ بہ او ملحق شدہ بہ لشکر بہ رسد۔ مردم خجستہ بنیاد و سندہ کھیڑ
و برہان پور قریب چہار ہزار سوار و ہمیں مقدار پیادہ در بالاپور نزد میر قمر الدین علی جمع
شد۔ میر مذکور از بالاپور کوچ نمودہ ارادہ ملازمت کرد۔ ایں خبر بہ سمع نواب رسید۔
بہ مجرد وصول خبر بہ زودی بہ قلم آوردکہ تا رسیدن من ہماں جا باشند۔ و پیش قدمی نہ نمایند۔
و خواست کہ خود با لشکر متوجہ بالاپور شدہ فوج را داخل لشکر خود سازد ہرکارہ ہائے
نواب در راہ مغالطہ خوردہ و میر قمر الدین علی با فوج کوچ نمودہ نزد انکولہ بے خبر رسید

و از بند و بست غافل بوده. رگهو شنقی ازیں خبر آگاه گردیده شبا شب مع فوج
تاخته بر فوج هم راهی میر قمر الدین علی ریخت تا که آں ها خبردار شوند رسید و جنگ عظیم
به میان آمد. رگهو شنقی غالب شده و تمام فوج به غارت آمده و میر قمر الدین علی شهید
شد. اموال و اثقال مرحوم به غارت رفت. ازیں سبب رگهوئے شنقی سر به خیرگی
برداشت. چنان چه نواب نظام الدوله به جناح استعجال به مقتل گاه فوج رسیده
به معالجه مجروحان و تجهیز و تکفین مقتولان پرداخت. و باره گهو شنقی صلح گونه نموده رگهو به مکان
خود رفت و نواب به طرف ایلچ پور نهضت فرمود. چوں قریب به شهر رسید در ظاهر شهر
فرود آمد. بعد از بیست روز جانوجی وغیره پسران رگهو بهوسله متوفی از نزد بالاجی
دربرار آمدند. با نواب نظام الدوله ملازمت نمودند و باهم عهد و پیمان آمد و طرح
سلوک شد. چوں پسران رگهوئے شنقی با نواب هم عهد شدند نواب خیال دیگر بخاطر
آوردند. هم راهی فوج و به تیاری اسباب مستعد شدند.

## گفتار در بیان آں که نواب آصف الدوله ظفر جنگ با فوج فرنگ و افواج

قدیم نهضت فرموده نزدیک ناندیر رسیدند. چوں صمصام الدوله بهادر را خیال
قلعه دولت آباد در خاطر بود می خواست که بے اعانت نواب تنها با فوج خود قلعه را
در تصرف خود در آرد تا پائے نواب در میان نه ماند. شروع قضیه دولت آباد این است
که بر بالا حصار قلعه مذکور سید مبارک خاں قلعه دار بود از بالا حصار تا کمرگاه اختیار داشت.
و در قلعه پائین که مکان مستحکم و باره و برج و خندق دارد سید مجتبی خاں برادر خورد مبارک خاں

از حضور پادشاه سند قلعه داری داشت۔ در باطن از برادر خود آزرده خاطر شده
مخفی به شاه نواز خاں پیغام نمود که اگر خواهند این قلعه به شما می دہم۔ شاه نواز خاں
دور اندیشی نموده وکیل خود را به شاه جهان آباد نزد پادشاه فرستاده سند قلعه
به نام خود مخفی طلبید و به سید مجتبیٰ خاں طرح سلوک مرعی داشته امیدوار عنایات
نموده با فوج انبوه نزدیک خجسته بنیاد در ظاهر نزدیک قلعه فرود آمده قلعه را محاصره نمود۔
تا پانزده روز محاربه آتش بازی رو نمود۔ آخر میر مجتبیٰ خاں به حکمت عملی فوج شاه نواز خاں
را در پائین قلعه آورده۔ سید مبارک خاں بر بالا حصار و کمرگاه که اشتهار به محاکوت و
کالاکوت دارد قابض ماند۔ چوں دید که برادر حقیقی برگشت و پائین قلعه به تصرف
صمصام الدوله در آمده و سند پادشاهی را ملاحظه نموده از راه سلوک دار و مدار به
میان آورده قلعه را حواله کرد۔ شاه نواز خاں شادیانه نواخته داخل قلعه شد۔
قلعه را به پسر کلاں خود عبدالحی خاں بهادر دلاور جنگ سپرد۔ و نیابت قلعه به نام او
مقرر فرموده شروع به تعمیر شکست و ریخت قلعه و تیاری توپ ها و استحکام بروج
و گرد آوری ذخایر نمود۔ درین اثنا نواب آصف الدوله با جمیع سپاه داخل خجسته بنیاد
گردیده اعزاز و احترام صمصام الدوله به مراتب افزودند و رتق و فتق تمام ممالک دکهن
قسمے به دست شاه نواز خاں آمده که کسے شریک و سہیم او نه بود۔ نوبت به جائے
رسید که اکثرے اوقات نواب آصف الدوله به خانه شاه نواز خاں آمده بے نیل ملاقات
بر می گشت۔ این وضع به نواب آصف الدوله گوارا نمی آمد۔ در قابوئے وقت می بودند

گفتار در بیان اختلاف حالات وحصول افساد وافکار امرا و سپاه در قلع وقمع صمصام الدوله شاه نوازخاں وروئے وادے کہ بہ وقوع پیوست

بہ امر قادر مستعان - چوں نواب نظام الدولہ بہادر و نواب بسالت جنگ بہا در بے مرضی شاه نوازخاں بہ تعلقہ برار و بیجاپور بسر فراز شده بودند خان مذکور می خواست که هر دو را از تعلقات بہ حکمت عملی طلبیده مقید سازد - نواب بسالت جنگ را بہ موجب فرموده نواب آصف الدولہ طلب حضور نمود - وچوں نواب بسالت جنگ بہ حضور آمده بہ خاطر شاه نوازخاں خطور نمود کہ اگر بر نواب بسالت جنگ دست اندازد نواب نظام الدولہ کہ در برار است متوجہ حضور نه خواہد شد - بہ ظاہر با نواب بسالت جنگ طرح سلوک انداخت - ودر باطن چوکی نشانیده مقید داشت - شاه نوازخاں بہ اعتقاد خود بندوبست خوب نموده کسے را مقابل خود نه می یافت - وغافل از نیرنگی ہائے تقدیر بود کہ سامی قضا بہ چہ آئین کار خود خواہد کرد - آری -

## فرد

چوں قضا آید نہ ماند فہم ورائے　　کس نہ می داند قضا را جز خدائے

اِذَا جَاءَ الْقَضَاءُ عَمِیَ الْبَصَرُ - چوں سپاه نواب آصف الدولہ کہ دو سالہ طلب در سرکار داشتند وپریشانی از حد گذشتہ ونوکران سپاه شاه نوازخاں ماه بہ ماه طلب می یافتند ومرفہ الحال بودند سپاه نواب آصف الدولہ ازیں سبب با شاه نوازخاں عداوت بہم رسانیدند - بہادر خاں جمعدار بود وسر گروه سپاه ہم بود - با نواب

بسالت جنگ مخفی سوال وجواب نمودند و درباب کشتن صمصام الدوله در فکر بودند۔ نواب بسالت جنگ نیز از طرف صمصام الدوله عداوت داشت و با بہادر خاں وعدہ ہا نمودہ وترغیب او فرمودہ مشورت نمودند۔ بہادر خاں تمام فوج سپاہ برابر ہیں آوردہ غوغائے عام نمود۔ چناں چہ اول بہ صمصام الدولہ پیغام فرستادند کہ طلب مارا نشان نمائید۔ صمصام الدولہ مغرور بر سپاہ خود بودہ جواب داد کہ آقائے شما نواب آصف الدولہ است با دیوان جواب وسوال چیست۔ ازیں جواب تمام سپاہ بر نواب آصف الدولہ ہجوم آوردہ۔ از روئے مصلحت دربار را بند نمودند۔ کسے را از دربار بیرون رفتن نہ دادند۔ صمصام الدولہ از استماع ایں خبر بہ جائے خود مستعد شد۔ تمام سپاہ نواب برہان الملک بسالت جنگ را از خانہ جبراً بر پالکی سوار کردہ در دربار نزد آصف الدولہ آوردہ بہ زبردستی گفتند کہ ایشاں را خلعت وکالت مطلق بہ دہند۔ والا ما ہمہ را می کشیم۔ نواب آصف الدولہ از ترس جان خود خلعت وکالت مطلق بہ نواب بسالت جنگ عنایت کردند۔ چوں نواب موصوف وکیل مطلق شد ہماں وقت بہ صمصام الدولہ بہادر پیغام نمود کہ محاسبہ بہ دہند۔ صمصام الدولہ جواب داد کہ متصدیان ودفاتر حاضر اند۔ من در معاملت مالی دخل نہ کردہ ام۔ از متصدیان دیوانی محاسبہ بہ گیرید۔ ومہر خاص بہ دست درگاہ قلی خاں بہادر روانہ فرستادہ وخود مہیا وآمادہ جنگ وپیکار شد۔ نواب بسالت جنگ وتمام سپاہ در صدد آں شدند کہ ہر قسم باشد صمصام الدولہ را بہ دست آرند۔ اکثر مردم عمدہ مثل شیخ علی خاں جنیدی وقسور جنگ وقوی جنگ وسرمست خاں وغیرہ را درمیان

درمیان آوردند که بہر قسم باشد صمصام الدوله را به دربار بیاورد۔ صمصام الدوله قبول این معنی نه نموده۔ چوں عمده ها جواب صاف آوردند نواب آصف الدوله و نواب بسالت جنگ با تمام فوج مستعد شده۔ از هر دو طرف نائره قتال و جدال گرم گشت۔ و جنگ تیر و بندوق شروع شد۔ نزد صمصام الدوله سوار و پیاده و جبلے اسپ و گاردی و جنبسی وغیره انبوه مجتمع گشته تا سه روز جنگ درمیان بود لیکن دست سپاه نواب آصف الدوله و بسالت جنگ بهادر بر صمصام الدوله نه افتاد۔ بلکه قوت و زور بازوی صمصام الدوله بود۔ مورچال از هر دو طرف قائم بود۔ چنانچه شب دوشنبه هشتم ذی قعده صمصام الدوله احمال و اثقال و خزاین و نفایس اموال بر عرابه ها و گاوان بارکش و افیال بار کرده و سواری هائے زنانه تیار نموده بر فیل سوار گشته با قبائل و فوج خود روانه قلعه دولت آباد گشت و از راه جعفر دروازه قفل را شکسته و از پاسبانان تفرقه ضایع نموده و نوبت نواخته قریب به صبح وارد قلعه دولت آباد شد۔ نواب بسالت جنگ ازین خبر با تمام فوج خود و امرائے عمده سوار شده تعاقب نموده۔ تا یک کروهے قلعه رفته۔ صمصام الدوله بعد دخول قلعه توپ ها سر داد۔ نواب بسالت جنگ از استماع آواز توپ ها برگشته داخل شهر شده۔ و فوج برائے محاصره قلعه گزاشته آمدند۔ لیکن قلعه مذکور این قسم نیست که به دست کسے بیاید۔ و علاوه برین صمصام الدوله با هجده زنجیر فیل پر از اشرفی داخل آن قلعه شده و فوج بسیار هم راه داشت۔ نواب بسالت جنگ ناچار شده به نواب نظام الدوله که در برار بودند خط نوشته شتر سوار

فرستادہ با فوج بسیار طلب داشت۔ نواب نظام الدولہ از طرف صمصام الدولہ
مکدر بود۔ بہ مجرد شنیدن این خبر با شش ہزار سوار و شش ہزار پیادہ و سہ ہزار
گاردی و توپ خانہ جنسی و فوج مرہٹہ کہ با او موافق بودند کوچ نمودہ در اندک فرصتے
بہ خجستہ بنیاد رسید۔ و نواب آصف الدولہ حیدر یار خاں بہادر را خطاب شیر جنگ
عطا فرمودہ بہ دیوانی خانگی مقرر فرمودند۔ و درگاہ قلی خاں بہادر را بہ سالار جنگ
مخاطب کردند۔ و صوبہ داری خجستہ بنیاد مفوض گردید۔ و نواب بسالت جنگ را
برہان الملک خطاب دادند۔ و در ۱۱۷۱ھ شب دوشنبہ پانزدہم محرم در برہان پور
زلزلہ شد۔ و صدائے مہیبی از جانب آسمان ظاہر شد کہ اکثر منارہ ہائے مسجد در
برہان پور رکوع نمودند۔ و باعث تزلزل خاطر ہا گشت۔ و قائم خاں بہادر ظفر جنگ
کہ پسر روشن الدولہ ظفر خاں بہادر کہ مشہور بہ طرہ باز خاں بود و در سال گزشتہ
وارد برہان پور شدہ بود۔ در ہمیں ایام از خجستہ بنیاد با بیلنے کہ ہمشیرہ اش یعنے
زن نواب نظام الدولہ شہید دادہ بود گرفتہ سعادت نمودہ روانہ دار الخلافہ شد۔

در بیان رسیدن نواب نظام الدولہ بہ خجستہ بنیاد۔ نواب آصف الدولہ
و نواب برہان الملک از دبدبہ آمد آمد نواب نظام الدولہ بہادر خوف و ہراس بہ خاطر
راہ دادہ کہ با این ہمہ فوج مبادا دغا شود۔ ازیں سبب پیام فرستادکہ فوج را
بیست کروہ از شہر گزاشتہ جریدہ خود را بہ شہر رسانند۔ نواب نظام الدولہ جریدہ
آمدن را قبول نہ فرمود۔ ازیں سبب وسواس زیادہ بہ خاطر ہا راہ یافت۔ نزدیک

بود که کار به جنگ انجامد۔ بالآخر عمده ها درمیان آمده قسم و عهد و پیمان باهم نموده نواب
نظام الدوله با تمام فوج نزدیک شهر فرود آمد۔ و نواب برهان الملک و دیگر عمده ها
استقبال کرده نواب نظام الدوله را برای ملازمت آوردند۔ عنایات زیاده از حد فرمود۔
خلعت فاخره و سرپیچ مرصع و جیغه داده بر محاصره قلعه دولت آباد حکم فرمود۔ نواب
نظام الدوله با فوج سرکار و فوج خود و نواب برهان الملک بر تسخیر قلعه جد و جهد
بسیار نمود۔ لیکن پیش رفت نه شد۔

گفتار در بیان آن که چون صمصام الدوله دید که تمام عالم از و روگردان
شده محاصره قلعه نموده اند رجوع به بالاجی راؤ آورده سی لک روپیه نوشته داد
که کمک نمایند و فوج نواب را بردارید و مدد و معاون من باشید۔ مبلغ مذکور به طریق
ضیافت می دهم۔ بالاجی راؤ پسر خود بسواس راؤ را با بیست و پنج هزار سوار و بیست و
پنج هزار پیاده به کمک اهل قلعه فرستاد۔ و غله وغیره از هر جنس به موجب درخواست
صمصام الدوله داخل قلعه نمود۔ و قلعه را زیاده مستحکم ساخت۔ و به صمصام الدوله پیغام
ادائی زر موعوده نمود۔ شاه نواز خان بهادر زر به موجب وعده فرستاد۔ بالاجی راؤ
از راه شوم طمعی درخواست زیاده نموده گفت که قلعه را به ما بدهید۔ از شما نه خواهد ماند۔
ازین سبب صمصام الدوله اعتماد بر بالاجی نه نموده به نواب پیغام صلح داد۔ نواب نظام الدوله
و بسالت جنگ ازین خبر خوشوقتی ها زیاده از حد نمودند و قسم قرآن درمیان آورده۔
ابراهیم خان گاردی و راؤ جانوجی نبالکر وغیره عمده ها را درمیان آورده۔ شاه نواز خان

چوں نام کلام مجید در میان شنید و میاں جی کشن و عمدہ یار المحکم دید در قلعہ پسر کلاں دلاور جنگ را گزاشتہ و فوج خود را در آں جا نیز قائم نمودہ خود برائے ملازمت آمد۔ آصف الدولہ بہادر در عوض ایں مساعی نواب نظام الدولہ بہادر را بہ جائے نواب بسالت جنگ وکیل مطلق نمودہ بہ خطاب نظام الملک آصف جاہ سرافراز فرمودہ سند خود بخشید۔ و احکام ہر چہار طرف فرستاد کہ نواب نظام الملک آصف جاہ را بہ جائے خود مقرر نمودیم و تغیری و تبدیلی عمال و اہل تعلقہ ہا و عطائے منصب و جاگیر بہ اختیار ایشاں واگزاشتیم۔ ہمہ کس ایشاں را بہ جائے ایں جانب تصور نمودہ رجوع آورند۔ چوں ایں احکام در تمام بلدہ دکھن صدور یافت نواب نظام الملک تمام فوج سرکار نواب آصف الدولہ بہادر و برہان الملک بہادر و فوج خود و تمام عمدہ ہا و صمصام الدولہ بہادر را نیز ہمراہ گرفتہ رخصت قلعہ ندادو بالیسواس راؤ پسر بالاجی راؤ و غیاث مقرر شد۔

گفتار در بیان آں کہ نواب نظام الملک بہ بالاجی راؤ پیغام نمود کہ در میان ما و شما صلح بود۔ ما نوکر خود را می خواستیم کہ قید کنیم۔ شما را چہ لازم بود کہ کمک او کردید۔ بالاجی بہ غرور فوج خود جواب داد صمصام الدولہ بے تقصیر بود و در وکالت مطلق ملک شما رارونق داد۔ ہر گاہ چنیں شخص را بے تقصیر بے آب رو کنید و قید نمائید۔ کمک او بر ما لازم شد۔ و شاہ نواز خاں بہادر بہ ما وعدہ نمودہ بود کہ سی لک روپیہ نقد و جاگیر سی لک روپیہ را بہ بسواس راؤ تواہم دہانید۔ چناں چہ سی لک روپیہ نقد بہ ما

رسید۔ وسی لک روپیہ جاگیر باقی ماندہ۔ ہرگاہ او ملازمت نمود۔ بموجب وعدہ
او سی لک روپیہ جاگیر بہ بسواسں راؤ بہ رہا نند۔ والاّ درمیان ما و شما جنگ است۔
نواب نظام الملک در جواب فرمود کہ سی لک روپیہ از شاہ نواز خاں گرفتہ اید
زر سرکار است۔ واپس بدہید۔ والاّ آمادہ جنگ و مہیائے پیکار باشید۔ و از طرفین
ایں چنیں سوال و جواب درمیان آمد من بعد جنگ صعب واقع شدہ۔ مبارزان طرفین
و متہوران جانبین علف تیغ بے دریغ می شدند۔ و در لشکر نواب نظام الدولہ بہادر
قحط غلہ بہ مرتبہ اتم روئے داد۔ نواب نظام الملک تنبیہ کناں بہ بیست کروہے شہر رفتہ۔
ہر قریہ و قصبہ و دیہ کہ در عرض راہ می آمد از آں جا غلہ و علف می گرفتند۔ تا بہ قصبہ جالنا پور
کہ مکان عمدہ و در جاگیر بالاجی راؤ بود رسیدند۔ از آں جا غلہ بسیار و بست[۳۲] لک روپیہ
نقد گرفتند۔ و نزدیک آں قصبہ جنگ عظیم واقع شد۔ دریں اثنا خبر رسید کہ راجہ رام چندر
از بھالکی با فوج خود عازم حضور شدہ بود۔ و فوج مرہٹہ او را محاصرہ نمودہ۔ و راجہ
مومی الیہ در قصبہ سندہ کھیر کہ مکان مستحکم است فرود آمدہ ہر روز با فوج مرہٹہ جنگ می کند۔
نواب بہ راجہ مذکور عنایت نامہ نوشت کہ جلدی در آمدن نہ نماید۔ ما خود بہ دولت می رسیم۔
بعد ارسال خط خود مع لشکر کوچ فرمود۔ مرہٹہ شرط متابعت بجا می آورد۔ لیکن
غازیان اسلام تنبیہ کناں بہ طرف سندہ کھیڑ می رفتند۔ چوں نزدیک قصبہ مذکور رسیدند
راجہ رام چندر مرہٹہ را تنبیہ کردہ با فوج سرکار لحق شدہ بہ ملازمت کامیاب گشت۔
نواب نظام الملک بہ راجہ مذکور کمال عنایات نمودہ خطاب بہادری عطا فرمود۔ و نزدیک

فیل خود او را جائے داد۔ مرہٹہ از معائنہ ایں حال دست از جان شستہ بلاتحاشی بر لشکر اسلام ہجوم آورد۔ و نواب نظام الملک نواب برہان الملک را با اکثر امراہر اول نمود و قول را بہ وجود خود رونق دادہ جنگ رستمانہ نمود۔ درآں جنگ بسیارے از نا سرداران کافران دار و جہنم گشتند۔ و از لشکر اسلام ہم بہ درجہ شہادت فایز گشتند۔ از آں روز کمال رعب دہراس بر خاطر کفار خطور نمود۔ می خواستند کہ پیغام صلح نمایند۔ دریں اثنا رخبر رسید کہ موسے بوسی فرنگی با فوج بسیار و فرنگی وگاردی بے شمار عازم لشکر نواب نظام الملک است۔ چوں خاطر از فرنگی جمع نہ بود خواستند کہ مرہٹہ را بہ صلح از خود نمایند۔ چناں چہ کہ پیغام صلح از طرف کفار می شد و آں ہا درہمیں فکر بودند کہ از طرف نواب پیغام آشتی رسید۔ از یں مہر کفار نابکار خیرہ و چیرہ شدہ گفتند کہ چیزے بہ ما بہ دہید تا ما صلح کنیم۔ نواب قبول نہ می کرد۔ برایں جواب وسوال دو روز گزشت و خبر آمد آمد فرنگی بہ بالاجی رسید۔ قابوئے وقت یافتہ پیغام فرستاد کہ آں جناب بزرگ اند و لیسواس راؤ طفل است۔ و ارادہ بندگی دارد۔ ہر گاہ کار خواہد افتاد و یاد خواہند نمود با فوج حاضر خواہد شد۔ سی لک روپیہ جاگیر بہ دہند۔ کویل کنڈہ وغیرہ محالات در جاگیر او دادند و صلح نمودند۔ بالاجی بر چہار کروہے لشکر آمدہ پیغام ملازمت نمود۔ نواب نظام الملک بہادر ہم از لشکر خود بیروں رفتہ۔ درآں جا آمدہ ملازمت نمود۔ و عہد و پیمان بہ میان آوردہ بہ طرف پونا کوچ کردہ رفت۔ و نواب نظام الملک در تردد ملازمت فرنگی و استمالت او اشتغال فرمود۔

گفتار در بیان آں کہ چوں خبر آمدن فرنگی نزدیک رسید او با نواب سبب ابراہیم خاں گاردی کہ سابق نوکر فرنگیان بود۔ موسی بوسی ابراہیم خاں را با فوج عامل نمودہ بہ سبکاکل فرستادہ بود۔ ابراہیم خاں مال و اموال از جاگیر بہ تحصیل در آوردہ بہ طرف بنگالہ رفتہ۔ از آں جا باز آمدہ با نواب نظام الملک رفیق شد۔ فرنگی ہر چند نوشت کہ ایں دزد من است۔ قید کردہ نزد من بہ فرستید۔ مفید نیفتاد۔ آزردہ خاطر بود۔ و با صمصام الدولہ کمال اخلاص داشت۔ و نواب نظام الملک صمصام الدولہ را برائے استقبال و استمالت فرنگی فرستاد۔ شاہ نواز خاں حسب الامر نزد فرنگی رفتہ باہم ملاقات و معانقہ نمودند۔ فرنگی پیغام داد کہ زر مرا حوالہ من بہ کنید در نوکری حاضر ام۔ نواب بنا بر قابوئے وقت ابراہیم خاں را از نوکری برطرف نمودہ طلب او از خزانہ عطا فرمودہ مع فوج او نزد فرنگی فرستاد۔ فرنگی با ابراہیم خاں بہ سلوک پیش آمد و محاسبہ معاف فرمود۔ و رفیق خود ساخت۔ و بہ دستور قدیم بحال فرمودہ ہمراہ صمصام الدولہ بہ لشکر آمدہ ملازمت نواب نظام الملک نمود۔ عنایت بسیار فرمودہ خاطرش من جمیع الوجوہ از طرف صمصام الدولہ و فرنگی و مرہٹہ جمع شد۔ تمام عمدہ ہائے لشکر را از اضافہ ہائے منصب و خطاب و عنایت جاگیر سرافراز فرمودہ از خود ساخت و بہ طرف خجستہ بنیاد کوچ نمودہ از قدم بوس بیاور کلاں فائز گردید۔ نواب آصف الدولہ بہادر کمال عنایات و الطاف بجا آوردہ نزدیک شہر فرود آوردند۔ و فرنگی و صمصام الدولہ باہم یار

موافق شده تدبیر خلع وکالت نواب نظام الملک نمودند۔ و نواب بسالت جنگ را
به ظاهر با خود رفیق ساختند۔ و نواب آصف الدوله را به عنوان ہائے شایسته
فہمانیده مزاج بریں آوردند۔ چناں چه به موجب عرض مردم غرض نواب آصف الدوله
به نواب نظام الدوله بہادر پیغام فرستاد که مہر خاص به فرستید۔ و از کار ہائے سرکار
دست بردارید۔ شما را از کار موقوف نمودیم۔ نواب نظام الملک جواب فرستاد
که کدام قصور را ازمن واقع شد۔ به ایں نوع جنگ ہا نموده جاں فشانی ہا کرده شاه نواز
خاں را از قلعه فرود آورده بندوبست سرکار به عمل آوردم در عوض آں امیدوار عنایات
بود۔ عنایت موقوف۔ عتاب برائے چه۔ نواب آصف الدوله جواب داد که شما را
وکیل مطلق از برائے ایں کرده بودیم که طلب فوج خواہند داد۔ طلب فوج خود داده اید
و فوج سرکار ما حیران می باشد۔ لہذا موافقت نمی کند۔ نواب نظام الدوله مہر
خاص فرستاد۔ وقتے که مہر خاص آمد نواب آصف الدوله گفته فرستاد که فوج
خود را برطرف کنید که شما را از تعلقه معزول ساختیم۔ ازیں خبر نواب نظام الدوله آشفته
به جائے خود مستعد شد۔ نواب آصف الدوله و نواب بسالت جنگ و فرنگی از مستعد
شدن او تیاری فوج ہا نموده قرار به جنگ دادند۔ و ہر دو لشکر در یا سوج تیار ره
بازار دار و گیر گرم گشت۔ تمام روز و شب ہر دو فوج تیار ماند۔ وقت شب شیرانی خاں
جمعدار که از دو صد سوار نوکر نواب نظام الدوله بہادر بود نمک بحرامی نموده از لشکر
نواب نظام الدوله مع فوج خود گریخته در لشکر نواب آصف الدوله آمده ملازمت

شاہ نواز خاں نمودہ۔ ازیں سبب نواب نظام الدولہ متردد خاطر بودند۔ واجد علی خاں
قائم جنگ را برائے جواب و سوال نزد نواب آصف الدولہ بہادر فرستادند۔
و نواب حوالہ شاہ نواز خاں و فرنگی نمودند۔ قائم جنگ با شاہ نواز خاں و فرنگی
جواب و سوال نمودہ بہ مکان خود رخصت شد۔ صمصام الدولہ بہادر و فرنگی تدبیر
نمودہ رقعہ بہ نام قائم جنگ نوشتند۔ بدایں مضمون کہ شما قرار و مدار کردہ بودید
کہ رفتہ و تدبیر نمودہ فوج نواب نظام الدولہ را برطرف می سازیم۔ تاحال ہیچ
بہ عمل نیامد۔ و ایں رقعہ را علانیہ فرستاد۔ آں رقعہ بہ دست نواب نظام الدولہ بہادر
افتاد۔ ازیں سبب از قائم جنگ بدمظنہ شد۔ دریں اثنا از قضا چند جمعدار صاحب
فوج و نوکران نواب نظام الدولہ پیغام نمودند کہ طلب و تنخواہ ما بہ دہند۔ ما نوکری
نہ می کنیم۔ ازیں جواب و سوال سپاہ نواب نظام الملک بہادر تحقیق دانست کہ
رقعہ شاہ نواز خان است۔ ان جمعداران برطرف نمودہ۔ روز چہار شنبہ چہارم
رجب المرجب واجد علی خاں بہ اشارہ نواب موصوف بہ دست چیلہ سرکار بہ قتل
رسید۔ دریں ہنگامہ اکثر سپاہ نواب نظام الدولہ بہادر برخواستہ رفتند۔ و
بعضے جواب و سوال برطرفی نمودہ نوکری را گزاشتند۔ جمعیت قلیلے ہم راہ نواب
نظام الدولہ بہادر ماند۔ باوجود ایں مشکل نواب نظام الدولہ بہ جائے خود قائم ماند۔
و مردم قلیل کہ ہم راہ ایشاں ماندہ بودند ان ہا را فرمود کہ من دل خود را بر کشتن و
حرب نہادہ ام شما چرا خراب می شوید۔ بہ روید۔ آں ہا نہ رفتند۔ و رفیق جانی شدند۔

وشرط مردی و مردمی بجا آوردند۔ چوں نواب آصف الدوله بهادر نواب نظام الدوله
بهادر را حقیر یافته پیغام نمودند که ازیں جهالت دست بردارید۔ بیست هزار روپیه از
سرکار در ماهه می دهیم قبول کرده در حضور باشید۔ نواب نظام الدوله قبول نه نمود۔
آخر کار چناں قرار افتاد که آمده ملازمت نماید۔ کارے برائے شما تجویز می نمائیم۔ نام
تعلقه نظامت حیدرآباد فرمود۔ و خود سوار شده چهاردهم رجب المرجب وارد لشکر
که نزدیک محمدی باغ بود شدند و نزدیک دولت خانه خود خیمه نواب نظام الدوله
نصب فرمودند۔ و هنگامه جنگ مبدل به صلح شد۔

در بیان محبوس گردیدن صمصام الدوله شاه نواز خاں مع مبین الدوله
میر محمد حسین خاں به تقدیر خداوند عالمیان۔ چوں هر سه[۳] برادر باهم یکجے شدند
دخلوت نمودند۔ و نواب بسالت جنگ مشورت نموده گفتند که به هر عنوان باشد
شاه نواز خاں را از میان باید برداشت۔ نواب آصف الدوله فرمود که کشتن او
چنداں ضروریت و مناسب هم نه دارد۔ و هنگامه ها در ملک پیدا خواهد شد۔
چناں چه نواب نظام الدوله فرمود که بالفعل مناسب نیست۔ نواب بسالت جنگ
ایں مشورت با حیدر جنگ در میان آورد۔ فرنگی و حیدر جنگ گفتند که ما را چه نفع۔ نواب
بسالت جنگ فرمود در عوض ایں سعی قلعه دولت آباد به شما می دهیم۔ فرنگی عاشق قلعه
مذکور بود کشتن شاه نواز خاں را قبول نمود۔ لیکن کسے را جرأت ایں نه بود که برو
دست اندازی نماید۔ ناچار به اتفاق هم دیگر که در خانه شاه نواز خاں به سبب تولد

نبیرہ برائے ضیافت جمیع عمدہ ہا بودند۔ فرنگی ہم در ضیافت رفتہ بہ شاہ نواز خاں گفت
کہ من قلعہ دولت آباد را نہ دیدہ ام۔ اگر پروانگی بدہند جریدہ رفتہ سیر کردہ می آیم۔
شاہ نواز خاں بر قول و فعل آں ہا مطمئن خاطر بود۔ پروانگی داد۔ فرنگی دگاردی بہ
نواب بسالت جنگ گفت کہ من قلعہ را قائم می نمایم۔ شما دریں جا شاہ نواز خاں را
مقید سازید۔ باہم دیگر مشورت را چنیں پختند۔ فرنگی بہ طرف قلعہ روانہ شد۔ نواب
بسالت جنگ بہ نواب آصف الدولہ گفت تدبیر چنیں شدہ است۔ نواب راضی
شد۔ چناں چہ بسالت جنگ نواب آصف الدولہ را برائے سیر باغ بردہ معین الدولہ
میر محمد حسین خاں کہ دیوان دکھن بودہ و شاہ نواز خاں را برائے سیر طلب فرمود۔
آں ہا غافل از شعبدہ بازی ہائے فلک کہ چہ بازی می نماید ہر دو برادر یعنی نواب
آصف الدولہ بہادر و شجاع الملک بہادر در باغ بیگم رسیدند۔ بعد یک ساعت
نجومی شاہ نواز خاں و میر محمد حسین خاں ہم بہ سواری جریدہ رسیدند۔ ہمیں کہ
آں ہا در باغ رسیدند فرنگی از قلعہ دولت آباد بہ موجب وعدہ توپ ہا سر داد۔
نواب برہان الملک بہ مجرد شنیدن آواز توپ ہا نواب آصف الدولہ را اشارہ
نمودہ از آں جا برخیزانید و خود ہم برخاستہ بر مقبرہ بیگم کہ مکان بلند است رفتہ۔
چند فرنگی دگاردی و چند کس مردآدمی کہ بر آں کار مقرر کردہ بودند آں ہا آمدہ دست
صمصام الدولہ و معین الدولہ میر محمد حسین خاں را گرفتہ گفتند کہ حکم چنیں است کہ شما در آں حالان بہ نشینید۔ ہر دو
ناچار شدہ از آں جا برخاستہ در دالان دیگر رفتند۔ در آں دالان از ہر دو نفر آلات حرب گرفتند۔ روز پنجشنبہ

بیست و ششم رجب در حجره مقید ساختند۔ و چوکی فرنگیان قائم شد۔ هر دو نواب از بلندی فرود آمده به احتیاط تمام سوار شده به دولت خانه خود آمدند۔ بعد از آں حکم فرمودند که هر دو را در دو پالکی انداخته در لشکر بیارند۔ اگر کسے از طرف آں ها بیاید بے محابا به قتل رسانید۔ چناں چه هر دو را به موجب حکم در لشکر آورده قید نمودند۔ بعد ازاں حکم شد که پسران و اولاد هر دو را از خانه هائے ایشاں آورده قید نمایند۔ و خانه هائے آں ها مع زن و بچه و عیال و اطفال و نقد و جنس به ضبط سرکار درآرند۔ و گاردیان و فرنگیان و غیره بے ستری نموده به خرابی تمام که قلم کم تمام از ترقیم آں به عجز و قصور معترف است ضبط کردند۔ و نقد و جنس و جواهر و اقمشه آں چه از دست فرنگی و حیدر جنگ و غارتیان باقی مانده بود از نظر گزرانیدند۔

ذکر در گشته شدن حیدر جنگ دیوان به امر نواب نظام الملک بهادر اسد جنگ و به قتل رسیدن صمصام الدوله شاه نواز خاں بهادر صمصام جنگ و پسرش معین الملک میر محمد حسین خاں بهادر به دست کافران بے دین فرنگ به عنوان نیرنگ۔ چوں خاطر نواب آصف الدوله و برهان الملک و فرنگیان از طرف صمصام الدوله و معین الدوله بهادر و میر محمد حسین خاں جمع شد تدبیر برآوردن نواب نظام الدوله نظام الملک بهادر آصف جاه نمودند و پیغام فرستادند که صوبه حیدرآباد به شما می دهیم۔ خلعت به گیرند و کوچ نمایند۔ لیکن شرط این است که فوج سرکار تعین شما خواهد شد۔ و بیست هزار روپیه در ماهه خرچ ضروری قبول نمایند۔ نواب

موصوف لاعلاج برائے دفع الوقت قبول فرمود۔ و چناں قرار یافت کہ حیدر جنگ
دیوان فرنگی مع جمعیت گاردی و فرنگ وغیرہ ہمراہ نواب نظام الدولہ بہ حیدرآباد
روانہ شود۔ تا در شوکتش خلل افتد و بے اختیاری صوبہ داری نمایند۔ چناں چہ
خلعت ہم شد۔ نواب اسد جنگ کہ الحال مخاطب بہ فتح جنگ اند بہ خاطر اندیشیدند
کہ ہمراہ مدعی رفتن گویا از دست خود بہ قید رفتن است۔ بہ ظاہر قبول نمودند۔
بہ باطن در فکر و تدبیر بودند۔ دو روز بریں بگذشت۔ حیدر جنگ بہ موجب اشارہ
نواب بسالت جنگ و فرنگی برائے تاکید بہ دولت خانہ نواب نظام الدولہ رفت۔
از آں جا کہ غرور و مکنت و شوکت بہ دماغ حیدر جنگ راہ یافتہ بود از بادۂ نخوت
مدہوش گشتہ با نواب نظام الملک بہادر سخت گوئی شروع نمود۔ نواب عالی
جناب بہ بہانہ بیت الخلاء برخاستند بہ رفقائے قدیم خود اشارہ بہ کشتن او فرمود۔
محمد غوث خاں بہادر و غلام سید خاں ہر دو مستعد گشتہ بہ جمدہر جاں ستار کار آں
شیطاں را بہ ساختند۔ بہ مجرد کشتہ شدن آں ملعون نواب بر اسپ باد وار باد
رفتار سوار شدہ با چندے رفیق از لشکر برآمد و فیل بان بہ جلدی فیل سواری را کہ تیار داشت
رسانید۔ ابراہیم خاں گاردی را خبر شد کہ نواب نظام الدولہ حیدر جنگ را کشتہ
و از لشکر برآمد۔ بہ مجرد رسیدن ایں خبر با جمعیت خود سوار شدہ رفیق نواب
فتح جنگ گشت۔ چوں ابراہیم خاں با جمعیت خود رفیق شد اکثرے از سپاہ سوار
شدہ با نواب عالی جناب رفیق شدند۔ نواب از آں جا کوچ نمودہ بہ چہار کروہے

لشکر استادہ شد۔ فرنگی این خبر شنید۔ ہوشش از کاخ دماغش تا بہ فلک ہفتم
رسید۔ و آتش در جانش افتاد۔ و دیگ غضبش بہ جوش آمد۔ بتحقیق دانست کہ
این حرکت از اشارہ ہر دو برادران است۔ چنان چہ از ہر دو نواب بدمظنہ شدہ
می خواست کہ عنوان دیگر بہ عمل آرد۔ درین اثنا برہان الملک بسالت جنگ بہ خانہ
فرنگی رفتہ خاطرداری او نمود۔ و این اشارہ را بہ طرف صمصام الدولہ و معین الدولہ
حوالہ داد۔ و فرنگی بے تامل بہ کشتن شاہ نواز خان و پسران او و میر محمد حسین خان کسان
او حکم نمود۔ چنان چہ کسان فرنگی رفتہ شاہ نواز خان را با یک پسر کہ ہمراہ او در
قید بود و میر محمد حسین خان را نیز روز پنجشنبہ سیوم رمضان المبارک بہ قتل
رسانیدند۔ و خان ومان آن ہا غارت شدہ بود بہ تاراج بردند۔ پسر کلان شاہ نواز
خان و یک پسر خورد کہ در شہر بود نیز بستہ آوردہ در قید کردند۔ و نواب آصف الدولہ
و برہان الملک و فرنگی بہ طرف نواب نظام الدولہ کوچ نمودند۔ و نواب نظام الملک
بہادر دید کہ از عہدہ جنسی و توپ ہائے فرنگی بر نخواہد آمد۔ گاوان جنسی و فیلان او
در پھول مری برائے چریدن رفتہ بودند۔ ہمہ را غنیمت دانستند۔ بہ طرف دار السرور
قلعہ مبارک آسیر بہ طریق الغار دو منزلہ کردند کہ از قوت توپ خانہ و اعتماد آن برآن
جنگ می کردند۔ چون گاوان و فیلان او بہ تاراج رفتہ لاعلاج شدہ گاوان دیگر
فراہم آوردہ نواب نظام الملک نزدیک برہان پور رسیدند۔ و محمد اسلم خان بہادر شمشیر جنگ
ناظم صوبہ کہ با جمعیت قلیل بود از استماع پیغام نواب نظام الملک در دروازہ شہر وا کردہ

مع متصدیان شهر به ملازمت شتافت - به تاریخ سیزدهم رمضان المبارک روز یکشنبه
در باغ عالم آرا فرود آمدند - و به بندوبست شهر اشتغال نمودند - و از قضائے الٰهی
سید نور الدین خاں کوتوال که عمرش شصت و چهار سالگی رسیده بود و به ضبط و نسق
تمام قریب سی سال حکومت نمود روز چهارشنبه چهاردهم شهر رمضان المبارک جهان فانی
را وداع نمود - نواب نظام الملک بهادر روز سیوم که سید معز الدین خاں پسر او
از خجسته بنیاد آمده بود به خدمت مذکور مقرر نمودند - و نواب والاجناب بعد از چند روز
تمام ساهوکاران شهر را طلبیده دو لک روپیه از آں ها خواستند - نواب نام هر یک
نوشته چوکی گاردیان نشانیده قید نموده زیاده از دو لک روپیه وصول کردند -
و از قطب الدوله محمد انور خاں لک روپیه طلب فرمود - او به حیله و مکر احوال فقر خود
به عرض رسانید - قوام الدین خاں و عبد القادر خاں هر دو متبنائے قطب الدوله
را طلب داشته قید نمودند - قریب به شصت هزار روپیه به تعذیب و جبر تمام وصول
شد - ازیں صدمه انور خاں روز یکشنبه هفدهم ذی قعده عوض زر جان خود را نثار
نموده به عالم دیگر شتافت - قبایل انور خاں را از حویلی برآورده مع قوام الدین خاں
و عبد القادر خاں در قادری باغ قید نمودند - بعد از دیرے قوام الدین خاں قابو و
فرصت یافته گریخته رفت - و عبد القادر خاں که گریخته بود به قید آمده در خانه
اتم رائو مقید گشت - و ایں مقدمه بعد رفتن نواب نظام الملک به وقوع پیوست -
و نواب نظام الملک که در باغ عالم آرا فرود آمدند روز دوم به میر نجف علی خاں بهادر

شمشیر جنگ قلعه دار قلعه آسیر پیغام داد که آمده ملازمت نمایند- میر نجف علی خان بهادر
چون تعلقه از جانب نواب آصف الدوله داشت جواب داد که من از طرف کسے دیگر تعلقه
دارم- بدون حکم او ملازمت نه خواهم نمود- نواب نظام الملک تجدید بسیار فرمودند و
به توجهات تمام در قلم آوردند که من برا اعتماد شما آمده ام و در سرکار من مثل شما کسے جوان شمشیر
کار آزموده نیست- اگر آمده ملازمت نمایند کل مدار اختیار کار خود به شما می دهم- و
از قلعه این جانب را کارے نیست- برایں جواب و سوال قران مجید درمیان آورد-
درین ضمن متواتر احکام از جانب نواب آصف الدوله بهادر و برهان الملک رسید
که در استحکام قلعه سعی نمایند- نه تنها به نظام الدوله بهادر حواله نه نمایند- میر نجف علی خان
بهادر در حفاظت قلعه بیش از بیش سعی جمیله نمود- چون نواب نظام الملک قلعه را
مستحکم یافت چشم پوشی نموده صلح به میان آورده بروز سه شنبه هفتم شوال از باغ
عالم آرا کوچ نموده پنج مقام دیگر کرده حشمت جنگ را تکلیف رفاقت نمود- و میر
علی اکبر خان را نیز همراه گرفته خطاب بهادری داده و پسر سید شریف خان قلعه دار
دولت آباد را نیز با خود وکیل نموده به تاریخ یازدهم به سمت ملک برار روانه شدند-
و پرگنه ملکاپور وغیره که جاگیر میر نجف علی خان بهادر بود پامال ساخته نذر زیاده از جمع بندی
گرفتند- و هر دو محال را خراب ساختند- نواب آصف الدوله ازیں خبر به میر نجف علی
خان هزاران تحسین و آفرین نوشته دو هزاری هزار سوار به منصب افزودند و به خطاب
شمشیر جنگ بهادر سرافراز فرموده و به شمشیر بریان پوشته و کنایه های محبت آمیز

نوشتند و جاگیرات آں ہا در صوبہ خجستہ بنیاد و حیدر آباد بود بہ ضبط در آوردند و نواب
آصف الدولہ بہادر از گھاٹ فرداپور کوچ بہ سمت بیرار نمودند۔ نواب نظام الدولہ بہادر
ہم جمعیت بہم رسانیدہ مقابل شدند۔ نواب آصف الدولہ را فرنگی و بالاجی ممانعت
نمودہ بہ طرف حیدر آباد بردند و نواب نظام الملک بہ سبب شدت برسات اقامت نمود۔
نواب آصف الدولہ در فرخندہ بنیاد قشلاق نمود۔ و نواب نظام الملک بہ زمین داران
سیکاکل وغیرہ محالات جاگیر فرنگی نوشتہ فرستاد کہ مالک ملک من ام و فرنگی را از
جاگیر تغیر نمودم۔ باید کہ عاملان او را دخل نہ دہند۔ ازیں حیلہ زمین داران آں جا انور علی
خاں عامل فرنگی را قتیل ساخت۔ ازیں خبر فرنگی سراسیمہ شدہ از نواب آصف الدولہ
رخصت جاگیر خواست۔ ناچار رخصت فرمود۔ باقی در سال آئندہ رقم زدہ کلک بیان
خواہد گردید۔ و دریں سال رگھناتھ راؤ کہ بہ ہندوستان رفتہ بود احمد شاہ ابدالی
از سبب آں کہ حسن خاں قاچار و عالم خاں بیات بہ افواج عظیمہ عراق و فارس و
آذربائیجان و مازندران تاخت بر ایلات ابدالی آوردہ آں ہا را علف تیر و نیزہ و شمشیر
خود ساختہ بودند و خود متوجہ دار الملک شد۔ رگھناتھ راؤ بہ اتفاق ادینہ بیگ خاں
بر سر لاہور رفتند و جہاں خاں کہ از جانب ابدالی حاکم بود بیرون آمدہ جنگ نمود و
شکست فاحش خوردہ بہ گریخت و لاہور بہ تصرف مرہٹہ در آمد۔ رگھناتھ راؤ مبلغ
گراں بہ طریق نذرانہ ادینہ بیگ گرفتہ ملک را حوالہ او نمود۔ و کھولو پنڈت را
از طرف خود مکاسہ دار لاہور نمودہ برگشت۔ و کوچ بہ کوچ مع ہول کر وغیرہ خود را

به دکهن رسانیده. و آخر سال از راه تهالیسر خود را به پونا رسانید۔

و در سنه ۱۱۷۲ھ نواب نظام الملک در باسم بوده سرانجام لشکر کشی درست می نمودند۔ و بعد از سرانجام به قصد تنبیه اشقیا کوچ نمودند۔ و بیرون قصبه به سرانجام و ترتیب افواج پرداختند۔ رگهوناتهه راو با چند تا سرداریه امرجا نوجی پسر راگهو بهوسله با فوج بسیار مستعد شده مقابل نواب نظام الملک شد۔ و نواب او را به خاطر نه آورده تنبیه کناں به طرف انکوٹ وغیره کوچ فرمود۔ در اثنائے راه در قصبه انکولکه مکان مستحکم است مردم محل خود را در آں جا اقامت فرمود۔ و از آں جا کوچ نموده قصبه جات و قریات آں نواح را به خاک برابر کرده و از انکوٹ محال جاگیر میر نجابت علی خاں بهادر هزار ها گرفته خراب نمود۔ و در یں ضمن با مرهٹه مذکور جنگ هائے عظیم به میان آمد۔ بسیارے از کفره فجره داخل جهنم شدند۔ و اکثرے از اهل اسلام به درجه مظلومیت مشرف گشتند۔ قبل ازیں نواب موصوف شیخ امین الدین احمد را داروغه مقرر نموده بودند که توپ هائے شهر برآورده تیار نموده بیارد۔ و در دو سنه[3] ماه هجده ضرب توپ تیار نموده بیرون شهر برآمد۔ رگهوناتهه راو دو هزار سوار بر توپ خانه جنسی تعین نموده که از شهر برآمدن نه دهند۔ و اگر برآید در راه غارت نمایند۔ نواب نظام الملک از استماع ایں خبر هرکاره فرستاد که بدول ما جنسی را از شهر بیرون نیارند متعاقب ما را رسیده دانند۔ توپ ها که از دهشت نه روز برآمده زیر دیوار شهر بود امین الدین احمد باز داخل شهر نمود۔ نواب نظام الملک جنگ کناں طے منازل نموده غره ربیع الثانی

بہ شہر برہان پور رسید۔ از خبر آمد آمد نواب در شہر تزلزل تمام در ساہوکاران افتاد۔
چنان چہ ساہوکاران و مال داران شہر گریختہ بہ اطراف و اکناف رفتند۔ و بعضے ہا
پناہ بہ قلعہ مبارک اسیر گرفتند۔ ہر چند نواب استمالت نوشت فائدہ نہ بخشید۔ چوں
نزدیک شہر منزل نمود جنسی داخل لشکر شد۔ جنسی را دیدہ بسیار محفوظ و مشعوف گشتند۔
و ہفت مقام فرمودند۔ دریں یک ہفتہ ساہوکاراں را گرفتہ زرہا بہ وصول آوردند۔ و
حویلی محمد انور خاں را کہ در ضبط سرکار بود بعضے از زیادہ گویان بہ عرض رسانیدہ بودند کہ
انور خاں در حویلی خود زرہائے زرد و سفید مدفون نمودہ است۔ ازیں سبب حکم شد
کہ حویلی را بہ کنند۔ چنان چہ حویلی او را کندہ دیدند چیزے بر نیامد۔ بہ ہر تقدیر چوں اکثر
گرانیدہ ہنگامہ داشت و در گرد و نواح شہر لشکر تاخت و تاراج نمود کوچ فرمودند۔
و ہر روز جنگ و حرب عظیم روئے می داد۔ و دو سہ[۳] مرتبہ جنگ ہائے قوی بہ عمل آمد
خصوص روز چہار شنبہ چہاردہم جمادی الاول کشش عظیم از طرفین شد و شب شنبہ
ششم ماہ مذکور نواب شب خوں بر آں قوم ملعون زد۔ و بسیارے از مرہٹہ بہ قتل
رسیدند و مرتبہ سیوم و چہارم جمادی الثانی جنگ عظیم شد و جم غفیر از طرفین مقتول
گردیدند۔ چنان چہ در آں روز اعیان برہان پور سید نور الدہر پسر علی اصغر خاں
رسالہ دار و اعظم خاں وغیرہ در آں روز قریب ہزار کس از جان استعفا دادند۔ و بالآخر
بہ صلح انجامید۔ مبلغ لک روپیہ جانوجی پیش کش داد۔ بعد از آں آمدہ ملازمت
کرد۔ و نواب نظام الملک از آں جا کوچ نمودہ بہ طرف ترک چاندہ متوجہ گشتند۔

وخبر رفتن نرل اشتہار یافت۔ شیخ محمد عبداللہ شیرازی را مخاطب بہ جاں نثار خاں
نمودہ بہ سمت سیکاکل و راج سندری ارسال فرمودند۔ و حقیقت موسے بوسی
فرنگی و آں حدود این است کہ چوں فرنگی با فوج خود رفتہ زمین داران سیکاکل را
تنبیہ نمودہ عمل خود نشانیدہ عامل دیگر مقرر کرد۔ و خود با فوج بہ طرف پھول چری
نزد سردار خود روانہ شدہ آں جا برسات را گزرانیدہ بعد برسات بر شہر ارکاٹ
آمدہ محمد علی خاں را منہزم ساختہ ارکاٹ را بہ تصرف خود در آورد۔ و علم نواب ظفر جنگ
برافراشت۔ و عرضی نوشت کہ ارکاٹ بہ تصرف اولیائے دولت آمدہ۔ و بعد از آں
محمد علی خاں نزد فرنگی و بوناپٹن و چیناپٹن رفتہ و آں جا سامان جنگ عظیم بہم رسانید
بعد رفتن موسے بوسی کہ بہ سمت پھول چری رفتہ برادر حیدر جنگ کہ در راج سندری
بود بہ سبب رام راج زمیندار آمدہ فوج او را غارت نمود پیادہ و ہزار سوار و دہ ہزار گاردی
و ہفت صد فرنگی گریختہ آخر زہر خورد۔ و در حضور خواجہ رحمت اللہ خاں مغضوب
گردید۔ چناں چہ نواب بسالت جنگ برائے ضبط اموال او بہ حیدر آباد تشریف
فرمودند۔ و در آں جا مصادرہ و مواخذہ نمودند۔ و نواب آصف الدولہ بہادر
فتح قلعہ بھونگیر کہ بہ دست فرنگی بود نمودند۔ قلعہ دار آمدہ ملازمت نمود۔

مقدمات دار الخلافہ این است کہ عالی گہر پادشاہ زادہ را وزیر می خواست
کہ از میان بردارد۔ و او ملتجی بہ نجیب خاں افغان گشتہ و او رفاقت پادشاہ زادہ
اختیار نمودہ ہر دو بہ اتفاق بہ الہ آباد رفتند۔ شجاع الدولہ (۳۲) لاک روپیہ نقد

وسہ لک روپیہ تنخواہ برچوکیان نمودہ واجناس واقیال وشتران باربردار برائے
پادشاہ زادہ فرستاد وگفت کہ حضرت بہ بنگالہ تشریف ببرند۔ من ہم بہ شہامت خان
بہادر رستم جنگ صوبہ دار آں جا خط نوشتہ ام رفاقت بہ کنند۔ البتہ او رفاقت خواہد نمود۔
من از دل وجاں بع سرانجام حاضرم۔ چنان چہ پادشاہ زادہ متوجہ بنگالہ گشت۔
در عرض راہ گماشتۂ جگل کشور ملازمت نمود۔ گفت آں چہ زرد رکار باشد ما ہمہ
ساہوکاران حاضرایم۔ لیکن چوں قریب بہ عظیم آباد پٹنہ رسیدند نائب ناظم صوبہ کہ
در پٹنہ بود از استماع قریب پادشاہ زادہ شہر را مضبوط ساخت۔ و بہ استعجال تیاری
و لوازمہ قلعہ داری پرداخت۔ و پادشاہ زادہ بہ اتفاق محمد قلی خاں بہادر صوبہ الہ آباد و
پسر عم شجاع الدولہ یعنی پسر میرزا محسن برادر ابوالمنصور خاں قریب بہ شہر رسیدہ
بہ محاصرہ پرداختند۔ و بہ مورچال و توپ اندازی اشتغال نمودند۔ و مدتے از جانبین
نائرۂ فتنہ و فساد در اشتعال بود۔ و محمد قلی خاں کہ قریب پانزدہ ہزار سوار و سامان
توپ خانہ و غیرہ زیادہ از حد داشت در قلعہ گیری سعی واقعی و تردد وافی بجا می آورد۔ و
نزدیک بود کہ شہر عظیم آباد مفتوح گردد کہ درین ضمن نوشتہ شجاع الدولہ بہ ابن عم اش
رسید کہ ما را بہ فیروز جنگ اتحاد است ہمیں کہ خط ما را ملاحظہ نمائی خود را از پادشاہ زادہ
جدا ساختہ و ترک رفاقت نمودہ خود را بہ الہ آباد برساں۔ محمد قلی خاں بہ مجرد دیدن نامہ
از لشکر پادشاہ زادہ یکہ و ناگاہ با فوج و سامان خود کوچ نمودہ بہ استعجال تمام عازم
الہ آباد گردید۔ ازیں جہت شکست تمام و ہرج مرج لاکلام بہ لشکر پادشاہ زادہ روداد۔

سپاہ بے دل شدہ روگرداں شدند۔ شہر پٹنہ بہ تصرف در نیامد۔ پادشاہ زادہ قرین یاس و حرمان ازآں جا کوچ نمودہ بہ زمین دارے کہ درآں نواح بود ملتجی گشت۔

وحقیقت ایں جا این است کہ چوں نواب نظام الملک از راہ تلے گاؤں عازم ماہور گشتند در عرض راہ نظر بیگ خاں بن امین خاں کہ در عہد مدار المہامی راجہ رگناتہ داس بخشی سائر و مرجع کار ہا شدہ بود از چندگاہ بیمار بود۔ روز دوشنبہ دوازدہم شہر رجب روح از قالب تہی کردہ۔ جنازہ اش از محل وفات او بہ برہان پور آوردند و چہار شنبہ بیست و ہشتم رجب در پہلوئے پدر مدفون گردید۔ میر علی اکبر خاں بہادر کہ دریں ہماں چند روز بہ خطاب قلیچ جنگ امتیاز یافتہ بود بیماری درد گردہ و خلل طحال و ضعف معدہ از مدتے مبتلا بود در روز چہار شنبہ چہاردہم رجب بعد از دو روز از فوت نظر بیگ خاں ودیعت حیات بہ مقتضائے اجل سپرد۔ و میر جلال الدین کہ ہم زلف میر علی اکبر خاں بہ خطاب خانی ممتاز شدہ بود جسد اش در تلے گاؤں مدفون بود بعد از چند روز تابوتش از خاک برآوردہ عازم برہان پور گشت۔ روز پنجشنبہ شعبان المعظم نعش او وارد شہر شد۔ درآں روز از سبب سلوک ظاہری او سکنۂ شہر گریہ و زاری نمودند۔ و ازدحامے عظیم روئے داد۔ و خلعت او مع برادر و اقرباد آشنایان تا کنارہ دریائے آب تاپتی استقبال نمودہ جنازہ اش را بہ مقبرہ والدش بردند۔ و در پہلوئے او بہ خاک سپردند۔ و نواب نظام الملک سید صدر الدین خاں پسر او را مخاطب بہ احمد خاں ساختہ دیوانی برہان پور از انتقال پدر بہ او مقرر فرمودند۔ و نواب نظام الملک از راہ ماہور متوجہ نرمل

گشتند۔ و خواجہ امید خاں خواجہ سرائے معتمد خاں مرحوم کہ بعد از وفاتش نزد برادرش میر مرتضی ایلچی پادشاہ ایران کہ نواب آصف جاہ مخاطب بہ علی مرداں خاں نمودہ بودند و ایں خواجہ سرا در وقتے بہ فوج داری تلنے گاؤں سرفرازی یافتہ بود و در وقت روانہ شدن از برہان پور تعلقہ دادہ بودند او در برہان پور آمدہ جمعیت قلیل نگاہ داشتہ روانہ شدہ خود را ملحق بہ اردوئے نواب نظام الدولہ بہادر گردانید۔ و چوں قریب بہ قلعہ رسیدند بہ صف شکن خاں بہادر مجاہد جنگ پیغام دادند کہ آمدہ ملازمت نمایند۔ در اول مجاہد جنگ قبول ایں معنی نہ نمودہ۔ بعدہٗ مقدمہ صلح درمیان آوردہ۔ چوں قضا بر خرابی آں مرد بزرگ بود از صلح پشیمان گشتہ و از جنگ احتراز نمودہ بہ صلح راضی گشتہ ملازمت نمود۔ خواجہ امید خاں را بر قلعہ فرستادند۔ اما بعد از ہشت روز خواجہ بے چارہ از قلعہ داری معزول گشت و فرماں روائی قلعہ و تعلقہ آں محال بہ خواجہ شہید خاں پسر عضد الدولہ عوض خاں بہادر مقرر گردید و امید خاں از شدت طلب سپاہ بہ حالت صعب و تباہ گرفتار شدہ بود۔ بالآخر نواب نظام الدولہ دہ ہزار روپیہ از نزد خود دادہ سپاہ را بہ جائے صدیدہ راضی ساختہ او را از دست آں ہا خلاصی دہانید۔ و مجاہد جنگ را بہ محاسبہ درآوردہ مقید ساختند۔ و دیگر قلم را طاقت زیادہ نویسی از شدت احوال او نہ ماندہ۔ تا آں کہ بیست و سوم رمضان المبارک قریب بہ فرخندہ بنیاد بہ عالم بقا شتافتہ۔ و نعشش او را دوستانش بہ حیدرآباد بردہ مدفون ساختند۔

و محمد نقی خان پسرش بجائے پدر در محاسبہ مقید گشت۔ و چون نواب نظام الملک بعد
از مقدمہ نرمل عازم فرخندہ بنیاد گشتند و نواب آصف الدولہ آصف جاہ و نواب
بسالت جنگ متوجہ بہ سمت ارکاٹ بودند و در عین راہ قریب بہ حیدر آباد مقامات
نمودند۔ و شوکت جنگ را دیوان خانگی و شیر جنگ را دیوانی دکھن مقرر نمودند۔
و در میان ہر دو برادر برائے صلح و حرب کنگاش بود۔ بالآخر نواب مدار الملک
با نواب نظام الملک صلح نمودند۔ چون نواب بسالت جنگ بہادر این امر را معائنہ
نمود از اردوئے معلی نواب آصف الدولہ جدا شدہ روانہ ادھونی و رائے چور
شدند و نواب نظام الدولہ قریب بہ اردوئے نواب آصف جاہ رسیدند۔ و در میان
ہر دو برادر روز چہارشنبہ بیست و سوم شوال المکرم اتفاق ملاقات شد۔ و نواب
نظام الدولہ بہادر بہ دستور از خورد و بزرگ سلوک می نمودند۔ و نواب آصف الدولہ
اختیار امور خود را بہ نظام الملک بہادر سپردہ داخل فرخندہ بنیاد شدند و بازیگر
بر سکنہ حیدر آباد دست درازی نمودند۔ و خان سامانی نواب آصف الدولہ بہادر
بہ محترم خان مقرر گشت۔ درین ولا از جانب نرمل خبر رسید کہ سرپا راؤ کہ زمیندار
آن جا بود و شاہ نواز خان مرحوم بہ حسن تدبیر او را مقید ساختہ بود درین آوان از
قید خلاص شدہ بار دیگر خود را بہ نرمل رسانیدہ آن جا سر بہ شورش و فساد برداشتہ
خواجہ عبد الشہید خان کہ قلعہ دار بود اکثر نوکرانش کہ سکنہ نرمل و متوسل بہ سرپا راؤ
بودند ہمہ را بے دخل نمودہ نظر بند ساختہ قلعہ را متصرف شد۔ نواب نظام الدولہ

غلام سید خاں سهراب جنگ را با فوجے جرار جمعداران و سواران سرکار
قریب سه (۳) هزار سوار و چهار هزار گاردی برائے تسخیر نرمل فرستادند۔ و غلام سید
خاں بهادر در آں جا رفته ترددات مردانه بجا آورد۔ اکثر حروب مردانه درمیان
می آمد۔ و تا آخر سال صحبت محاربه مردانه و بازار گیر و دار گرم بود۔ و نواب سالت جنگ
ازاده هونی و رائے چور تجاوز نموده سیر ملک ارکاٹ نموده و اکثر محالات آں جا
را به تصرف خود در آورد۔ و در سنه ۱۱۷۳ه از ابتدائے سال نواب آصف الدوله
آصف جاه در فرخنده بنیاد بودند۔ و در برهان پور از پانزدهم محرم الحرام از سبب
بعضے امور درمیان محمد غفور خاں بهادر بهرام جنگ پسر محمد اسلم خاں اتفاق بهم رسید۔
آخر صلح شد۔ روز چهارشنبه بیست و ششم ماه محرم الحرام مذکور لعل میرزا پسر
میرزا بیگ خاں متوفی از تعلقه خود به تیره آمده مادر خود را غارت نمود۔ و اموال و
اجناس که شوهرش به او بخشیده و هبه نامه نوشته داده بود به تصرف خود در آورد
و مادر حقیقی خود را بے دخل ساخت۔ فی الواقع صحبت تازه به نظر در آمد۔ و در
ماه صفر سوانحه عجیبے روئے داد۔ از قضائے الهی بالاجی بلده احمد نگر که سال هائے
فراواں در دست اسلامیاں بود۔ و حضرت خلد مکان در آخر عمر ایں سفر را از
سبب ضعف و پیری موقوف فرموده احمد نگر را موسوم به ختم سفر فرموده بودند۔
به دست خود آورد۔ و ترک تاز خاں بهادر قوی جنگ را از راه مکر با او ساخت
نموده و مبلغے گراں مند بعضے یک لک روپیه و بعضے دو لک روپیه می گویند

به او داده قلعه را با شهر متصرف شد۔ و برادر و پسر خود را به احمد نگر فرستاد۔ آں ہا
آمده داخل قلعه شدند۔ و تاریخ پانزدهم ربیع الاول در برہان پور و قلعه آسیر
زلزله خفیف شد که بر بعضے مردم معلوم شد و بر بعضے معلوم نه گردید۔ و در لشکر بالاجی
قضیه عجیبے روئے داد و آں این است که شخصے از گاردیان برادری مظفر خاں گاردی
که از چندگاه ملازم بالاجی شده بود برائے زر طلب بر سدا ہوجی که پسر عم بالاجی و
صاحب اختیار امور او بود به قصد کشتن او حربه انداخت و چوں قضائے او نه
رسیده بود قریب به گردن او آمده باعث قتل چندے از مسلمانان گشت۔ ازیں
حرکت بے فائده او بالاجی راؤ وسدا ہوجی ورا گھو عرق غضب آں ہا در حرکت
آمده گفتند که ترا کدام شخص چنیں ترغیب داده که شیوهٔ بے جا به عمل آورده۔ او
کیفیت را چنیں بیاں کرد که مظفر خاں مرا بریں امر حکم فرمود۔ که به قتل سدا ہو کمر به بند۔
و ایں کار را انصرام نما۔ من به موجب فرموده سردار خود ایں کار را کرده ام چناں چه
بالاجی دیوان نموده فرمود که مردم بے سلاح می آمده باشند۔ و مظفر خاں ہم به دستور
سرداران دیگر حاضر شده سلاح از خود به موجب امر دور نموده داخل دربار شدند۔
ہماں لحظه ملاقات آں ہر سه (۳) سردار او را با بیست نفر دیگر از اقربا و خویشان او به
پا سار سانیدند۔ و خیمه و خرگاه او را غارت نمودند۔ و گاردیان که دم شجاعت
زیاده از حد می زدند سلاح انداخته رو به گریز آوردند۔ بعد ازیں بالاجی راؤ وسدا ہوجی
و غیره در ہماں مکان در حرکت بودند۔ دیپر کانوں و بہادر کھیڑه را نیز در تصرف خود

در آورند۔ آمدیم بر قضیه که در تلهتی قلعه مبارک آسیر روئے داد۔ در تلهتی قلعه مذکور
قومے از پوربیه می باشند و خانه هائے آں ها باہم متصل اند۔ چناں چه پسر سبل سنگه
نامی از آں قوم به خانه رام سنگه وقت شب رفته با زن او مبادرت نمود۔ چوں
ایں خبر شایع شد پسر سبل سنگه گریخته۔ شوهر قابو یافته اهلیه خود را بر دروازه سبل سنگه
کشته گریخت۔ هر شب با چند نفر به تلهتی آمده سکنه را تصدیع می داد۔ و خانه هائے
آں ها را به آتش می سوخت۔ نواب میر نجف علی خاں بهادر شمشیر جنگ سبل سنگه
را طلب داشته در چبوتره کوتوالی قید فرمود که پسر خود را پیدا کن۔ و حاضر ساز۔
و رام سنگه اهلیه خود را کشته بر دروازه تو انداخته است۔ او را راضی کن۔ در ایں
مقدمه چند روز گزشت سبل سنگه مذکور در قید بود۔ قدرے نذر مقرر نموده وعده
دو هفته کرده ضامنی داده برائے تلاش به خانه خود رفت۔ پیاده هائے سرکار
هم راه او بودند۔ بیرون دروازه نشانیده در خانه خود اهلیه خودش را که حامله بود
با دو پسر خورد سال و دو دختر که آں ها نیز در حداثت سن بودند با تمام اهل خانه خود
به قتل رسانید۔ و سرهائے آں ها از بدن جدا ساخته و حلق خود نیز بریده کار همه
به اتمام رسانید۔ پیاده ها خبردار شده اندرون رفتند و همه را مقتول یافتند۔
بر ایں قضیه قوم پوربیه اجتماع نمودند۔ و آں میت ها را بر نه می داشتند و نه می سوختند۔
به تدابیر صائبه نواب موصوف آں ها را راضی ساخت۔ و قضیه از میاں برخاست۔
آمدیم بر مقدمه واقعه دار الخلافه شاه جهان آباد از قضای خالق العباد روداد

از اوائل سال آمد آمد افاغنہ ابدالی بہ سمت لاہور وغیرہ اشتہار تمام داشت و تا سرداران غنیم قریب بہ دریائے گنگا با نجیب خاں افغان و احمد خاں بنگش کہ باہم اتفاق داشتند بہ محاربہ بہ پرداختند۔ و از ہر دو جانب گاہ گاہے پائے جنگ بر می خاست۔ و شجاع الدولہ از ملک خود کوچ نمود۔ چوں مرہٹہ خبر کوچ شنید بہ قصد محاربہ از گنگا عبور نمود۔ درمیان مرہٹہ و شجاع الدولہ جنگ عظیم شد۔ و فوج مرہٹہ شکست یافتہ بسیارے قتل و مجروح گشتند۔ و آں ہا از آں جا عطف عناں نمودہ بار دیگر با نجیب خاں افاغنہ در حرب بودند۔ و شجاع الدولہ از دریائے گنگا عبور کردہ با نجیب خاں وغیرہ متفق شدہ با غنیم لئیم پائے صلح درمیان آمد۔ دریں ضمن در دار الخلافہ شاہ جہان آباد قضیہ دیگر روئے داد۔

و آں این است کہ فیروز جنگ بہ قصد محاربہ افاغنہ بہ سمت لاہور برآمد۔ و شش ہفت کروہے شاہ جہان آباد دائرہ نمود۔ و روز چہار شنبہ ہفتم ربیع الثانی پیش از صلح خواجہ احمد خاں بہادر جمعدار و برادرش کہ از جمعداران عمدہ و صاحبان فوج بودند طلب داشتہ آں ہا را مہیا ساختہ بہ پیش عالمگیر پادشاہ عرضی نوشت کہ شما بہ مجرد رسیدن این ہر دو سردار سوار شدہ در کنار جمنا برائے شکار ماہی برآیند۔ تا جاسوسان افاغنہ خبردار خواہند شد کہ پادشاہ استقلال دارد و برائے شکار می آید۔ با عرضی آں ہر دو برادر را روانہ ساخت۔ و آں ہا بہ سرعت تمام بہ شاہ جہان آباد رسیدند۔ و نزد پادشاہ رفتہ کیفیت سواری نمودند۔ و پادشاہ بہ موجب عرضی

فیروز جنگ بے عذر و درنگ در حوضه فیل که در معنی تابوت نعش بود سوار شده
به شکار ماهی پرداخت - قریب نیم کروه رفته بود که هر دو برادر از عقب دو گولی بندوق
بر گردن و پشت او رسانیدند - پادشاه بے چاره سرنگون و سر به سجده قادر
کن فیکون مشغول گردید - خواجه احمد خان فیل را نشانیده سر پادشاه بے چاره را از
بدن جدا ساخته سر را گرفته و میت را در دریائے جمنا غریق ساخت - در رجعت
به شهر نموده در همان گرمی خان خانان پسر اعتماد الدوله که خال حقیقی فیروز جنگ بود
با دیوان او و پسر خان دوران که هر دو در خانه ہائے خود بودند به قتل هرسه[۲۳] پرداخت -
و داخل قلعه شده پسر پادشاه را نیز قتیل ساخت - و فیروز جنگ بے مشورت
اعزا از قلعه دہلی بچه شاه زاده بر آورده مخاطب به شاه جهان نموده جشن نو سر انجام
کرده بر تخت نشانید - و پادشاه نو پسر عالمگیر مقتول پا گذاشته بر تخت سلطنت
عروج نمود - بتاریخ دهم فیروز جنگ نیز داخل شاه جهان آباد شد - شاه جهان
پادشاه تا سنه[۳۳] ه بر تخت جلوس نمود - درین اثنا احمد شاه ابدالی از لاهور کوچ نموده
نزدیک شاه جهان آباد رسید - از خبر آمد آمد ابدالی فیروز جنگ از شهر دہلی گریخته به تعلقات
جاٹ رفته - احمد خان ابدالی بر جا نیز رسید - از آں جا پانصد سوار به سرداری یعقوب علی خان
در شاه جهان آباد فرستاد - امانت شاه جهان پادشاه نمود - باقی حالات مفصل
در صحیفه ہا نگاشته که ترقیم نماید -

تمت بالخیر والسعادة